تَالمُود

امجد عباس
جولائی ۲۰۱۲

تالمُود

قدیم کتابِ مقدس کے مضامین، تفاسیر، تعلیمات، شاعری، روایات اور
ان شخصیات کی مختصر سوانح حیات سے اقتباس جنہوں نے اس کی جامع تفسیر کی

اصل زبان عبرانی سے انگریزی ترجمہ

ایچ۔ پولانو

اُردو ترجمہ

سٹیفن بشیر

ناشر

مکتبہ عناویم پاکستان

جی ٹی روڈ سادھوکے، ضلع گوجرانوالہ

کتاب	تالمود (THE TALMUD)
انگریزی میں ترجمہ	ایچ۔ پولانو
اردو میں ترجمہ	سٹیفن بشیر
ناشر	مکتبہ عناویم پاکستان جی ٹی روڈ، سادھوکے، ضلع گوجرانوالہ
طابع	ارقم انٹرپرائزز، لاہور
باراوّل	مئی 2003ء
باردوم	مئی 2006ء
بارسوم	جون 2010ء
تعداد	دوہزار
قیمت	350 روپے
سیریل نمبر	B101 - T39 - EC10

مکتبہ عناویم پاکستان

مومنین کا ایک خودمختار ادارہ ہے جو غیر تجارتی بنیادوں پر کلیسیا میں مومنین کی تعلیم وتربیت اورالٰہیاتی ادب کی اشاعت وفروغ کے لئے کام کرتا ہے۔
اس کی شائع کردہ کتب مصنفین کے نقطۂ نظر اور آراء کی ترجمان ہیں جس سے مکتبہ عناویم پاکستان کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

فہرست

تعارف

حصہ اوّل: بائبل مُقدس کی تاریخ

حصّہ دوئم: بائبل مُقدس کی تفسیر کے نمونے

حصّہ سوئم: ربیّوں کی تعلیم اور زندگی کے واقعات

رَبیّوں کی تعلیم

رَبّیوں کی زندگی کے واقعات

حصّہ چہارم: رَبّیوں کے اقوال، امثال اور روایات

حصّہ پنجم: شہری اور فوجداری قوانین... مُقدس عیدیں

پشتیبان

بنی اسرائیل کو بیان کرنے کے لئے بائبل مقدس میں بنیادی طور پر تین اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ بائبل مقدس کے بعض حصوں میں انہیں ''عبرانی'' کہا گیا ہے۔ ''عبرانی'' لوگ ''عبرؔ'' (پیدائش 14:11) کی اولاد ہیں۔ ''عبرؔ'' کی نسل میں سے ہونے کی وجہ سے بزرگ ابراہیمؔ (پیدائش 13:14) کو ''عبرانی'' بزرگ یوسفؔ (پیدائش 17:39) کو ''عبری'' اور بنی اسرائیل کو من حیث القوم / جماعت ''عبرانیوں'' (خروج 3:5؛ 16:7؛ 1:9؛ 13) کہا گیا ہے۔ دوسری اصطلاح ''بنی اسرائیل'' ہونے کی وجہ سے ''اسرائیلی'' ہے جو اہل یہود کی شناخت کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر لفظ ''اسرائیلؔ'' یعقوبؔ کا نام ہے (پیدائش 28:32) اور اس کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس کے بیٹوں کی اولاد کو ''بنی اسرائیل'' کہا جاتا ہے (خروج 1: 12-13) آج کل لفظ ''اسرائیلؔ'' اس خود مختار ریاست کے لئے مستعمل ہے جو 14 مئی 1948ء کو وجود میں آئی۔ اس ریاست کے باشندہ کو آج ''اسرائیلی'' کہا جاتا ہے خواہ مذہبی اعتبار سے وہ غیر اسرائیلی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن بائبل مقدس میں یہ اصطلاح بنی اسرائیل کے لئے مستعمل ہے (رومیوں 4:9، 6)۔ تیسری اصطلاح ''یہودی'' ہے (نحمیاہ 1:5؛ 23:13؛ آستر 4:3؛ 13:6)۔

عبرانی / اسرائیلی / یہودی نسل کا طرۂ امتیاز بیان کرتے ہوئے پولُس رُسول لکھتا ہے کہ ''خدا کا کلام ان کے سپرد ہوا'' (رومیوں 2:3)۔ ایک اور مقام پر پولُس رُسول فرماتا ہے کہ ''وہ اسرائیلی ہیں اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہُود اور شریعت اور عبادت اور وعدے ان ہی کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ ان ہی کے ہیں اور جسم کے رو سے مسیح بھی ان ہی میں سے ہوا جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے۔ آمین (رومیوں 4:9-5)۔ ایک لحاظ سے بنی اسرائیل خدا کے کلام کے اس حصہ کے جسے پرانا عہد نامہ یا عہد عتیق کہا جاتا ہے' امین رہے ہیں۔ مسیح خداوند اور ابتدائی رسولوں اور ایمانداروں کی ''بائبل'' اس وقت تک پرانا عہد نامہ ہی تھا کیونکہ عہد جدید کی تمام کتب خداوند مسیح کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے بعد احاطہ تحریر میں آئیں۔ اہل یہود کے ایمان کے مطابق ''بائبل مقدس'' صرف عہد عتیق ہے جبکہ مسیحی ایماندار پرانا اور نیا' دونوں عہد ناموں کے لئے ''بائبل'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

اہل یہود کے نزدیک ان کی بائبل مقدس (عبرانی عہد عتیق) خدا کا کلام ہے۔ لیکن اسے سمجھنے کے لئے یہودی علما نے بعض دیگر مجموعے بھی تیار کئے ہیں جنہیں معتبر اور مستند مانا جاتا ہے۔ یہ مجموعے یہودی تاریخ کے مختلف ادوار میں بتدریج وجود میں آئے۔ ان میں سے چند ایک کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا جائے گا تا کہ مسیحی ایماندار بھی ان سے شناسائی حاصل کر سکیں۔

مِشنہ

''مِشنہ'' عبرانی لفظ ہے جس کے معانی ''اعادہ'' ''دہرائی'' یا ''ہدایت و تعلیم'' کے ہیں۔ ''مِشنہ'' ابتدائی ربّیوں کا قانونی / شرعی ضابطہ ہے۔ جس کی تدوین کا سہرا دوسری صدی عیسوی کے یہوداہ ہانسیؔ کے سر ہے۔ مِشنہ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ ''زریم'' بیج یا تخم اس کا واسطہ زراعت سے ہے۔

2۔ ''موعد'' (مقررہ عیدیں) اس حصہ میں سبت اور عیدوں سے متعلق قوانین ہیں۔

3۔ ''نشیم'' (عورتیں) اس میں شادی، طلاق اور منت ماننے کے قوانین ہیں۔

4۔ ''نزیکین'' (نقصانات) اس میں دیوانی اور فوجداری نوعیت کے جرائم سے متعلق قوانین شامل ہیں۔

5۔ ''قداشیم'' (پاک چیزیں) اس حصہ میں جانوروں کو شرع کے مطابق ذبح کرنے، جانوروں کی قربانی چڑھانے اور چیزوں کی تقدیس کرنے سے متعلق قوانین پائے جاتے ہیں۔

6۔ ''طہورت'' (پاکیزگیاں) آخری حصہ میں شرعی طہارت سے متعلق ضوابط موجود ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ پرانا عہد نامہ کی تفسیر کرنے کا عمل اور طریقہ تھا۔ پرانے عہد نامہ کے بعد یہودیوں کے نزدیک سب سے مستند اور معتبر سند مشنہ ہی ہے۔

گیمارا (GRMARA)

بنیادی طور پر ''گیمارا'' بھی عبرانی لفظ ہے جس کے معانی ''علم'' ''عرفان'' ''سیکھنا'' وغیرہ کے ہیں۔ ''گیمارا'' بنیادی طور پر ''مشنہ'' کی تفسیر ہے۔ اسی لئے بعض عالم ''گیمارا'' کے لفظی معانی ''تکمیل'' یا ''اتمام'' بیان کرتے ہیں۔ اس میں ''مشنہ'' کے زیادہ تر حصوں کی توسیع موجود ہے۔ اس میں یہودی تاریخ اور اس زمانہ کے رسم و رواج سے متعلق معلومات بھی دستیاب ہیں۔ ''گیمارا'' بابل اور فلسطین میں الگ الگ یہودی علماء اور ربیوں نے ترتیب دیا۔ یہ کام تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جبکہ بعض علما کے مطابق تیسری اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیانی حصہ میں وجود میں آیا۔

تالمود (TALMUD)

روائتی طور پر اہل یہود ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے کوہ سینا پر بزرگ موسیٰ کو لکھی ہوئی شریعت دی۔ تحریری احکام کے ساتھ ساتھ خدا نے موسیٰ کو غیر تحریری احکام بھی دیئے یہ غیر تحریری شریعت سینہ بہ سینہ اور پشت در پشت منتقل ہوتی رہی۔ بعض یہودی علما کا موقف یہ ہے کہ غیر تحریری شریعت اور احکام موسیٰ کے زمانہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ یہ عزرا فقیہہ اور کاہن کے زمانہ کے بعد عمل میں آنیوالا زبانی مجموعہ ہے۔ عزرا کے بعد عبادتخانوں میں شرع کے عالم عہد عتیق سے متعلق فہم و فراست کے خزانے سمجھے جاتے تھے۔ وہ اپنے اذہان میں جہاں تک ممکن تھا، کلام سے متعلق تفاسیر اور آراء کو محفوظ رکھتے تھے۔ لیکن پھر محسوس کیا گیا کہ بہترین سے بہترین انسانی ذہن بھی دستیاب زبانی مواد یاد نہیں رکھ سکتا۔ یہودی عالموں نے ضروری سمجھا کہ گذری پشتوں کے علم، فہم و فراست اور کلام پاک سے متعلق ان کے تمام نظریات کو یکجا کیا جائے تا کہ آنیوالی پشتیں ان سے ہدایت و رہنمائی حاصل کر سکیں۔

ملاکی کے بعد اسرائیل میں کوئی مستند نبی برپا نہ ہوا۔ چار صدیوں کے بعد یوحنا اصطباغی نے اس سکوت کو توڑا۔ ملاکی کے بعد کے زمانہ میں ایک طرف تو مستند نبوت کا فقدان تھا اور دوسری طرف اہل یہود کی زندگی میں بیرونی دنیا کے ساتھ سیاسی، معاشی اور سماجی تعلقات کے سلسلہ میں نئی نئی سمتیں ابھر کر سامنے آ رہی تھیں۔ بنی اسرائیل کی زندگی میں ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس شریعت کی خوشنودی اور بجا آوری کے لئے جو شریعت (پیدائش سے استثنا) کی پانچ کتب اسفارِ خمسہ میں موجود ہے، مزید تشریح اور توضیح درکار ہے۔ خاص طور پر یہ ضرورت ان لوگوں نے محسوس کی جو بابل کی اسیری سے واپس آ کر یروشلیم میں آباد ہوئے تھے۔

ابتدائی طور پر یہ احکام (غیر تحریری) آزاد تشریح کے ذریعے سکھائے جاتے تھے۔ جو بائبل مقدس کے کسی متن یا عبارت پر مبنی ہوتی تھی۔ احکام سکھانے کے اس طریقہ کو اصطلاحی طور پر "مدراش" (Midrash) کہتے تھے۔ لفظ "مدراش" عبرانی "دراش" سے ماخوذ ہے جس کے معانی "معلوم کرنا" یا "مطالعہ کرنا" کے ہیں۔ اس طرح "مدراش" کا مطلب ہے "تشریح" "تفسیر" وغیرہ کرنا۔

"مدراش" کو دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگر عہد عتیق کا کوئی ایسا متن یا عبارت زیر غور ہو جس کی نوعیت قانونی یا شرعی ہوتی تو اس کے بارے میں تعلیم دینے، تشریح یا تفسیر کرنے کے عمل کو "مدراش حالاکاہ" (MIDRASH HALAKAH) کہا جاتا تھا۔ عبرانی لفظ "حالاکاہ" کے معانی ہیں "وہ جس کے مطابق انسان چلے" "چلنا" وغیرہ۔ اگر پرانا عہد نامہ کا کوئی ایسا متن یا عبارت زیر غور ہو جس کا واسطہ روحانی زندگی سے ہو اور قانونی تشریح سے نہ ہو، اسے "مدراش ہاگادہ" (MIDRASH HAGGADAH) کہتے تھے۔ عبرانی لفظ "ہاگادہ" کے معانی "بیان" "کہانی" وغیرہ کے ہیں۔ یہ ایسے متون پاک کی تشریح و تفسیر ہوتی تھی جن کے بارے میں پہلے سے کوئی واضح بات دستیاب نہ ہو۔ "مدراش" کا عمل نحمیاہ 8:7-8 میں پایا جاتا ہے جہاں کلام پاک کی تلاوت ہو رہی تھی اور بعض ذمہ دار لوگ کلام کی باتیں لوگوں کو سمجھاتے جا رہے تھے۔

عزرا کے بعد جو دینی اساتذہ لوگوں کو تعلیم دینے کا فریضہ سرانجام دیتے تھے انہیں دوسری صدی ق م تک "سوفریم" یعنی "کتاب کے لوگ" ("سفر" عبرانی میں کتاب کو کہتے ہیں) یا "فقیہہ" کہا جاتا تھا۔ "سوفریم" کے بعد جن لوگوں نے کلام کی تدریسی خدمت سرانجام دی انہیں "حسدیم" (پاک لوگ) کہا جاتا تھا۔ "حسدیم" کے بعد جن لوگوں نے یہ خدمت سنبھالی انہیں 128 ق م کے لگ بھگ "فریسی" (الگ کئے ہوئے) کہا جاتا تھا۔ "سوفریم" "حسدیم" اور "فریسیوں" غرض کہ ہر گروہ نے "مدراش" کی تشکیل میں کوئی نہ کوئی حصہ ڈالا یہ غیر تحریری اور زبانی احکامات بڑھتے چلے گئے اور ایک پشت سے دوسری پشت تک سینہ بسینہ منتقل ہوتے گئے۔

تیسری اور پہلی صدی ق م کے درمیان تعلیم دینے والے ایسے اساتذہ کی پانچ "جوڑیاں" برپا ہوئیں جنہیں "زوگت" کہا جاتا تھا۔ اس اصطلاح کے معانی "جوڑا" یا "جوڑی" کے ہیں۔ علما کے یہ پانچ جوڑے (1) یوسی بن جوزر اور یوسی بن

یوحنان (2) یشوع بن پراحیاہ اور اربیلا کا رہنے والا نتی (3) یہوداہ بن تبی اور شمون بن شتیاہ (4) سمعیاہ اور اوتالون (5) ہلل اور شمائی، مسیحی حلقوں میں زیادہ تر ہلل اور شمائی ہی پہچانے جاتے ہیں۔ ''زوگت'' کا اپنا انداز یہ تھا کہ وہ غیر تحریری شریعت یا احکام کو پاک کلام (تحریری) کی تائید کے بغیر بھی سکھاتے چلے جاتے تھے۔ اس بات سے تنگ آ کر بعد کی پشتوں نے تعلیم دینے کا ایک نیا انداز رائج کیا جسے ''مشنہ'' (اعادہ، دہرائی) کہا جاتا تھا اور تعلیم دینے والوں کو ''تنیم'' کہا جاتا تھا جن کا مطلب ہے ''زبانی ترسیل یا منتقل کرنیوالے''۔

آنیوالی پشتوں میں ''مدراش'' اور ''مشنہ'' شانہ بشانہ ساتھ ساتھ تھے۔ ربی اکیبا جس نے 135ء میں روم کے ہاتھوں ایذائیں برداشت کرتے کرتے وفات پائی ''مشنہ'' کے اسباق اور تعلیمات کو کسی حد تک یکجا کر کے ترتیب دے لیا تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کے شاگرد ربی میئر (110 - 175ء) نے کام جاری رکھا اور ربی یہوداہ ہانسی (135ء - 217ء) نے بھی یہ کام جاری رکھا۔ یہوداہ ہانسی کے بعد جن علما نے 200ء - 500ء کے درمیان کام جاری رکھا انہیں ''اموریم'' (بولنے والے' کلام کرنے والے وغیرہ) کہا جاتا تھا۔ اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ غیر تحریری شریعت یا احکام ''مشنہ'' اور ''گیمارا'' کی مرحلہ وار ترقی میں سے گزرے ہیں۔ ''مشنہ'' اور ''گیمارا'' کے امتزاج کو ''تالمود'' کہا جاتا ہے۔ اس طرح عہد عتیق کے بعد تالمود اہل یہود کے نزدیک سب سے زیادہ مستند اور معتبر یہودی ادب ہے۔

تالمود کی اقسام اور اہمیت

تالمود کی دو اقسام ہیں۔ ایک تالمود کو ''فلسطینی تالمود'' یا ''یروشلیمی تالمود'' کہا جاتا ہے۔ اسے ''بنی مغرب کی تالمود'' بھی کہاجاتا ہے کیونکہ اس کی زبان مغربی ارامی ہے۔ یہ تالمود دوسری، تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں یہودیوں کی ایذارسانیوں کی وجہ سے نامکمل رہ گئی۔ اس تالمود پر تبریاس میں کام ہوا۔ دوسری تالمود ''بابلی تالمود'' کہلاتی ہے اور یہ مشرقی ارامی میں لکھی گئی تھی۔ اس پر بابل میں رہنے والے یہودی علما نے کام کیا ہے۔ یہ فلسطینی تالمود سے تین گنا بڑی ہے اور یہودیوں میں بابلی تالمود کو مستند اور معتبر مانا جاتا ہے نہ کہ فلسطینی تالمود کو۔

یہودی قوم اور مذہب کی بقا بڑی حد تک تالمود کی مرہون منت ہے۔ ایذاؤں کے زمانہ میں وہ اپنی تسلی کے لئے تالمود سے اسباق حاصل کرتے تھے۔ ایک دور آیا کہ تالمود کو ختم کرنے کے لئے بعض غیر یہودی قوتوں نے سر اٹھالیا۔ 17 جون 1242ء کو پیرس میں تالمود کو جلایا گیا تاکہ یہودیت کو دبایا جاسکے اور لوگ اس کا مطالعہ نہ کرسکیں 9 ستمبر 1533ء میں ربیوں کے بہت سے متون روم میں جلائے گئے۔ 1757ء میں تالمود کی بہت سی جلدیں پولینڈ میں جلائی گئیں۔ بابلی تالمود کے بعض حصوں کو مسیحیت کے خلاف سمجھا جاتا تھا لیکن تالمود کے مختلف زبانوں میں تراجم کی وجہ سے یہودیوں اور یہودیت کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں اب دور ہوگئی ہیں۔

تالمود دنیا بھر میں اسرائیل کی موجودہ ریاست سمیت' پھر مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اسے یہودی مدرسوں میں نصاب کا درجہ حاصل ہے۔ زراعت' یہودی تہواروں' شادی کے قوانین' رفاع عامہ' خیرات اور سماجی انصاف سے متعلق اس سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ مسیحیوں کے نزدیک تالمود اگرچہ وہ مقام نہیں رکھتی جو پرانے عہد نامہ کا ہے۔ تو بھی اس زیر نظر کتاب میں تالمود کے چند حصوں کا مطالعہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ جب "مشنہ" اور گیمارا" تشکیل کے مراحل میں تھے نئے عہد نامہ کی کتب وجود میں آ رہی تھیں۔ ہلیل اور مشائی کے مکاتب فکر زوروں پر تھے۔ "بزرگوں کی روایت" (متی 6،3،2:15؛ مرقس 8،3:7) کے چرچے تھے۔ اگر ہم عہد جدید کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے یہودی ادب سے جو اس وقت تشکیل پا رہا تھا' شناسائی حاصل کریں تو یہ عہد جدید کی تفسیر و تشریح کے لئے سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔

جہاں تک میری یادداشت کا تعلق ہے۔ اردو زبان میں تالمود کا کوئی حصہ موجود نہیں۔ اگر ہے تو وہ میرے علم میں نہیں۔ علم دوست حلقوں کو اس تالمودی ادب کو ذوق و شوق سے پڑھنا چاہئے۔ جواب ہماری اپنی زبان میں دستیاب ہے۔ میں مبارک باد دینا چاہتا ہوں سٹیفن بشیر کو جنہوں نے بڑی محنت سے یہ ترجمہ کیا ہے اور مکتبہ عناویم پاکستان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس غیر معمولی ادبی پارہ کو شائع کر کے اردو دینی ادب میں ایک نئے منہاج اور نہج کا آغاز کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ زیر نظر کتاب آپ کی زندگی میں برکت کا اور ذوق مطالعہ میں اضافہ کا باعث بنے۔

18 فروری 2002ء

پروفیسر اسلم ضیائی
گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری
گوجرانوالہ

قیمتی اثاثہ

میں خدا کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے تالمود جیسی نایاب کتاب کا اردو میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت دی اور مجھ ناچیز کو اس کارِعظیم کو کرنے کا شرف بخشا۔ درحقیقت میری زندگی سے وابستہ ہر کامیابی و کامرانی میری پیاری والدہ محترمہ کی دعاؤں اور میرے محترم والد کی پدرانہ شفقت کے باعث ہے۔ میں بھائی صابر مسیح (از اٹلی) کی پُرخلوص کاوش کو نظر انداز نہیں کرسکتا جن کی وساطت سے یہ کتاب 4 ستمبر 1997 میں مجھ تک پہنچی۔ ان کی یہ شدید آرزو تھی کہ اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ ہو تاکہ اردو مکتبہ فکر کے لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔ کیونکہ اردو زبان کا خزانہ ایسے بیش قیمت نوادرات سے ہنوز خالی ہے۔ نتیجتاً ہم اپنے آباؤ اجداد کے اقدار حیات' طرز معاشرت اور اندازِ فکر و احساس سے بڑی حد تک بے خبر ہیں۔ اس کے مطالعہ نے میری زندگی میرے اندازِ فکر اور کلام مقدس کیلئے میری عقیدت کو جلا بخشی۔ اس کتاب کے محتاط مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مجھے اس قیمتی اثاثہ کو اپنی قوم تک منتقل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ پاکستانی مسیحی اس کی پُرتحریک باتوں سے متحرک ہوسکیں۔

تالمود ایک ایسی کتاب ہے جو علم کی بے کراں انسانی تاریخ کے بھرپور مشاہدے کیلئے ایک ایسا دریچہ وا کرتی ہے جس سے قاری ہزاروں برسوں پر محیط دانش' فکر' شاعری' ادب' فلسفے اور مذہب پر مبنی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے مواد کے پیش نظر کلام مقدس کی معلومات افزا روحانی تاریخ میں ایک گرانقدر اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ حیرت انگیز اور طرح طرح کے اوصاف حمیدہ سے موصوف ہے اور گزشتہ سالہا سال کی محنت شاقہ کا ثمر ہے۔

بہت سے لوگوں کے لئے عہد عتیق کی باتیں اور اشخاص ماضی ہیں لیکن ماضی کبھی نہیں مرتا کیونکہ ہم کلام مقدس کو سمجھنے کیلئے ماضی کی عظیم تحریروں کو نظر انداز نہیں کرسکتے جن میں سے تالمود حرفِ امجد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ماضی اپنے خزانے اور فکر و علم حال کے حوالے کر جاتا ہے۔

تالمود میں بڑے بڑے کارناموں کے علاوہ بنی اسرائیل قوم اور ان کے معاشرے پر مبنی مفصل معلومات میسر ہیں جن کے استعمال سے پاسبان اور علم الٰہی کے طلباء کلامِ مقدس کو بہتر طور پر سمجھیں گے۔

ناسپاسی ہوگی اگر میں فادر عمانوائیل عاصی اور مکتبہ عناویم پاکستان کے سٹاف کا شکریہ ادا نہ کروں کیونکہ ان کے تعاون اور حوصلہ افزائی کے بغیر اس کتاب کی تکمیل نہ ممکن تھی۔ وہ اس کے نازک اور تکنیکی مراحل میں بنفس نفیس نہایت تندہی سے نگران کار رہے۔ میں ان کو دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ میں ان سب کا بھی شکر گزار ہوں جن کی دعاؤں سے اس کتاب کی اشاعت ممکن ہوئی۔

میری دعا ہے کہ یہ کتاب خدا کے جلال' کلیسیا کی مضبوطی اور بڑھوتی کے لئے مدد و معاون ثابت ہو۔

سٹیفن بشیر

لاہور

28 دسمبر 2002

تعارف

1- تالمود کی نوعیت اور وسعت

تالمود بائبل مُقدس سے متعلق انتہائی قدیم بحث وتمحیص اور مختلف ادوار کے اس فاضل ومعتبر اساتذہ کے مفسرانہ تاثرات کا مجموعہ ہے۔ یہ قانونی، شہری، عدالتی، الٰہی اور انسانی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ محض قانونی کتابوں سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں خیالات، قدیم واقعات، صدیوں سے یہودیوں کی قومی زندگی اور ان کی تمام رسومات کو احتیاط سے اکٹھا کر کے درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی سادگی اور دلچسپی کو قائم رکھا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے معیار کو بھی قبول کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے راز و نیاز کا باعث بنی جو موسیٰ کی شریعت کو بڑھانا یا گھٹانا چاہتے تھے اور انہوں نے ربیّوں کے اس کام میں کسی طریقے سے بھی دست اندازی نہ کی۔ یہ اپنی جس حالت میں موجود تھی اسی حالت میں ہم تک پہنچی ہے۔ یہ ایک ادبی صحرا کی مانند ہے۔ پہلی نظر میں ہر بات کا انداز اور طریقہ درہم برہم معلوم ہوتا ہے لیکن جلد ہی طالب علم اس میں ہم آہنگی اور طرح طرح کے مختلف خیالات کا مشاہدہ کرے گا۔ منطقی ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے اوّل اس کا موازنہ تحقیق، پختگی، ہدایت اور دوئم تصورات اور شعروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پہلا ''ہالاکا'' (قاعدہ) کہلاتا ہے اور اس کا دائرہ کار لاویوں اور تہواری قوانین میں وسیع پیمانے پر ملتا ہے اور دوسرا الہامی کتب کے اخلاقی اور تاریخی حصوں میں جو ''ہاگادا'' (روایت) کہلاتا ہے۔ یہ ہماری موجودہ اصطلاح میں زیادہ استعمال نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مثبت اختیار امثال، تمثیل اور کہانی کے بغیر قول کے وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

تالمود کو دو حصوں یعنی مشنہ اور جُمرا میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ ربیوں اور مذہبی درسگاہوں کے سرداروں کا مسلسل کام ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں مطالعہ کے لئے وقف کر دیں۔ تالمود کی تالیف وتدوین تین سو گیارہ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس وقت یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں تورات کے الٰہی اصول، ان کی تفاسیر، بائبل مقدس کے واقعات کی تفصیل، فلسفیانہ مضامین، کہانیاں، رسم و روایات اور تمثیلیں ان لوگوں کی مذہبی زندگی کے واقعات جنہوں نے اسے تیار کیا، شامل ہیں۔ یہ تورات کے برعکس زبانی شریعت کہلاتی تھی۔ یہ لکھی ہوئی شریعت تمام حالات میں ناقابل تبدیل رہی۔

قوانین اور رسومات کی سرپرستی مذہبی درس گاہوں کے سرداروں کے سپرد تھی، جنہیں ''عالمِ شرع''، ''رِبیّ''، ''مذہبی مجلس کے آدمی'' اور ''عدالت کے منتظم اعلیٰ'' کہا جاتا تھا۔ وہ لوگوں کی راہنمائی کرتے، عبادتخانوں میں تبلیغ کرتے اور سکولوں میں تعلیم دیتے تھے۔ ان کے فرائض کی ادائیگی میں کسی کو مداخلت کرنے کی اجازت نہ تھی۔ فلسطین پر مختلف شاہی خاندانوں نے حکومت کی جنہوں نے اساتذہ کو شہید کیا۔ درس گاہوں کو تباہ و برباد کیا اور شریعت کا مطالعہ کرنا حکومت کے خلاف جرم قرار دیا گیا لیکن وہ اپنی مذہبی رسومات کی ادائیگی کرنے میں ثابت قدم رہے۔ اساتذہ اپنی وفات سے پہلے اپنے جانشین مقرر کرتے تھے اور اگر ایک درس گاہ تباہ ہوتی تو کسی دوسرے علاقے میں تین نئی درسگاہیں وجود میں آتیں۔

یہ اساتذہ ذہنی اور جسمانی طور پر اعلیٰ درجے کے آدمی تھے اور ان کی علمی دسترس تقریباً لامحدود تھی۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے لئے ہوش مند ہونا ضروری تھا اور نہ ہی وہ بوڑھے اور نہ ہی جوان ہوتے تھے تاکہ عدالت کرنے میں جلد باز ہوں اور نہ ہی سست۔ ان کا زباندان ہونا، ریاضی، نباتات اور قدرتی تاریخ سائنس اور آرٹس کے ساتھ واقفیت ہونا بھی ضروری تھا۔

لوگوں کے لحاظ سے یہ عقلمند آدمی اعلیٰ مرتبے پر فائز کا خامیم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں سے کئی تاجر تھے لیکن وہ کاہن یا عالی نسب سے برتر خیال کئے جاتے تھے۔ انہیں خصوصاً سستی سے کراہیت تھی اور خدا ترسی اور علم کی وجہ سے وہ صرف اس لئے خراجِ تحسین کے مستحق تھے جب وہ چستی سے جسمانی کام کرنے میں منسلک ہوتے تھے۔

وقت کے لحاظ سے کہے گئے عام اقوال میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

''گناہ سے آزاد رہنے کیلئے اپنے مطالعہ کے ساتھ تجارت کا اضافہ اچھا ہے۔''

''تاجر اپنے کام میں زیادہ پڑھے لکھے ڈاکٹر کے برابر ہے۔''

''جو اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اپنا ذریعہ معاش چلاتا ہے اتنا ہی عظیم ہے جتنا وہ جو خدا سے ڈرتا ہے۔''

کئی سو سال کے دوران قوانین، رسومات اور مذہبی فریضے اس قدر وسیع تناسب سے بڑھے کہ انہیں زبانی پھیلانے کی بجائے کچھ بہتر طریقے سے محفوظ رکھنا ضروری ہو گیا۔ تین مختلف طریقوں سے انہیں منظم کرنے کی کوششیں کی گئیں لیکن تیسرا طریقہ ہی کامیاب تھا۔

ان قوانین کی ترقی، ان کے انکشاف اور تصور سے لیکر ان کے آخری حصے تک کا خاکہ میمونی دیس کی تحریر میں یوں کھینچا گیا ہے۔

موسیٰ کی زندگی کے آخری چالیس سالوں کے دوران، خداوند نے اسے چھ سو تیرہ الٰہی اصول دیئے جن میں دس احکام بھی شامل تھے، ان کے مقاصدِ مطالب پوری وضاحت کے ساتھ دیئے تاکہ وہ اچھے طریقے سے لوگوں کی راہنمائی کرنے کے قابل ہو سکے۔ جس طریقے سے موسیٰ نے چنی ہوئی قوم پر ان اخلاقی اصولوں کو ظاہر کیا وہ تریتائس اِریوبیم کی کتاب میں یوں مندرج ہے۔ پہلے موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو اپنے خیمے میں بلایا اور اسے تنہائی میں وہ سب باتیں بتائیں جن کا خدا نے حکم دیا تھا۔ پھر ہارون کے بیٹے اندر داخل ہوئے اور یہی باتیں ان کے سامنے دہرائی گئیں۔ پھر موسیٰ کے سامنے لوگوں کے ستر بزرگ بلائے گئے اور اس نے انہیں خدا کے احکام اور مذہبی فریضے بتائے اور پھر ان لوگوں کو خیمے میں داخل ہونے کی اجازت دی جو خدا کی باتیں سننے کے خواہش مند تھے اور موسیٰ نے دوبارہ یہی باتیں ان کو بتائیں۔ یوں موسیٰ کی زبانی ہارون نے چار دفعہ، اس کے بیٹوں نے تین دفعہ، بزرگوں نے دو دفعہ اور لوگوں نے ایک دفعہ یہ الٰہی اصول سنے۔ اس کے بعد موسیٰ الگ ہو گیا اور ہارون نے ان الٰہی اصولوں کو دہرایا اور پھر اس کے بیٹوں اور بزرگوں نے ان کو بار بار دہرایا اور یوں موسیٰ کے ذریعے دیئے گئے الٰہی احکام لوگوں کے ذہن نشین ہو گئے اور یہ لوگ ایک دوسرے کو تعلیم دینے کا اختیار رکھتے تھے۔ یہ الٰہی اصول بکری کی کھال پر لکھے گئے تھے لیکن اس کی وضاحت زبانی شریعت اور تالمود کا جز اور بنیاد بن گئی۔ یہ چھ سو تیرہ اخلاقی اصول 2448 اور 2488 سالوں کے درمیان دیئے گئے (1312 اور 1272 بی۔سی۔ای)

''اور چالیسویں سال کے گیارہویں مہینے کی پہلی تاریخ کو یوں ہوا کہ موسیٰ نے سب کو جمع کیا' اوران سے کہا کہ زمین پر میرے دن تھوڑے ہیں اگر تمہارے درمیان کوئی ایسا ہے جو خداوند کے الٰہی اصولوں کو بھول چکا ہے جو میں نے تمہیں سکھائے۔تم مجھے بتاؤ اور میں انہیں دھراؤں گا یا اگر تمہارے درمیان کسی کو شریعت واضح نہیں ہے اور تم میں کوئی کسی اصول کی وضاحت پوچھنا چاہتا ہے تو دیکھو میں تمہارے سوالوں کا جواب دینے کے لئے یہاں ہوں۔''

شباط (فروری) کی پہلی تاریخ کو موسیٰ نے شریعت اور اس کی رسومات کو دہرایا اوران کی وضاحت کی جیسے یہ لکھا ہے کہ ''اردن کے پار موآب کی سرزمین میں موسیٰ نے اس شریعت کا بیان شروع کیا...'' (تثنیہ شرع 1:5)

اذار (مارچ) کی ساتویں تاریخ کو اس نے تورات کی کتابیں لکھنے کا کام ختم کیا۔اس نے تورات کی تیرہ کتابیں بکری کی کھال پر لکھیں۔اس نے ہر قبیلے کو رکھنے کے لئے ایک ایک کتاب دی اور تیرھویں کتاب اس نے لاویوں کے ہاتھ میں یہ کہتے ہوئے دی کہ ''شریعت کی یہ کتاب لو اور اسے عہد کے صندوق میں رکھو۔''

''اسی دن'' دوپہر کے وقت خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ ''کوہِ نبو پر چلا جا۔'' عظیم نبی کا زمینی سفر ختم ہو چکا تھا اور خدا کی مسکراہٹ اور آسمانی آرام ہمیشہ کے لئے اس کا تھا اور اس کے دوست اور خادم یوشع کو تعلیم دینے اور اس پر احتیاط سے عمل کرنے کا کام سونپا گیا۔

یوشع 2406 سال میں پیدا ہوا۔اس کی عمر بیاسی سال تھی جب وہ لوگوں کا رہنما بنا اور وہ 2516 سال میں وفات پا گیا۔اس کی وفات کے بعد بزرگوں میں سے کالب اور فنحاس نے زبانی شریعت کے عام علم کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری لی۔وہ یوشع کی وفات کے بعد سترہ سال تک زندہ رہے اور پھر یہ ذمہ داری قاضیوں اور نبیوں کے سپرد ہوئی۔ان میں سے پہلا سردار کاہن عالی تھا۔وہ 2830 میں قاضی بنا اور اسی سال سموئیل پیدا ہوا اور وہ 2870 میں مر گیا۔اس کی وفات کے ایک سال بعد سموئیل اپنے کام میں کامیاب ہوا۔سموئیل گیارہ سال لوگوں کا قاضی رہا اور 2882 سال میں ایار (مئی) کی اٹھائیس تاریخ کو اس کی روح پرواز کر گئی۔تب مقدس قیادت یسی کے بیٹے داؤد نے سنبھالی اور اس سے قیادت الیاس کے سپرد ہوئی۔ 3047 سال میں الیاس آسمان پر اٹھا لیا گیا اور اس کی چادر کے ساتھ اس کے فرائض اس کے شاگرد الیسع کے سپرد ہوئے۔پھر یہویدع، زکریاہ، ہوشیع، اشعیا، میکا اور یوئیل شریعت کے کامیاب سرپرستی کرنیوالے اور اسکی رسومات کی حفاظت کرنیوالے تھے۔نحوم، صفنیاہ، ارمیا اور نیریاہ کا بیٹا باروک بھی کامیاب سرپرست تھے۔عزرا بڑی سینٹ کا ممبر تھا جو ایک سو بیس افراد پر مشتمل تھی اور الٰہی عبادت کیلئے دعا کی باقاعدہ ترتیب کو متعارف کرواتی تھی۔

اس سے پہلے لوگ اپنے حالات اور صورت حال کے مطابق اپنے دل سے اپنی ہی دعائیں ترتیب دیتے تھے۔انہوں نے تورات میں سے تین دعائیں مرتب کر رکھی تھیں، جنہیں وہ پڑھتے تھے:

''سن... اے اسرائیل!...'' (تثنیہ شرع 6:4-9)،
''اگر تم میرے حکموں کو...'' (تثنیہ شرع 11:13-21) اور
''خداوند نے موسیٰ سے کہا...'' (عدد 15:37-41)

عزرا کی وفات کے بعد اسرائیل میں قیادت سوکو کے اینتی گونس، صریدہ کے یوعزر کے بیٹے یوسیاہ، یروشلیم کے یوخانن

کے بیٹے یوسیاہ، تابائی کے بیٹے یہوداہ، شیمائیاہ، ابطلیون اور پھر عظیم دانشمند استاد ہلل کے سپرد ہوئی۔ ان سب نے بڑی کامیابی سے قیادت کی۔ اس کے شاگردوں میں ایک عالم شخص شمائی تھا، جو سخت طبیعت والا آدمی تھا۔ وہ ہلل کے کالج سے نکل گیا اور ایک کالج کی بنیاد رکھی جس کا وہ سربراہ تھا۔ ان دونوں کالجوں کے درمیان مباحثہ طویل، تیز اور سختی اختیار کر گیا۔

ہلل بابل کا ہلل کہلاتا تھا کیونکہ وہ اس جگہ پیدا ہوا۔ چالیس سال کی عمر میں اس نے یروشلیم کا سفر کیا اور شیمائیاہ اور ابطلیون سے پڑھتا رہا۔ اس نے چالیس سال تک مطالعہ کیا اور اس کے بعد وہ چالیس سال تک کالج کا پرنسپل رہا اور ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ وہ ایک بے زر انسان تھا۔ اسی لئے اس درسگاہ میں اس کے ایک دوست شمائی نے اپنی مناظرانہ طبیعت کی وجہ سے بائبل مقدس کی تفسیروں کے غیر معروف حصوں پر اعتراضات اٹھائے۔ ہلل نے ساری زبانی شریعت اور روایات کو ترتیب سے اور سادہ انداز میں لکھنے کو ضروری سمجھا اور اس کام کی ذمہ داری لی۔ اس نے 3728 سال میں اس کام کا آغاز کیا لیکن وہ ترتیب سے چھ جلدوں میں چھ سو نقاط مختصر الفاظ میں لکھنے میں کامیاب ہوا۔ وہ وفات پا گیا جبکہ کام ابھی تکمیل کے مراحل سے دور تھا۔

وہ نسلیں جنہوں نے ہلل اور شمائی کی پیروی کی ان کی تفاسیر ان کے لئے ان کے پیشرؤں سے زیادہ بہتر اور مددگار ثابت ہوئیں اور ایک صدی تک ہلل کے کام میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوا۔ رسومات کو انجام دینے کی قیادت اس کے بیٹے شمعون اور پھر شمعون کے بیٹے گملی ایل کے سپرد ہوئی۔ گملی ایل کا بیٹا ربی شمعون چوتھیواں استاد تھا جسے یہ خاص عہدہ دیا گیا اور اس سے یہ عہدہ ربیّ یہوداہ کے سپرد ہوا۔

ربیّ یہوداہ بہت بڑا عالم تھا جو ترقی پسندانہ ذہن کا مالک اور اپنے دور کے سائنسی علوم کا ماہر تھا۔ انتونینس بادشاہ نے اس کی عزت افزائی کا خیال کرتے ہوئے اس کی ہمدردی میں اسے بہت سے اعزازات سے نوازا۔ رومی حکمران کے ساتھ اپنے اثر ورسوخ کی وجہ سے اُس نے اپنے دور کے لوگوں کے فائدے کے لئے بہت کچھ کیا۔ اس کی بڑی خواہش تھی کہ وہ شریعت کے مطالعہ، اس کی خوبصورتی سے واقفیت، اس کے الٰہی اصول اور مذہبی قوانین کے لئے لوگوں کے درمیان محبت کی فضا پیدا کرے۔ اس نے معلوم کیا کہ شریعت کا مکمل علم دوسرے چند قوانین کے مقابلے میں محدود ہے جو بہت سے ممالک میں رائج ہیں اور وہ خوف زدہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت کے علم کا مطالعہ عدم دلچسپی کے باعث ختم ہو جائے۔ اپنے کالج کے دانشمندوں اور شاگردوں کی مدد سے اس نے محنت سے کام کیا اور موسیٰ کی وفات سے لیکر اپنے دور تک کے قوانین، تشریحات اور رسومات کو جمع کیا اور انہیں چھ جلدوں میں لکھا جسے اس نے مشنہ یا شریعت ثانی کا نام دیا۔ 3978 سال میں، دوسری ہیکل کی تباہی کے بعد ایک سو بچاسویں سال میں یہ اشاعت کے لئے مکمل ہوگئی۔ بہت سے قوانین پہلے ہی اپنی پہلی اشاعت کے وقت مکمل ہو چکے تھے۔ روم بہت عرصہ پہلے اپنے تعزیری قوانین کو بدل چکا تھا جو یہودی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ہیکل کی عبادتوں اور قربانیاں چڑھانے کا حکم باضابطہ طریقے سے کیا جاتا تھا، لیکن یہ ایک مثالی اہمیت کا حامل تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے دوسرے قوانین خاص طور پر لاگو ہوئے جہاں نسبتاً چند لوگ رہائش پذیر تھے۔ لیکن سب کچھ جو فلسطین اور بابل میں حاصل کیا گیا تھا صرف ماضی کا اندراج نہیں تھا بلکہ ایک مقدس کام، ایک حتمی نصابی کتاب اور شریعت کے اندراج کی طرح تھا، کیونکہ دولت متحدہ کی بحالی کے ساتھ عملی کام ماضی کے دور کی طرح عمل میں آیا اور سارے اسرائیل نے اس عظیم کام کی تکمیل کے

لئے خدا کا شکر ادا کیا۔

مشنہ کو درج ذیل چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا:

حصہ اوّل: نسل کشی

زرعی قوانین، دہ یکیاں اور کاہنوں، لاوی اور غریب کے عطیات۔ ، سبت کا سال۔ لباس، جانوروں کی نسلوں اور پودوں کی اقسام میں پیوند کاری کی ممانعت۔

حصہ دوئم: عیدین

سبت، تہوار اور روزوں کے دن، رسومات ادا کرنا اور قربانیاں چڑھانا، عید فصح پر خاص ابواب، نئے سال کا تہوار، کفارے کا دن، سُکات اور گواہیاں۔

حصہ سوئم: خواتین

منگنی، شادی اور طلاق، عہد اور فرائض۔

حصہ چہارم: نقصانات

اس حصے میں سِول اور فوجداری قوانین شامل ہیں۔ پیسوں کے عام معاملات، بت پرستی، گواہیاں، قانونی سزائیں اور "پدریت سے متعلق سزائیں"

حصہ پنجم: مقدس چیزیں/ اشخاص/جگہیں

قربانیاں، پہلوٹھے بچے، ہیکل کی پیمائش، تفصیل اور اس میں عام استعمال کی چیزیں۔

حصہ ششم: طہارت

لاویوں اور حفظانِ صحت کے قوانین، ناپاک اشخاص اور چیزیں اور ان کو پاک رکھنے کے طریقے۔

ربّیوں میں سے جنہوں نے ربیّ یہوداہ کی مدد کی اس کے بیٹے ربیّ شمعون اور ربیّ گملی ایل تھے۔ مشنہ ایک تعزیری قانون کی شکل اختیار کر گئی جو الہامی کتب کی تفسیر وتشریح کی بنیاد بنی۔ ربیّ یہوداہ کی موت کے بعد اس کے جانشین راعب اور سموئیل نے اس کے اصولوں کی وضاحت کرنا شروع کی۔ یہ سلسلہ سُوراہ میں درسگاہ کے مَدرسِ اعلیٰ ربیّ حناہ اور انحارد یہ میں درسگاہ کے مَدرسِ اعلیٰ ربیّ یہوداہ بارحز قیال کے ذریعے دوسری نسل میں جاری رہا۔ ربی آشی 4180 میں وفات پا گیا اور 4127 میں چھٹی صدی تک مشنہ پر زبانی تفاسیر کرنا جاری رہا جسے اب جُمرا کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ربیّ آشی نے ان تفاسیر کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور یہ کہا جاتا ہے کہ سردار ربیّ یہوداہ کے دنوں سے لیکر ربیّ آشی کی زندگی کے دوران کبھی بھی شریعت کا مطالعہ رائج نہ ہوا۔ وہ اس کام کو مکمل کرنے سے پہلے 4180 میں وفات پا گیا اور بعد میں اس کے جانشین معار اور مریمعار مقرر ہوئے اور اس کا بیٹا مریمعار "تالمود کے ربیّوں" کی نسلوں میں سے آخری تھا۔

تالمود یہودی شریعت اور رسوم کے متعلق سب سے زیادہ قابل اعتماد تحریر ہے لیکن اس کی شہرت اس کی اشاعت کے وقت سے عام مقبولیت اور حالات کی قوت سے زیادہ بڑھ کر ہے۔ فارس میں یہودیوں پر سخت اذیت کے دوران مدرسے بند کر دیئے گئے تھے اور زبانی ہدایات نے اس کے ساتھ وسیع پیمانے پر مداخلت کی لیکن کتاب نے اپنے اصل اختیار کو برقرار رکھا جو اس

کے مصنفوں نے قائم کیا تھا۔ بے شک یہ اپنے قانونی اور روایتی حصوں، ہاگادا، شاعری اور تصورات پر مبنی ہے۔ اگرچہ ربیّوں نے خود ہی بعد میں اسے ثانوی اہمیت دی اور اس کے کردار کی وضاحت کی۔ لوگوں کی اکثریت نے اس سے لگاؤ رکھا اور اپنے بزرگوں کے حق میں تالمود کو ایک مکمل مجموعہ کے طور پر تسلیم کیا۔

2- تالیف کے تاریخی مراحل

(یہودی سال کے مطابق)

2448 دس احکام کے نفاذ کا اعلان

2488 موسیٰ کی وفات

2516 یوشعؑ کی وفات

2830 متعدد بزرگوں تک زبانی قوانین کی منتقلی

2871 اسرائیل کا قاضی سموئیل

2884 اسرائیل کا بادشاہ داؤد، شریعت کا سرپرست

2962 الیاسؑ کو قیادت کی منتقلی

3047 الیسعؑ اپنے استاد کے بعد جانشین مقرر ہوا۔ سردار کاہن یہویدعؑ

3067 یہویدعؑ کا بیٹا زِکریاہ، شریعت کا اگلا نگران، یوآسؑ کے حکم سے ہیکل میں قتل

3110 اس کے جانشین عاموسؑ کو قیادت کی منتقلی

3140 آموص کا بیٹا اِشعیاؑ

3160 میکا مورشتی

3190 فتوائیل کا بیٹا یوائیل

3240 القوشی نحوم

3254 حبقوق نبی

3280 صفنیاہ

3321 ارمیاؑ

3332 حزقیالؑ اور نیریّاہ کا بیٹا باروکؑ

3413 ایک سو بیس افراد پر مشتمل مذہبی مجلس کا سردار عزراؑ، اس مذہبی مجلس کے افراد میں حجّائی، ملاکی، دانیالؑ، حننیاہ، میسائیل، عزریاہ، نحمیاہ، مردکی اور زَربابلؑ بھی شامل تھے۔

3448 ''منصف'' سائمنؑ، جو مذہبی مجلس کا بھی ممبر تھا اور مشنہ کے داناؤں میں سے پہلا شخص تھا۔

3460 سُوکوکا اینتی گونسؑ

3500 صریدہ کا یشوعؑ بن یوعزرؑ اور یروشلیم کا یسوع بن یوخاننؑ

3560 یشوعؑ بن پاراکیاہ اور نیتائی اربلایت

3621 تاباؑئی کا بیٹا یہوداہؑ اور شاتاؑ کا بیٹا سائمنؑ

3722 شیمائیاہ، ابطلیونؑ اور کالج میں دوسرے استاد

3728 ہللؑ نے عہدہ سنبھالا

3768 اپنے بیٹے سائمنؑ کی راہنمائی کی اور ربّی یوخاننؑ بن زکائی، ان کے عرصہ کے دوران ''عام سن'' کا آغاز ہوا۔

3809 ہیکل کی تباہی سے آٹھ سال پہلے ربّی سائمنؑ ربّی گملی ایلؑ کا جانشین مقرر ہوا۔

3810 عہدہ ربّی سائمنؑ دوم کو منتقل ہوا، جو شہید ہو گیا

3840 ہیکل کی تباہی کے بارہ سال بعد ربّی گملی ایلؑ دوم

3881 ربّی سائمنؑ سوم

3948 سے 3978

ربّی یہوداہؑ، حاناسیؑ (سردار) نے مشنہ کو اشاعت کے لئے تیار کیا اور ''تالمود'' کے متن میں پہلی مرتبہ رسومات اور الٰہی

اصولوں کے متعلق اضافہ کیا۔

3979 رَعبؔ اور سموئیلؔ ربیؔ یہوداہؔ کے جانشین مقرر ہوئے اور انہوں نے بابلؔ میں اپنے مدرسہ میں مشنہ کی تفاسیر کرنا شروع کیں۔

4028 ربیؔ یوخانؔن نے یروشلیم تالمود کو تیار کیا۔

4056 ربیؔ حناہ سموئیلؔ کا جانشین سُوراہ میں مدرسہ کا مدرس اعلیٰ مقرر ہوا۔

4060 سردار ربیؔ ناکا موتیؔ کا بیٹا راباؔ

4111 راباؔ کی وفات اس دن ہوئی جب جُمرا کو اشاعت کے لئے ترتیب دینے والا ربی آشی پیدا ہوا

4127 ربیؔ آشی کالج کا پرنسپل بن گیا اور جُمرا اپنے کام کا آغاز کیا

4180 اپنے کام کو ختم کرنے سے پہلے ربی آشی کی وفات

4253 ربیؔ آشی کے بیٹوں معاؔر اور مریمعاؔر اور ان کے مددگاروں نے کام مکمل کیا

حصّہ اوّل
بائبل مُقدس کی تاریخ

1- قائینؔ۔ ہابیلؔ اور بابلؔ کا برج

آدمؔ اپنی بیوی حواؔ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

حواؔ نے پہلوٹھے کا نام ''قائینؔ'' یہ کہہ کر رکھا کہ ''مجھے خداوند سے ایک مرد ملا'' اور دوسرے بیٹے کا نام اس نے ''ہابیلؔ'' یہ کہہ کر رکھا کہ ''ہم دنیا میں کچھ نہیں لائے اور ہم اپنے ساتھ دنیا میں سے کچھ نہیں لے کر جائیں گے۔''

جب بچے جوان ہوئے تو ان کے باپ نے ان میں سے ہر ایک کو زمین میں سے ملکیت دی۔ قائینؔ کسان اور ہابیلؔ چرواہا بن گیا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ خداوند کے لئے ہدیہ لائے۔ قائینؔ کھیت کے پھل بطور ہدیہ لایا اور ہابیلؔ اپنی بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بطور ہدیہ لایا۔ ہابیلؔ نے سب سے عمدہ اور بہترین جانوروں کو منتخب کیا جبکہ قائینؔ نے کم ترین اور گھٹیا قسم کے پھل پیش کیے۔ اس لئے قائینؔ کا ہدیہ منظور نہ ہوا۔ جب دونوں ہدیے خدا کی حضوری میں پیش ہوئے تو آسمان سے آگ نازل ہوئی اور اس نے ہابیلؔ کی پیش کردہ قربانی کو چھوا۔ یہ خدا کی طرف سے قبولیت کا اظہار تھا۔ یوں حسد قائینؔ کے دل میں پیدا ہوا اور اس نے پکا ارادہ کیا کہ جب مناسب موقع ملا تو وہ اپنے بھائی کو قتل کر ڈالے گا۔

تب ایک ایسا موقع آیا جب قائینؔ اپنے کھیتوں میں ہل چلا رہا تھا۔ ہابیلؔ میدان کے پار چراگاہ کی طرف اپنے ریوڑ چرا رہا تھا۔

قائینؔ غضب ناک روح میں ہابیلؔ کے قریب آیا اور کہا ''تو کیوں اس زمین پر، جو کہ میری ملکیت ہے، اپنے ریوڑ رکھنے اور کھلانے کے لئے لاتا ہے۔؟''

اور ہابیلؔ نے جواب دیا:

''تو نے کیوں میری بھیڑوں کا گوشت کھایا؟ تو نے کیوں ان کے پشم سے اپنے لئے لباس تیار کیا؟ اس گوشت کے لئے جو تو نے کھایا اور اس لباس کے لئے جو تو نے بنائے مجھے ان کی قیمت دے کیونکہ وہ میرے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح یہ میدان تیرا ہے پھر میں اس میں سے ہمیشہ کے لئے باہر نکل جاؤں گا اور پھر کبھی اس میں داخل نہ ہوں گا۔''

تب قائینؔ نے اپنے بھائی سے کہا:

''دیکھ ... تو میرے اختیار میں ہے اگر میں تجھے آج بلکہ ابھی قتل کرنا چاہوں تو کون تیری موت کا بدلہ لے گا؟''

ہابیلؔ نے جواب دیا ''خدا، جس نے ہمیں اس زمین پر رکھا ہے۔''

''وہ مُنصف ہے جو راست باز آدمی کو اس کے کاموں کے اور شریر کو اس کی شرارت کے مطابق بدلہ دیتا ہے تو مجھے قتل نہیں

کر سکتا اور نہ اس کے عمل سے چھپ سکتا ہے۔ وہ یقیناً تجھے سزا دے گا بلکہ ان برے الفاظ کے لئے بھی جو تو ابھی مجھ سے کہہ چکا ہے۔"

اس جواب سے قائنؔ اور زیادہ غصّے سے بھر گیا اور جس اوزار سے وہ کام کر رہا تھا وہی اپنے بھائی کو مارا اور وہ مر گیا۔

یوں ہابیلؔ کا خون اس کے بھائی قائنؔ کے ذریعے بہا اور خون میدان کے ساتھ ساتھ بہتا ہوا اس جگہ تک گیا جہاں ہابیلؔ کا ریوڑ تھا۔

اس جلد بازی کے بعد قائنؔ بہت غم زدہ ہوا اور زار زار رویا۔ تب وہ اٹھا اور اس نے میدان میں ایک گڑھا کھودا اور دن کی روشنی میں اپنے بھائی کے بدن کو دفن کیا۔

اور اس کے بعد خداوند قائنؔ پر ظاہر ہوا اور اسے کہا:

"تیرا بھائی ہابیلؔ کہاں ہے؟"

اور قائنؔ نے خداوند کو جواب دیا:

"میں نہیں جانتا! کیا میں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟"

تب خداوند نے کہا:

"تو نے یہ کیا کیا؟" تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھے پکارتا ہے، تو سوچتا ہے کہ میں تیرے جرم کو نہیں جانتا جس کا تُو مرتکب ہوا ہے اور اب تُو اس کا انکار نہیں کرے گا۔ اس لئے تُو زمین پر لعنتی ہوا جس نے اپنا منہ کھولا کہ تیرے ہاتھ سے تیرے بھائی کا خون لے۔ جب تُو زمین کی کھیتی کرے گا تو وہ تجھے اپنا پھل نہ دے گی اور تُو روئے زمین پر فراری اور آوارہ ہوگا۔"

سو قائنؔ خداوند کے حضور سے چلا گیا اور عدنؔ کے مشرق کی طرف جا بسا۔

اس کے بعد جب خدا نے قائنؔ کو برکت دینا شروع کی اس کی بیوی حاملہ ہوئی اور اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا اور قائنؔ نے اپنے بیٹے کا نام "حنوکؔ" رکھا کیونکہ خدا نے آخر کار اسے زمین پر آرام دیا اور اس نے ایک شہر بسایا۔ اس کا نام بھی اس نے "حنوکؔ" رکھا۔ اس وجہ سے کیونکہ وہ پہلے کی طرح اب زمین پر فراری اور آوارہ نہ تھا۔

اور آدمؔ ایک سو تیس برس کا تھا کہ اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام "شیتؔ" رکھا۔

اور شیتؔ ایک سو پانچ برس کا تھا جب اس سے انوشؔ پیدا ہوا۔

لوگ روئے زمین پر بہت بڑھ گئے، وہ گناہ آلودہ ہوئے، خدا کے خلاف بغاوت کی اور ان کی شرارت اور جرم دن بدن بڑھتے گئے۔ وہ ابدی خدا کو بھول گئے جس نے انہیں پیدا کیا اور ملکیت کے طور پر ان کو زمین دی۔ انہوں نے تانبے، لوہے، لکڑی اور پتھر کے بت بنائے اور انہوں نے ان کے آگے جھک کر ان کی پرستش کی۔

انوشؔ کی تمام زندگی کے دوران لوگوں نے بدی کرنا جاری رکھا۔ اس لئے خدا کا قہر ان کے خلاف بھڑکا اور اس نے دریائے جیحونؔ میں طوفان بھیجا تاکہ ان کو تباہ و برباد کرے اور زمین کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا۔ لیکن پھر بھی باقی لوگوں نے توبہ نہ کی اور اپنی بدی کی راہوں پر چلنا جاری رکھا اور وہ خداوند کی نظر میں نامقبول ٹھہرے۔

اس عرصہ کے دوران بیج بونا اور فصل کاٹنا موقوف تھا اور زمین پر سخت قحط تھا چونکہ لوگ بدعنوان بن گئے اور زمین بھی بنجر تھی اور آدمی کی غذا کی بجائے یہ کانٹے اور اونٹ کٹارے اگاتی تھی۔

اور انوش نوے سال کا تھا جب اس سے ''قینانؔ'' پیدا ہوا۔ قینانؔ ایک عقلمند آدمی تھا جو سب چیزوں کو سمجھتا تھا اور جب وہ چالیس سال کا ہوا اس نے تمام دنیا پر حکومت کی۔ ایک ذہین آدمی ہوتے ہوئے اس نے لوگوں کی راہنمائی کی اور اپنی حکمت وفہم ان تک پہنچائی۔ اس نے بھانپ لیا کہ لوگ اپنی مسلسل شرارت سے سزا پائیں گے اور اس نے مستقبل کے متعلق نبوت کی کہ خدا زمین پر سیلاب لائے گا۔ اس نے اپنی پیشن گوئیوں کو پتھر کی تختیوں پر لکھا اور ان کو خزانے میں جمع کروایا۔

جب قینانؔ ستر سال کا تھا اس سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ یہ دو بیٹیاں لامکؔ کی بیویاں بنیں، جو مُتوشائیل کا بیٹا تھا اور قائینؔ کی پانچویں پشت سے تھا۔ اس کی پہلی بیوی کا نام عادہ تھا۔ اس سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ پہلے کا نام ''یابلؔ'' اور دوسرے کا نام ''یوبلؔ'' تھا لیکن اس کی بہن صلّہؔ کئی سالوں سے بھانجھ تھی۔

اور وقت گزرتا گیا، لیکن اپنے بڑھاپے میں، صلّہؔ ایک بیٹے کی ماں بنی جس کا نام اس نے "بلقائینؔ" یہ کہتے ہوئے رکھا "میرے بڑھاپے میں، قادر مطلق خدا نے مجھے ایک بیٹا دیا' صلّہؔ پھر حاملہ ہوئی اور اس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام اس نے ''نعمہ'' رکھا جو بڑھاپے میں خوشی اور مسرت کی نشاندہی کرتی ہے۔

اب لامکؔ بہت بوڑھا ہو گیا، اس کی آنکھیں دھندلا گئیں اور آخر کار اس کی نظر بالکل ختم ہو گئی اور اس کا بیٹا بلقائینؔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے کر جاتا تھا۔

اور وقت گزرتا گیا۔ بلقائینؔ ابھی بالکل جوان تھا، وہ اپنے باپ کو شکار کے لئے کھیتوں میں لے کر گیا اور اس نے اپنے باپ سے کہا:

''دیکھو سامنے ایک جانور ہے، اس سمت میں تیر چلاؤ''

لامکؔ نے ایسا ہی کیا جیسے اس کے بیٹے نے بولا تھا اور تیر قائینؔ کو لگا جو کافی دور جارہا تھا اور وہ قتل ہو گیا۔ اس طرح قائینؔ کا خون بہا جس طرح اس نے اپنے بھائی ہابیلؔ کا خون بہایا تھا۔

جب لامکؔ اور اس کا بیٹا نزدیک گئے اور دیکھا کہ جانور کی بجائے انہوں نے اپنے بزرگ قائینؔ کو قتل کر دیا ہے۔ لامکؔ کپکپا گیا اور حیرت، غم اور سخت خوف میں اپنے ہاتھوں کو بجایا۔ اندھا ہونے کی وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کو نہ دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے بچے کے سر پر ضرب لگائی اور فوراً اسے قتل کر دیا۔ جب اس کی بیویوں کو معلوم ہوا کہ ان کا شوہر کیا کر چکا تھا تو انہوں نے اس کو جھڑکا اور اسے حقیر جانا اور لامکؔ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ:

''عادہ اور صلّہ، میری بات سنو! اے لامکؔ کی بیویوں میرے سخن پر کان لگاؤ! میں نے ایک مرد کو جس نے مجھے زخمی کیا قتل کر دیا، اپنے صدمہ پہنچانے والے بچے کو، لیکن ظلم یا منصوبے کے ساتھ نہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں عمر رسیدہ ہوں اور میری آنکھیں دھندلا گئی ہیں، اچانک میں نے اپنے صدمے اور زخم کی وجہ سے یہ کام کیا۔''

تب اس کی بیویاں اپنے باپ آدمؔ کی نصیحت کے مطابق اپنے شوہر سے راضی ہوئیں لیکن انہوں نے اور مزید بچوں کو جنم نہ دیا۔

''محَللی ایلؔ سے یاردؔ پیدا ہوا اور یاردؔ سے حنوکؔ پیدا ہوا اور حنوکؔ سے مُتوشالحؔ پیدا ہوا۔''

اور حنوکؔ نے خداوند کی خدمت کی اور اس کے ساتھ ساتھ چلا۔ اس نے شرارت سے نفرت رکھی اور قادر مطلق خدا کی راہوں پر علم و معرفت کے ساتھ وفاداری کی۔

حنوکؔ لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہ رہا بلکہ کئی سالوں تک گوشہ نشینوں کی طرح تنہا زندگی بسر کی۔

اور وقت گزرتا گیا، وہ اپنے کمرے میں دعا کر رہا تھا کہ آسمان سے خداوند کے ایک فرشتہ نے اسے یہ کہہ کر بلایا، ''حنوک، حنوک'' اور اس نے جواب دیا، ''میں یہاں ہوں۔''

تب فرشتے نے کہا:

''اٹھ، اس تنہائی سے نکل جا اور لوگوں کے درمیان جا، ان کو تعلیم دے کہ کس راہ پر انہیں چلنا چاہئے اور اُن کو ہدایت کر کہ انہیں کیسے کام سرانجام دینے چاہیے۔''

اور حنوک نے ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے اسے حکم دیا۔

وہ لوگوں کے درمیان گیا اور خالق کی راہیں انہیں سکھائیں، انہیں اکٹھا کیا اور حقائق اور سنجیدگی کے ساتھ خطاب کیا۔ اُس نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ جو لوگ بھی انہیں ملیں ان سے کہیں کہ

''وہ کون ہے جو راستبازی کے کام کرتا اور خداوند کی راہوں کو جاننے کی خواہش رکھتا ہے؟ اسے حنوک کی تلاش کرنے دو'' اور حنوک نے نسلِ انسانی پر حکومت کی اور لوگ اُس کا حکم مانتے اور جب تک حنوک ان کے درمیان تھا، انہوں نے خدا کی خدمت کی اور شہزادے اور حکمران اس کی حکمت کی باتیں سننے آئے اور اُس کے سامنے اظہار اطاعت کے لئے جھکے اور اُس نے روئے زمین پر امن قائم کیا۔

حنوک نے نسلِ انسانی پر تین سو ترپن سال حکومت کی۔ اس نے راست بازی اور انصاف سے حکومت کی اور اس تمام عرصہ کے دوران زمین پر امن رہا۔

مُتوشالح حنوک کا بیٹا تھا اور لامک مُتوشائیل کا بیٹا تھا۔ آدم نو سو تیس سال کی عمر میں مرا، جب لامک کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

اُسے شیت، حنوک اور مُتوشالح نے بڑی عزت کے ساتھ دفن کیا۔ اُس کا جسم ایک غار میں رکھا گیا جو کہ کچھ حاکموں کے مطابق مکفیلہ کی غار تھی۔ اُس وقت سے یعنی آدم کے دفن کرنے کے وقت سے، مردے پر تجہیز و تکفین ادا کرنے کی رسم قائم ہو چکی ہے۔

آدم مر گیا کیونکہ اُس نے نیک و بد کی پہچان کا پھل کھایا تھا اور اُس کے گناہ کے سبب اُس کی سب نسلیں اسی طرح مرتی ہیں، جیسا کہ خداوند بول چکا ہے۔

جب آدم مرا تو اُس وقت حنوک کی حکومت کا دو سو ترپن واں سال تھا۔

اور وقت گزرتا گیا، اُس وقت حنوک نے خدا کی حضوری میں دوبارہ طویل تنہائی میں ٹھہرنے کو محسوس کیا اور وہ دوبارہ اپنے لوگوں کے ساتھ موثر رفاقت سے نکل گیا۔ وہ مکمل طور پر ان سے الگ نہیں ہوا۔ وہ تین دن تنہائی میں رہتا تھا اور چوتھے دن ان کو نصیحت اور ہدایت دینے کے لئے ان کے پاس آتا تھا۔ لیکن جب چند سال گزر گئے تو اس نے دنیا سے اپنی تنہائی کے عرصہ کو بڑھا دیا اور لوگوں سے چھ دن الگ رہتا تھا اور ساتویں دن ان کے درمیان منادی کرتا تھا اور اس کے بعد وہ سال میں ایک بار لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتا تھا اور لوگ اس کو دیکھنے اور اس کی آواز سننے کے خواہش مند ہوتے تھے، اس وقت اُس کا چہرہ اتنا نورانی ہوتا تھا کہ لوگ اُسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔

اور حنوک بہت مقدس ہو گیا اور جب وہ ان کے سامنے ظاہر ہوتا تو لوگ اس سے خوف زدہ ہوتے اور اس کا سامنا کرنے کی جرات نہ رکھتے تھے کیونکہ آسمان کا جلال اس کے چہرے پر ٹھہرا ہوتا تھا۔ تاہم جب وہ بولتا تو وہ اکٹھے ہوتے اور اس کی باتیں سنتے اور اس کے علم سے سیکھتے، وہ اس کے سامنے جھکتے اور بلند آواز میں پکارتے ''بادشاہ زندہ رہے!''

اور وقت گزرتا گیا، جب دنیا کے باشندوں نے حنوکؔ سے خداوند کی راہوں کو سیکھ لیا تو آسمان سے ایک فرشتے نے اسے یہ کہتے ہوئے بلایا:

''اُوپر آ، حنوکؔ، آسمان پر اُوپر آ، اور آسمان میں خدا کے بچوں پر حکومت کر جیسے تُو نے زمین پر آدمیوں کے بچوں پر حکومت کی ہے''

تب حنوکؔ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے کہا،

''مجھے آسمان پر بلایا گیا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کس دن میں اُوپر جاؤں گا اس لئے میں جانے سے پہلے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اُن باتوں کو بار بار دھرانا جو تم میرے ہونٹوں سے سُن چکے ہو''

اور حنوکؔ نے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور امن کو قائم کیا اور ان کو ابدی زندگی کی راہ پر ڈالا۔ اور اس کے پیروکاروں نے جہاں کہیں آدمی رہتے تھے ان کے درمیان بلند آواز میں اعلان کیا کہ

''وہ جو زندہ رہنا چاہتا اور خداوند کی راہوں کو جاننے کی خواہش رکھتا ہے؟ اُسے حنوکؔ کی تلاش کرنے دو تا کہ وہ اس سے سیکھے اِس سے پہلے کہ وہ ہمارے درمیان سے اور زمین پر سے اٹھا لیا جائے۔''

پس حنوکؔ نے لوگوں کو سکھایا اور امن اور ہم آہنگی میں ان کو متحد کیا۔

تب حنوکؔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور سفر پر روانہ ہوا اور لوگوں کا ایک ہجوم ایک دن کے سفر پر اس کے پیچھے گیا۔

اور وقت گزرتا گیا، دوسرے دن حنوکؔ نے ان کو کہا جو اس کے پیچھے چلے آتے تھے۔

''اپنے خیموں میں واپس جاؤ، تم کس لئے میرے پیچھے آتے ہو؟ واپس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ اچانک موت تم پر آ جائے۔''

پیروکاروں کی کچھ تعداد یہ الفاظ سن کر واپس چلی گئی لیکن دوسروں نے اس کے ساتھ سفر جاری رکھا اور وہ ہر روز ان سے یہ کہتا تھا کہ

''واپس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ اچانک موت تم پر آ جائے۔''

اور چھٹے دن ابھی تک کچھ لوگ اس کے ساتھ تھے اور انہوں نے کہا کہ

''تو جہاں جاتا ہے ہم بھی وہاں جائیں گے، ہم خداوند کے سہارے کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے لیکن موت ہمیں جدا کرے گی۔''

جب حنوکؔ نے دیکھا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے تو وہ اُن سے مزید اور کچھ نہ بولا۔ وہ جو چھٹے دن واپس گئے ان کو وہ لوگ جانتے تھے جو پہلے واپس جا چکے تھے لیکن جنہوں نے چھٹے دن پیچھا کرنا چھوڑا اُن میں سے کوئی واپس نہ پہنچا۔

اور ساتویں دن حنوکؔ ایک بگولے میں آگ کے رتھ اور گھوڑوں کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

وقت گزرتا گیا، حنوکؔ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد لوگوں نے ان آدمیوں کی تلاش شروع کی جو اسکے پیچھے گئے تھے اور اُس جگہ پر جہاں انہوں نے اُنکو چھوڑا بہت برف جمع تھی۔

برف ہٹانے کے بعد انہیں مردہ جسم ملے جن کی وہ تلاش کر رہے تھے لیکن حنوکؔ انہیں نہ ملا۔ اس لئے الہامی کتب کے الفاظ کا یہ مطلب ہے:

''اور حنوکؔ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور وہ نہیں تھا''

(وہ نہیں تھا جہاں اس کی تلاش کی گئی تھی) ''کیونکہ خدا نے اسے اٹھالیا...'' (تکوین 24:5)

حنوکؔ آسمان پر اٹھا لیا گیا جب مُتو شائیلؔ کے بیٹے لامکؔ کی عمر ایک سو تیرہ سال تھی۔

وقت گزرتا گیا، حنوکؔ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد لوگوں نے اس کے بیٹے مُتو شالحؔ کو منتخب کیا کہ ان پر بادشاہ ہو اور مُتو شالحؔ راست بازی کی راہ پر چلا جیسے اس کے باپ نے اسے سکھایا تھا اور اس نے نیکی اور اخلاق کے اصولوں میں لوگوں کی راہنمائی کرنا جاری رکھا۔ جیسے حنوکؔ اس سے پہلے کر چکا تھا لیکن اس کی حکومت کے آخری حصہ میں لوگوں نے اس کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے شخصی حقوق کا لحاظ نہ رکھا اور خدا کے حکموں کے خلاف بغاوت کی۔

خداوند کا قہر ان کے خلاف بھڑکا اور زمین آدمی کی غذا کی بجائے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگاتی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے توبہ کی اور نہ اپنی بدی سے باز آئے۔ اس لئے خدا نے ان تمام کو روئے زمین پر سے مٹانے کا ارادہ کیا۔

جب مُتو شائیلؔ کے بیٹے لامکؔ کی عمر ایک سو چھیاسی سال تھی تو آدمؔ کا بیٹا شیتؔ مر گیا اور دفن ہوا۔

اور اُس وقت لامکؔ نے خود ہی حنوکؔ کے بیٹے الیشوعؔ کی بیٹی اشمُوا کو بیوی بنایا اور اس سے بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اُس نے نوحؔ رکھا۔

نوحؔ راست بازی میں بڑھا اور سرگرمی سے سچائی کی راہوں پر چلا جو مُتو شالحؔ نے اُسے سکھائیں لیکن دوسرے لوگ خدا کے نزدیک شرارتی اور ایک دوسرے کو دھوکا دینے میں ماہر تھے۔

تب خدا نے کہا:

''ساری زمین پر بدعنوانی ہے۔ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ انسان سے لیکر حیوان اور رینگنے والے جاندار اور ہوا کے پرندوں تک کیونکہ انسان کی شرارت نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ زندہ رہنے کے مستحق نہیں اور میں ان کے بنانے سے ملُول ہوں''

لیکن خداوند اپنا قہر انڈیلنے میں ٹھہرا رہا جب تک ہر آدمی جو اُس کی راہوں پر چلتا تھا مر نہ گیا۔

لیکن نوحؔ خداوند کی نظر میں مقبول ہوا اور خدا نے زمین کے سب لوگوں میں سے اُسے اور اُس کے خاندان کو چنا تاکہ تباہی سے انہیں محفوظ رکھے جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا۔

اور وقت گزرتا گیا، نوحؔ کی زندگی کے چوراسیویں سال میں شیتؔ کا بیٹا انوشؔ نو سو پانچ سال کی عمر میں مر گیا۔ اور جب نوحؔ ایک سو ستر سال کا تھا تب قینانؔ نو سو دس سال کی عمر میں مر گیا۔ محللی ایلؔ آٹھ سو پچانوے سال کی عمر میں مر گیا جب نوحؔ دو سو تیس سال کی عمر کا تھا۔ جب نوحؔ کی عمر تین سو ساٹھ سال ہوئی تب یاردؔ نو سو باسٹھ سال کی عمر میں مر گیا اور وہ لوگ بھی ان دنوں میں مر گئے جنہوں نے خداوند کے احکام پر عمل کیا اس سے پہلے کہ وہ ان پر قہر بھیجے جس کا وہ حکم دے چکا تھا۔

اور وقت گزرتا گیا، نوحؔ کی زندگی کے چار سو اسیویں سال میں اس نسل میں نوحؔ اور اس کے خاندان کے علاوہ صرف ایک راست باز شخص باقی بچا اور وہ مُتو شالحؔ تھا۔

تب خداوند کا کلام مُتو شالحؔ اور نوحؔ پر نازل ہوا:

''جاؤ اور سب انسانوں کے درمیان اعلان کرو، خداوند

کہتا ہے، اپنی بدی کی رغبتوں سے مڑو، اپنی ناراستی کی راہوں کو چھوڑ دو، تب خدا تمہیں معاف کرے گا اور روئے زمین پر تمہیں مخلصی بخشے گا۔ اس لئے ابدی خدا کہتا ہے کہ میں تمہیں ایک سو بیس سال توبہ کے لئے دوں گا اگر تم اپنی بدی کی راہوں کو چھوڑ دو تب میں اپنے تباہی کے ارادے کو چھوڑ دوں گا۔''

اور نوحؔ اور مُتوشالحؔ لوگوں کے درمیان گئے اور انہیں خداوند کے یہ الفاظ سنائے۔ ہر روز صبح سے شام تک انہوں نے لوگوں کو خطاب کیا لیکن لوگوں نے ان کے الفاظ پر توجہ نہ دی۔

نوحؔ اپنی نسل میں ایک راست باز آدمی تھا اور خداوند نے نوحؔ کی نسل کو چنا کہ تمام روئے زمین پر پھیلے۔

تب خدا نے نوحؔ سے کہا:

''اپنے لئے ایک بیوی لے اور بچوں کا باپ بن، کیونکہ تو میرے نزدیک راست باز آدمی ہے اور صرف تو، تیری بیوی تیرے بیٹے اور ان کی ساری نسل زمین پر زندہ رہے گی۔''

اور نوحؔ نے ایسا ہی کیا جیسا خدا نے اُسے حکم دیا اور حنوکؔ کی بیٹی ناماؔ کو بیوی بننے کے لئے لیا اور نوحؔ کی عمر چار سو اٹھانوے سال تھی جب اُس نے ناماؔ سے بیاہ کیا۔ ناماؔ حاملہ ہوئی اور اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام ''یافتؔ'' یہ کہتے ہوئے رکھا کہ ''خدا ہمیں زمین پر بڑھا چکا ہے'' اور اُس کے ایک دوسرا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کا نام ''حامؔ'' رکھا اور اس کے ایک تیسرا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کا نام ''سامؔ'' یہ کہتے ہوئے رکھا کہ ''خدا مجھے زمین پر ایک عظیم نام دے چکا ہے'' اور نوحؔ کی عمر پانچ سو دو سال تھی جب ناما سے اُس کا تیسرا بیٹا سام پیدا ہوا۔

اور بچے بڑھے اور خدا کی راہ پر چلے جیسے نوحؔ اور مُتوشالحؔ نے انہیں سکھایا اور اُن دنوں میں نوحؔ کا باپ لامکؔ مر گیا وہ اپنے باپ یا اپنے بیٹے کی طرح راست باز نہیں تھا۔ اُس کی عمر سات سو ستہتر سال تھی جب وہ مرا۔

خداوند نے دوبارہ مُتوشالحؔ اور نوحؔ سے کلام کیا اور کہا:

''ایک دفعہ اور انسانوں کو توبہ کے لئے بلاؤ، دوبارہ بلاؤ، اس سے پہلے کہ میری سزا ان لوگوں پر آئے۔''

لیکن لوگوں نے نہ سنا اور تنبیہ کی پرواہ نہ کی۔

تب خداوند نے نوحؔ سے کہا کہ:

''کل بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیونکہ ان کے سبب زمین ظلم سے بھر گئی اور میں اُن کو زمین کے ساتھ نیست و نابود کروں گا تو اپنے واسطے گوپھر کی لکڑی کی کشتی بنا۔ اُس کو اِس طرح بنا کہ کشتی کا طول تین سو ہاتھ اور اُس کا عرض پچاس ہاتھ اور اُس کی بلندی تیس ہاتھ ہو اور کشتی کے ایک طرف دروازہ بنا اور اُوپر سے لیکر ایک ہاتھ میں اُسے تمام کر۔''

نوحؔ نے اپنی عمر کے پانچ سو پچانوے سال میں اس کشتی کو بنانا شروع کیا اور اس نے اپنی عمر کے چھ سوویں سال میں اسے مکمل کیا اور کشتی بنانے کے وقت کے دوران اس کے تینوں بیٹوں نے مُتوشالحؔ کی تین بیٹیوں سے شادی کی۔

اور وقت گزرتا گیا، اُس عرصہ کے دوران حنوکؔ کا بیٹا مُتوشالحؔ نو سو انہتر سال کی عمر میں مر گیا۔

اُس کی موت کے بعد خداوند نوحؔ سے ہمکلام ہوا اور کہا کہ:

''اپنے سارے خاندان سمیت کشتی میں جا اور میں تیرے لئے سب جانور اور ہوا کے پرندے اکٹھے کروں گا اور وہ کشتی کے گرد گھیرا ڈالیں گے۔''

''تب تُو کشتی کے دروازے کے راستے میں کھڑے ہونا اور سب جانور اور ہوا کے پرندے خود ہی تیرے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ جو تیرے سامنے لیٹ جائیں تیرے بیٹے انہیں کشتی میں لے جائیں اور وہ جو تیرے سامنے کھڑے رہیں اُن کو چھوڑ دینا۔''

جیسا خداوند نے کہا تھا ویسا ہی واقع ہوا۔ جانور کشتی کے سامنے ایک بڑی بھیڑ میں جمع ہوئے۔ وہ جو نیچے لیٹ گئے انہیں کشتی میں لے جایا گیا اور دوسروں کو چھوڑ دیا گیا۔

ساتویں دن کے اختتام پر آسمانوں کی بجلیوں نے ساری زمین کو خوف زدہ کیا۔ سورج تاریک ہوگیا۔ بارش زوروں سے ہونے لگی اور طوفان کا پانی بڑھنے لگا جس کے بارے میں سب انسان سن چکے تھے یا اپنے ذہنوں میں تصور کر چکے تھے۔

لوگ کشتی کے پاس آئے اور اُس کے ساتھ چمٹ گئے اور مدد کے لئے نوحؑ کو پکارتے رہے لیکن اُس نے اُن کو جواب دیا:

''ایک سو بیس سال تک میں نے اپنے الفاظ کی پیروی کرنے کے لئے تم سے التماس کی لیکن افسوس اب بہت دیر ہو چکی ہے۔''

چالیس دن اور چالیس رات زمین پر بارش ہوتی رہی اور جتنے لوگ کشتی میں تھے اس شدید طوفان کی وجہ سے ذہنی کوفت اور مشکل میں تھے کیونکہ وہ اِس بات سے خوف زدہ تھے کہ اُن کی کشتی اِس شدید طوفان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

کشتی میں، جانور اپنی فطرت کے مطابق ناامیدی، نہایت غصے اور خوف کی وجہ سے اپنے پورے زور سے چلا رہے تھے اور آواز بہت بلند اور خوفناک تھی۔

تب نوحؑ نے ابدی خدا سے دعا کی اور کہا:

''اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں اب ہمیں بچا! اس بڑی مصیبت کا سامنا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوئے ہم تیرے پاس آتے ہیں۔ دریاؤں کا پانی ہمیں خوف زدہ کرتا ہے اور لہروں میں ہمیں موت دکھائی دیتی ہے۔ اے خداوند! ہم پر اپنا چہرہ جلوہ گر فرما، ہم پر رحم کر، ہمارے خدا ہمیں چھڑا، ہمیں رہائی دے اور ہمیں بچا۔''

اور خدا نے نوحؑ کی آواز کو سنا اور اسے یاد کیا،

''خدا نے زمین پر ہوا چلائی اور پانی کم ہوگیا... اور ارارآط کے پہاڑ پر... ساتویں دن کشتی ٹھہر گئی۔''

نوحؑ نے کشتی کی کھڑکی کھولی اور دوبارہ خدا کو پکارا اور کہا:

''اے خداوند، آسمان اور زمین کے خدا اس حالتِ غیر سے ہمیں چھڑا اِس قید سے ہمیں باہر نکال جس میں ہم ہیں اور حقیقت میں ہمارے دل اِس مصیبت سے بیزار ہیں۔''

اور خدا نے نوحؑ کو جواب دیا اور کہا:

''تو اور تیرا خاندان سال کے آخر میں کشتی سے باہر نکل آنا۔''

اور وقت گزرنے کے ساتھ دوسرے مہینے کی ستائیسویں تاریخ کو زمین مکمل طور پر سُوکھ گئی۔ تاہم نوحؑ اور اُس کا خاندان ابھی تک کشتی میں ٹھہرے رہے اور انہوں نے کشتی کو نہ چھوڑا جب تک خدا نے اُن کو نہ کہا کہ ''کشتی سے باہر نکل آؤ۔''

سب لوگ اور جاندار جو کشتی میں محفوظ تھے کشتی سے باہر نکل گئے۔ نوحؑ اور اُس کے بچوں نے اپنی زندگی کے تمام ایام میں خداوند کی خدمت کی اور سیلاب کے بعد نسلِ انسانی تیزی سے بڑھی اور نسلوں کے نام بائبل مقدس میں لکھے ہوئے ہیں۔

حاؔم کے بیٹے کوؔش نے اپنے بڑھاپے میں ایک نوجوان عورت سے بیاہ کیا اور اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اُس نے ''نمرؔود'' رکھا کیونکہ اُن دنوں لوگ دوبارہ خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کرنا شروع ہوگئے تھے اور نمرؔود بغاوت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اب نمرؔود بڑا ہوا اور اُس کا باپ اُس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا کیونکہ وہ اُس کے بڑھاپے کا بچہ تھا اور چمڑے کا ایک کوٹ جو خدا نے آؔدم کے لئے بنایا تھا۔ جب آؔدم مر گیا تو یہ کوٹ حنوؔک کی ملکیت بنا اس کے بعد اس کے بیٹے مُتوشاؔلح کو دیا گیا اور مُتوشاؔلح نے اُسے نوؔح کو دیا جس نے اُسے اپنے ساتھ کشتی میں رکھا اور جب لوگ کشتی کو چھوڑ گئے، حاؔم نے اُس کوٹ کو چرا لیا اور اپنے بھائیوں سے اُسے چھپائے رکھا اُس کے بعد پوشیدگی میں اس نے اپنے بیٹے کوؔش کو دیا۔ کوؔش نے اُسے کئی سالوں تک چھپائے رکھا اور اُس کے بعد اُس نے یہ کوٹ بڑی محبت کے باعث اپنے بڑھاپے کے بیٹے نمرؔود کو دے دیا۔ جب نمرؔود کی عمر بیس سال ہوئی تو اس نے یہ کوٹ پہنا اور یہ اُس کے لئے بڑے زور اور طاقت کا باعث بنا۔ کھیتوں میں وہ طاقتور شکاری اور اپنے دشمنوں اور مخالفوں کو زیر کرنے میں ایک طاقتور جنگجو کی طرح تھا اور وہ اپنے کاموں اور جنگوں میں کامیاب ہوا یہاں تک کہ وہ ساری زمین پر بادشاہ بن گیا۔

اس دن سے اس کی طاقت آدمیوں کے درمیان ایک مثل ہے اور وہ جو ہتھیاروں کو استعمال کرنے میں اور تعاقب کرنے والوں کے رازوں کو جاننے میں نوجوان کے ذہن اور اس کے بازو کو تیار کرنے میں راہنمائی کرتا ہے اپنے شاگردوں سے یہ خواہش رکھتا ہے کہ ''وہ نمرؔود کی مانند ہوں جو زمین پر ایک طاقتور شکاری سورما تھا اور جنگوں میں کامیاب ہوتا تھا۔''

جب نمرؔود چالیس سال کا تھا تو اس کے بھائیوں یعنی حاؔم کے بیٹوں نے یافؔت کے بیٹوں کے ساتھ جھگڑا کیا اور نمرؔود نے کوؔش کے قبیلہ کو جمع کیا اور یافؔت کے بیٹوں کے ساتھ جنگ لڑنے گئے اور اُس نے اپنی فوج کو خطاب کرتے ہوئے کہا:

''خوف زدہ مت ہو اور اپنے دلوں سے خوف نکال دو، ہمارے دشمن تمہارے لئے لوٹ کا مال ہونگے اور تم ان کے ساتھ ویسا ہی کرو گے جیسی تمہاری خوشی ہوگی''

نمرؔود فتح مند ہوا اور مخالف فوجیں اُس کی محکوم بن گئیں اور جب وہ اور اُس کے سپاہی واپس گھر لوٹے تو لوگ خوشی سے اُس کے گرد اکٹھے ہوئے اور اُسے بادشاہ بنایا اور اُس کے سر پر ایک تاج رکھا اور اُس نے صلاح کار، قاضی، حاکم، جرنیل اور سردار مقرر کئے۔ اُس نے ایک قومی حکومت قائم کی اور اُس نے ناحوؔر کے بیٹے تارؔح کو اپنا سردار بنایا۔

جب نمرؔود نے اپنی حکومت کو قائم کر لیا تو اس نے ایک شہر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک شہر پناہ جو اُس کے ملک کا دارالخلافہ ہو۔ اُس نے ایک ہموار جگہ منتخب کی اور ایک بڑا شہر وہاں پر تعمیر کیا اور اُس کا نام شنعاؔر رکھا۔ نمرؔود شنعاؔر میں حفاظت سے رہا اور آہستہ آہستہ پوری دنیا کا حکمران بن گیا۔ اُس وقت زمین کے تمام لوگوں کی ایک ہی زبان اور بولی تھی۔

نمرؔود نے اپنی خوشحالی کے دنوں میں خداوند کی تعظیم نہ کی۔ اُس نے لکڑی اور پتھر کے دیوتا بنائے اور لوگوں نے اُس کے کاموں کی نقل کی۔ اُس کے بیٹے موردوؔن نے بھی بتوں کی خدمت کی اور اُس وقت سے آج تک یہ مثل ہے کہ ''بدکار سے بدکاری آگے بڑھتی ہے۔''

وقت گزرتا گیا، اُس وقت نمرؔود کے سرداروں، کنعاؔن، کوؔش میتھائرین اور فوؔط کی اولاد نے اکٹھے مشورہ کیا اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

''آؤ ہم ایک شہر تعمیر کریں اور اُس کے وسط میں ایک برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے، بنائیں۔ تب ہم واقعی اپنا عظیم اور طاقتور نام کریں گے اور ہمارے سامنے ہمارے سب دشمن کانپیں گے۔ تب ہمیں کوئی نقصان پہنچانے کے قابل نہ ہوگا اور جنگیں ہماری فوجوں کو منتشر نہ کرسکیں گی۔''

انہوں نے یہ باتیں بادشاہ سے کہیں اور اُس نے اُن کے منصوبے کی منظوری دے دی۔

اس لئے یہ خاندان اکٹھے ہوئے اور شعنار کی زمین میں مشرق کی طرف ایک میدان اُس برج اور اپنے شہر کے لئے ایک مناسب جگہ کا انتخاب کیا۔

اور وہ اپنے دلوں میں خدا کے خلاف اٹھی ہوئی بغاوت کو تعمیر کررہے تھے اور اُنہوں نے تصور کیا کہ وہ آسمانوں پر چڑھ کر خدا کے ساتھ جنگ کرسکیں گے۔

وہ تین گروہوں میں تقسیم ہوگئے، پہلے گروہ نے کہا:

''ہم آسمان پر چڑھ جائیں گے اور اپنے دیوتا وہاں رکھیں گے اور اُن کی پرستش کریں گے۔''

دوسرے گروہ نے کہا:

''ہم خداوند کے آسمان میں اپنی طاقت سے اس کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔''

اور تیسرے گروہ نے کہا:

''ہاں، ہم اُسے تیر اور نیزہ سے شکست دیں گے۔''

خدا نے اُن کی سوچ جانی اور اُن کے بدی کے منصوبے دیکھے جب وہ بنانے لگے۔ جب وہ اُس برج کی اونچائی کو بڑھانے کے لئے پتھر لگاتے تو وہ نیچے گر جاتے اس لئے وہ دل میں بہت اداس ہوئے اور یہاں تک کہ روئے۔ اُن کے بھائیوں میں سے اگر کوئی عمارت سے گر جاتا تو وہ مر جاتا اور کوئی ان زندگیوں کا حساب نہ رکھ سکا جو ضائع ہوئیں۔

اُنہوں نے اِس کام کو سالوں تک جاری رکھا جب تک خدا نے یہ نہ کہا:

''ہم ان کی زبان میں اختلاف ڈالیں گے۔'' تب لوگ اپنی زبان بھول گئے اور وہ ایک دوسرے سے عجیب زبان میں بولنے لگے۔ زبان میں اختلاف کی وجہ سے کئی موقعوں پر غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور لڑے اور اِن جھگڑوں میں کئی مارے گئے اور آخر کار انہوں نے مجبور ہوکر تعمیر کا کام ختم کردیا۔

ان کے بے وفا پیروکاروں کے مطابق، خدا نے ان تینوں بغاوت کرنے والے گروہوں کو سزا دی۔ وہ جنہوں نے کہا تھا ''ہم آسمانوں میں اپنے دیوتا رکھیں گے'' ان کی ظاہری شکل کو بدل دیا اور بے دم بندر کی مانند بن گئے اور وہ جنہوں نے کہا تھا ''ہم اسے تیروں کے ساتھ شکست دیں گے'' انہوں نے غلط فہمیوں کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کردیا۔ اور وہ جنہوں نے کہا تھا ''آؤ ہم اس کے ساتھ اپنی طاقت سے لڑیں'' وہ روئے زمین پر پراگندہ ہوئے۔

برُج بہت ہی اونچا تھا اُس کا پہلا حصہ زمین پر گر کر تباہ ہوگیا اور اس کا دوسرا حصہ جل کر نیچے گر گیا اور باقی تیسرا حصہ بابل کی تباہی کے وقت تک کھڑا رہا تھا۔

اِس طرح لوگ دنیا میں پھیل گئے اور قوموں میں تقسیم ہوئے۔

2- ابرآم کی پیدائش ۔سدوم اور عمورہ

ناحُور کا بیٹا تارؔح نمرؔود بادشاہ کا سردار تھا اور اپنے شاہی مالک کا منظورِ نظر تھا۔اُس کی بیوی امؔتھیتّا جو کارنؔبو کی بیٹی تھی اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔اُس نے اُس کا نام ابرآم رکھا جس کا مطلب ہے "عظیم باپ" اور تارؔح کی عمر ستر سال تھی جب اُس کا بیٹا ابرآم پیدا ہوا۔

ابرآم کی پیدائش کی رات تارؔح نے اپنے دوستوں، نمرؔود بادشاہ کے عقلمند آدمیوں اور جادوگروں کی دعوت کی۔اُنہوں نے خوشی اور رنگ رلیوں میں رات گزاری اور جب اپنے میزبان کے گھر سے روانہ ہوئے تو صبح کی پُو پھٹ رہی تھی۔انہوں نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور اُنہوں نے مشرق کی طرف ایک بڑا اور چمکدار ستارہ دیکھا جس نے آسمان کے چاروں کونوں سے چار ستاروں کو نگل لیا۔جادوگر اِس واقعہ سے بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

"واقعی یہ ایک نشان ہے جو تارؔح کے پیدا ہونے والے بچے سے تعلق رکھتا ہے۔جب وہ بڑا ہوگا تو طاقت اور فضیلت میں بہت بڑھے گا اور زورآور ہوگا اور اُس کی اولاد اِس بادشاہت کو ختم کرے گی اور اِس کی زمین کی مالک ہوگی۔"

اور وہ گھر گئے اور اُس واقعہ پر غور کرتے رہے اور جب وہ اجتماع میں گئے تو انہوں نے کہا:

"دیکھو، ہم اُس حیران کن واقعہ کے بارے میں بادشاہ کو بہتر طور پر بتا سکتے ہیں جو ہماری نظر میں احترام کے لائق ہے۔کیا اُسے کسی اور طریقے سے اس واقعہ کے بارے میں پتہ چلنا چاہئے؟ وہ ہم سے غصے ہوگا، اگر ہم نے اِس سے کچھ چھپایا اور ہوسکتا ہے کہ ہماری لاپرواہی کی وجہ سے وہ ہمیں قتل کردے، اِس لئے آؤ ہم ایک دفعہ اُس کے پاس جائیں اور اُس واقعہ کے الزام سے آزاد ہوں۔"

بادشاہ کی حضوری میں داخل ہوتے ہوئے اسکے عقلمند آدمیوں نے اُسے یہ کہتے ہوئے سلام کیا، "اے بادشاہ، ہمیشہ جیتا رہ!"

عقلمند آدمیوں کے سردار نے بادشاہ کو وہ عجیب وغریب واقعہ سنایا اور انہوں نے اُس کی گواہی دی اور اُس کا مطلب بھی اُس کے سامنے پیش کیا۔سردار نے اُس واقعہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

"اگر بادشاہ کی نظر میں بھلا معلوم ہو تو ہم تجھے نصیحت کرتے ہیں کہ اُس کے باپ کو اُس بچہ کی قیمت ادا کر اور اُسے شیرِ خواری میں ہی قتل کردے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دن آئیں کہ وہ اور اُس کی نسل ہمیں اور ہمارے بچوں کو ہلاک کردے۔"

بادشاہ نے بڑی احتیاط سے اپنے عقلمند آدمیوں کی باتیں سنیں اور اُن کی نصیحت کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا۔اس نے تارؔح کے پاس قاصد کو بھیجا اور جب وہ اُس کے سامنے حاضر ہوا تو اُس نے اُسے تمام عقلمند آدمیوں کی باتوں کے بارے میں بتایا اور کہا:

"اِس لئے اب تم بچے کو چھوڑ دو تاکہ ہم اُسے قتل کریں اِس سے پہلے کہ ہم پر کوئی حادثہ پیش آئے اور اِس کے بدلے ہم تیرے خزانے سونے اور چاندی سے بھر دیں گے!"

تب تارؔح نے جواب دیا۔

"میں نے اپنے خداوند کی باتوں کو سنا ہے اور جو کچھ تُو خواہش کرتا ہے وہ کروں گا لیکن اِس سے پہلے میں درخواست کرتا ہوں کہ اے بادشاہ کل جو مجھ سے درخواست کی گئی اس کے بارے میں تجھے بتاؤں اور اِسی کے بارے میں میں تجھی سے صلاح مانگتا ہوں۔"

''یہ اچھا ہے''، نمرود نے جواب دیا۔ ''کہو''

تارح نے کہا کہ ''کل موراد کا بیٹا آیون مجھ سے ایک خوبصورت جنگی گھوڑا خریدنے کے لئے میرے گھر آیا جو کہ تو نے اے بادشاہ مجھے تحفے میں دیا تھا۔ آیون نے کہا ''مجھے گھوڑا بیچ دو، اور میں تجھے اُس کی پوری قیمت ادا کروں گا اور اسی طرح تیرے اصطبل کو بھوسے اور خوراک سے بھر دوں گا اور میں نے اسے جواب دیا کہ میں آزادی محسوس نہیں کرتا کہ بادشاہ کے تحفے کو بادشاہ کی منظوری کے بغیر بیچ دوں اور اب اے بادشاہ میں اِس کے لئے تجھ سے صلاح مانگتا ہوں۔''

بادشاہ نے ناراضگی سے جواب دیا کہ:

''تُو میرے اس شاندار گھوڑے کے تحفے کو سونے اور چاندی، بھوسے اور خوراک کے بدلے میں بیچنے کے لئے سوچے گا! کیا تُو ان ضرورت کی چیزوں کے بدلے میں اُس گھوڑے کا لین دین کرے گا جو کہ میں تجھے دے چکا ہوں۔ زمین پر اُس جنگی گھوڑے کا نعم البدل کوئی نہیں ہے؟''

تب تارح بادشاہ کے سامنے جھکا اور کہا ''اگر اُس گھوڑے کے لئے تیرا اس طرح کا احساس ہے تو تُو کیسے مجھے اپنے بچے کو چھوڑ دینے کے لئے کہتا ہے؟ سونا اور چاندی میرے بادشاہ کے تحفے کے لئے ادا نہیں ہو سکتے اور نہ ہی سونا یا چاندی میرے لئے میرے بچے کی جگہ لے سکتے ہیں؟''

اُس کی صلاح کی یہ درخواست بادشاہ کو بہت ناگوار گزری اور اُس کے چہرے پر اُس کے احساس کی بہت واضح تصویر نظر آتی تھی کہ تارح جلدی سے بولا:

''میری ساری ملکیت میرے بادشاہ کی ہے یہاں تک کہ میرا بچہ بھی، لیکن بغیر پیسے اور بغیر قیمت کے''

'نہیں'، بادشاہ نے کہا 'میں پیسوں سے اُسے خریدوں گا'

''میرے خداوند، مجھے معاف کر'' تارح نے کہا، ''مجھے سوچنے کے لئے تین دن دے اور میں لڑکے کی ماں سے اس موضوع پر بات کروں گا۔''

نمرود نے اِس درخواست کو منظور کیا اور تارح اس کی حضوری سے چلا گیا۔

تیسرے دن کے اختتام پر بادشاہ نے تارح کو پیغام بھیجا کہ اپنے بچے کو بھیج یا اپنے سارے خاندان سمیت ہلاک ہونے کیلئے تیار ہو۔

جب تارح نے یہ پیغام سنا تو سمجھ گیا کہ بادشاہ نے اپنے مقصد کو حل کرنے کے لئے کیا تہیہ کیا ہے۔ اُس نے اپنے غلاموں کے ایک بچے کو لیا جو ابرام کی پیدائش کے دن پیدا ہوا تھا اور اُسے نمرود بادشاہ کے پاس بھیجا اور اُس کے لئے پیسے لئے اور بیان کیا کہ یہ میرا ہی بچہ ہے۔

بادشاہ نے خود بچے کو قتل کیا اور تارح نے اپنی بیوی ابرام اور ابرام کی دائی کو ایک تنہا غار میں چھپا دیا اور ہر ہفتے راز داری سے انہیں کھانا بھیجتا۔ ابرام اس غار میں رہا جب تک اُس کی عمر دس سال تک نہ ہو گئی۔

دس سال کے بعد نمرود اور اُس کے سردار ابرام کی پیدائش کے قصے کو اور اُس کے بارے میں سب کچھ بھول گئے اور ابرام غار سے باہر آیا اور وہ نوح اور اُس کے بیٹے سام کے پاس رہنے کے لئے بھیجا گیا تاکہ وہ اُن سے خداوند کی راہوں کے بارے میں سیکھے اور وہ اُن کے ساتھ انتالیس سال تک رہا۔

اُن سالوں کے دوران تارح کے بیٹے حاران نے

شادی کی جو ابرآم کا بڑا بھائی تھا اور اُس کی بیوی سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اُس نے ''لوط'' رکھا۔ اُس سے دو بیٹیاں بھی پیدا ہوئیں ایک کا نام ''ملکہ'' اور دوسری کا نام ''سارائی'' رکھا۔ سارائی کی پیدائش کے وقت ابرآم کی عمر بیالیس سال تھی۔

ابرآم بچپن سے ہی خدا سے محبت کرنیوالا تھا۔ خدا نے اُسے عقلمند دل دیا تاکہ وہ ابدی خدا کے شاہانہ جاہ وجلال کو پوری طرح سمجھنے اور بت پرستی کی جھوٹی شان کو حقیر جاننے کے لئے تیار ہو۔

جب وہ بالکل بچہ تھا۔ اُس نے دوپہر کو سورج کی چمکدار روشنی کو اپنے اردگرد کی چیزوں پر منعکس ہوتے دیکھا تو اُس نے کہا:

''یقیناً اِس چمکدار روشنی کو ایک دیوتا ہونا چاہئے اور میں اِس کی پرستش کروں گا'' اور اُس نے سورج کی پرستش کی اور اُس سے دعا کی لیکن جیسے ہی دن ختم ہوا سورج کی روشنی بھی ختم ہوگئی۔ اُس کی چمک جو زمین پر آتی تھی رات کے بادلوں میں کھوگئی اور جیسے ہی اُس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے کے بعد کے منظر کو بھی دیکھا تو اُس نے یہ کہتے ہوئے اپنی مناجات بند کردیں کہ ''نہیں، یہ دیوتا نہیں ہوسکتے'' پھر میں کیسے خالق کو جان سکتا ہوں، وہ کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا؟ اُس نے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کی طرف دیکھا سورج اُس کی نظر سے اوجھل تھا فطرت گزرے ہوئے دن کی طرح اُداسی میں چھپ چکی تھی، تب چاند طلوع ہوا اور ابرآم نے اُس کے اردگرد کروڑوں ستاروں کو چمکتے ہوئے دیکھا اور اُس نے کہا۔ ''شاید یہ دیوتا ہیں جنہوں نے سب چیزوں کو تخلیق کیا'' اور اُس نے زبان کھول کر اُن سے دعائیں کیں۔ لیکن جب صبح ہوئی تو ستارے غائب ہوگئے اور چاند چاندی کی طرح کا ہوگیا اور سورج کی روشنی کے واپس آجانے سے اُس میں کھوگیا۔ تب ابرآم نے خدا کو جانا اور کہا۔ ''ایک الٰہی قدرت ہے جو خدائے برتر ہے اور یہ سورج، چاند اور ستارے اُس کے خادم ہیں جو اُس کے ہاتھ کی کاریگری ہیں'' اُس دن سے بلکہ اپنی موت کے دن تک ابرآم نے خداوند کو جانا اور اُس کی سب راہوں پر چلا۔

تارح کا بیٹا ابرآم نوح کے گھر میں حکمت ومعرفت میں بڑھتا رہا اور وہ اپنے جہان کے بارے میں بالکل بے خبر تھا اور نمرود بادشاہ کی رعیت کو نہ جانتا تھا جو بابل پر حکومت کرتا تھا اور بدی کے کاموں کی سزا سے آگاہ ہونے کے باوجود مسلسل بُری راہوں پر چل رہا تھا۔ نمرود کے خادموں نے اُس کا نام آمرافیل رکھا۔

نمرود کا بیٹا موردوں اپنے باپ سے بھی زیادہ ناراست تھا۔ تارح ابھی تک بادشاہ کا سردار تھا اور بتوں کی پرستش کرنے والا بن گیا تھا۔ اپنے گھر میں اُس نے لکڑی اور پتھر کے بارہ بڑے بت رکھے ہوئے تھے۔ سال کے ہر مہینے کے لئے ایک علیحدہ دیوتا تھا اور وہ ان سے دعا کرتا اور اُن کے سامنے جھکتا تھا۔

جب ابرآم کی عمر پچاس سال ہوئی تو اُس نے اپنے ہدایت کرنے والے نوح کے گھر کو چھوڑ دیا اور اپنے باپ تارح کے پاس واپس آیا۔ اُس نے اپنے باپ کے گھر میں بڑی عزت کی جگہ پر بارہ بتوں کو پڑے ہوئے دیکھا تو وہ غصّے سے بھر گیا اور قسم کھاتے ہوئے کہا کہ

''خداوند کی حیات کی قسم، اگر یہ بت تین دن سے زیادہ یہاں رہے تو خدا جس نے مجھے پیدا کیا مجھے اُن کی مانند بنادے''

اور ابرآم نے اپنے باپ کو ڈھونڈا اور وہ اپنے سرداروں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور وہ اسے یہ کہتے ہوئے بولا۔

''باپ، میں التجا کرتا ہوں کہ مجھے بتا کہ میں خدا کو کہاں تلاش کرسکتا ہوں جس نے آسمان اور زمین تجھے، مجھے اور دنیا کے سب لوگوں کو پیدا کیا۔''

اور تارح نے جواب دیا

''میرے بیٹے، اُن سب چیزوں کا خالق ہمارے ساتھ گھر میں ہے''

تب ابرآم نے کہا:

''میرے باپ، مجھے اُن کو دکھا۔''

تارح ابرآم کو اندر ایک کمرے میں لے گیا اور بارہ بڑے بتوں اور کئی ان کے اردگرد چھوٹے بتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس سے کہا کہ

''یہ وہ دیوتا ہیں جنہوں نے آسمان اور زمین، تجھے، مجھے اور دنیا کے سب لوگوں کو پیدا کیا''

ابرآم نے اپنی ماں کو ڈھونڈا اور اُس سے کہا:

''ماں دیکھو، میرے باپ نے مجھے دیوتا دکھائے جنہوں نے زمین کو اور جو کچھ اُس میں ہے پیدا کیا۔ اس لئے میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے لئے قربانی کا ایک بچھڑا تیار کرتا کہ میرے باپ کے دیوتا اُس کو کھائیں اور اُس سے لطف اندوز ہوں''

ابرآم کی ماں نے ایسا ہی کیا جیسے اُس کے بیٹے نے اُس سے درخواست کی تھی، اور ابرآم نے اُس کھانے کو جو اُس کی ماں نے تیار کیا بتوں کے آگے رکھا لیکن کسی نے بھی نہ کھایا۔

تب ابرآم نے مذاق کیا اور کہا ''اتفاق سے یہ اُن کے ذائقے کے مطابق نہیں ہیں یا شاید کھانا مقدار میں تھوڑا ہے، میں ایک بڑی قربانی تیار کروں گا اور اُس سے زیادہ لذیذ کھانا تیار کروں گا۔''

اگلے دن ابرآم نے اپنی ماں سے دو بچھڑے تیار کرنے کی درخواست کی اور اُس نے بڑا لذیذ کھانا تیار کیا اور اُن کے سامنے رکھا اور ابرآم کو پچھلے دن کی طرح کا نتیجہ ملا۔

تب ابرآم نے پکار کر کہا:

''افسوس، میرے باپ اور اِس بدکار نسل پر، افسوس اُن پر جو اپنے دلوں کو اِس جھوٹی شان پر مائل کرتے اور ان بے حس بتوں کی پرستش کرتے ہیں جو سونگھنے یا کھانے اور دیکھنے یا سننے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں وہ منہ تو رکھتے ہیں لیکن اپنی زبان سے آواز نہیں نکال سکتے، وہ آنکھیں تو رکھتے ہیں لیکن دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتے، وہ کان تو رکھتے ہیں لیکن سن نہیں سکتے، ان کے ہاتھ حرکت نہیں کر سکتے اور وہ پاؤں سے چل نہیں سکتے، وہ بے حس ہیں اُن آدمیوں کی طرح جنہوں نے ان کو بنایا ہے وہ سب بے حس ہیں جو ان پر بھروسہ کرتے اور ان کے سامنے جھکتے ہیں۔''

ابرآم نے ایک لوہے کا اوزار لیا اور ایک بت کے علاوہ سب بتوں کو توڑ دیا اور اوزار کو اس بت کے ہاتھ میں رکھ دیا جسے اُس نے نہ توڑا تھا۔ اُس کارروائی کی آواز تارح کے کانوں تک پہنچی، وہ جلدی سے کمرے میں گیا۔ وہاں اُس نے ٹوٹے ہوئے بتوں کو پایا اور اُس کھانے کو بھی جو ابرآم نے اُن کے سامنے رکھا تھا، سخت غصے اور برہمی میں وہ اپنے بیٹے سے یہ کہتے ہوئے چلایا:

''یہ کیا ہے جو تو نے میرے دیوتاؤں کے ساتھ کیا ہے۔''

ابرآم نے جواب دیا:

''میں اُن کے لئے لذیذ کھانا لایا اور اُن سب نے ایک ہی وقت میں خوشی سے اُس کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن اُن میں سے سب سے بڑا اُن کی اِس حرص سے بہت ناخوش اور برہم ہوا، اُس نے لوہے کے اوزار کو لیا جو وہ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہے اور اُن سب کو توڑ دیا۔''

''تیری باتیں جھوٹی ہیں'' تارؔح نے غصے میں جواب دیا۔

''کیا یہ بت زندگی رکھتے ہیں کہ حرکت کرسکیں اور ایسا کریں جیسا تو بول چکا ہے؟ کیا میں نے اپنے ہاتھوں سے انہیں نہیں بنایا؟ تب، کیسے بڑے بت نے سب چھوٹے بتوں کو توڑ دیا؟''

ابراؔم نے جواب دیا:

''پھر کیوں تم بے حس اور بے اختیار دیوتاؤں کی خدمت کرتے ہو؟

وہ دیوتا جو نہ تیری ضرورت کے وقت مدد کرسکتے ہیں اور نہ تیری مناجات کو سن سکتے ہیں؟ یہ تیری بدی ہے، وہ جو تیرے ساتھ لکڑی اور پتھر کے بتوں کی خدمت کرتے ہیں وہ خدا کو بھول چکے ہیں، جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے بنایا، تم گناہ کرتے ہو بالکل ویسا ہی گناہ جس کے باعث تمہارے آباؤ اجداد کو سیلاب کے پانی سے سزا دی گئی، میرے محترم باپ ان دیوتاؤں کی خدمت کرنے سے باز آؤ ایسا نہ ہو کہ آپ کو اور آپ کے سارے خاندان کو سزا ملے۔''

اس نے بت کے ہاتھوں سے لوہے کے اوزار لئے اور اپنے باپ کی آنکھوں کے سامنے اس بت کو بھی توڑ دیا۔

جب تارؔح نے اپنے بیٹے کے اس کام کی گواہی دی تو اس نے نمرؔود بادشاہ کے پاس جانے میں جلدی کی اور ابراؔم کو یہ کہتے ہوئے مجرم ٹھہرایا:

''پچاس سال پہلے ایک بیٹا مجھ سے پیدا ہوا اس نے ایسا کام کیا ہے۔ میں تیرے سامنے اسے لایا ہوں اور تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کی عدالت کر۔''

جب ابراؔم بادشاہ کے سامنے بلوایا گیا تو نمرؔود نے اس سے کہا:

''یہ کیا ہے جو تو اپنے باپ کے دیوتاؤں کے ساتھ کر چکا ہے؟''

اور ابراؔم نے انہی الفاظ میں بادشاہ کو جواب دیا جو اس نے اپنے باپ سے کہے تھے، اور نمرؔود نے جواب دیا:

''بڑا دیوتا اس کام کو کرنے کی طاقت یا اختیار نہیں رکھتا تھا''

ابراؔم نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا:

''پھر کس لئے ان کی خدمت کرتے ہو؟ تیری رعایا کیوں ان جھوٹی راہوں کی پیروی کرتی ہے؟ اس کی بجائے عظیم خداوند کی خدمت کرو جو سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو مار ڈالنے اور زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے افسوس تجھ پر کہ تو احمق دل رکھنے والا شخص ہے۔ اپنی بدی کی راہوں کو چھوڑ دے اور اس زندہ خدا کی خدمت کر جس کے ہاتھوں میں تیری اور تیرے سب لوگوں کی زندگیاں ہیں ورنہ تو اور وہ سب جو تیری پیروی کرتے ہیں اس شرمناک حالت میں مرجائیں گے۔''

بادشاہ نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ ابراؔم کو گرفتار کرلیں اور اسے قید میں ڈال دیں اور وہ دس دن تک قید میں رہا۔ اس عرصہ کے دوران نمرؔود نے اپنی کونسل کا اجلاس طلب کیا اور اپنے امراء اور سرداروں سے یوں مخاطب ہوا:

''تم تارؔح کے بیٹے ابراؔم کے متعلق سن چکے ہو، اس نے میرا لحاظ نہ کیا اور نہ میرے اختیار سے دہشت زدہ ہوا۔ دیکھو وہ قید میں ہے اس لئے مجھے بتاؤ کہ مجھے اس آدمی کو کیا سزا دینی چاہئے کیونکہ وہ میرے ساتھ بڑی گستاخی سے پیش آیا ہے۔''

اور صلاح کاروں نے جواب دیا۔

''وہ جو بادشاہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آتا ہے اسے پھانسی کی سزا دینی چاہئے لیکن اس آدمی نے اس سے بھی زیادہ کیا ہے وہ بے حرمتی کا مُرتکب ہوا ہے، کیونکہ اس نے ہمارے دیوتاؤں کی بے عزتی کی ہے، اس لئے اسے زندہ جلا دینا چاہئے۔ اگر یہ بادشاہ کو بھلا لگے تو دن اور رات بھٹی کی تپش کو بڑھایا جائے اور پھر ابرآم کو اس میں ڈال دیا جائے۔''

یہ صلاح بادشاہ کو پسند آئی اور اس نے فوراً یہ کام کرنے کا حکم دیا۔

جب بھٹی کی تپش بہت زیادہ ہوگئی تو بادشاہ کے حکم کے مطابق سب سردار اور چھوٹے اور بڑے لوگ جمع ہوئے۔ عورتیں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئیں اور آدمی بڑی تعداد میں جمع ہوئے لیکن وہ سب بہت دور کھڑے ہوئے کیونکہ کوئی بھی بھٹی میں جھانکنے کے لئے انتہائی تیز تپش کا مقابلہ کرنے کی جرات نہ کرسکا۔

وہ وقت آیا جب ابرآم قید خانہ سے باہر لایا گیا اور عقلمند آدمیوں اور جادوگروں نے اسے دیکھا اور بلند آواز میں چلا کر نمرود سے کہنے لگے:

''اے بادشاہ ہم اس آدمی کو جانتے ہیں! یہ اس بچے کے علاوہ اور کوئی نہیں جو پچاس سال پہلے پیدا ہوا، اور ہم نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک بڑا ستارہ چار دوسرے ستاروں کو نگل گیا، اس کے باپ نے تیرے ساتھ دھوکا کیا اور اس کی بجائے کسی دوسرے بچے کو بھیج دیا تا کہ تیری مرضی کے مطابق قتل ہو۔''

جب بادشاہ نے ان باتوں کو سنا تو بہت غضبناک ہوا اور حکم دیا کہ تارح کو فوراً میرے سامنے لایا جائے۔ اور اس نے تارح کو کہا:

''تو سن چکا ہے کہ یہ جادوگر کیا دعویٰ کر چکے ہیں، اب مجھے بتا کہ کیا انہوں نے سچ بولا ہے؟''

اور تارح بادشاہ کے غضب کو بھانپ گیا اور سچائی سے بولا:

''یہ ایسا ہی ہے جیسے ان عقلمند آدمیوں نے کہا ہے مجھے اپنے بچے پر ترس آیا اور اس کی بجائے اپنے غلاموں میں سے ایک بچے کو تیرے پاس بھیجا تھا''

''یہ صلاح تجھے کس نے دی؟ سچ بتا اور تو جیتا رہیگا؟'' نمرود نے پوچھا۔

بادشاہ کے روّیے سے تارح خوف زدہ ہوگیا اور اس نے جلدی سے جواب دیا اور نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کس بنا پر وہ یہ کہہ رہا ہے:

''میرے دوسرے بیٹے ہاران نے مجھے یہ صلاح دی تھی''

ہاران ایک ایسا آدمی تھا جس کا ایمان کسی میں بھی مضبوط نہ تھا اور وہ فیصلہ کرنے میں ناکام تھا کہ وہ اپنے باپ کے بتوں کی پرستش کرے یا ابرآم کے خدا کی۔ جب ابرآم قید خانہ میں ڈالا گیا تو ہاران نے اپنے دل میں کہا کہ

''اب میں دیکھوں گا کہ کیا خدا طاقتور ہے اگر ابرآم فتحیاب ہوا تو میں اس کے ایمان کا اقرار کروں گا اور اگر وہ ہلاک ہوا تو میں پھر بادشاہ کی پیروی کروں گا''

جب تارح نے اپنے بیٹے ہاران کو قصوروار ٹھہرایا تو نمرود نے غضبناک ہو کر کہا کہ

''تب ہاران کو بھی ابرآم کے ساتھ دکھ اٹھانا چاہیے اور تیرے دونوں بیٹوں کو بھٹی میں ڈال دینا چاہیے''

ابرآم اور ہارآن بادشاہ کے سامنے لائے گئے اور سب لوگوں کی موجودگی میں ان پر سے رسیوں کو اتار دیا گیا اور انکے ہاتھوں اور پاؤں کو باندھ دیا گیا اور انہیں دہکتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا گیا۔

بھٹی کی تپش بہت تیز تھی اور وہ بارہ آدمی جنہوں نے انہیں بھٹی میں ڈالا ہلاک ہوگئے۔ تاہم خدا نے اپنے خادم ابرام پر رحم کیا اور وہ رسیاں جن سے اس کو باندھا گیا اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے جل کر الگ ہوگئیں اور وہ بالکل سیدھا بغیر نقصان کے آگ میں چلتا رہا لیکن اس کا بھائی ہارآن جس کا دل خداوند کی طرف نہیں تھا فوراً آگ کے شعلوں سے ہلاک ہوگیا۔ اور بادشاہ کے خادموں نے پکار کر اپنے مالک سے کہا:

''دیکھو، ابرآم زخمی ہوئے بغیر آگ کے شعلوں میں چلتا ہے اور وہ رسیاں جس سے ہم نے اس کو باندھا تھا جل گئیں لیکن وہ صحیح سلامت ہے۔''

بادشاہ نے اس حیران کن بات کو ماننے سے انکار کیا اور ان سرداروں کو جن پر وہ بھروسہ رکھتا تھا بھٹی میں دیکھنے کو بھیجا اور جب انہوں نے اپنے ماتحتوں کی باتوں کی تصدیق کی تو بادشاہ حیرت میں کھو گیا اور اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ ابرآم کو بھٹی سے باہر نکالیں وہ اس قابل نہیں تھے لیکن اپنے بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں وہ آگے آئے اور جونہی اُن کے چہروں پر آگ کے شعلے پڑے تو وہ اس تپش سے بچنے کے لئے بھاگ اٹھے۔

اور بادشاہ نے طنز آمیز لہجے میں ان کو ملامت کرتے ہوئے کہا:

''تم ہی ابرآم کو باہر نکالو ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے!''

لیکن ان کی دوسری کوشش بھی پہلے کی طرح ناکام ثابت ہوئی اور اس کوشش میں آٹھ آدمی جل کر مر گئے۔

تب بادشاہ نے ابرآم کو پکار کر کہا:

''آسمان کے خدا کے خادم، آگ میں سے باہر نکل آ اور میرے سامنے کھڑا ہو''

ابرآم آگ کی بھٹی سے باہر آیا اور بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور جب بادشاہ نے دیکھا کہ آگ سے ابرآم کے سر کا بال بھی بیکا نہ ہوا تو اس معجزانہ اثر کا حیرت میں اظہار کیا۔

ابرآم نے کہا ''میں آسمانی خدا پر یقین رکھتا ہوں''۔

''وہ قادرِ مطلق ہے اور اسی نے مجھے آگ کے شعلوں سے محفوظ رکھا۔''

بادشاہ کے امراء ابرآم کے سامنے جھکے لیکن اس نے ان سے کہا:

''میرے آگے نہ جھکو بلکہ کائنات کے عظیم خدا کے سامنے جھکو جس نے تمہیں پیدا کیا اسکی خدمت کرو اور اسکی راہوں پر چلو وہ رہائی دینے اور موت سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔''

وقت گزرتا گیا، اس کے بعد ناحُور اور ابرآم نے اپنی بیویوں کو لیا، ناحُور کی بیوی کا نام ملکہ تھا اور ابرآم کی بیوی کا نام سارائی تھا۔ وہ دونوں اپنے شوہروں کے بھائی ہارآن کی بیٹیاں تھیں۔

ابرآم کی آگ میں موت سے رہائی کے دو سال بعد نمرود بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور اس خواب میں اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑی بھٹی کے سامنے جس میں آگ بھڑک رہی تھی ایک وادی میں اپنی فوج کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور ایک آدمی جو مشابہت میں ابرآم کی مانند تھا اس بھٹی سے نکل کر باہر آیا اور بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور وہ اپنے ہاتھ میں تلوار اٹھائے ہوئے تھا وہ آدمی اس تلوار کو بلند کئے ہوئے نمرود کے قریب آیا اور نمرود مڑا اور

بھاگ گیا۔تب جیسے ہی بادشاہ بھاگا،اس آدمی نے اس کے پیچھے ایک انڈا پھینکا اس انڈے سے پانی کا ایک بڑا دریا بادشاہ اور اس کی ساری فوج کو نگلنے کے لئے بہنے لگا اور بادشاہ اور تین آدمیوں کے سوا سب ڈوب گئے، جیسے ہی وہ بھاگے بادشاہ نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا جو اس کے ساتھ بچ چکے تھے اور وہ آدمی قد و قامت میں لمبے تھے اور وضع قطع سے وہ حاکم لگتے تھے اور وہ شاہی لباس پہنے ہوئے تھے اور دریا غائب ہو گیا اور صرف ایک انڈا باقی بچا مزید اس خواب میں نمرود بادشاہ نے اس انڈے میں سے ایک پرندہ نکلتے ہوئے دیکھا وہ پرندہ اس کے سر پر اڑنے لگا اور اس کی آنکھوں کو باہر نکال دیا۔تب بادشاہ سخت خوف میں جاگا اور اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور اس کی جان بے قرار تھی۔

بادشاہ نے صبح ہوتے ہی اپنے عقلمند آدمیوں کو بلایا اور انہیں اپنا خواب بتایا اور اس خواب کی تعبیر طلب کی اور عقلمند آدمیوں میں سے ایک نے جس کا نام انوکی تھا یہ کہتے ہوئے جواب دیا:

''دیکھو، یہ خواب اس بدی کا پتہ بتاتا ہے جو ابرام اور اس کی اولاد کے ذریعے وقت آنے پر بادشاہ پر آئے گی۔ یہ ایک پیشن گوئی ہے کہ ایک دن جب وہ اٹھے گا تو وہ اپنے سارے لشکر کے ساتھ ہمارے مالک بادشاہ کو شکست دے گا اور کوئی نہیں بچے گا سوائے بادشاہ کے، ان تین بادشاہوں کے ساتھ جو تیری طرف سے لڑیں گے دریا اور پرندے کا ایک انڈے میں سے نکلنا اس آدمی کی اولاد کو پیش کرتے ہیں جو آنے والے دنوں میں ہماری قوم اور ہمارے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ بدی کریں گے۔''

''اس خواب کا صرف یہی مطلب اور تعبیر ہے اور اے میرے مالک بادشاہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ کئی سال پہلے تیرے مشیروں نے اس آدمی کے بارے میں تجھے بتایا تھا یہ تیری بدقسمتی ہے کہ تو نے ابھی تک اس آدمی کو زندہ رہنے دیا اور جب تک وہ زندہ ہے تیری بادشاہت خطرے میں ہے۔''

انوکی کی باتوں کا بادشاہ پر گہرا اثر ہوا اور اس نے ابرام کی زندگی لینے کے لئے راز داری سے مخبروں کو بھیجا لیکن بادشاہ کا منصوبہ ابرام کے غلام الیعزر جسے بادشاہ نے ہی ابرام کو دیا تھا کی وجہ سے ناکام ہو گیا کیونکہ اسے بادشاہ کا مقصد معلوم ہو گیا اور اس نے اپنے مالک کو یہ کہتے ہوئے آگاہ کیا:

''اٹھو یہاں سے فوراً نکل جاؤ تا کہ تباہی سے بچ جاؤ۔''

اور اس نے ابرام کو بادشاہ کا خواب بتایا اور ان عقلمند آدمیوں کی تعبیر بھی بتائی۔

اس لئے ابرام جلدی سے نوح کے گھر گیا اور وہاں چھپا رہا جبکہ بادشاہ کے نوکر اسے اس کے گھر اور ملک کے اردگرد ڈھونڈتے رہے لیکن وہ انہیں نہ ملا۔ابرام کافی عرصہ تک چھپا رہا یہاں تک کہ لوگ اسے بھول گئے۔

اور اس عرصہ کے دوران تارح جو ابھی تک بادشاہ کا منظور نظر تھا راز داری سے اپنے بیٹے ابرام کو ملنے کے لئے آیا اور ابرام نے اس سے کہا:

''آؤ، ہم سب دوسری زمین پر جائیں، ہم کنعان کی زمین پر جائیں۔تو جانتا ہے کہ بادشاہ میری زندگی کا طالب ہے یہاں تک کہ وہ تیری عزت کرتا اور تجھے سرفراز کرتا ہے لیکن دولت اور اختیار، موت اور مصیبت کی گھڑی میں کچھ نہیں ہیں۔ اے میرے باپ میرے ساتھ سفر کر اور اس جھوٹی شان کا پیچھا کرنا چھوڑ دے۔آؤ ہم حفاظت سے زندگی بسر کریں اور عظیم خدا کی عبادت کریں جس نے ہمیں خوشی اور امن میں پیدا کیا۔''

اور نوح اور اس کے بیٹے سام نے ابرام کی التجا کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کیا جب تک تارح ایسا کرنے پر راضی

نہ ہوا جیسی انہوں نے خواہش کی۔ اور تارؔح اپنے بیٹے ابراؔم، اپنے بیٹے کے بیٹے لُوؔط اور اپنی بھتیجی ساراؔئی اور اپنے سارے خاندان کے ساتھ اور کسدؔی سے روانہ ہوا اور بابؔل کے شہر سے ہاراؔن کی زمین پر آئے اور وہاں انہوں نے قیام کیا۔

اور یہ ملک بڑا خوشگوار اور زرخیز تھا اور آدمیوں اور مویشیوں کے لئے کافی کشادہ جگہ تھی جو ان کے ساتھ تھے اور حاراؔن کے لوگ ان کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آئے اور خدا نے ان کو برکت دی اور ان کے گھرانوں پر مہربانی کے ساتھ نگاہ کی۔

اور وقت گزرتا گیا، اور ابراؔم تین سال تک ہاراؔن میں رہا اور خداوند اس پر ظاہر ہوا اور کہا:

’’میں خداوند ہوں جس نے تجھے کسدیوں کی آگ سے محفوظ رکھا اور تیرے دشمنوں کی طاقت سے تجھے رہائی دی۔ اگر تو میری باتوں کو غور سے سنے اور میرے حکموں کی احتیاط سے پیروی کرے تو تیری اولاد آسمان کے ستاروں کی طرح ہوگی اور وہ جو تجھ سے نفرت کریں گے تجھ سے خوف کھائیں گے۔ میری برکت تجھ پر ٹھہرے گی اور میری مہربانی تیرے کاموں پر۔ اب اٹھ اور اپنی بیوی ساراؔئی، اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں اور اپنی ساری ملکیت کو لے اور کنعاؔن کے سفر پر روانہ ہو اور وہاں رہ اور میں تیرا خدا ہونگا اور تجھے برکت دونگا۔‘‘

اور ابراؔم نے خداوند کے حکم کے مطابق اپنے خاندان کے ساتھ کنعاؔن کا سفر کیا اور وہ پچپن سال کا تھا جب اس نے حاراؔن کو چھوڑا۔ جب ابراؔم نے کنعاؔن میں اس زمین کے باشندوں کے درمیان اپنا خیمہ لگایا تو خدا دوبارہ اس پر ظاہر ہوا اور کہا:

’’یہ زمین میں تجھے اور تیری اولاد کو مستقل طور پر دے چکا ہوں کیونکہ جو نسل تجھ سے پیدا ہوگی آسمان کے ستاروں کی طرح بہت زیادہ ہوگی اور زمین پر جو ممالک میں تجھے دکھا چکا ہوں ان کا ورثہ ہونگے۔‘‘

تب ابراؔم نے خدا کے لئے ایک قربان گاہ بنائی اور اسے خداوند کے نام سے منسوب کیا اور وہ کنعاؔن ہی میں رہا۔ جب اسے کنعاؔن میں رہتے ہوئے تین سال گزر گئے تو نوؔح نو سو پچاس سال کی عمر میں مر گیا۔

اس کے بعد ابراؔم اپنے باپ اور ماں کو ملنے واپس حاراؔن گیا اور وہ ان کے ساتھ حاراؔن میں پانچ سال تک رہا۔ اس عرصہ کے دوران اس نے ابدی خُدا کے علم کو پھیلانے میں بڑی جدوجہد کی اور وہ حارانیوں کے درمیان ایک خدا کے کئی پیروکاروں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

اور خداوند حاراؔن میں اس پر ظاہر ہوا اور کہا:

’’اٹھ اور کنعاؔن کی زمین پر واپس جا، تو اور تیری بیوی اور وہ سب جو تیرے گھر میں پیدا ہوئے اور وہ سب جانیں جو تو نے حاراؔن میں تیار کیں۔ کیونکہ میں تجھے مصؔر کے دریا سے لیکر بڑے دریا یعنی دریائے فراؔت تک کی زمین دے چکا ہوں۔‘‘

اور ابراؔم نے ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے حکم دیا اور اپنے بھائی کے بیٹے لُوؔط کے ساتھ حاراؔن سے کنعاؔن کی زمین پر گیا۔

اب لُوؔط ایک بڑے مویشیوں کے ریوڑ کا مالک تھا کیونکہ خدا نے اپنے وعدے کے مطابق اسے کامیاب کیا اور لُوؔط کے چرواہوں اور ابراؔم کے چرواہوں نے پانی اور چراگاہ کے حصول پر جھگڑا کیا اور لڑے اور انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اس لئے ابراؔم نے لُوؔط سے کہا:

''تو نے غلط کام کیا ہے اور تو اور تیرے چرواہوں کے سبب سے میں اپنے ہمسایوں کے لئے نفرت کا باعث بنا ہوں کیونکہ تیرے چرواہوں نے اپنے مویشیوں کو اُس زمین پر چرایا ہے جو دوسروں کی ملکیت ہیں اور میں نے ان کی ملامت برداشت کی ہے۔ تو جانتا ہے کہ میں اس زمین پر اجنبی اور مسافر ہوں۔ اس لئے تو اپنے نوکروں کو حکم دے کہ وہ ہوشیار رہیں۔''

ابرام کے جھڑکنے کے باوجود لوط کے چرواہوں نے ابرام کے آدمیوں کے ساتھ جھگڑنا جاری رکھا اور اپنے ہمسایوں کی چراگاہوں میں بلا اجازت داخل ہوئے۔ آخر کار ابرام سنجیدگی سے بولا اور کہا:

''ہمارے درمیان جھگڑا نہ ہو کیونکہ ہم قریبی رشتے دار ہیں تاہم ہمیں علیحدہ ہونا چاہئے۔ جدھر تجھے اچھا لگے تو جا اور اپنے ریوڑوں کے لئے اور اپنی ساری ملکیت کے لئے رہنے کی جگہ چن جہاں تو رہنا چاہے، لیکن میرے ساتھ مزید رہنے کا آرزومند نہ ہو۔ اگر تو خطرے میں ہو تو میں تیری مدد کے لئے جلدی آؤں گا اور سب مسئلوں میں میں تیرے ساتھ ہوں گا لیکن میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو مجھ سے الگ کر۔''

اور لوط نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دریائے یردن کے پار زمین پر نگاہ کی۔ اُس نے ہموار اور وسیع میدان، آدمیوں کے رہنے کے لئے ایک اچھا ملک، ریوڑوں کے لئے وسیع چراگاہیں، پانی کی فراوانی اور نظر کے لئے تسکین دہ جگہ کو دیکھا اور لوط کو وہ ملک بہت اچھا لگا اور وہ اپنے ریوڑوں اور اپنی ساری ملکیت کے ساتھ اطمینان سے ابرام سے روانہ ہوا اور اس جگہ سدوم تک سفر کیا اور ابرام حبرون کے نزدیک ممرے کے بلوطوں میں رہا۔

''سدوم کے لوگ خداوند کی نظر میں نہایت بدکار اور گنہگار تھے۔'' ان دنوں میں سدوم اور چار دوسرے شہروں میں بدکار آدمیوں کی بودوباش تھی جنہوں نے قادرِ مطلق خدا کو غصہ دلایا اور برہم کیا۔ انہوں نے وسیع و عریض خوبصورت باغ کئی میلوں تک وادی میں تیار کیا جو پھلوں اور پھولوں سے آراستہ تھا اور وہ حس کو مدہوش کرنے اور نظر کے لئے بھلا لگتا تھا۔ اس جگہ لوگ سال میں چار بار موسیقی کے ساتھ رقص کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے اور ہر قسم کا کھیل جی بھر کر کھیلتے اور زناکاری کی عبادت بھی کرتے، زبان سے آگاہی یا جھڑکنے کے لفظ کے بغیر وہ یہ کام کرتے تھے۔

اپنی روزمرہ کی زندگی میں وہ ظالم اور دھوکے باز، مسافر پر تشدد کرنے والے اور ان سب شخصوں سے فائدہ اٹھانے والے تھے جو ان کے ساتھ رابطہ رکھتے تھے۔ اگر کوئی تاجر ان کے شہر میں داخل ہوتا تو وہ اس کی چیزیں ضبط کر لیتے اور اس کے علاوہ وہ یا تو اس پر تشدد کرتے یا اسے دھوکہ دیتے اور اگر وہ احتجاج کرتا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے اور اسے شہر سے باہر نکال دیتے تھے۔ ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ ایلم سے ایک آدمی سدوم کے پار، ایک جگہ سے سفر کرتا ہوا اس کے قریبی شہر میں داخل ہوا کیونکہ سورج غروب ہو رہا تھا۔ اس کے پاس ایک گدھا جس پر ایک قیمتی زین اور کچھ غیر معمولی طور پر اچھا اور قیمتی مال تھا۔ اسے اپنے لئے کرائے کا مکان اور جانوروں کیلئے اصطبل نہ ملا اور اس نے سدوم کی گلیوں میں رات بسر کرنے اور صبح سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ سدوم کا ایک شہری جس کا نام ہدود تھا، اسے اس کے ساتھ اظہارِ خیال کا موقع ملا اور اسے عیاری اور دھوکے بازی سے پھنسانے کے لئے یہ کہتے ہوئے اس سے مخاطب ہوا:

''تو کہاں سے آیا ہے اور تو کدھر جانے کے لئے سفر کر رہا ہے؟''

''میں حبرون سے سفر کر رہا ہوں'' مسافر نے جواب دیا ''میری منزلِ مقصود اس جگہ کے پار ہے لیکن سورج غروب ہو چکا ہے اور مجھے کوئی کرائے کا مکان نہیں ملا اس لئے میں یہاں گلیوں

میں ٹھہرا ہوں۔ میرے پاس اپنے لئے روٹی اور پانی اور اپنے چوپائے کے لئے چارہ اور بھوسا ہے اس لئے مجھے کسی کے احسان کی ضرورت نہیں ہے۔''

نہیں، یہ غلط ہے، ہدّود واپس آیا۔'' آؤ میرے ساتھ رات بسر کرو، تجھ سے مکان کا کرایہ نہیں لوں گا اور میں خود تیرے جانور کی بھی حفاظت کروں گا۔''

ہدّود مسافر کو اپنے گھر لے گیا۔ اس نے گدھے پر سے قیمتی زین اور مال کو اتار لیا اور اپنے گھر میں انہیں چھپا دیا۔ پھر اس نے گدھے کو چارہ دیا اور مسافر کے سامنے کھانا رکھا اور اس کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور چھوٹے سے کمرے میں اس کے ساتھ رات بسر کی۔

مسافر صبح سویرے اٹھا اور اپنے سفر پر جانے کا ارادہ کیا لیکن ہدّود نے اُس سے کہا: ''پہلے صبح کا کھانا کھاؤ اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو۔''

مسافر کھانا کھانے کے بعد اپنے سفر پر جانے کے لئے اٹھا لیکن ہدود نے اُسے یہ کہتے ہوئے روک لیا۔ ''ابھی دن ڈھلنے میں کافی دیر ہے اور میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ آج کے دن میرے ساتھ رہ اور پھر روانہ ہونا۔''

مسافر اگلی صبح تک ہدّود کے گھر میں رہا اور مزید ایک دن اور ٹھہرنے کی دعوت کو مسترد کر دیا اس لئے ہدود اسے روانہ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ تب ہدّود کی بیوی نے کہا:

''یہ آدمی ہمارے ساتھ دو دن رہا اور ہمیں کچھ ادا نہیں کیا'' لیکن ہدّود نے جواب دیا: ''اطمینان رکھ''

پھر وہ مسافر کے گدھے کو لایا اور اسے کہا ''اچھا خدا حافظ''

''ٹھہرو'' مسافر نے کہا: ''میری زین، رنگ برنگی چادر، رسیوں کے ساتھ بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ میرا مال، وہ کہاں ہے؟''

ہدّود پکار اٹھا: ''کیا!''

''میں نے تجھے دیا تھا'' مسافر واپس مڑا ''ایک خوبصورت چادر جو رسیوں کے ساتھ بندھی ہوئی تھی تو نے اسے اپنے گھر میں چھپا دیا ہے۔''

''آہا'' ہدّود نے خوشی سے کہا ''میں تیرے خواب کی تعبیر کروں گا تو نے خواب میں رسیوں کو دیکھا جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ تیرے دن بڑھیں گے جس طرح رسیوں کے آخری سرے کو کھینچ کر انہیں سیدھا کیا جا سکتا ہے۔ تو نے خواب میں رنگ برنگی چادر کو دیکھا جو ظاہر کرتی ہے کہ تو ایک دن ایک باغ کا مالک ہوگا جس میں پھولوں اور بڑے شیریں پھلوں کی کثرت ہوگی۔''

مسافر نے جواب دیا:

''نہیں، میرے خداوند، میں نے خواب نہیں دیکھا۔ میں نے تجھے رسیوں سے بندھی ہوئی رنگ برنگی چادر دی تھی اور تو نے اسے اپنے گھر میں چھپا دیا ہے۔''

ہدّود نے کہا:

''میں تیرے خواب کی تعبیر کر چکا ہوں اور تجھے اس کا مطلب بھی بتا چکا ہوں اب اسے دوبارہ دہرانا بے فائدہ ہے۔ خواب کی تعبیر کے لئے لوگ عموماً مجھے چاندی کے چار سکے دیتے ہیں لیکن تجھ سے میں صرف تین سکے مانگوں گا۔''

مسافر اس ظالمانہ رویہ سے بہت ناراض ہوا اور اس نے ہدّود کے خلاف اپنی چیزیں چرانے کے الزام میں سدّوم کی عدالت میں مقدمہ درج کروایا۔ پھر جب ہر آدمی کو اس نے اپنی کہانی بتائی تو قاضی نے کہا:

''ہدّود سچ بولتا ہے۔ وہ خوابوں کی تعبیر کرتا ہے اور اس کام کے لئے بہت مشہور ہے۔''

اور ہدود نے مسافر کو کہا:

''تُو نے میرے ساتھ مکاری کی ہے نہ تو نے ابھی تک مجھے خواب کی تعبیر بتانے کے چاندی کے چار سکّے دیئے ہیں اور نہ میرے گھر میں چار بار کھانا کھانے کے پیسے دیئے ہیں''۔

''میں اپنی مرضی سے تیرے کھانے کی قیمت ادا کروں گا'' مُسافر نے جواب دیا۔

''اگر تو میری زین اور میرا مال مجھے واپس کرے گا''

تب دو آدمیوں نے ناراضگی سے شور مچا کر جھگڑنا شروع کیا اور انہیں عدالت کے کمرے سے باہر نکال دیا گیا اور ان آدمیوں نے گلیوں میں ہدود کا ساتھ دیا اور مُسافر کے ساتھ لڑے اور اسے شہر سے باہر نکال دیا اور اس کے سارے مال کو لوٹ لیا۔

جب کوئی غریب آدمی سدوم کے شہر میں داخل ہوتا تو وہاں کے لوگ خیرات دینے کی شہرت کو بچانے کیلئے اسے پیسے دیتے لیکن ان کے درمیان ایک عہد ہوتا کہ نہ تو کوئی اسے کھانا دے گا اور نہ اسے کھانا فروخت کرے گا یا اسے شہر سے روانہ ہونے کی اجازت دے دیں گے نتیجتاً آدمی بھوک سے مر جاتا اور پھر لوگ اپنے پیسے واپس لے لیتے اور وہ اس کے جسم پر سے چیتھڑوں والے لباس کو بھی لوٹ لیتے اور بیابان میں اسے ننگا دفن کر دیتے تھے۔

ایک موقع پر سارہ نے اپنے نوکر الیعاذر کو لوط اور اسکے خاندان کی خیریت معلوم کرنے کیلئے سدوم میں بھیجا، جیسے ہی وہ شہر میں داخل ہوا الیعاذر نے سدومیوں کو ایک اجنبی کے ساتھ لڑتے ہوئے دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے دھوکہ کیا تھا اور وہ اجنبی الیعاذر کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور اس سے مدد کی درخواست کی۔

''تم کیا اس غریب آدمی کے ساتھ کر رہے ہو'' الیعاذر نے سدومیوں سے پوچھا، ''تمہیں اپنے درمیان ایک اجنبی پر اس طرح کا سلوک کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے!''

سدومیوں میں سے ایک نے کہا:

''کیا وہ تیرا بھائی ہے؟ کیا ہمارا جھگڑا تیرے ساتھ ہے؟'' اور ایک پتھر اُٹھایا اور اس کے سر پر دے مارا اور اس کا خون گلی میں بہنے لگا۔ جب سدومی نے خون کو دیکھا تو اس نے الیعاذر کو پکڑا اور چلایا:

''مجھے میری فیس ادا کر، دیکھ میں نے تیرا یہ گندا خون بہا دیا ہے اور ہمارے قانون کے مطابق مجھے جلدی قیمت ادا کر۔''

''کیا!'' الیعاذر نے پکار کر کہا: ''تو نے مجھے زخمی کیا اور میں اس کے لئے تجھے قیمت ادا کروں!''

الیعاذر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور سدومی اسے عدالت میں لے گئے اور قاضی کے سامنے اپنی فیس کا بار بار مطالبہ کیا۔

''تمہیں اس آدمی کو فیس ادا کرنی چاہئے'' قاضی نے الیعاذر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''اس نے تیرا خون نکال دیا ہے اور یہ ہمارا قانون ہے کہ اس کی فیس ادا کرنی چاہئے۔''

الیعاذر نے پیسے ادا کئے اور پھر ایک پتھر اٹھا کر زور سے قاضی کو مارا اور کافی مقدار میں اس کا خون بہنے لگا۔

''اے لو'' الیعاذر چلایا ''اپنے قانون کی پیروی کر اور اس آدمی کی طرح مجھے میری فیس ادا کر۔'' اور وہ عدالت کے کٹہرے سے یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ ''مجھے پیسے نہیں چاہئے۔''

ایک دوسرے موقع پر ایک غریب آدمی سدوم میں داخل

ہوا اور ہر ایک نے اسے کھانا دینے سے انکار کیا، وہ مرنے کے قریب تھا کہ لُوطؔ کی بیٹی کو اس سے ملنے کا موقع ملا اور کئی دنوں تک اسے کھانا دیتی رہی جب بھی وہ اپنے باپ کے لئے پانی لینے کے لئے جاتی تھی۔ شہر کے لوگوں نے دیکھا کہ وہ غریب آدمی ابھی تک زندہ ہے اور بہت حیران ہوئے کہ وہ کیسے کھانے کے بغیر زندہ ہے۔ انہوں نے تین آدمیوں کی کمیٹی بنائی کہ اس کے آنے جانے کی خبر رکھیں۔ انہوں نے لُوطؔ کی بیٹی کو اسے کھانا دیتے ہوئے دیکھا اور وہ اسے پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئے جس نے اسے جلا کر مار دینے کا حکم دیا اور یہ سزا اسے دی گئی۔

دوسری کنواری بہن کو غریب اجنبی کی مدد کرنے کی وجہ سے اس پر شہد مل دیا گیا اور شہد کی مکھیوں کے ڈنک سے مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

اِس طرح کے اعمال کی وجہ سے سدومؔ اور اس کے چار شہر آسمان سے آگ برسنے سے تباہ ہو گئے اور خدا کی محبت کے وسیلے اُس کے خادم ابرامؔ کے باعث صرف لُوطؔ اور اُس کا خاندان باقی بچے۔

3- اسحاقؔ کی پیدائش۔ شکمؔ کی جنگیں

''اور خداوند نے سارہؔ کو یاد کیا اور اُس سے ابراہیمؔ کے لئے اُس کے بڑھاپے میں ایک بیٹا پیدا ہوا۔''

جب اسحاقؔ پیدا ہوا تو ابراہیمؔ نے ایک بڑی دعوت کا اہتمام کیا اور سب سرداروں اور اپنے ہمسایوں کو دعوت دی جس میں ابی ملکؔ اور اس کی فوجوں کے کپتان بھی شامل تھے۔ ابراہیمؔ کا باپ تارحؔ اور اس کا بھائی ناحُورؔ حارانؔ سے سفر کر کے اس دعوت میں شامل ہونے کے لئے آئے اور سامؔ بھی اپنے بیٹے ایبرؔ کے ساتھ اس دعوت میں شریک ہوا۔ انہوں نے پورے دل سے انہیں مبارکباد دی اور ابراہیمؔ کا دل خوشی سے بھرا ہوا تھا۔

ابراہیمؔ اور ہاجرہؔ کا بیٹا اسماعیلؔ جنگلوں میں شکار کرنے کا بہت شوقین تھا۔ وہ ہر وقت اپنے ساتھ اپنی کمان اٹھائے رکھتا اور ایک موقع پر جب اسحاقؔ پانچ سال کا تھا، اسماعیلؔ نے بچے کی طرف اپنے تیر کا نشانہ بنایا اور چلایا ''اب میں تجھ پر تیر چلا رہا ہوں'' سارہ نے اس واقعہ کی گواہی دی اور اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے خوف زدہ ہو گئی اور اپنی لونڈی کے بچے کو ناپسند کیا۔ اُس نے اُس لڑکے کے کاموں کی ابراہیمؔ سے کئی بار شکایت کی اور اُسے مجبور کیا کہ اُن دونوں ہاجرہؔ اور اسماعیلؔ کو اپنے خیمے سے نکال دے اور انہیں کسی دوسری جگہ رہنے کیلئے بھیجے۔

کچھ عرصہ تک اسماعیلؔ اپنی ماں کے ساتھ فارانؔ کے بیابان میں رہا لیکن ہمیشہ اپنے بڑے شوق میں یعنی شکار کرنے کے لئے، اُس نے مصرؔ کا سفر کیا، وہاں اسماعیلؔ نے شادی کی اور وہاں اُس کے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی لیکن جلد ہی وہ بیابان میں اپنے پسندیدہ گھر کو واپس گیا اور وہاں اُس نے خود ہی خیمے لگائے۔ اپنے لوگوں اور اپنے خاندان کے لئے، کیونکہ خدا نے اسے برکت دی اور وہ بھیڑ بکریوں کے ریوڑوں کا مالک تھا۔

اور وقت گزرتا گیا، کئی سالوں کے بعد ابراہیمؔ نے اپنے بیٹے کو ملنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ ہمیشہ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتا تھا اور اُس نے اپنا ارادہ سارہؔ کو بتایا اور ایک اُونٹ پر اکیلے ہی سفر شروع کیا۔

ابراہیمؔ دوپہر کو اسماعیلؔ کے رہنے کی جگہ پر پہنچا اور اُسے معلوم ہوا کہ اُس کا بیٹا شکار کرنے گھر سے دور گیا ہوا ہے۔ اسماعیلؔ کی بیوی ابراہیمؔ سے غیر مہذب طریقے سے پیش آئی، وہ اُسے نہیں جانتی تھی اور اُس نے اُسے کھانا اور پانی دینے سے انکار کیا جو کہ ابراہیمؔ نے اُس سے مانگا تھا۔ اِس لئے اُس نے اس سے کہا

''جب تیرا شوہر واپس آئے تو اُسے میرے متعلق بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ ایک بوڑھا آدمی فلسطین کی زمین سے تیری غیر حاضری میں ہمارے دروازے پر آیا اور اُس نے مجھے کہا کہ جب تیرا شوہر واپس آئے تو اسے بتانا کہ وہ میخ کو دور کرے جو اس نے اپنے خیمے میں رکھی ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور لے جو قابل احترام ہو۔'' یہ الفاظ کہتے ہوئے ابراہیم واپس چلا گیا۔

جب اسماعیل گھر واپس آیا تو اُس کی بیوی نے اِس واقعہ کے متعلق اُسے بتایا۔ آدمی کے بارے میں بیان کیا اور اُس کے الفاظ کو دہرایا اور اسماعیل جان گیا کہ اس کا باپ اُسے ملنے کو آیا تھا اور اُس کی بیوی اُس کے ساتھ بے عزتی سے پیش آئی۔ اِس وجہ سے اسماعیل نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور کنعان کی زمین سے ایک کنواری سے شادی کی۔

تین سالوں کے بعد ابراہیم دوبارہ اپنے بیٹے کو ملنے اُس کے خیمے میں گیا اور اُس کا بیٹا پھر گھر سے دور گیا ہوا تھا لیکن اس کی بیوی خوش طبع اور مہمان نواز تھی اور اُس نے مسافر سے درخواست کی جسے وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے اونٹ سے نیچے اترے اور اُس نے اُس کے سامنے روٹی اور گوشت رکھا۔ اِس لئے اُس نے اُس سے کہا کہ ''جب تیرا شوہر واپس آئے تو میرے متعلق اُس سے بیان کرنا اور کہنا کہ یہ بوڑھا آدمی فلسطین کی زمین سے تیرے پاس آیا اور یہ پیغام اُس نے تیرے لئے چھوڑا ہے کہ:

'' میخ جو تو نے اپنے خیمے میں رکھی ہے اچھی اور بلند اخلاق ہے اور عزت کے لائق ہے'' اور ابراہیم نے اسماعیل اور اُس کے خاندان کو برکت دی اور اپنے گھر واپس چلا گیا۔

جب اسماعیل واپس آیا تو وہ اپنے باپ کا پیغام سن کر بہت خوش ہوا اور اُس نے ایک اچھی اور بلند اخلاق بیوی کے لئے خدا کا شکر ادا کیا اور کچھ عرصہ بعد وہ اور اُس کا خاندان ابراہیم کو ملنے گیا اور کئی دنوں تک فلسطین کی زمین میں اُس کے ساتھ رہا۔

ابراہیم چھبیس سال تک وہاں رہا اور اُس نے اپنے سارے خاندان سمیت اُس جگہ کو چھوڑ دیا اور حبرون کے نزدیک بیر شابع کو ملکیت کے طور پر لیا۔ یہاں اُس نے ایک پیڑوں کا جھنڈ لگایا اور بڑے گھر تعمیر کئے جنہیں اُس نے غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے ہمیشہ کھلا رکھا۔ وہ جو بھوکے ہوتے آزادی سے اندر داخل ہوتے اور اپنی خواہش کے مطابق کھانا کھاتے تھے اور وہ جو ضرورت مند ہوتے آزادی سے انہیں زندگی کی ضروریات مہیا کی جاتی تھیں۔ جب کوئی ابراہیم کی اس فیض رسانی کے لئے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اُسے تلاش کرتا تو وہ انہیں جواب دیتا کہ

''اپنے خدا کا شکر ادا کرو جو ابدی خدا ہے اور جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا اور جو کچھ ہم حاصل کرتے ہیں وہ سب کچھ اُسی کا ہے اور اُسی کی سخاوت کے وسیلہ سے ہم کھاتے اور پہنتے ہیں۔''

بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑے دینا، مصیبت زدہ کے ساتھ مہربانی سے بولنا، سب انسانوں کے ساتھ انصاف سے پیش آنا اور ہمیشہ ابدی خدا کا شکر ادا کرنا۔ یہ عقائد کی وہ دفعات تھیں جنہیں ابراہیم نے تشکیل دیا اور انہی کے مطابق ابراہیم نے اپنی زندگی کو وضع کیا۔

خداوند کا کلام ابراہیم پر نازل ہوا کہ ''اب تو اپنے بیٹے کو لے جس سے تو محبت کرتا ہے اور پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جسے میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا۔

جب یہ حکم ابراہیم کو دیا گیا تو وہ سرداروں کے درمیان بہت غمزدہ ہوا اور اس کا ذہن پریشانی میں الجھا ہوا تھا کیونکہ اسحاق کو اس کی ماں سے علیحدہ کرنا ضروری تھا۔ وہ اپنے ارادے کو اس

پر ظاہر نہ کر سکا کیونکہ بچہ ہمیشہ اس کے پاس رہتا تھا آخر کار وہ سارہ کے خیمے میں گیا اور اس کے پاس بیٹھا اور اس سے کہا:

''تیرا بیٹا سن بلوغت کو پہنچ رہا ہے اور اس نے ابھی تک آسمانی خدمت کو نہیں سیکھا۔ کل میں اسے سام اور ایبر کے ساتھ خداوند کی راہوں کو سکھانے کیلئے اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔''

اور سارہ نے جواب دیا:

''میرے خداوند جا اور ایسا ہی کر جیسا تو نے بولا ہے لیکن بچے کو زیادہ دور تک مت لے جانا اور اسے میری حضوری سے زیادہ دیر تک پرے نہ رکھنا۔''

اور ابراہیم نے کہا:

''اپنے بیٹے کی خوشی کے لئے، میری خوشی کے لئے اور اپنے لئے خدا سے دعا کرو۔''

اس رات کے دوران سارہ اسحاق سے علیٰحدہ ہونے کے بارے میں بہت مشکل میں تھی، وہ سو نہ سکی اور جب اس کا شوہر اور اس کے ہمراہ نوجوان صبح سویرے حاضر ہوئے تاکہ اپنے سفر کو شروع کریں تو سارہ نے اسحاق کو اپنے سینے سے لگایا اور روتے ہوئے اور سسکیاں لیتے ہوئے کہا:

''اے میرے بیٹے، میرے بیٹے! میں کیسے تجھے خود سے الگ کرنے کی اجازت دے سکتی ہوں، میرے بچے، میرا فخر اور میری امید؟'' پھر ابراہیم کی طرف مڑتے ہوئے اس نے کہا:

''بچے کی احتیاط سے حفاظت کرنا کیونکہ وہ کم سن اور نرم و نازک ہے۔ گرمی میں جب وہ تھک جائے تو اسے مت چلانا۔''

سارہ نے اسحاق کو اس کا قیمتی لباس پہنایا اور وہ اور اس کی لونڈیاں اسحاق کے ہمراہ اس کے راستے پر چلیں جب تک ابراہیم نے انہیں روانہ ہونے کا حکم نہ دیا اور وہ اپنے گھروں میں واپس گئیں۔

ابراہیم اور اسحاق نے دو جوانوں کے ساتھ سفر کیا۔ اسماعیل جو ابراہیم کا بیٹا اور الیعاذر جو اس کے گھر کا نگران تھا۔

سفر کے دوران، اسماعیل الیعاذر سے یہ کہتے ہوئے بولا:

''میرا باپ سوختنی قربانی کے لئے اپنے بیٹے اسحاق کو قربان کرنے کا پکا ارادہ رکھتا ہے، اس لئے میں اس کا وارث ہوں گا، کیا میں اس کا پہلوٹھا بیٹا نہیں ہوں؟''

''نہیں'' الیعاذر نے جواب دیا ''تیرے باپ نے تجھے گھر سے نکال دیا تھا اس لئے تو اس کی جائیداد کا وارث نہیں ہوسکتا۔ میں اس کا وفادار نوکر اس کی ساری دولت کا وارث ہوں گا۔''

جیسے ہی وہ اپنے راستے پر آگے بڑھے اسحاق نے اپنے باپ سے کہا:

''دیکھ، میرے باپ، یہاں ہمارے پاس آگ اور لکڑیاں تو ہیں لیکن سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟''

اور ابراہیم نے جواب دیا:

''ہمارے خدا نے تجھے چنا ہے، میرے بیٹے، تجھے، بغیر داغ کے ایک مخلوق، اپنے جلال کے لئے برے کی جگہ پر ایک قابل قبول سوختنی قربانی کے طور پر۔''

اور تب اسحاق نے کہا:

''شکر گزاری سے میں زندہ خدا کی مرضی کے سامنے جھکتا ہوں''

''میرے بیٹے'' ابراہیم نے کہا۔ ''کیا تیرے دل میں کوئی بدی چھپی ہوئی ہے یا کوئی غلط خیال تیرے ذہن میں ہے وہ اگر ایسا ہے تو آزادی سے مجھے بتا، میرے بیٹے اس گھڑی مجھ سے کچھ نہ چھپا۔''

اسحاق نے جواب دیا:

''خدا کی قسم، میرے باپ، میں بدی کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں جرم کے احساس سے آگاہ ہوں۔ خداوند مبارک ہو جس نے اس دن میری خواہش کی ہے۔''

اپنے بیٹے کے اس جواب سے باپ کے دل کو بہت تسلی ہوئی اور انہوں نے خاموشی سے سفر جاری رکھا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پہنچ گئے جو خدا نے منتخب کی تھی۔

تب ابراہیم نے خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی اور اس کے بیٹے نے اسے پتھر دیئے اور کام میں اس کی مدد کی۔

وہ جو خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں ہمیشہ طاقت پاتے ہیں اور اگر چہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوتی ہیں لیکن ان کے دل مضبوط ہوتے ہیں اور وہ اپنے خدا میں محفوظ ہوتے ہیں۔

جب قربان گاہ تیار ہوگئی تو ابراہیم نے ترتیب سے اس پر لکڑیاں رکھیں اور پھر اس نے اپنے بیٹے اسحاق کو لکڑیوں پر باندھا۔

اسحاق اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے بولا:

''میرے باپ مجھے اچھی طرح سے باندھ، اس طریقے سے کہ میں کوشش کے باوجود قربانی کی بے حرمتی نہ کرسکوں۔ میرے باپ مضبوط ہو اور چھری کو اچھی طرح تیز کر۔ میری ماں کو بتانا کہ اس کی خوشی جاتی رہی ہے وہ بیٹا جو تجھ سے نوے سال کی عمر میں پیدا ہوا، شعلوں کی نظر ہوگیا ہے۔ جب میں بھسم ہو جاؤں تو میری خاک کو اپنے ساتھ لے جانا اور سارہ کو کہنا کہ یہ تیرا اسحاق ہے جو خدا کو پیش کر دیا گیا ہے۔''

جب ابراہیم نے یہ باتیں سنیں تو وہ بہت رویا لیکن اسحاق نے مضبوط آواز کے ساتھ بولنا جاری رکھا:

''اے باپ اب جلدی کر اور خدا کی مرضی پوری کر۔''
اور اس نے چھری چلنے کے لئے اپنی گردن کو سیدھا کیا جو اس کے باپ کے ہاتھ میں تھی۔''

''ابراہیم گیا اور مینڈھے کو لیا اور اپنے بیٹے کی بجائے اُسے سوختنی قربانی کے لئے پیش کیا۔''

ابراہیم نے مینڈھے کے خون کو قربان گاہ پر چھڑکا اور کہا:

''غالباً یہ خون ایسا ہی سمجھا جائے جیسا کہ یہ میرے بیٹے کا خون ہے جو خداوند کے سامنے قربانی کے طور پر پیش ہوا۔''

ابراہیم نے تمام قربانی کی عبادت میں یہی دعا کی:

''خدا کرے کہ یہ میرے بیٹے کے خون کی طرح ہی قبول ہو جو خداوند کے سامنے سوختنی قربانی کے لئے پیش ہوا۔''

ابراہیم اور اسحاق ابھی اس مشن پر بہت دور تھے کہ ایک بوڑھا آدمی سارہ کے خیمے کے پاس آیا اور اس سے کہا:

''کیا تو جانتی ہے کہ ابراہیم خداوند کے سامنے تیرے اسحاق کو قربانی کے لئے پیش کر چکا ہے؟ ہاں، تیرے بیٹے کی کوششوں اور چلانے کے باوجود تیرا بیٹا چھری سے ذبح ہو چکا ہے۔''

تب سارہ ٹوٹے ہوئے دل سے پورے زور سے چلائی

اور اپنے آپ کو زمین پر گرایا اور سسکیاں لیتے ہوئے کہنے لگی:

''میرے بیٹے، میرے بیٹے، کیا میں تیرے لئے اس دن مر چکی تھی! تجھے جسے میں نے جنم دیا اور پرورش کی، میری زندگی اور میری ساری محبت تیرے ہی لئے تھی۔ اب میرا فخر اور خوشی ماتم میں بدل گئی کیونکہ آگ نے میری خوشی کو جلا دیا ہے۔ اے میرے دل مجھے تسلی دے! اے خدا سب لوگوں کی زندگیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو تیرے احکام کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ تو راست باز ہے اور تیرا کلام سچائی ہے۔ اس لئے اے خداوند میری آنکھیں تو آنسوؤں سے بھری ہیں لیکن میرا دل خوش ہے!''

تب سارؔہ اٹھی اور بیر شابعؔ سے حبرونؔ تک سفر کیا اور اس نے راستے میں اپنے شوہر اور اپنے بیٹے کے بارے میں لوگوں سے پوچھا لیکن وہ انہیں ڈھونڈنے میں ناکام رہی۔

اپنے خیموں میں واپس آتے ہوئے وہی بوڑھا آدمی سارؔہ کو ملا جس نے پہلے اسحاقؔ کے بارے میں بتایا تھا لیکن اب اس نے کہا:

''میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے اسحاقؔ کے بارے میں تجھے غلط خبر دی تھی تیرا بیٹا زندہ ہے۔''

سارؔہ کا دل خوشی سے زیادہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے احساسات میں ان رجحانات اور سخت ذہنی برگشتگی نے اسے مار دیا۔ وہ مر گئی اور اس کے لوگ اکٹھے ہوئے۔

اور جب ابراہیمؔ اور اسحاقؔ واپس آئے اور سارؔہ کو مردہ پایا تو انہوں نے اپنی آوازیں بلند کر کے ماتم کیا اور ان کے سب نوکر ابراہیمؔ اور اسحاقؔ کے ساتھ غم میں شامل ہوئے۔

اب اسحاقؔ کی عمر انسٹھ سال تھی اور اس کی بیوی رفقہ بانجھ تھی اور اسحاقؔ نے خداوند سے دعا کی کہ خدا اس سے ملے جس طرح اس کی ماں سارؔہ سے ملاقات کی تھی اور اس نے کہا:

''اے خداوند، آسمان اور زمین کے خدا تو جو شفقت اور رحم سے بھرا ہوا ہے! تو میرے باپ کو اس کے باپ کے گھر سے اور اس کے آباؤ اجداد سے نکال کر اس جگہ پر لایا اور اس کی نسل کو آسمان کے ستاروں کی مانند بڑھانے اور ان کو یہ زمین وراثت کے طور پر دینے کا وعدہ کیا۔ اے خدا اس کلام کو پورا کر جو کہ تو کر چکا ہے! اے خدا ہم تیری طرف امید سے دیکھتے ہیں اور اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے! اے خدا میں تیری طرف امید سے دیکھتا ہوں!''

اور خدا نے اسحاقؔ کی دعا کو سنا اور اس کی بیوی سے دو جڑواں بیٹے پیدا ہوئے۔ پہلے کو اس نے ''عیسوؔ'' اور دوسرے کو ''یعقوب'' کہہ کر بلایا۔

اور عیسوؔ گھر سے باہر زندگی گزارنے کا شوقین تھا جبکہ یعقوبؔ خداوند کی تعلیم اور راہوں کو اپنے دادا ابراہیمؔ سے سیکھنے کے لئے گھر پر رہتا تھا۔

جب بچوں کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو ابراہیمؔ نے ایک سو اکہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب کنعانؔ کے باشندوں نے اس کی موت کی خبر کو سنا تو ان کے سب بادشاہ اور امراء نے اسے عزت دینے کے لئے جلدی کی اور اس کے سب رشتہ دار جو حارانؔ میں رہتے تھے اور اس کی بیویوں کے بیٹے بھی اسے دفنانے کے لئے آئے اور اسحاقؔ اور اسماعیلؔ نے مکفیلہؔ کی غار میں اسے دفن کیا اور وہ سب جو اسے جانتے تھے، انہوں نے اس کے لئے ایک سال تک ماتم کیا۔

بہت تھوڑے آدمی ابراہیمؔ کی طرح ہیں جو چڑھتے ہوئے سورج کی مانند تھا۔ اپنی جوانی سے اس نے خالق کی خدمت

کی اوراس کے حضور راستی سے چلا اوراس کی پیدائش سے بلکہ اس کی موت کے لمحہ تک اس کا خدا اس کے ساتھ تھا۔ اس نے سب کے سامنے خدا کی شفقت کو بیان کیا جو اس کے ساتھ رابطہ رکھنے کے لئے آئے۔ اس نے مسافروں کے لئے پیڑوں کے جھنڈ لگائے اور اپنے دروازوں کو اپنی فیاضانہ مہمان نوازی کے لئے کھلا رکھا۔ ضرورت مندوں، تھکے ماندوں اوران کے لئے جو اس کے راستے سے گزرتے تھے۔ ابراہیم کی خاطر خداوند نے زمین کے لوگوں پر مہربانی سے نگاہ کی اوراس کی موت کے بعد خدا نے اس کے بیٹے اسحاق کو برکت دی اوراسے بہت برومند کیا۔

اوراسحاق کے بیٹے قد وقامت میں بڑھے اور عیسو بری سوچوں والا، جلد طیش میں آنے والا اور گھر سے باہر کی زندگی پسند کرنے والا آدمی تھا۔ یعقوب ایک چرواہا، ذہین اور گھریلو آدمی تھا اوران راہوں کی پیروی کرتا تھا جو ابراہیم نے اسے سکھائی تھیں۔

وقت گزرتا گیا، ایک دن عیسو شکار کے لئے جنگل میں گیا اوراس جگہ نمرود بھی اسی کی جستجو میں گیا ہوا تھا۔ دونوں طاقتور حریف شکاریوں کے درمیان اس قدر حسد تھا کہ وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ اتفاقاً عیسو نے نمرود کو دیکھا جب اس کے سب خادموں میں سے صرف دو آدمی اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ تھے۔ عیسو نے اپنے آپ کو چھپایا اور جب نمرود اس جگہ سے گزرا جہاں وہ چھپا ہوا تھا تو اس نے اپنے تیر کا نشانہ باندھا اور نمرود کے دل کی طرف چلایا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے تیزی سے نکلا اور نمرود کے دونوں خادموں کے ساتھ لڑا اوران پر غالب آیا اور دونوں کو قتل کر دیا۔ پھر عیسو نے نمرود کے کندھوں سے خوبصورت کوٹ اتار لیا جس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جو خدا نے آدم کے لئے بنایا تھا۔ عیسو جلدی سے گھر کی طرف گیا اور اپنے باپ کے خیمے میں پہنچا اور وہ بہت تھکا ہوا، بھوکا اور بے دم ہو رہا تھا، تب عیسو نے اپنے بھائی یعقوب کو کہا کہ:

''یہ جو لال لال ہے مجھے کھلا دے کیونکہ میں بے دم ہو رہا ہوں۔''

اور یعقوب نے کہا:

''تو آج اپنا پہلوٹھے کا حق میرے ہاتھ بیچ دے'' اور عیسو نے اپنے دل میں کہا کہ ''وہ یقیناً نمرود کی موت کا بدلہ مجھ سے لیں گے'' اوراس نے جواب دیا:

''دیکھ میں تو مرا جاتا ہوں پہلوٹھے ہونے کا حق میرے کس کام آئے گا۔''

یعقوب نے عیسو سے اس کے پہلوٹھے کا حق اور مکفیلہ کی غار میں اپنی تدفین کیلئے جگہ خریدی۔

تب یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اور عیسو نے کھایا اور پیا اور چلا گیا۔

پیسوں سے یعقوب نے پہلوٹھا ہونے کا حق خریدا اور معاملہ طے پانے کے بعد اس نے اپنے بھائی کو کھانا دیا جو اس نے اس سے مانگا تھا۔

نمرود کے جسم کو تلاش کیا گیا اوراسے بابل لے جایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا نمرود دوسو پندرہ سال زندہ رہا اور ابراہیم کی نسل کے ذریعے قتل ہوا جیسا اس نے اپنے خواب میں دیکھا تھا۔

جب یعقوب نے برکت حاصل کی جو عیسو کی تھی اس وقت اسحاق بہت بوڑھا تھا اور عیسو نے کہا:

''میرا باپ جلد مر جائے گا اور پھر میں یعقوب سے اس غلطی کا بدلہ لوں گا جو اس نے میرے ساتھ کی ہے'' اس دھمکی کے بارے میں رفقہ کو بتایا گیا اوراس نے یعقوب کو بلایا اوراسے حکم دیا کہ حاران میں میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا اور اس

وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک تیرے بھائی کی خفگی اتر نہ جائے۔

تب اسحاقؔ نے یعقوبؔ کے پیچھے قاصد بھیجے اور اس کی برکت کو دہراتے ہوئے اسے یہ تاکید کی کہ ''تو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا کیونکہ خداوند نے میرے باپ ابراہیم سے کلام کیا اور اس نے یہ زمین ہماری نسل کو دینے کا وعدہ کیا اگر ہم وفاداری سے اس کے حکموں کو مانیں اور ان پر عمل کریں۔ اٹھ اور حارانؔ کو اپنی ماں کے باپ بتوئیلؔ کے گھر جا اور ہوشیار رہنا کہ خداوند اپنے خدا کو اور اس کی سب راہوں کو بھول مت جانا۔ جدھر تو جاتا ہے ان لوگوں کے درمیان ان کی جھوٹی شان کے پیچھے نہ دائیں مڑنا نہ بائیں۔ قادر مطلق خدا اس زمین کے آدمیوں کی نظروں میں تجھے مقبول ٹھہرائے گا اور تو اپنی خواہش کے مطابق وہاں سے بیوی لینا تاکہ خدا ابراہیم کی برکت تجھ پر نازل کرے اور تجھے برومند کرے اور بڑھائے کہ تجھ سے قوموں کے گروہ پیدا ہوں اور وہ تجھے اس زمین پر خوشی، خوشحالی اور بچوں کے ساتھ واپس لائے۔''

یعقوبؔ نے اپنے باپ کا حکم مانا اور مسوپتامیہؔ کی طرف سفر کیا۔ اس کی عمر ستہتر سال تھی جب اس نے بیر شابعؔ سے سفر شروع کیا۔

جب یعقوبؔ اپنے باپ کے گھر سے روانہ ہوا۔ تو عیسوؔ نے اپنے بیٹے الیفازؔ کو بلایا اور پوشیدگی میں اس سے کہا کہ ''جاؤ اور اپنی کمان کے ساتھ یعقوبؔ کا پیچھا کرو اور اس کے سامنے جا کر انتظار مت کرنا اسے پہاڑوں میں ہی قتل کر دینا اور اپنے لئے اس خزانے کو لے لینا جو اس کے پاس ہے اور پھر میرے پاس واپس آنا۔''

الیفازؔ کی عمر ابھی تیرہ سال تھی لیکن وہ غیر معمولی طور پر تیز چلتا تھا اور کمان کو اچھی طرح سنبھالنا جانتا تھا۔ اس نے اپنے باپ کا حکم مانا اور اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو لیا اور یعقوب کا پیچھا کیا اور اسے کنعانؔ کی سرحدوں پر جا لیا۔

جب یعقوب نے الیفازؔ کو اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تو رک گیا اور اس کے آنے تک انتظار کیا یہ سوچتے ہوئے کہ اس کا بھتیجا گھر سے کچھ پیغام لے کر آیا ہے۔ جب الیفازؔ نزدیک آیا تو اس نے اپنی تلوار نکالی۔ یعقوب نے اپنے تعاقب کی وجہ پوچھی تو بچے نے جواب دیا کہ

''اس طرح میرے باپ نے مجھے حکم دیا اور میں اس کے حکموں کی نافرمانی کی جرأت نہیں کر سکتا۔''

جب یعقوبؔ نے عیسوؔ کے ارادے سنے اور دیکھا کہ بچہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے جیسے اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ بچے اور اس کے ساتھ آدمیوں کی طرف مڑا اور کہا کہ ''یہ سب کچھ جو میرے پاس ہے جو میری ماں اور میرے باپ نے مجھے دیا ہے اسے لے لو لیکن میری زندگی بخش دو۔ تمہاری یہ مہربانی تمہاری راست بازی گنی جائے گی۔''

خداوند نے یعقوبؔ کو ان کی نظروں میں مقبول ٹھہرایا اور انہوں نے اسے بغیر زخمی کئے جانے دیا، اس سے سونے اور چاندی اور جو کچھ اس کے پاس تھا جو وہ اپنے باپ کے گھر سے لایا تھا وہ الیفازؔ اور اس کے ساتھیوں نے لے لیا اور اسے عیسوؔ کے پاس لائے۔ عیسو بہت سخت ناراض ہوا کیونکہ انہوں نے یعقوبؔ کی التجا کو سنا تھا اور وہ خزانہ جو اس سے لے آئے تھے عیسوؔ نے اپنے خزانے میں جمع کیا۔

یعقوبؔ حارانؔ کی طرف اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ جب وہ موریاؔ کے پہاڑ پر پہنچا تو وہ وہاں ٹھہر گیا اور اس رات وہیں سویا اور خداوند اس پر ظاہر ہوا اور کہا کہ ''میں خداوند تیرے باپ ابراہیمؔ کا خدا اور اسحاقؔ کا خدا ہوں میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور

تیری نسل کو دوں گا اور دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں گا اس لئے تو خوف نہ کر اور ہر جگہ جہاں کہیں تو جائے تیری حفاظت کروں گا۔ میں تیری نسل آسمان کے ستاروں کی مانند بڑھاؤں گا۔ میں تیرے سامنے تیرے دشمنوں کو پراگندہ کروں گا۔ وہ تیرے خلاف لڑیں گے لیکن غالب نہ آئیں گے۔ میں تجھے خوشی اور بڑی دولت کے ساتھ تیرے باپ کی زمین پر واپس لے کر جاؤں گا۔"

یعقوبؔ اس خوبصورت اور باہمت رویا کی یاد کے ساتھ اپنی سحر انگیز نیند سے جاگا جس نے اس کے خواب کو مبارک کیا۔ اس نے اس جگہ کا نام بیت ایل رکھا۔

جب یعقوبؔ حارانؔ میں پہنچا تو اس نے اپنے ماموں لابن کو بتایا کہ کیسے عیسو کے بیٹے الیفاز نے اسے لوٹ لیا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے ایک فقیر کی طرح التجا کی۔

تب لابنؔ نے کہا کہ "تو واقعی میری ہڈی اور میرا گوشت ہے، میں تیری حفاظت کروں گا کیونکہ تو ابھی غریب ہے۔"

بہت سال گزرنے کے بعد جب یعقوبؔ اپنی بیویوں، بچوں اور سب مال و اسباب کے ساتھ چلا گیا تو لابنؔ نے اس کا تعاقب کیا اور خدا نے بیتو ایلؔ کے بیٹے کو کہا کہ "خبردار تو یعقوبؔ کو بُرا یا بھلا کچھ نہ کہنا" اپنے بھانجے سے علیٰحدہ ہونے کے بعد اس نے عیسو کے پاس قاصد بھیجے اور انہیں یہ باتیں کہنے کی تاکید کی: "ہم تیرے رشتہ دار تیری ماں کے بھائی لابنؔ کے پاس سے آئے ہیں اور اس نے ہمیں یہ کہنے کو بھیجا ہے کہ "کیا تو جانتا ہے کہ تیرے بھائی یعقوبؔ نے مجھ سے کیا کیا ہے؟ بے دم اور مفلسی کی حالت میں وہ میرے پاس آیا اور میں نے اسے عزت اور محبت کے ساتھ اپنے گھر میں اتارا۔ میں نے اسے اپنی بیٹیاں بیویاں ہونے کے لئے دیں اور اپنی بیٹیوں کی لونڈیاں بھی اسے دیں۔ خدا نے میرے سبب سے اسے برکت دی اور اس نے بہت دولت جمع کی۔ اس کے بچے پیدا ہوئے اور اس نے نوکروں اور لونڈیوں، بھیڑوں اور سب قسم کے ریوڑوں کی ایک بڑی تعداد حاصل کی اور اسی طرح سونا اور چاندی بھی حاصل کیا۔ ان سب کے ساتھ اس نے مجھے چھوڑ دیا اور اپنی ساری جائیداد کے ساتھ کنعانؔ کی زمین کی طرف اپنے باپ کے گھر کو بھاگ گیا ہے۔ اس نے مجھے رد کیا بلکہ میری بیٹیوں کو بھی چومنے نہیں دیا اور قیدیوں کی طرح انہیں اپنے ساتھ لے گیا ہے اور سب سے بیہودہ کام اس نے یہ کیا ہے کہ میرے دیوتاؤں کو چرا لایا ہے۔ جب کہ نالے پر میں نے اسے اس کی سب چیزوں کے ساتھ چھوڑ دیا اور اگر تو اسے ڈھونڈنے کی خواہش رکھتا ہے تو جا اور پھر اس کے ساتھ ویسا ہی کر جیسے تیرے دل کی خوشی ہے۔"

جب عیسوؔ نے لابنؔ کے قاصدوں کی باتوں کو سنا تو یعقوبؔ کے سب غلط کام اس کی یادداشت میں پھر تازہ ہو گئے جو اس نے اس کے ساتھ کئے تھے اور اپنے بھائی کے خلاف اس کا غصہ اور نفرت ایک دفعہ پھر اس کے دل میں بھڑک اٹھے۔ وہ اپنے بیٹوں اور نوکروں اور صعیرؔ کے سارے خاندان یعنی چار سو آدمیوں کے ساتھ اس کی ملاقات کو نکلا تا کہ اسے شکست فاش دے۔

جب لابنؔ کے قاصد عیسوؔ کے پاس سے چلے گئے تو وہ کنعانؔ کی طرف روانہ ہوئے اور رفقہؔ کو اس کے بیٹے عیسوؔ کے ارادے کے بارے میں بتایا گیا جو وہ یعقوبؔ کے ساتھ کرنے کو تھا۔ رفقہؔ نے فوراً اسحاقؔ کے آدمیوں میں سے بہتر آدمی یعقوبؔ کی مدد کے لئے بھیجے وہ اسے جبکؔ کے نالے پر ملے اور جب اس نے ان کو دیکھا تو اس نے کہا "یقیناً یہ یہاں پر آسمانی مدد ہے" اور اس نے اس جگہ کا نام محنایمؔ رکھا۔

یعقوبؔ نے اپنے باپ کے آدمیوں کو منظم کیا اور اپنے والدین کی خیریت کے بارے میں پوچھا اور انہوں نے جواب دیا کہ "وہ اطمینان سے رہتے ہیں اور تیری ماں کا یہ پیغام لے کر

آئے ہیں، ''میرے بیٹے میں نے یہ سنا ہے کہ تیرا بھائی عیسو صعیر کے آدمیوں کے ساتھ راستے میں تجھے ملنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس لئے میری باتیں توجہ سے سن کہ جب تو اسے ملے تو جلد بازی یا سرکشی نہ کرنا بلکہ حلم مزاجی سے اور کثرت سے نذرانوں کے ساتھ جس کی خدا نے تجھے برکت دی ہے جانا اور اسے سلام کرنا، اور جب وہ تجھ سے مخاطب ہو تو عاجزی وانکساری سے اسے جواب دینا اور یوں اس کا غصہ تیری طرف سے ٹھنڈا ہو جائے گا۔ یاد رکھ کہ وہ تیرا بڑا بھائی ہے اور تجھے اس کی عزت واحترام کرنا واجب ہے۔''

یعقوب اپنی ماں کی باتوں کو سن کر رویا اور اس کی فرمانبرداری کی۔ اس نے راستے میں عیسو کو ملنے کے لئے قاصد بھیجے اور ویسا ہی کرنے کو کہا جیسے اس کی ماں نے حکم دیا تھا۔ یہ قاصد عیسو اور اس کے ساتھیوں سے ملے اور ویسا ہی کیا اور کہا جیسا یعقوب نے انہیں حکم دیا تھا لیکن عیسو نے انہیں فخر سے جواب دیا کہ:

''نہیں نہیں، میں سچائی سن چکا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یعقوب لابن کے ساتھ کیسے پیش آیا۔ کیسے اس نے اپنے رشتہ دار کی مہربانی کی تلافی کی جس نے اسے بیویاں اور چیزیں دیں اور وہ کیسے اپنے ساتھ لابن کے بچوں کو بھگا لایا تاکہ وہ اس کے قیدی رہیں۔ اس نے نہ صرف لابن کو بلکہ مجھے بھی دو دفعہ دھوکا دیا۔ اس لئے میں اسے ملنے آیا ہوں تاکہ اس سے بدلہ لوں، جس کے لئے میں نے بیس سال انتظار کیا ہے۔''

جب یہ باتیں یعقوب کو بتائی گئیں تو وہ بہت پریشان ہوا۔ اسے کسی سے بھی مدد کی توقع نہیں تھی۔ پورے دل کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو خدا کے سامنے انڈیلا اور سنجیدگی سے اپنے لئے اور اپنے سب لوگوں کے لئے اس مشکل سے رہائی کے لئے دعا کی۔

تب یعقوب نے اپنے لوگوں اور اپنے ریوڑوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ ایک حصہ اس نے ابراہیم کے نوکر، دمشق کے الیعاذر کے ماتحت اپنے بیٹیوں کے ساتھ رکھا اور دوسرا الیعاذر کے بیٹے الینس اور اپنے بیٹوں کے ماتحت رکھا اور اس نے حکم دیا کہ:

''آگے سفر جاری رکھو اور اتفاقاً اگر ایک حصہ شکست کھائے تو دوسرا بچ سکتا ہے۔''

تب، جب وہ عیسو سے ملا وہ اس کے سامنے سات بار زمین تک جھکا اور خدا نے اس کے بھائی کی نظروں میں اسے مقبول ٹھہرایا۔ عیسو کی نفرت ختم ہو گئی اور طبعی محبت نے اس پر غلبہ پایا اور اس نے یعقوب کو زمین پر سے اٹھایا اور اسے گلے لگایا اور چوما۔

یعقوب نے شکم کے سامنے اپنے سارے خاندان کے ساتھ ڈیرے لگائے اور زمین کے جس قطعہ پر اس نے اپنا خیمہ کھڑا کیا تھا، اسے اس نے شکم کے باپ حمور کے بیٹوں سے چاندی کے سو سکے دے کر خرید لیا۔

یہاں اس نے اپنا گھر بنایا اور پندرہ مہینوں تک امن و امان میں رہا۔

تب شکم کے باشندوں نے ایک بڑی ضیافت کا اہتمام کیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر ناچنے، گانے اور ہر طرح کی خوشی کا انتظام تھا اور اس زمین کی سب لڑکیاں احتراماً اس ضیافت میں شرکت کرتی تھیں اور یعقوب کی بیویوں راخیل اور لیاہ اور اس کی بیٹی دینہ کو اس خوشی کے منظر کو دیکھنے کی بڑی خواہش تھی اور وہ اکٹھی اس جگہ پہنچیں جہاں ضیافت منعقد ہو رہی تھی۔ اس شہر کے سب امیر لوگ وہاں حاضر تھے اور بادشاہ کا بیٹا شکم بھی ان میں شامل تھا

ایسا ہوا کہ اس نے دینہ کو دیکھا اور فوراً اس کی خوبصورتی

اور سیدھی سادھی شخصیت کا مداح ہوگیا۔ اس نے تحقیق کی کہ وہ کون ہے اور اس نے سنا کہ وہ عبرانی یعقوبؑ کی بیٹی ہے جس نے ابھی اپنے باپ کی زمین پر قیام کیا ہے۔ اس کا عشق بہت بڑھ گیا اور موقع کی تلاش میں تھا اور وہ اس خوف زدہ لڑکی کو زبردستی اٹھا کر اپنے گھر لے گیا۔

راحیلؑ اور لیاہؑ جلدی سے گھر پہنچیں اور اس واقعہ کی اطلاع یعقوبؑ کو دی۔ اس نے فوراً بارہ آدمی شکمؑ کے گھر لڑکی کو لانے کے لئے بھیجے لیکن شہزادے کے ملازموں نے ان کے ساتھ گستاخی کی۔

اس دوران میں شکمؑ نے اپنے باپ کے پاس ایک قاصد بھیجا اور اس سے درخواست کی کہ یعقوبؑ کے پاس جائے اور دینہؑ کو اس کی بیوی ہونے کے لئے مانگے۔ بادشاہ اس معاملہ سے بہت ناخوش ہوا اور اپنے بیٹے کو طلب کیا اور اس سے کہا کہ ''کیا تجھے ہماری زمین کی لڑکیوں میں سے کوئی بیوی ہونے کے لئے نہیں ملی؟ تو نے کیوں اس عبرانی دوشیزہ کی خواہش کی جو تیری نسل کے درمیان اجنبی ہے۔''

شکمؑ نے اپنے باپ کو جواب دیا کہ ''وہ میری آنکھوں کو بھلی لگتی ہے۔'' اور اس نے اپنے باپ کو مکمل طور پر اس کنواری کے لئے اپنی محبت کے ساتھ متاثر کیا اور آخرکار بادشاہ اس قبیلے کے سردار یعقوبؑ سے ملنے کے لئے رضامند ہوگیا اور اس کے ساتھ شادی کرانے کی حامی بھرلی۔

اب جب یعقوبؑ کے بیٹے گھر واپس آئے اور اس واقعہ کے بارے اور اس ظلم کے بارے میں جو ان کی اکلوتی بہن کے ساتھ ہوا تھا سنا تو ان کے دل برہمی سے بھڑک رہے تھے ''اس جرم کی سزا موت ہے'' انہوں نے پکار کر کہا: ''ہماری بہن کے ساتھ گناہ کیا گیا ہے جس کا خدا نے نوحؑ اور اس کے بچوں کو نپٹنے سے آگاہ کیا تھا اگر وہ ایسی زندگی کی خواہش کریں۔ ہمارے گھر کی اس بے حرمتی کی سزا موت ہوگی۔ اس کی، اس کے خاندان کی اور سارے شہر کی موت ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔''

جب یعقوبؑ کے بیٹے اس طرح بول رہے تھے تو شکمؑ کا باپ حمورؑ اندر داخل ہوا اور یعقوبؑ سے مخاطب ہوا:

''میرا بیٹا تیری بیٹی کو اپنی بیوی بنانے کی خواہش رکھتا ہے، اس لئے میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اسے مجھ کو دے دے اور تیرے لوگ ہماری زمین کی لڑکیوں سے شادی کریں ہمارا ملک وسیع ہے اور یہ تیرے سامنے ہے۔ اس میں خوشی سے تو بودوباش اور تجارت کر، اگر تو ایسا کرنا چاہتا ہے تو میرے بیٹے کی خواہش پوری کرنے کی حامی بھر۔''

جیسے ہی حمورؑ نے اپنی بات ختم کی اس کا بیٹا شکمؑ اندر داخل ہوا اور اپنے باپ کے بیان کو جاری رکھا:

''مجھ پر اپنے کرم کی نگاہ کریں۔'' اس نے اپنے سامنے کے آدمیوں سے کہا ''مجھے وہ دوشیزہ بیوی ہونے کے لئے دیں اور جتنا جہیز تم طلب کرو میں خوشی سے دوں گا۔''

شمعونؑ اور لاویؑ اپنی بہن کے ساتھ اس غلط کام کی سزا انہیں دینے کے لئے ایک مکمل منصوبہ بنانے کی خواہش رکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے چالاکی سے شکمؑ اور اس کے باپ کو جواب دیا:

''جو تو نے ہم سے کہا ہے، ہم اس پر غور کریں گے اور ہماری بہن تو تمہارے ہاتھوں میں ہے، ہمیں وقت دے تاکہ ہم اپنے دادا اسحاقؑ سے مشورہ کرسکیں۔ وہ عقلمند ہے اور جانتا ہے کہ اس طرح کے معاملے میں کیا کرنا چاہئے۔ اُس کے فیصلے کے مطابق ہم عمل کریں گے۔''

شکمؔ نے اس تجویز کو مان لیا اور اپنے باپ کے ساتھ یعقوبؔ کے گھر سے چلا گیا۔

جب وہ چلے گئے تو یعقوبؔ کے بیٹوں نے اس ظلم کا بدلہ لینے کے لئے دوبارہ ان آدمیوں اور شہر کے ان آدمیوں کو مارنے کا فیصلہ کیا جنہوں نے یہ کام کرنے میں اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

شمعونؔ نے کہا کہ ''میری نصیحت کو سنو۔ ہم ان آدمیوں سے کہیں گے،' کہ ہمارے خدا نے ہمارے ساتھ ختنے کا عہد باندھا ہے اور ہم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو انہیں نہیں دے سکتے جو اس عہد میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہم ہیں اگر تم ویسے ہی ہو جاؤ تو ہم ایسا کرنے کے لئے راضی ہو جائیں گے، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہم اپنی بہن کو لے لیں گے اور تمہارے درمیان سے چلے جائیں گے' تب جب وہ کمزور اور تکلیف میں ہوں گے تو ہم ان پر حملہ کریں گے اور ان کے سب مردوں کو تلوار سے مار دیں گے۔''

یہ نصیحت اس کے بھائیوں کو بھلی لگی اور جب شکمؔ اور حمورؔ دوبارہ ان کا فیصلہ سننے کے لئے آئے تو انہوں نے اسحاقؔ کے ساتھ مشورے کا باضابطہ اعلان یہ کہتے ہوئے کیا کہ ان کے دادا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کے لئے اپنی بہن کو نامختون آدمی کو دینا ہمیشہ کے لئے ان کے لئے ایک شرمناک بات ہوگی۔

تب شکمؔ اور اس کے باپ نے شہر کے پھاٹک پر لوگوں کو جمع کیا اور انہیں اسرائیلیوں کے بیان کے متعلق بتایا اور اسے قبول کرنے کے لئے ان سے مشورہ کیا۔

سب شہری اپنے بادشاہ کی خوشی کے لئے پیرؔد کے بیٹے، حدکم، حمورؔ کے باپ اور اس کے چھ بھائیوں کو بچانے کے لئے راضی معلوم ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے یعقوبؔ اور اس کے بیٹوں کو حقیر جانا اور اپنے شہر کی عورتوں کے دفاع کے لئے اپنے بچوں کو اس عمل سے گزرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

''تمہیں شرم آنی چاہئے کہ تم نے ایسا کام کرنے کے لئے خیال کیا'' انہوں نے کہا ''کیا کنعانیوں کی لڑکیاں تمہاری بیویاں ہونے کے لئے کافی نہیں تھیں کہ تم نے اس عبرانی کی لڑکی سے شادی کرنے کی خواہش کی، جو ہمارے درمیان اجنبی ہے۔'' اس جلد بازی کے کام سے بچو کیونکہ تیرا باپ کبھی تجھے ایسا کرنے کی ہدایت نہیں دے گا اور یہ کام کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ تو اپنے کنعانی بھائیوں کو کیا جواب دے گا جب وہ تجھ سے اس حماقت کی وجہ پوچھیں گے؟ اور تو کیسے اپنے بھائیوں، حامؔ کے بچوں کی نظروں کا سامنا کرے گا، جب وہ یہ کہیں گے کہ شکمؔ ایک عبرانی عورت کے لئے اپنے باپ اور شہر کے سب باشندوں کے ساتھ ایک گھناؤنے جرم کا مرتکب ہوا۔ تو کدھر بھاگ کر جائے گا؟ تو کہاں اپنی شرمندگی کو چھپانے کے قابل ہوگا؟ ہم اس نازیبا جوئے میں نہیں بندھیں گے جو تو ہم پر اپنی مرضی سے لادتا ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کو اکٹھا کریں گے اور ہم تجھے شکست دیں گے اور ہمیشہ کے لئے مار دیں گے۔''

حمورؔ اور شکمؔ نے بغیر سوچے سمجھے آگے بڑھنے کی غلطی کیلئے افسوس کا اظہار کرنا شروع کیا لیکن انہوں نے جواب دیا۔

''یہ نہ سوچو کہ ہم نے ایسا اس لئے کیا کہ ہم عبرانیوں سے محبت کرتے ہیں نہیں بلکہ محض ان کی آنکھوں کو اندھا کرنا اور ان کی بیٹی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انتظار کرو جب تک ہم اس عہد سے نہ گزر جائیں اور پھر وہ اور ان کا سب کچھ ہمارا ہوگا اور اپنی خوشی کے مطابق انہیں استعمال کریں گے۔''

دینہؔ نے اس ساری بحث کو سنا اور اس نے ایک لونڈی کو اپنے باپ کے گھر اسے اور اپنے بھائیوں کو شکمؔ کے منصوبے کی اطلاع دینے بھیجا۔

شمعونؔ اور لاویؔ نے ''کائنات کے خداوند خدا کی حیات'' کی قسم کھائی اور کہا کہ ''کل ہم ان لوگوں پر حملہ کریں گے اور ہمارے غصے کے باعث کوئی چیز نہ بچے گی۔''

اگلے دن، وہ اپنے ارادے کو پورا کرنے کے لئے اٹھے اور ناگہان ان لوگوں پر آ پڑے جب وہ ختنے کے باعث درد میں مبتلا تھے اور یعقوبؔ کے بیٹوں نے حمورؔ اور شکمؔ اور شہر کے سب باشندوں کو قتل کر دیا اور اپنی بہن دینہؔ کو اپنے گھر لے آئے۔

جب یعقوبؔ نے ان کی جلد بازی کے اس کام کو جانا تو وہ بہت غم زدہ، ناراض اور خوف زدہ ہوا۔

''تم نے یہ میرے ساتھ کیا کیا؟'' اس نے کہا۔

''میں نے سوچا اس ملک میں مجھے آرام ملا ہے اور اب جب ان لوگوں کے رشتے دار سنیں گے کہ تم نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے تو وہ مجھ پر آ پڑیں گے اور مجھے اور میرے گھر کو تباہ کر دیں گے۔''

لیکن اس کے بیٹوں نے جواب دیا کہ

''یہ سب شکمؔ کے دروازے پر لیٹے ہوئے تھے۔ کیا ہم اس بے اخلاقی اور ظالمانہ رویہ کو خاموشی سے سہہ لیتے؟''

سنتالیس آدمی عبرانیوں نے قتل کئے اور ان کی عورتوں کو انہوں نے غلام بنا لیا۔

اور ایسا ہوا کہ جب شمعونؔ اور لاویؔ نے شکمؔ کے شہر کو چھوڑا تو دو آدمی جو چھپے ہوئے تھے، جلدی سے تھاپناؔ کے شہر کو گئے اور اس کے بادشاہ اور اس کے سب باشندوں کو یعقوبؔ کے بیٹوں کے بارے میں بتایا جو انہوں نے شکمؔ میں کیا۔ بادشاہ نے یہ یقین کرنے سے انکار کیا کہ کیسے دس آدمی ایک شہر پر غالب آ سکتے ہیں اور اس نے تحقیق کرنے کے لئے کہ یہ بات درست ہے شکمؔ میں اپنے قاصد بھیجے اور بادشاہ نے کہا کہ ''نمرودؔ کے دور میں بھی ایسا کبھی نہیں ہوا جب آدمی طاقتور تھے اور اس طرح ہونا ناممکن ہے''

جب اس کے قاصد واپس آئے تو انہوں نے شکمؔ کے بارے میں سب کچھ بتایا اور انہیں وہاں کی روتی ہوئی عورتوں کے بارے میں بھی اطلاع دی۔ تب بادشاہ نے اپنے آدمیوں کو جمع کیا اور کہا کہ ''اپنے آپ کو تیار کرو اور ان عبرانیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے جاؤ۔ ہم ان کے ساتھ ویسا ہی کریں گے جیسے انہوں نے ہمارے شکمؔ کے بھائیوں کے ساتھ کیا ہے۔''

لیکن اس کے امراء نے اس سے باتیں کیں اور کہا کہ:

''ہم اکیلے اپنے لوگوں کے ساتھ ان عبرانیوں پر غالب نہیں آ سکتے کیونکہ دس آدمیوں نے شہر تباہ کر دیا اور ان کے خلاف ایک آدمی بھی کھڑا ہونے کے قابل نہیں تھا۔ آؤ ہم اپنے اردگرد کے بادشاہوں کو مدد کے لئے لیں اور پھر شاید ہم ان کے ساتھ لڑنے کے قابل ہو سکیں۔''

یہ نصیحت بادشاہ کو بھلی معلوم ہوئی اور اس نے اموریوں کے بادشاہوں کو یعقوبؔ کے بیٹوں کی حرکت کے متعلق اطلاع دی۔ یہ بادشاہ ان کے اردگرد رہتے تھے۔ بادشاہ نے ان کو ویسی ہی سزا دینے کے لئے ان بادشاہوں سے مدد کی درخواست کی۔

اموریوں نے اس کی درخواست کا جواب دیا اور دس ہزار آدمی جمع ہوئے اور انہوں نے یعقوبؔ کے بچوں سے لڑنے کے لئے سفر شروع کیا۔

یعقوبؔ اس سے بہت خوف زدہ ہوا اور دوبارہ اپنے بیٹوں کو ان کی جلد بازی پر ملامت کی۔

تب یہوداہؔ اپنے باپ سے بولا اور کہا کہ:

’’کیا شمعونؔ، لاویؔ اور ہم باقیوں نے بغیر کسی وجہ کے یہ کام کیا؟ انہوں نے ہماری بہن کے ساتھ ظلم کیا اور ہمارے گھر کی پاکیزگی کی بے حرمتی کی اور ہمارے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اس سبب سے کیا خداوند نے اس شہر کو ہمارے ہاتھوں سے رہائی دی۔ پھر خوف کس لئے؟ تو کیوں اپنے دل میں اپنے بیٹوں کے خلاف ناخوش اور غم زدہ ہوتا ہے؟ جیسے خدا نے شکمؔ کے آدمیوں کو ہمارے ہاتھوں میں کر دیا ویسے ہی خدا ہمیں ان اموریوں سے رہائی دے گا جو ہمارے خلاف چلے آتے ہیں۔ اے ہمارے باپ اطمینان رکھ! خوف نہ کر بلکہ خداوند ہمارے خدا سے دعا کر کہ وہ ہماری حفاظت کرے اور ہمیں طاقت سے ہمارے دشمنوں سے رہائی دے۔‘‘

تب یہوداہؔ نے اپنے نوکروں کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور دریافت کرو کہ کتنے آدمی ان کے خلاف لڑنے کو آ رہے ہیں، پھر وہ شمعونؔ اور لاویؔ سے مخاطب ہوا اور انہیں کہا کہ:

’’اپنے آپ کو تیار کرو اور سُورماؤں کی طرح کاروائی کرنا۔ خداوند ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہر آدمی اپنی تلوار اور اپنی کمان سے کمر بستہ ہو اور آسمان کے خدا پر توکل رکھے، ہم ان اموریوں سے لڑیں گے اور رہائی پائیں گے۔‘‘

یعقوبؔ کے بیٹوں اور ان کے نوکروں اور اسحاقؔ کے نوکروں نے جو حبرونؔ میں رہتے تھے اپنے آپ کو جنگ کے لئے تیار کیا اور اسحاقؔ نے جو ان کے گھروں کا سردار تھا، ان الفاظ میں ان کی کامیابی کے لئے خدا سے دعا کی:

’’اے خداوند خدا تو نے میرے باپ کے ساتھ کلام کیا اور اس سے یہ کہتے ہوئے وعدہ کیا کہ ’میں تیری نسل کو آسمان کے ستاروں کی مانند بڑھاؤں گا‘ تو نے یہ وعدہ مجھے بھی یاد دلایا اور اب دیکھ، کنعانؔ کے لوگ میرے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے آتے ہیں۔ اے کائنات کے خداوند خدا ان بادشاہوں کے مقصد کو بدل ڈال، ایسا ہو کہ میرے بچوں کی دہشت ان پر چھا جائے اور ان کا غرور عاجزی میں بدل جائے۔ یہاں تک کہ وہ پسپا ہو جائیں اور بغیر خون بہائے وہ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ میرے بچوں اور ان کے نوکروں کو ان بادشاہوں کی طاقت سے رہائی دینا کیونکہ تیرا ہاتھ قوی، طاقتور اور قدرت والا ہے۔‘‘

یعقوبؔ نے بھی اسی مقصد کے لئے سنجیدگی سے خداوند سے دعا کی۔ جب اموری یعقوبؔ کے بیٹوں اور ان کے لشکر کے قریب آئے تو بادشاہوں اور امراء نے حملہ کرنے سے پہلے آپس میں مشورہ کیا کیونکہ ان کے دل خوف سے آزاد نہیں تھے اور عبرانیوں کی دہشت ان پر چھائی ہوئی تھی۔ خداوند نے اسحاقؔ اور یعقوبؔ کی دعاؤں کا جواب دیا اور ان پر خوف و دہشت بڑھتا گیا اور آخر کار انہوں نے آپس میں اظہار کرنا شروع کیا اور یہ باتیں انہوں نے آپس میں کیں جو ان کے دلوں میں گونج رہی تھیں۔

’’ہم ان عبرانیوں سے لڑنے کے لئے بیوقوفی سے کام لے رہے ہیں اور ہم اپنی ہی موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ دس آدمی شکمؔ کے باشندوں پر غالب آئے اور اب یہ دس آدمی اپنے سب نوکروں کے ساتھ ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ ان کا خدا ان سے خوش ہوتا ہے اور وہ اس کی خاص حفاظت کے نیچے رہتے ہیں۔ دوسری قوموں کے دیوتا اس طرح کا کام کرنے کے قابل نہیں ہیں جس طرح ان کا خدا اپنے پسندیدہ لوگوں کے لئے کرتا ہے۔ کیا نمرودؔ نے ان کے باپ ابرامؔ کی نسل ختم کرنے کے لئے جدوجہد نہ کی اور کیا ان کے خدا نے اسے آگ کی بھٹی سے رہائی نہیں دی؟ کیا اسی ابراہیمؔ نے چار بادشاہوں کو شکست نہیں دی جو اس کے رشتہ دار لوطؔ کو اٹھا لے گئے تھے جو سدومؔ میں رہتا تھا؟ ان کا خدا طاقتور ہے، وہ ان سے خوش ہوتا ہے اور وہ انہیں ہم پر فتح دے گا، اسی یعقوبؔ کو اس نے عیسوؔ اور چار سو آدمیوں سے رہائی دی۔ کیا یہ

دس آدمی آسمانی مدد کے بغیر اس شہر کو تباہ کر سکے؟ یہاں ہم ان کے مقابلے میں سینکڑوں گنا ہیں، اگر ہم ان سے لڑیں گے تو ہم شکست کھائیں گے کیونکہ ہم ان کے خلاف نہیں لڑتے ہیں بلکہ ان کے خدا کے خلاف لڑتے ہیں۔ آؤ ہم واپس مڑ جائیں اور ان پر حملہ نہ کریں۔''

ایک ایک کر کے اموریوں کے بادشاہ پیچھے ہٹتے گئے اور یعقوبؑ کو تنگ کئے بغیر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ عبرانی حملہ کرنے کے انتظار میں شام تک اسی حالت میں رہے لیکن جب اموری نہ آئے تو وہ واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔ تب خداوند یعقوبؑ پر ظاہر ہوا اور کہا کہ:

''اٹھ بیت ایل کو جا اور وہیں رہ اور خدا کے لئے ایک مذبح بنا جس نے تجھے اور تیرے بچوں کو اس مشکل سے رہائی دی'' اور یعقوبؑ اور اس کے بیٹے خدا کے حکم کے مطابق بیت ایل کو روانہ ہوئے۔

یعقوبؑ کی عمر ننانوے سال تھی اور وہ بیت ایل میں رہتا تھا، جسے پہلے لوز کہتے تھے اور چھ ماہ کے بعد رفقہ کی دائی دبورہؑ مر گئی اور یعقوبؑ نے اسے بیت ایل کی اترائی میں بلوط کے درخت کے نیچے دفن کیا۔ اس وقت یعقوبؑ کی ماں بیت ایل کی بیٹی رفقہ بھی مر گئی اور مکفیلہ کی غار میں دفن ہوئی۔ جب یعقوبؑ کی عمر ایک سو سال تھی تو خداوند اس پر ظاہر ہوا اور اس کا نام ''اسرائیل'' رکھا۔ تب اس نے اپنے باپ اسحاقؑ کے ساتھ رہنے کے لئے اپنے خاندان کے ساتھ حبرون کی طرف سفر کیا۔ اس سفر کے دوران اس کی بیوی راخلؑ پینتالیس سال کی عمر میں وفات پا گئی اور یعقوبؑ اور اس کا خاندان کنعانؑ کی زمین میں اسحاقؑ کے ساتھ رہا جیسے ان کے باپ ابراہیمؑ کے خدا نے حکم دیا تھا۔

4- یوسفؑ کی جوانی اور مصرؑ میں سرفرازی

یعقوبؑ اور راحیلؑ کے بیٹے یوسفؑ نے شکمؑ کی جنگ میں حصہ نہیں لیا کیونکہ ابھی وہ بچہ تھا۔ لیکن جوانی میں وہ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ شرکت کرتا تھا۔ تاہم وہ ان کی عظمت کے ہم سر ہونے کی خواہش کا تجربہ رکھتا تھا اور اس نے محسوس کیا کہ اس کی شہرت ان کی عظمت کے مقابلے میں بہتر ہوگی۔ اس کا باپ اسے بہت پیار کرتا تھا کیونکہ وہ اس کے بڑھاپے کا بیٹا تھا اور پیار کی نشانی کے طور پر اسے ایک بوقلمون قبا بھی بنوا دی جس میں کئی رنگ تھے۔ اس خاص نشان کے فرق نے یوسفؑ کی برتری کے احساس میں اور اضافہ کر دیا اور جب وہ اپنے بھائیوں کے کاموں میں غلطی پاتا تو وہ اپنے باپ کو خبر دیتا اور جلد ہی اس نے ان سے دشمنی مول لے لی اور وہ اس کے ساتھ اچھے انداز سے بات بھی نہ کرتے تھے۔

جب یوسفؑ سترہ سال کی عمر کا تھا تو اس نے ایک خواب دیکھا جو اس کے بھائیوں سے تعلق رکھتا تھا۔

''کیا'' انہوں نے پکار کر کہا کہ ''کیا تم ہمیں بتانا چاہتے ہو کہ تم ہم پر حکومت کرو گے۔''

تب یوسفؑ نے یہ خواب اپنے باپ کو بتایا جس نے اسے غور سے سنا اور اپنی بڑی محبت میں اسے چوما اور اسے برکت دی اور جب یعقوبؑ کے دوسرے بیٹوں نے اپنے باپ کی اس حرکت کو سنا تو انہوں نے یوسفؑ سے اور زیادہ بغض رکھا۔ لیکن جب ان کو دوسرا خواب بتایا گیا جو یوسفؑ نے بیان کیا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستاروں نے اسے سجدہ کیا تو ان کا غصہ انتہاء کو پہنچ گیا بلکہ یعقوبؑ نے خود محسوس کیا اور اس بلند نظر خواب دیکھنے والے کو جھڑکا۔

اور وقت گزرتا گیا، ایک دن یعقوبؔ کے بیٹے اپنے باپ کی بھیڑ بکریاں چرانے باہر لے گئے اور دور چلے گئے کافی وقت گزرنے پر یعقوبؔ کو ان کے دفاع کے لئے پریشانی ہوئی۔ اس نے سوچا شاید شکم کے آدمیوں کو جنگ کے لئے مدد مل گئی ہو اور اس کے بیٹوں سے بدلہ لینے کے لئے انہیں مارا ہو جب وہ اس شہر میں پہنچے ہوں۔

اس لئے یعقوبؔ نے یوسفؔ کو بلایا اور اسے کہا کہ:

''تیرے بھائی شکم میں بھیڑ بکریاں چرا رہے ہونگے اور وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ جاؤ اور ان کو تلاش کرو اور ان کی خبر مجھے لا کر دو۔''

یوسفؔ کچھ وقت تک شکم کے آس پاس اپنے بھائیوں کو تلاش کرتا رہا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ انہیں تلاش کرنے کے لئے کس طرف جانا ہے اور جب ایک شخص نے اسے میدان میں ادھر ادھر آوارہ پھرتے پایا تو یہ دیکھ کر اس شخص نے اس سے پوچھا کہ ''تو کیا ڈھونڈتا ہے؟'' یوسفؔ نے جواب دیا کہ ''میں اپنے بھائیوں کو ڈھونڈتا ہوں ذرا مجھے بتا دے کہ وہ بھیڑ بکریوں کو کہاں چرا رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا کہ ''وہ یہاں سے چلے گئے کیونکہ میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ چلو ہم دوتانؔ کو جائیں۔''

جب یوسفؔ کے بھائیوں نے اسے دور سے اپنی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے آپس میں مل کر اسے قتل کرنے کا منصوبہ باندھا۔

شمعونؔ نے کہا کہ ''دیکھو، خوابوں کا دیکھنے والا آرہا ہے۔ آؤ اب ہم اسے مار ڈالیں اور بیابان کے کسی گڑھے میں ڈال دیں اور جب ہمارا باپ اس کے متعلق پوچھے گا تو بتا دیں گے کہ اسے کوئی درندہ کھا گیا۔''

لیکن جب روبینؔ نے یہ باتیں سنیں تو ان سے کہا کہ ''نہیں، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ہمارا باپ ہمیں اس جرم کے لئے کبھی معاف نہیں کرے گا بلکہ اسے کسی گڑھے میں ڈال دو اور وہیں اسے مرنے دو لیکن اس کا خون نہ بہاؤ''

روبینؔ نے یہ اس مقصد کے لئے کہا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اسے ان کے ہاتھ سے بچا کر اس کے باپ کے پاس سلامت پہنچا دے۔

جب اس تجویز کے مطابق یوسفؔ کو گڑھے میں ڈال دیا گیا تو وہ اونچی آواز میں اپنے بھائیوں سے یہ کہتے ہوئے چلایا کہ:

''تم کیا کر رہے ہو؟ تم اس طرح مجھ سے کیوں پیش آ رہے ہو؟ میں نے کیا کیا ہے؟ میرا کیا گناہ ہے؟'' کیا تم خداوند کا خوف نہیں رکھتے کہ یہ کام کرتے ہو، کیا میں یعقوبؔ کا بیٹا اور تمہارا گوشت اور خون نہیں ہوں؟

روبینؔ، یہوداہؔ، لاویؔ، شمعونؔ' وہ چلایا ''او . . . یعقوبؔ کے بیٹوں مجھ پر رحم کرو اور مجھے اس گڑھے سے نکالو! اگر میں نے تمہارے خلاف کوئی گناہ کیا ہے تو اپنے باپ ابراہیمؔ، اسحاقؔ اور یعقوبؔ کے اصولوں کو یاد کرو، جنہوں نے یتیموں پر رحم کیا، بھوکوں کو کھانا کھلایا، پیاسوں کو پانی پلایا اور ننگوں کو کپڑے پہنائے اور کیا تم اپنے ہی گوشت اور خون پر رحم نہ کرو گے۔'' اگر میں نے تمہارے خلاف گناہ کیا ہے تو اپنے باپ یعقوبؔ کی خاطر مجھ پر ترس کھاؤ۔''

اس کے بھائی گڑھے کے پاس سے چلے گئے اور اس کے چلانے کو نہ سنا اور وہ کھانا کھانے بیٹھے، جب وہ کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے اس کے بارے میں آخری فیصلہ کرنے کے لئے مشورہ کیا کہ اسے ایسے ہی گڑھے میں چھوڑ دیں یا اسے قتل کر دیں یا اس کے باپ کے پاس اسے جانے دیں۔

جب وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ انہوں نے اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ دیکھا جو مصر کو جار ہا تھا اور یہوداہ نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ ''ہمیں اپنے بھائی کو مارنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ آؤ ہم اسماعیلیوں کے اس قافلے کے ہاتھ اسے بیچ دیں اور وہ اسے اپنی مرضی سے جہاں چاہیں لے جائیں اور شاید وہ زمین کے لوگوں کے درمیان ہلاک ہو جائے لیکن ہمارے ہاتھ اس کے خون سے بچے رہیں گے۔''

وہ اس بات پر متفق ہوئے اور یوسفؑ کو اسمٰعیلیوں کے ہاتھ بیچنے کا فیصلہ کیا۔

اور یوں ہوا کہ جب وہ اس مسئلے پر بات چیت کر رہے تھے تو مدیانیوں کا ایک قافلہ پانی کے کنویں کی تلاش کر رہا تھا، وہ اتفاقاً اس گڑھے کے پاس پہنچے جس میں یوسفؑ تھا اور وہ اس میں ایک خوبصورت اور جوان بچے کو دیکھ کر حیران ہوئے۔ انہوں نے یوسفؑ کو گڑھے سے نکالا اور اسے اپنے ساتھ لیکر جانے لگے اور جیسے ہی وہ یعقوبؑ کے بیٹوں کے پاس سے گزر رہے تھے انہوں نے انہیں دیکھا اور بلایا۔

''ٹھہرو، تم کیا کر رہے ہو، تم ہمارے غلام کو کیوں لے جا رہے ہو، جسے ہم نے نافرمانی کی وجہ سے گڑھے میں ڈالا تھا۔ ادھر آؤ اور اسے ہمیں دو۔'' مدیانیوں نے جواب دیا کہ ''کیا وہ تمہارا غلام ہے؟ کیا وہ تمہاری خدمت کرتا ہے؟ یہ اس کے برعکس ہے کیونکہ وہ تم سے زیادہ جوان اور قابل دکھائی دیتا ہے۔ ہم نے بچے کو گڑھے میں سے پایا ہے ہم اسے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔''

یعقوبؑ کے بیٹوں نے دوبارہ کہا کہ ''ہمارا غلام ہمیں دے دو ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے۔''

مدیانیوں نے اپنے ہتھیار نکال لئے اور خون بہانے کے لئے تیار تھے۔

شمعونؑ نے کہا کہ ''دیکھو، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے سارے شہر کو قتل کیا؟ اور اگر تم نے ہمارا غلام واپس نہ کیا تو ہم تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا ہم نے شکم کے شہر کے ساتھ کیا۔''

یہ باتیں سن کر مدیانیوں نے اپنے لہجے کو درست کیا اور دوستانہ رویہ اختیار کیا۔

انہوں نے پوچھا کہ ''تم اس نافرمان غلام کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس کو ہمیں بیچ دو ہم تمہیں اتنی ہی قیمت دیں گے جتنی تم مانگو گے۔''

سودے بازی کے بعد یعقوبؑ کے بیٹوں نے اپنی بھائی یوسفؑ کو مدیانیوں کے ہاتھ چاندی کے بیس سکوں میں بیچ دیا اور روبنؑ اس وقت وہاں نہیں تھا نہیں تو وہ ان کے مقصد کو تبدیل کر دیتا۔

مدیانی یوسفؑ کو اپنے ساتھ لے گئے اور وہ جلعاد کی طرف روانہ ہوئے۔ جیسے ہی انہوں نے سفر شروع کیا، انہوں نے اپنی خریداری پر افسوس کا اظہار کیا اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ''دیکھو، بچہ دیکھنے میں قابل ہے، شک ہے کہ جن آدمیوں سے ہم نے یہ بچہ خریدا ہے انہوں نے اسے عبرانیوں کی زمین سے اٹھایا ہو اور اگر اس کی تلاش کی گئی اور وہ ہمارے ہاتھوں میں پایا گیا تو یقیناً ہماری موت ہوگی۔''

جب وہ یہ باتیں کر رہے تھے، اسماعیلیوں کا قافلہ جسے یعقوبؑ کے بیٹوں نے دیکھا تھا، مدیانیوں کے قریب آیا اور انہوں نے انہیں بلوایا اور یوسفؑ کو اسی قیمت پر انہیں بیچ دیا اور وہ اس خوف سے خلاصی پانے پر بہت خوش ہوئے جس نے انہیں پکڑ رکھا تھا۔

اسمٰعیلیوں نے یوسفؑ کو اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار کیا اور اسے مصر میں اپنے ساتھ لے گئے۔ یوسفؑ اس

سفر کے دوران بہت تلخی سے رویا یہ سوچتے ہوئے کہ ہر قدم اسے اپنے باپ کے گھر سے دور لے جارہا ہے اور اس کے پیچھے امید کے دروازے مضبوطی سے بند ہورہے ہیں۔ اسمعیلی اس کی آہوں اور رونے کے باعث اسے جھڑکتے اور اس کے ساتھ ظالمانہ رویہ رکھتے تھے۔

اپنے راستے میں وہ اس جگہ سے گزرے جہاں یوسفؑ کی ماں دفن تھی۔ یوسفؑ اس جگہ کو جانتا تھا اور وہ اپنی ماں کی قبر پر بیٹھ گیا اور سخت اذیت میں آہ وزاری سے اپنا اظہار کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ:

''میری ماں... او... میری ماں... اپنی قبر سے نکل اور اپنے بیٹے کی طرف دیکھ! وہ غلام ہونے کے لئے بیچا گیا ہے اور کوئی آنکھ اس پر ترس کھانے والی نہیں ہے۔ اٹھ اور اپنے بیٹے کی طرف دیکھ اور اس کی مشکل اور تکلیف کے لئے اس کے ساتھ رو! او... میری ماں... مجھے جواب دے! اپنی نیند سے جاگ اور اپنے بیٹے کے لئے میرے بھائیوں کے خلاف باز و اٹھا! میری قبا انہوں نے اتاری اور انہوں نے مجھے اس بندھن میں ڈال کر ان کے حوالے کیا۔ مجھے دو دفعہ بیچا گیا اور مجھے میرے باپ سے، ہر رحم دل سے اور ہر ترس کھانے والی آنکھ سے الگ کر دیا گیا۔ اٹھ میری ماں اور خدا کو پکار! دیکھ، میری ماں، ابدی خدا میرا انصاف کرے گا اور وہی سزا دے گا! اپنی نیند سے جاگ، میری ماں، میرا باپ جو سخت غم میں مبتلا ہے اسے باتوں سے تسلی دے اور اسے خوشی کی خبر دے تا کہ اس کا دل دوبارہ زندہ ہو جائے۔ اٹھ میری ماں اور اپنے بیٹے کی طرف دیکھ!''

اسمعیلی یوسفؑ کو ڈراتے دھمکاتے ہوئے اس کی ماں کی قبر سے لے گئے۔ تب یوسفؑ نے ان سے کہا کہ ''میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ مجھ پر مہربانی کرو اور مجھے میرے باپ کے گھر میں جانے دو اور وہ تمہیں امیر کر دے گا۔''

لیکن وہ ہنسے اور اسے جواب دیا کہ:

''کیا تم غلام نہیں ہو؟'' ''تیرا باپ کون ہے؟ تو ایک غلام ہے بلکہ ایک نافرمان غلام ہے، تیری کوئی قدر و قیمت ہے، تُو دو دفعہ بیچا نہیں گیا ہے؟''

یوسفؑ رویا اور وہ بیمار پڑ گیا اور اس کے مالکوں نے کہا کہ:

''دیکھو... لڑکا ہمارے ہاتھوں میں مر جائے گا اور ہمیں ان پیسوں کا نقصان ہوگا جو ہم نے اس کے لئے ادا کئے ہیں۔ وہ اپنے باپ کے گھر جانے کی خواہش رکھتا ہے اس لئے آؤ ہم اسے ادھر لے جائیں اور اس طرح ہمیں اپنے پیسے بھی مل جائیں گے جو ہم نے اس کے لئے ادا کئے تھے۔''

لیکن دوسروں نے جواب دیا کہ ''نہیں، فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ کیا اب ہمیں واپس جانا چاہئے۔ ہمیں سفر جاری رکھنا ہوگا کیونکہ وہ فاصلہ ہمارے گھروں سے بہت زیادہ ہے۔ آؤ ہم اس بچے کو مصرؔ لے جائیں اور ہم اسے وہاں بیچیں گے اور ایک بڑی قیمت وصول کریں گے۔''

یہ تجویز قافلے کی اکثریت نے مان لی اور وہ یوسفؑ کو مصرؔ میں لائے۔

اب جب یعقوبؑ کے بیٹوں نے اپنے بھائی کو بیچ دیا تو انہیں اپنے ضمیر پر سخت ضرب لگی اور انہوں نے اسے خریدنا چاہا لیکن دوسری بار بکنے کے بعد وہ اسے ڈھونڈنے میں ناکام رہے۔ جب وہ اسے تلاش کر رہے تھے، روبنؑ گڑھے کے پاس گیا جہاں یوسف کو ڈالا گیا تھا تا کہ اسے آزاد کرے۔ وہ گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہوا لیکن اس نے کوئی آواز نہ سنی۔ تب اس نے اونچی آواز میں پکارا ''یوسف... یوسفؑ!'' لیکن ابھی تک وہاں سے کوئی

جواب نہ آیا۔ سب کچھ ساکن تھا۔ روبینؔ بہت خوف زدہ ہوگیا۔ اس نے سوچا کہ یوسفؔ خوف سے مرگیا ہے اور وہ گڑھے میں اترا۔ اس امید سے کہ شاید اس کا جسم ہوش میں نہ ہو۔ جب اس نے گڑھے کو خالی پایا تو اس نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اونچی آواز میں چلانے لگا کہ:

''میں کیسے اپنے باپ کے پاس جاسکتا ہوں! کیسے اس کے چہرے پر نگاہ کروں کیونکہ یوسفؔ مرگیا ہے!''

تب وہ جلدی سے اپنے بھائیوں کے پیچھے گیا اور انہیں مشورہ کرتے پایا کہ انہیں کیسے اپنے باپ کو یوسف کے بارے میں اطلاع دینی چاہیئے۔ روبینؔ نے اپنے بھائیوں کو جھڑکا اور انہیں کہا کہ ''تمہارا رویہ بدی کا تھا اور تم اپنے باپ کو بڑھاپے میں غم کے ساتھ قبر میں اتاروگے۔''

وہ آپس میں یوسفؔ کے ساتھ رکھے جانے والے رویہ کو راز میں رکھنے کے لئے متفق ہوئے اور انہوں نے یشاکر کے مشورے پر عمل کیا۔ انہوں نے یوسفؔ کی قبا لی اور اسے کئی جگہوں سے پھاڑا اور ایک بکرا ذبح کر کے اسے اس کے خون میں تر کیا اور پھر اسے مٹی میں روندا۔ تب انہوں نے اس بوقلمون قبا کو نفتالیؔ کے ہاتھوں میں دے کر اپنے باپ کے پاس بھیجا اور یہ باتیں اس قبا کے ساتھ اسے بتانے کے لئے کہا گیا:

''دیکھو... ہم اپنے ریوڑوں کو اکٹھے چرا رہے تھے اور جب ہم شکم کے راستے پر آگے بڑھے اور بیابان میں اس راستے پر ہمیں یہ قبا پھٹی ہوئی، خون کے ساتھ ملی ہوئی اور مٹی میں گندھی ہوئی ملی۔ اب تو پہچان کہ یہ تیرے بیٹے کی قبا ہے یا نہیں؟''

یعقوبؔ نے فوراً یوسفؔ کی قبا کو پہچان لیا اور اپنا چہرہ زمین کے ساتھ لگا کر لیٹ گیا۔ وہ کافی وقت تک بے حرکت رہا اور پھر وہ اٹھا اور بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے رونے لگا کہ:

''یہ میرے بیٹے کی قبا ہے۔''

شام کو اس نے اپنے بیٹوں کو بلوایا اور قاصد نے انہیں اپنے کپڑے پھاڑے ہوئے اور اپنے سروں پر خاک ڈالے ہوئے پایا۔

جب وہ گھر پہنچے تو اپنے باپ کے تلخ ماتم نے ان کے دلوں کو چھوا اور وہ اپنے خود ساختہ جھوٹ میں پھنسے ہوئے تھے اور انہوں نے یعقوبؔ کو دیکھنے سے انکار کیا اور قبا پانے کی اپنی کہانی کو دھرایا۔

یعقوبؔ نے خود ہی غم کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور اپنا چہرہ زمین کے ساتھ لگا کر لیٹ گیا یہوداہ نے اپنے باپ کے سر کو اٹھایا اور اپنے باپ کی آنکھوں سے آنسو پونچھے لیکن یعقوبؔ تسلی نہ پاتا تھا۔ اس نے کہا کہ ''چند برے درندوں نے یوسفؔ کو پھاڑ دیا اب میں اسے کبھی نہ دیکھ سکوں گا''۔ اور وہ کئی سالوں تک یوسفؔ کے لئے ماتم کرتا رہا۔

اسمعیلی یوسفؔ کو مصرؔ لے گئے اور جب وہ اس کے نزدیک آئے تو انہیں چار آدمی ملے جو کیتھوراؔ اور ابراہیمؔ کے بیٹے میدان کی نسل سے تھے اور انہوں نے ان سے کہا کہ۔

''کیا تم یہ غلام ہم سے نہیں خریدنا چاہتے ہو''

آدمیوں نے دیکھا کہ یوسفؔ خوبصورت جوان بچہ ہے اور انہوں نے اسے اسمعیلیوںؔ سے نوشیکل سے خرید لیا اور اسے مصرؔ میں لائے۔

تب ان مدیانیوں نے کہا کہ ''دیکھو، فرعونؔ کا ایک حاکم پوطیفرعؔ جو جلوہ داروں کا سردار ہے وہ اپنے گھر کی نگرانی کے لئے ایک چست اور وفادار غلام خریدنا چاہتا ہے آؤ ہم اس کے پاس جائیں اور اسے یہ بچہ بیچ دیں''۔

مدیانی یوسفؑ کو پوُطیفرؑ کے سامنے لائے اوروہ بچے کی وضع قطع سے بہت متاثر ہوااس نے پوچھا کہ ''اس کی کیا قیمت ہے؟'' مدیانیوں نے جواب دیا کہ ''چاندی کے چار سکے'' پوُطیفرؑ نے کہا کہ ''میں اسے خریدوں گا لیکن پہلے ان آدمیوں کو میرے پاس لاؤ جن سے تم نے اسے خریدا ہے کیونکہ وہ غلام کی طرح دکھائی نہیں دیتا اور مجھے ڈر ہے کہ وہ اپنے ملک اور گھر سے چرایا گیا ہے''۔

تب مدیانی ان اسمٰعیلیوں کو پکڑ کر لائے جن سے انہوں نے یوسفؑ کو خریدا تھا پوُطیفرؑ نے ان سے بات چیت کی تب اسے اطمینان ہوا اور چاندی کے چار سکے ادا کر کے یوسفؑ کو اپنا غلام ہونے کے لئے خرید لیا۔

اس وقت یوسفؑ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور اس طرح کی خوبصورت وضع کا لڑکا مصر کی زمین میں نہیں تھا وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے اپنے مالک کے گھر کے ہر حصے میں آزادی سے داخل ہوسکتا تھا اور پوُطیفرؑ کی بیوی زلیخا کی آنکھ اس پر لگی اور اس کے انداز اور وضع قطع کی گرویدہ ہوگئی اور اپنے عشق کو دن بدن اس سے بیان کرنے لگی اور اس کی ہمدردی پانے کے لئے اس کا احترام کرنے لگی لیکن یوسفؑ نے اس کی باتیں سننے سے انکار کیا اور اس کی توجہ سے خلاصی پانے کی بڑی کوششیں کیں، جب وہ اس کی خوبصورتی کی تعریف کرتی اور کہتی کہ ''تو ساری دنیا سے زیادہ حسین ہے'' تو یوسفؑ اسے جواب دیتا کہ ''جس نے مجھے پیدا کیا اسی نے سب انسانوں کو بھی پیدا کیا'' جب وہ اس کی خوبصورت آنکھوں کی تعریف کرتی تو وہ اسے جواب دیتا کہ ''انہیں مجھ سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے جب وہ قبر میں نہ جھپکیں گی اور نہ حرکت کریں گی''۔

جب زلیخا نے دیکھا کہ یوسفؑ اس کی باتوں سے آمادہ نہیں ہوا اور اس نے اپنے گھر کے مالک کی بے ادبی نہیں کی تو اس نے اسے موت کی دھمکی دینے کی کوششیں کیں اور مزید ضد کرنے پر اس کی آزادی سے محروم کرنے کی دھمکی بھی دی لیکن یوسفؑ نے اسے جواب دیا کہ ''خدا جس نے مجھے پیدا کیا ان کے پر کاٹ دیتا ہے جو باندھتے ہیں۔ اور وہی مجھے تیرے عذاب سے رہائی دے گا''۔

اس کی سہیلیاں بھی اسے چاہتی تھیں اور اس کی خوبصورتی کی تعریف کرتی تھیں ایک موقعہ پر جب اس کی مہمان سہیلیوں کے سامنے پھل رکھے گئے اور ان میں سے ایک نے اپنی برابری ظاہر کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کو کاٹ لیا اور اس حادثے سے بے خبر کہ اس کا خون اس کے لباس پر بہہ رہا ہے اس کی آنکھیں یوسفؑ پر لگی ہوئی تھیں اور اس کا ذہن اس کی سوچوں سے بھرا ہوا تھا۔

یوں وقت گزرتا گیا اور زلیخا اس سے التجا کرتی رہی لیکن یوسفؑ اس کی باتوں میں نہ آیا۔

اور اس وقت ایسا ہوا کہ دریائے نیل میں سیلاب آیا اور اس کی عزت میں چھٹی منانے کے لئے مصر کا بادشاہ، امرا اور سب لوگ اس سیلاب کو دیکھنے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے اور باقی لوگوں کے ساتھ پوطیفرؑ کا خاندان بھی گیا سوائے یوسفؑ کے جو اپنے مالک کی چیزوں کی حفاظت کے لئے رہا اور زلیخا بھی یوسفؑ کے ساتھ گھر میں اکیلی تھی۔

اس نے ایک قیمتی لباس پہنا اور ہمیشہ کی طرح یوسفؑ سے التجا کرنے لگی اور یوسفؑ اس سے بچنے کے لئے مڑا اور جلدی سے اس کے پاس سے بھاگ گیا جیسے ہی وہ بھاگا اس نے اسے روکنے کے لئے اس کا پیراہن پکڑ لیا لیکن وہ اس سے علیحدہ ہوگیا اور وہ حصہ اس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ جیسے ہی اس نے اس ٹکڑے کو دیکھا اور اسے احساس ہوا کہ میں کتنی بے شرم ہوں اور

اس نے اپنے دل میں بڑی نفرت محسوس کی اور وہ بہت خوف زدہ بھی ہوئی کہ ایسا نہ ہو کہ اب اس کے شوہر کو اس بات کا پتہ چل جائے اور اس نے ایک لڑکا بلوا کر اسے گھر کے آدمیوں کو بلوانے کے لئے بھیجا جب وہ گھر پہنچے تو اس نے اونچی آواز میں آہ وزاری کی اور یوسفؑ کی ہوس پرستی کی کہانی التجاؤں اور پرزور اعلان کے ساتھ بتائی جو اس نے خود بنائی تھی اور اس میں یہ ظلم بھی شامل کیا کہ ''میں نے اس کا پیراہن پکڑ لیا'' اور مزید اس نے کہا کہ ''میں بلند آواز سے چلانے لگی اور وہ خوف زدہ ہو گیا اور میرے ہاتھ میں اپنے لباس کا یہ حصہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔

آدمیوں نے یہ واقعہ پوطیفرعؑ کو بتایا اور وہ یوسفؑ کے خلاف سخت غصے میں اپنے گھر آیا اور اسے سختی سے کوڑے لگانے کا حکم دیا، اس سزا کی تکلیف میں یوسفؑ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر بلند آواز میں چلا کر کہا ''اے خدا تو جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں کیا میں اس جھوٹ کے باعث مارا جاؤں گا!''

پوطیفرعؑ یوسفؑ کو عدالت میں لے گیا اور اس کے خلاف یہ کہتے ہوئے الزام دائر کروایا کہ ''اس اس طرح غلام نے کیا'' تب قاضی نے یوسفؑ کو مخاطب کیا اور اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی کہانی کو بیان کیا کہ ''ایسا نہیں بلکہ اس اس طرح واقعہ ہوا'' پھر عدالت نے حکم دیا کہ پھٹا ہوا کپڑا ان کے سامنے لایا جائے اور اس کا معائنہ کرنے کے بعد عدالت نے اعلان کیا کہ یوسفؑ نے جرم نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے اسے قید میں ڈال دیا کیونکہ اس کی بیوی کا کردار حکومت میں بلند تھا اور اس طرح پوطیفرعؑ نے تکلیف نہ اٹھائی۔

بارہ سال تک یوسفؑ قید میں رہا اور اس عرصہ کے دوران زلیخا اسے ملنے آئی اور اس کی عزت اور آزادی بحال کرنے کی پیشکش کی کہ اگر وہ اس کی مرضی کے مطابق چلے گا تو قید سے اُسے چھڑا دیا جائے گا، لیکن یوسفؑ نے سختی سے انکار کیا اور آخر کار اس نے کوششیں کرنا چھوڑ دیں اور جب یوسفؑ قید میں تھا تو وہ اپنے باپ یعقوبؑ سے علیحدگی کے لئے اور اپنے آزادی کی محرومی کے لئے ماتم کرتا تھا اور کنعانؑ میں اس کا باپ بھی اپنے بچے کی موت پر ماتم کرتا تھا۔

اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ فرعونؑ نے اپنے سرداروں اور امرا کی ضیافت کی اور فرعونؑ کے حاکموں میں سے ساقیؑ اور نان پزؑ نے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا امرا نے روٹی میں پتھر کی کنکریوں کو پایا اور ان میں سے ایک نے اپنی شراب میں مکھی پائی۔ فرعونؑ اس پر بہت ناراض ہوا اور ان دونوں کو قید میں ڈال دیا جہاں وہ ایک سال تک رہے۔

تب فرعونؑ کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اس زمین پر بڑی خوشی منائی جا رہی تھی جب بچہ تین دن کا تھا تو فرعونؑ نے ایک بڑی ضیافت میں حکم دیا کہ ساقیؑ کو رہا کر دیا جائے تا کہ وہ ضیافت میں شرکت کرے۔ لیکن ساقیؑ اپنا وعدہ بھول گیا جو یوسفؑ سے اس نے اس وقت کیا تھا جب یوسفؑ نے اس کے بارے میں پیش گوئی کی تھی کہ تو پھر اپنے منصب پر بحال ہوگا اور خوشحال ہو جائے گا اور یوسفؑ مزید دو سال قید میں رہا۔

اس وقت ابراہیمؑ کا بیٹا اسحاقؑ ابھی تک کنعانؑ کی زمین میں تھا اور اس کی عمر ایک سو اسّی سال تھی اس کا بیٹا عیسوؑ ادومؑ میں تھا جب عیسوؑ نے سنا کہ اس کا باپ بہت ضعیف ہو گیا اور اس کے زمین پر آخری دن ہیں تو اس نے اپنے سارے خاندان سمیت کنعانؑ کا سفر کیا اور اپنے باپ کے گھر پہنچا اور یعقوبؑ اور اس کے بیٹے حبرونؑ میں رہتے تھے انہوں نے بھی سفر کیا اور اپنے باپ کے گھر پہنچے اور یعقوبؑ ابھی تک اپنے بیٹے یوسفؑ کے لئے ماتم کر رہا تھا۔

اسحاقؑ نے یعقوبؑ کو کہا کہ ''اپنے بچوں کو ترتیب سے میرے نزدیک لا تا کہ میں انہیں برکت دوں'' اور یعقوبؑ نے

اپنے گیارہ بیٹوں اور ایک بیٹی کو اپنے باپ کے پاس بٹھایا۔

اسحاقؔ نے یعقوبؔ کے بچوں کے سروں پر ہاتھ رکھے اور ان میں سے ہر ایک کو گلے لگایا اور اس نے ان سے کہا کہ :

''تمہارے باپ دادا کا خدا تمہیں برکت دے گا اور تمہاری نسل کو آسمان کے ستاروں کی مانند بڑھائے گا''۔

اسحاقؔ نے عیسوؔ کے بچوں کو بھی یہ کہتے ہوئے برکت دی کہ ''تمہاری دہشت تمہارے دشمنوں پر ہوگی اور تمہارا خدا ان کے دلوں کو خوف سے بھر دے گا''۔

تب اسحاقؔ نے اپنے بچوں اور ان کے بچوں کو جمع کیا اور یوں ان سے مخاطب ہوا اور خاص طور پر یعقوبؔ سے کہ :

''کائنات کے خداوند خدا نے مجھ سے یہ کہتے ہوئے کلام کیا:

''میں یہ زمین تیری نسل کو ملکیت کے لئے دوں گا اگر وہ میرے آئین اور میری راہوں کو مانیں گے میں اس قسم کو قائم رکھوں گا جو کہ میں نے تیرے باپ ابراہیمؔ سے کھائی تھی'' اور اب میرے بیٹے اپنے بچوں اور اپنے بچوں کے بچوں کو تعلیم دے کہ وہ خداوند کا خوف مانیں اور اس راہ پر چلیں جو خداوند کی آنکھوں کو بھلی لگے کیونکہ اگر تم اس کے آئین کی پیروی کرو گے تو وہ تمہارے ساتھ اپنا عہد قائم رکھے گا جو اس نے ابراہیمؔ کے ساتھ باندھا اور وہ اپنی نظرِ کرم تم پر اور تمہاری نسل پر ابد تک رکھے گا''۔

تب اسحاقؔ مر گیا اور یعقوبؔ اور عیسوؔ اپنے باپ کی وفات پر روئے وہ اس کی لاش کو مکفیلیہ کی غار میں لے گئے جو حبرونؔ میں ہے اور کنعانؔ کے سب بادشاہ اسحاقؔ کے جنازے میں ماتم کرتے ہوئے گئے اور اسے بڑی تعظیم کے ساتھ دفن کیا جیسے کہ وہ ایک بادشاہ ہو اور اس کے بچوں نے اس کے لئے بارہ مہینوں تک ماتم کیا اور کنعانؔ کے بادشاہ بھی تیس دنوں تک سخت افسوس کرتے رہے۔ اسحاقؔ نے اپنے دونوں بیٹوں کے لئے اپنی ساری جائیداد اور بھیڑ بکریاں ورثے میں چھوڑیں۔

تب عیسوؔ نے یعقوبؔ کو کہا کہ ''دیکھو، ہمارے باپ نے جو ہمارے لئے چھوڑا ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے پھر میں اپنا حصہ منتخب کروں گا''۔

یعقوبؔ نے اپنے باپ کی جائیداد کو عیسوؔ اور اس کے بیٹوں کی موجودگی میں دو حصوں میں تقسیم کیا اور پھر اپنے بھائی سے کہا کہ :

''ان دو حصوں میں سے اپنے لئے لے جو تیرے سامنے ہیں اور دیکھو، آسمان اور زمین کے خدا نے ہمارے باپ دادا ابراہیمؔ اور اسحاقؔ سے کلام کیا کہ :

''میں تیری نسل کو یہ زمین ہمیشہ کے لئے ملکیت کے لئے دوں گا'' اب جو کچھ ہمارے باپ نے چھوڑا ہے تیرے سامنے ہے، اگر تو وعدہ کی زمین یعنی کنعان کی زمین لینا چاہتا ہے تو دوسری دولت میری ہوگی یا اگر تو دولت لینا چاہتا ہے جیسے تیری نظروں کو بھلا لگے تو کنعانؔ کی زمین میرا حصہ ہوگی''۔

عیسوؔ نے پہل کی اور اس نے اسماعیلؔ کے بیٹے نبایوتؔ کو ڈھونڈا جو اسی ملک میں تھا اور اپنا حصہ منتخب کرنے کے لئے اس سے مشورہ لیا۔

اور نبایوتؔ نے جواب دیا کہ :

''دیکھو، کنعانی اس زمین پر امن و امان سے رہ رہے ہیں اور اس وقت وہ ان کی ہے اور یعقوبؔ کو یقین ہے کہ کچھ دنوں بعد وہ اس کی ملکیت ہوگی اس لئے تو اپنے باپ کی دولت کو لے''

عیسوٰ نے اس نصیحت کو مانا اور اپنے باپ کی دولت کو لے لیا اور یعقوبؔ کو اس کا حصہ یعنی کنعانؔ کی زمین مصرؔ کے دریا سے لے کر بڑے دریا، دریائے فراتؔ تک دی اور حبرونؔ میں مکفیلہ کی غار بھی دی جو ابراہیم نے عفرونؔ سے دفن کے لئے خریدی، یعقوبؔ نے یہ دفن کرنے کے لئے جگہ اپنے لئے اور اپنی نسل کے لئے ہمیشہ کے لئے لے لی۔ یعقوبؔ نے ایک کام کیا کہ معاہدے کی ساری تفصیل کو تحریر کر لیا اور گواہوں کی تصدیق کروائی اور اس پر مہر کر دی وہ تحریر اس طرح کی تھی۔

''کنعانؔ کی زمین اور سب شہر جو مصرؔ کے دریا سے لے کر دریائے فراتؔ تک حتیوں، حویوں، یبوسیوں، اموریوں، فرزیوں اور سات قوموں پر مشتمل ہیں اور حبرونؔ کا شہر جو قریت اربعؔ ہے اور غار جو اس میں ہے یہ سب کچھ یعقوبؔ نے اپنے بھائی عیسو سے پیسوں سے خرید لیا تا کہ اس کی اور اس کے بیٹوں اور ان کی نسل کی ہمیشہ تک ملکیت ہو''۔

یعقوبؔ نے یہ تحریر ایک برتن پر لکھی اور اسے حفاظت سے رکھا اور اپنے بچوں کی نگرانی میں دیا۔

عیسوٰ نے اپنے بھائی یعقوبؔ سے اپنا حصہ لے لیا جو اس کے باپ نے چھوڑا تھا اور اس طرح تحریر کیا گیا:

''اور عیسوٰ اپنی بیویوں اور بیٹوں اور بیٹیوں اور اپنے گھر کے سب نوکر چاکروں اور اپنے مَواشیوں اور سب جانوروں اور تمام جائیداد کو جو اس نے ملک کنعانؔ میں جمع کی تھی لیا اور اپنے بھائی یعقوبؔ کے پاس سے دوسرے ملک کو چلا گیا'' (تکوین 6:36) وہ اپنے سارے مال واسباب کے ساتھ صعیر کی زمین پر چلا گیا اور کبھی کنعانؔ میں واپس نہیں آیا کیونکہ وہ ہمیشہ کے لئے اسرائیلؔ کی ملکیت بن گیا۔

تب فرعونؔ بادشاہ نے مصرؔ کی ساری زمین پر اعلان کروایا اور سب دانشمندوں کو اپنی حضوری میں طلب کیا تا کہ انہیں وہ خواب سنائے جن سے وہ گھبرایا ہوا تھا۔

''وہ جو ان خوابوں کی تعبیر کرے گا بادشاہ اسے اپنی مرضی سے اس کی خواہش کے مطابق انعام دے گا لیکن وہ جو ان خوابوں کو سنے گا اور ان کی درست تعبیر نہ کرے گا یقیناً اس کی سزا موت ہوگی''۔

تب مصر کی زمین سے سب دانشمند، قسمت کا حال بتانے والے اور جادوگر آئے اور بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔

بادشاہ نے ان کو اپنے خواب بتائے اور تعبیر کرنے والوں میں سے کسی دو کی تعبیریں بھی ایک جیسی نہیں تھیں۔ انہوں نے ایک دوسرے کی تردید کی۔ اور انہوں نے بادشاہ کو پریشان کیا۔ بہت سی تعبیریں کی گئیں ایک نے کہا کہ ''سات موٹی گائیں سات بادشاہ ہیں جو مصر کے شاہی خاندانوں سے پیدا ہونگے اور سات دبلی گائیں سات شہزادے ہیں جو ان سے پیدا ہونگے اور آخری دنوں میں ساتوں بادشاہوں کو تباہ کر دیں گے''۔

دوسرے نے کہا کہ ''سات موٹی گائیں سات ملکہ ہیں جو آنے والے دنوں میں تجھ سے شادی کریں گی اور سات دبلی گائیں یہ بیان کرتی ہیں کہ اے بادشاہ تیری زندگی کے دوران یہ سات ملکہ مر جائیں گی اور سات موٹی بالیں اور سات پتلی بالیں چودہ بچے ہیں جو ان سے پیدا ہوں گے اور وہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور سات کمزور بھائی اپنے سات طاقتور بھائیوں پر فتح پائیں گے''۔

لیکن بادشاہ نے ان تعبیروں سے تسلی نہ پائی اور اس کا ذہن ابھی تک بے چین تھا کیونکہ خدا کی طرف سے یہ ہو چکا تھا کہ یوسفؔ قید سے رہا ہو اور امرا کی سطح تک سرفراز کیا جائے اس لئے فرعونؔ نے اپنے دانشوروں کی باتوں سے تسلی نہ پائی۔

بادشاہ ناراض ہوا اور اس نے اپنی حضوری سے

دانشوروں کو نکال دیا اور سب مصر کے دانشور اور قسمت کا حال بتانے والے اور جادوگر شرمندگی اور پریشانی کی حالت میں اپنے بادشاہ کی حضوری سے نکل گئے اور بادشاہ نے غصے سے حکم دیا کہ ان سب آدمیوں کو قتل کر دو۔

جب سردار ساقی نے یہ سنا تو وہ بادشاہ کے حضور گیا اور بڑی عقیدت کے ساتھ اس کے سامنے عرض کیا کہ:

''اے بادشاہ ابد تک جیتا رہ! اے بادشاہ تیری عظمت اس زمین پر ہمیشہ تک بڑھتی رہے! جب تو اپنے خادموں سے ناراض تھا اور تو نے ہمیں قید میں ڈال دیا اور میں اور سردار نان پز ایک سال تک قید میں رہے اور وہاں ایک عبری جوان جلوداروں کے سردار کا نوکر ہمارے ساتھ تھا اس کا نام یوسف تھا اور اس کا مالک اس سے ناراض ہوا اور اسے قید میں ڈال دیا وہاں وہ جلوداروں کے سردار کی خدمت کرتا تھا اور اس نے ہماری بھی خدمت کی''۔

اور ایسا ہوا کہ جب ہمیں قید میں ایک سال ہو گیا تو ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک خواب دیکھا اور اس عبرانی غلام نے ہر ایک کو ہمارے خواب کے مطابق تعبیر بتائی اور جو تعبیر اس نے بتائی تھی ویسا ہی ہوا۔

اس لئے، اے میرے مالک بادشاہ، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مصر کے دانشوروں کی ناکامی پر انہیں قتل نہ کر۔ دیکھ، یہ غلام ابھی تک قید میں ہے اگر اے بادشاہ تیری نظر میں بھلا ہے تو اسے بلوا اور اسے اپنے خواب سنا جن سے تیرا ذہن پریشان ہے اور وہ تیرے خوابوں کی درست تعبیر کرے گا۔

بادشاہ نے سردار ساقی کی باتوں کو سنا اور اس نے حکم دیا کہ یوسف اس کے سامنے لایا جائے۔ لیکن اس نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ نوجوان خوف زدہ نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خوف کی وجہ سے درست تعبیر نہ کر سکے۔

بادشاہ کے نوکر یوسف کو قید خانہ سے باہر لائے اور اس کی حجامت بنوائی اور اسے نیا لباس پہنایا اور بادشاہ کے سامنے اسے حاضر کیا۔ بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور تخت پر زیورات کی آرائش اور ان کی چمک دمک نے یوسف کی آنکھوں کو چندھیا دیا اور وہ بہت حیران ہوا۔

بادشاہ کے تخت تک پہنچنے کے لئے سات قدم ہوتے تھے اور مصر کا یہ دستور تھا کہ امرا بادشاہ کے سامنے سامعین کے ساتھ چھٹے قدم تک بیٹھیں لیکن جب اس زمین پر سے ایک نو آباد کم مرتبہ والے کو اس کی حضوری میں بلایا جاتا تو بادشاہ تیسرے قدم تک اترتا اور اس کے ساتھ بات کرتا تھا اس لئے جب یوسف بادشاہ کی حضوری میں آیا تو یوسف تخت کے سامنے زمین تک جھکا اور بادشاہ تیسرے قدم تک اترا اور اس سے بات کی۔

اور اس نے کہا کہ:

''دیکھ، میں نے خواب پر خواب دیکھا اور زمین کے سب دانشور اور جادوگران خوابوں کی تعبیر نہ کر سکے میں نے سنا ہے کہ تو خواب کو سن کر اس کی تعبیر کرتا ہے اور تجھ میں خدا کی روح ہے۔ میں نے تجھے بلوایا ہے کہ میرے خوابوں کی تعبیر کرے''۔

یوسف نے بادشاہ کو جواب دیا کہ:

''اے بادشاہ، مجھ میں طاقت نہیں ہے لیکن خدا ہی فرعون کو سلامتی بخش جواب دے گا''۔

یوسف بادشاہ کی نظروں میں مقبول ٹھہرا اور اس نے اسے اپنا خواب بتایا اور خدا کا روح یوسف پر تھا اور بادشاہ نے اپنے کانوں اور دل کو یوسف کی باتوں کی طرف مائل کیا۔

یوسفؑ نے فرعونؑ کو کہا کہ :

''بادشاہ یہ خیال نہ کرے کہ اس کے خواب دو ہیں اور ان میں کچھ فرق ہے خواب ایک ہی ہے اور جو کچھ خدا زمین پر کرنے کو ہے اسے اس نے فرعونؑ پر ظاہر کیا ہے اس لئے اے بادشاہ مجھے نصیحت کرنے دے کہ کیسے تو اپنی زندگی اور اپنی زمین کے باشندوں کی زندگیوں کو اس قحط سے بچا سکتا ہے کیونکہ قحط جلد پڑنے کو ہے وہ ملک کی ساری پیداوار کو تباہ کر دے گا۔ اس لئے بادشاہ ایک دانشور اور عقلمند آدمی مقرر کرے جو ملک کے قوانین کو اچھی طرح منظم کر سکے اور وہ ساری زمین کے طول وعرض میں جائے اور دوسرے سردار اس کے ماتحت ہوں اور اچھے سالوں میں غلہ اکٹھا کرے اور اسے آنے والے سالوں کے لئے احتیاط سے ذخیرہ کرے تاکہ زمین کے لوگ قحط کے سالوں میں ہلاک نہ ہوں اور بادشاہ اپنی زمین کے لوگوں کو حکم دے کہ وہ اچھے سالوں میں اپنے کھیتوں کی پیداوار میں سے غلہ ذخیرہ کریں تاکہ اپنی ضروریات پوری کریں جب زمین اپنی پیداوار نہ دے گی''۔

اور بادشاہ نے جواب دیا کہ :

''تو کیسے جانتا ہے کہ تو نے خواب کی تعبیر ٹھیک کی ہے؟''

اور یوسفؑ نے کہا کہ :

''دیکھو میری باتیں سچ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ تیرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا اور اس کی پیدائش کے دن تیرا پہلوٹھا بیٹا مر جائے گا جو اب صرف دو سال کا ہے''۔

جیسے ہی یوسفؑ نے یہ باتیں ختم کیں تو وہ بادشاہ کے سامنے جھکا اور اس کی حضوری سے چلا گیا۔

جیسے یوسفؑ نے تصدیق کی تھی ویسا ہی بادشاہ پر گزرا۔ ملکہ نے ایک بیٹے کو جنم دیا اور اس دن جیسے بادشاہ کو بتایا گیا تھا وہ بہت خوش تھا لیکن جیسے ہی خوشی منانے والے چلے گئے بادشاہ کے نوکروں کو معلوم ہوا کہ اس کا پہلوٹھا بیٹا مر گیا اور بادشاہ کے محل میں بڑی گریہ وزاری ہوئی۔

جب بادشاہ نے اس بڑی گریہ وزاری کی تحقیق کی تو اسے اپنے نقصان کا اندازہ ہوا اور یوسفؑ کی باتوں کو یاد کیا اس کی باتیں سچ ثابت ہوئیں۔

ان باتوں کے بعد بادشاہ نے پیغام بھیجا اور اپنے سب حاکموں، امراء اور جلوداروں کے سرداروں کو جمع کیا اور جب وہ اس کے سامنے حاضر ہوئے تو اس نے ان سے کہا کہ ''تم اس عبرانی کی باتوں کو سن اور دیکھ چکے ہو اور تم جانتے ہو کہ جیسا اس نے کہا تھا ویسا ہی واقعہ ہوا ہے اس لئے ہمیں یقین کرنا چاہیئے کہ اس نے میرے خواب کی تعبیر درست کی تھی اور اس کے مشوروں پر عمل کرنا چاہیئے اور ہمیں قحط سے بچنے کے لئے انتظام کرنا چاہیئے جو یقیناً ہم پر آرہا ہے اس لئے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ سارے مصرؑ میں ایک دانشور اور عقلمند آدمی کو تلاش کرو۔ جسے ہم ساری زمین پر حکمران مقرر کریں''۔

انہوں نے بادشاہ کو جواب دیا کہ ''اس عبرانی کی نصیحت اچھی تھی دیکھ اے بادشاہ ملک تیرے ہاتھوں میں ہے اور جو تیری نظر میں بھلا ہے تو وہی کرتا ہے اور عبرانی نے اپنے آپ کو عقلمند اور دانشور ثابت کیا ہے تو کیا ہمارے مالک بادشاہ کو اسے ساری زمین پر حکمران مقرر نہیں کرنا چاہیئے؟

بادشاہ نے کہا کہ ''ہاں یقیناً، خدا نے اس عبرانی پر ان باتوں کو ظاہر کیا ہے اور ہمارے درمیان اس کی مانند دانشور اور عقلمند کوئی نہیں ہے اور تم نے میری سوچوں کے مطابق اسے تجویز کیا ہے۔ ہم اس عبرانی کو اپنا حکمران مقرر کریں گے اور اس کی حکمت سے ہمارا ملک اس قحط سے بچ جائے گا۔

فرعونؔ نے یوسفؔ کو بلوایا اور اس سے کہا کہ ''تو نے ہمیں مشورہ دیا کہ قحط سے بچنے کے لئے ساری زمین پر ایک دانشور اور عقلمند آدمی مقرر کیا جائے یقیناً تجھ سے زیادہ کوئی دانشور نہیں جس پر خدا نے ان سب باتوں کو ظاہر کیا اب تیرا نام یوسفؔ نہ رہے گا بلکہ ''صِفناتؔ فصنیخ'' ہوگا (چھپی ہوئی باتوں کو ظاہر کرنا والا) تو اسی نام سے آدمیوں کے درمیان پکارا جائے گا۔

''تو مجھ سے دوسری درجے کا حاکم ہوگا اور مصرؔ کی ساری رعایا تیرے حکم پر چلے گی، فقط تخت کا مالک ہونے کے سبب سے میں بزرگ تر ہونگا''۔

تب بادشاہ نے اپنی انگوٹھی اپنے ہاتھ سے نکال کر یوسفؔ کے ہاتھ میں پہنادی اور اس نے یوسفؔ کو شاہی لباس پہنایا اور اس کے سر پر تاج رکھا اور اس کے گلے میں سونے کا طوق پہنایا۔ اور فرعونؔ نے یوسفؔ کو اپنے دوسرے رتھ پر سوار کرا کے مصرؔ میں ساری زمین پر جانے کا حکم دیا اور لوگ اس کے پیچھے سازوں کے ساتھ گئے اور اس کے ساتھ سفر میں ایک بڑا اجتماع تھا۔

پانچ ہزار سپاہی اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں لئے ہوئے اس کے آگے آگے چل رہے تھے اور تلواریں سورج کی روشنی میں چمک رہی تھیں اور اس کے پیچھے بیس ہزار سپاہی چل رہے تھے اور مصرؔ کے سب مردوں، عورتوں اور بچوں نے گھروں کی چھتوں اور کھڑکیوں سے اس شاہانہ جلوس کو دیکھا اور یوسفؔ کا جمال سب لوگوں کو بھلا معلوم ہوا۔

اس کی راہوں میں پھول پھینکے جاتے جب وہ چلتا اور ہوا کو فرحت بخش اور خوشبو دار بنایا گیا اور نمایاں جگہوں پر یوسفؔ کے اختیارات کا اعلان کیا گیا اور وہ جو اس کی عقیدت نہ کرے اس کی سزا موت تھی کیونکہ بادشاہت کے دوسرے درجے کی عزت نہ کرنا بادشاہ کی نافرمانی کرنے کے مترادف تھا۔ لوگ گھٹنے ٹیکتے اور اونچی آواز میں پکارتے کہ، ''بادشاہ جیتا رہے اور اس کی حکمرانی قائم رہے!''

یوسفؔ اپنے رتھ پر سوار تھا اور وہ اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر اپنے شکر گزار دل سے پکار اٹھا کہ:

''وہ مسکین کو خاک سے اور محتاج کو مزبلہ پر سے اٹھا لیتا ہے اے لشکروں کے خداوند مبارک ہے وہ آدمی جس کا توکل تجھ پر ہے!''

5- یوسفؔ کی عظمت اور یعقوبؔ کا مصرؔ میں آنا

اس کے بعد یوں ہوا کہ یوسفؔ نے فوطیفرعؔ کی بیٹی اَسنتؔ کو دیکھا جو اس زمین کی خوبصورتی میں سے ایک موتی تھی اس نے اس سے محبت کی اور وہ اس کی بیوی ہوئی اور یوسفؔ کی عمر تیس سال تھی جب وہ اپنے اس قابل احترام اور قابل اعتبار مقام پر سرفراز ہوا اس نے اپنے لئے ایک خوبصورت محل تعمیر کروایا جس کو بنانے میں تین سال کا عرصہ لگا اور خداوند یوسفؔ کے ساتھ تھا اور اس نے اسے حکمت و معرفت میں بڑھایا اور اسے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنے کی بھی برکت دی کہ اس نے جلد ہی ملک کے سب باشندوں کی ہمدردی اور محبت کو جیت لیا۔

جیسے یوسفؔ نے پیش گوئی کی تھی سات سالوں کے دوران خداوند نے مصرؔ کی پیداوار کو سات گنا بڑھا دیا اور یوسفؔ نے پیداوار کو جمع کرنے کے لئے سردار مقرر کئے انہوں نے بڑے بڑے ذخیرہ خانے تعمیر کئے اور سات سالوں کے دوران نہایت

کثرت سے غلہ ذخیرہ کیا۔ یہاں تک کہ غلہ اتنا ذخیرہ کیا کہ کوئی آدمی اس کا حساب نہیں رکھ سکتا تھا اور یوسفؑ اور اس کے سرداروں نے اس قدر محنت اور ہوشیاری سے غلہ ذخیرہ کیا کہ وہ کیڑوں اور پھپھوندی سے خراب نہ ہو۔ اس زمین کے لوگوں نے بھی اپنا زائد غلہ ذخیرہ کیا لیکن انہوں نے اتنی احتیاط اور محنت سے ذخیرہ نہیں کیا جیسے یوسفؑ اور اس کے سرداروں نے کیا تھا۔

یوسفؑ کی بیوی سے اس کے دو بیٹے منسّی اور افرائیم پیدا ہوئے اور ان کے باپ نے ان کو احتیاط سے سچائی کی راہ کی تعلیم دی انہوں نے اپنے باپ کی باتوں کو سنا اور سچائی کی راہوں سے دائیں یا بائیں نہ مڑے۔ وہ ہوشیار اور ذہین بچے جوان ہوئے اور لوگوں کے درمیان قابل احترام تھے چونکہ وہ بادشاہ کے بیٹے تھے۔

کثرت کے سات سال ختم ہوئے اور کھیت بنجر ہو گئے اور درختوں میں پھل نہ رہا اور قحط جس کی یوسفؑ نے تصدیق کی تھی اس زرخیز زمین پر چھا گیا۔

جب لوگوں نے اپنے ذخیرہ خانوں کو کھولا تو انہیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ ان کی لاپرواہی کی وجہ سے غلہ کیڑوں اور پھپھوندی سے ضائع ہو چکا ہے اور لوگ فرعونؑ کے آگے چلانے لگے کہ ''ہمیں خوراک دے تاکہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ تیرے سامنے ہلاک نہ ہوں ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ اپنے ذخیرہ خانوں کی کثرت سے ہمیں دے''۔

فرعونؑ نے جواب دیا کہ ''اے لاپرواہ لوگو! تم میرے آگے کیوں چلاتے ہو؟ کیا یوسفؑ نے تمہیں قحط کے بارے میں نہیں بتایا تھا جو اب تم پر آیا ہے؟ تم نے کیوں اس کی باتوں کو نہیں سنا اور اس کے حکموں کو نہیں مانا کہ کفایت شعاری اور محنت سے کام لیتے؟

لوگوں نے جواب دیا کہ ''ہمارے مالک، تیری قسم جیسا یوسفؑ نے ہم سے کہا، ہم نے ویسا ہی کیا اور کثرت کے سالوں کے دوران اپنا غلہ جمع کیا لیکن اس زمین کے کیڑوں اور پھپھوندی نے ہمارے غلے کو تباہ کر دیا جو ہم نے اپنے ذخیرہ خانوں میں جمع کیا تھا''۔

بادشاہ اس سے آگاہ ہوا کہ ان کی قحط سے متعلق تمام احتیاطی تدابیر ناکام ہوئیں اور اس نے لوگوں کو یوسفؑ کے پاس جانے کا حکم دیا کہ ''اس کے حکموں کو مانیں اور اس کی باتوں کے خلاف بغاوت نہ کریں''۔

لوگ دوبارہ یوسفؑ کے آگے خوراک کے لئے چلائے جیسے وہ فرعونؑ کے آگے چلائے تھے۔

جب یوسفؑ نے لوگوں کی باتوں کو سنا اور ان کی احتیاطی تدابیر کے انجام کو بھی سنا تو اس نے بادشاہ کے ذخیرہ خانوں کو کھول دیا اور بھوکے لوگوں کو غلہ بیچا۔

قحط مصرؔ کی زمین میں بہت سخت ہو گیا اور کنعانؔ اور فلسطینؔ کی زمین پر یردنؔ کی دوسری طرف تک پھیل گیا اور جب ان ممالک کے باشندوں نے سنا کہ مصرؔ میں غلہ حاصل کر سکتے ہیں تو وہ سب اس ملک میں غلہ خریدنے کے لئے آئے۔ اس لئے یوسفؑ لوگوں کی بڑی بھیڑ کو غلہ بیچنے کے لئے بہت سے سردار مقرر کرنے پر مجبور ہو گیا۔

یوسفؑ کا دھیان اپنے باپ کے گھر کی طرف لگا ہوا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کے بھائی مصرؔ میں غلہ خریدنے کے لئے آنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ان کے ہمسایوں میں بہت سخت قحط تھا۔ اس لئے اس نے حکم دیا کہ کوئی آدمی غلہ خریدنے کے لئے اپنے نوکر کو نہ بھیجے بلکہ ہر خاندان کا سربراہ، باپ یا اسکے بیٹے خود غلہ خریدنے

کے لئے حاضر ہوں۔اس نے بادشاہ کی حیثیت سے یہ بھی اعلان کروایا کہ کسی شخص کو مصرؔ میں غلہ خریدنے کے بعد دوسرے ممالک میں دوبارہ بیچنے کی اجازت نہ ہوگی لیکن صرف اپنے خاندان کی ضرورت کے مطابق خریدے اور خریدار کو اتنا ہی غلہ خریدنے کی اجازت ہوگی جتنا ایک جانور اٹھا سکتا ہے۔

اس نے مصرؔ کے سب دروازوں پر نگران مقرر کئے اور ہر آدمی جوان دروازوں سے داخل ہوتا اس کا اور اس کے باپ کا نام ایک کتاب میں لکھا جاتا تھا جس کو نگران ہر رات یوسفؑ کے پاس معائنے کے لئے لاتے تھے۔

یوں یوسفؑ نے تحقیق کرنے کا یہ منصوبہ تیار کیا کہ جب اس کے بھائی غلہ خریدنے کے لئے آئیں گے تو وہ ان سب احکام کی وفاداری سے تعمیل کریں گے جن کو وہ کرنے کے لئے حکم دے چکا تھا۔

جب یعقوبؑ نے سنا کہ مصرؔ میں غلہ بیچا جاتا ہے تو اس نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ ادھر جائیں اور اناج مول لے آئیں کیونکہ قحط بہت سخت ہو رہا تھا اور وہ خوف زدہ تھا کہ اس کا خاندان اس قحط سے دکھ اٹھائے گا۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو ہدایت کی کہ شہر میں مختلف دروازوں سے داخل ہوں تا کہ اناج کی خریداری پر کوئی اعتراض نہ کرے اور جیسا اس نے حکم دیا انہوں نے ویسا ہی کیا۔

یعقوبؑ کے بیٹے مصرؔ کو گئے اور راستے میں انہوں نے اپنے بھائی یوسفؑ کے بارے میں سوچا اور اپنے دلوں میں اس پر کئے گئے ظلم کے لئے ملامت کی اور انہوں نے آپس میں کہا کہ :

’’دیکھو، ہم جانتے ہیں کہ یوسفؑ کو مصرؔ لے جایا گیا تھا اور اب جب ہم اس شہر میں داخل ہوں تو ہمیں اس کو ڈھونڈنا چاہئے شاید ہمیں اس کا پتہ چل جائے اور پھر ہم اسے اس کے مالک سے چھڑا لائیں گے‘‘۔

یعقوبؑ کے دس بیٹوں نے مصرؔ کا سفر کیا اور بنیامینؑ ان کے ساتھ نہیں تھا کیونکہ اس کا باپ خوف زدہ تھا کہ کہیں راحلؔ کے دوسرے بیٹے پر کوئی آفت نہ آجائے اور اس نے اسے اپنے ساتھ گھر میں رکھا۔

یعقوبؑ کے دس بیٹے مصرؔ کی زمین میں دس مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اور دروازوں پر نگرانوں نے ان کے ناموں کے ساتھ ان کے باپ کا نام بھی لکھا اور کتاب کو دن کے آخر میں یوسفؑ کے پاس معائنے کے لئے لے گئے۔ جب یوسفؑ نے ناموں کو پڑھا تو اس نے حکم دیا کہ سب ذخیرہ خانے بند کر دیئے جائیں اور اس نے مزید حکم جاری کیا کہ ہر خریدار ہر ذخیرہ خانہ پر اپنا نام بتائے اور اس نے اپنے بھائیوں کے ناموں کا ذکر کیا اور کہا کہ ’’اگر یہ آدمی تمہارے پاس آئیں تو تم ان میں سے ہر ایک کو گرفتار کر لینا‘‘۔

جب یعقوبؑ کے بیٹے شہر میں داخل ہوئے تو وہ آپس میں اکٹھے ہوئے اور اپنا غلہ خریدنے سے پہلے انہوں نے اپنے بھائی کو تلاش کرنے کا پکا ارادہ کیا وہ سب عام اور خاص جگہوں پر گئے اور تین دن تک اسے ڈھونڈتے رہے لیکن یہ سب کچھ بیکار ثابت ہوا اور جب تین دن گزر گئے اور اس کے بھائی ذخیرہ خانوں پر غلہ خریدنے نہ آئے تو یوسفؑ ان کی تاخیر پر حیران ہوا اور اس نے اپنے سولہ نوکروں کو بھیجا کہ خاموشی سے ان کی تلاش کریں انہوں نے انہیں مصری سازندوں کے درمیان پایا اور انہیں سیدھا یوسفؑ کے سامنے لے گئے۔

یوسفؑ اپنے سرداروں کے درمیان اپنے شاہی لباس میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور جب اس کے بھائی اس کے سامنے

زمین تک جھکے تو وہ اپنے سامنے ایک طاقتور آدمی کی پرجلال حضوری اور اس کی ظاہری وضع قطع اور شان وشوکت سے بہت حیران ہوئے لیکن وہ اپنے بھائی کو پہچان نہ سکے۔

اور یوسفؑ نے ان سے کہا کہ ''تم کہاں سے آئے ہو؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم کنعانؔ کی زمین سے اناج خریدنے آئے ہیں کیونکہ اس زمین پر بہت سخت قحط ہے اور تیرے خادموں نے سنا کہ مصرؔ میں اناج ہے اس لئے ہم نے اپنے خاندانوں کے لئے اناج خریدنے کے لئے سفر کیا''۔

لیکن یوسفؑ نے کہا کہ ''نہیں، تم جاسوس ہو اور تم کیوں دس مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہوئے؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم سچے آدمی ہیں، تیرے خادم جاسوس نہیں اور ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں اور اسی کے حکم سے ہم شہر کے مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اس لئے کہ وہ خوف زدہ تھا کہ ہمارے اکٹھے جانے سے کوئی ناموافق حالات پیدا نہ ہوں''۔

لیکن یوسفؑ نے دوبارہ کہا کہ ''تمُ جاسوس ہو، تمُ آئے ہو کہ اس ملک کی بُری حالت دریافت کرو، دیکھو ہر شخص جو غلّہ خریدنے آتا ہے خریداری کرنے کے بعد واپس چلا جاتا ہے لیکن تم تین دن سے شہر میں ہو اور عام جگہوں اور سازندوں کے درمیان پھرتے ہوئے پائے گئے ہو اس لئے یہ ایسا ہی ہے جیسا میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ تمُ جاسوس ہو''۔ انہوں نے کہا کہ ''خدا معاف کرے، ہمارا مالک ہم سے ناانصافی کرتا ہے، ہم بارہ بھائی یعقوبؑ کے بیٹے ہیں جو ملک کنعانؔ میں ہے یعقوبؑ اسحاقؑ کا بیٹا ہے اور اسحاقؑ عبرانی ابراہیمؑ کا بیٹا تھا۔ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی ہمارے باپ کے پاس ہے ہم دس یہاں ہیں اور دوسرا بھائی ہمارے ساتھ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں ہے ہم نے سوچا کہ شاید وہ تمہاری زمین پر ہو اس لئے ہم اسے سب عام جگہوں پر ان تین دنوں میں تلاش کرتے رہے''۔

یوسفؑ نے پوچھا کہ ''یعقوبؑ کا بیٹا عام جگہوں پر کیا کر رہا ہوگا؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم نے سنا کہ اسمٰعیلیوں نے اسے مصرؔ میں بیچا تھا اور ہم نے سوچا کہ اس کی جوان وضع قطع کے باعث وہ کسی تھیٹر میں بیچا گیا ہوگا اس لئے ہم اس امید سے وہاں اسے ڈھونڈتے رہے تاکہ اسے چھڑائیں''۔

یوسفؑ نے کہا کہ ''فرض کرو کہ تم نے اسے ڈھونڈ لیا اور اس کا مالک تم سے اس کے لئے بہت زیادہ پیسے مانگے تو کیا تم اس غیر معمولی طلب کو پورا کروگے؟''

اس کے بھائیوں نے ہاں میں جواب دیا اور یوسفؑ نے اپنی گفتگو کو جاری رکھا:

''فرض کرو کہ تم اسے دوبارہ ڈھونڈ لوگے اور اس کا مالک اسے بیچنے یا آزاد کرنے سے انکار کرے تو ان حالات میں تم کیا کروگے؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ''اس حالت میں اگر ہماری التجائیں اور پیسے بیکار ثابت ہوئے تو ہم اپنے بھائی کو زبردستی چھڑائیں گے چاہے ہمیں اس کے مالک کو مار دینا پڑے اور ہم اس کے ساتھ اپنے باپ کے گھر کو بھاگ جائیں گے''۔

یوسفؑ نے کہا کہ ''یہ ایسا ہی ہے جیسے میں کہہ چکا ہوں کہ تم جاسوس ہو۔ تم ہمارے شہر کے باشندوں پر بڑے منصوبے کے ساتھ آئے ہو۔ ہم سن چکے اور جانتے ہیں کہ کیسے تم نے اپنی بہن کی وجہ سے کنعانؔ کی زمین میں شکم کے سب مردوں کو قتل کر دیا اور اب تم اپنے بھائی کے لئے مصرؔ کے آدمیوں سے اسی طرح پیش

آؤ گے لیکن پھر بھی ہم تمہیں اپنے آپ کو سچے آدمی ثابت کرنے کا ایک موقع دیں گے۔ تم اپنے میں سے ایک کو اپنے باپ کے گھر بھیجو کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو لائے جسکا تم ذکر کر چکے ہو۔

اگر تم ایسا کرو گے تو میں جان جاؤں گا کہ تم نے سچ بولا ہے۔ میں تمہیں تین دن غور کرنے کے لئے دیتا ہوں''۔

اور یوسفؑ کے حکم کے مطابق اس کے بھائی تین دن تک قید میں رہے اس وقت اس کے بھائیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم میں سے ایک یرغمالی بن کر رہے جبکہ دوسرے کنعان میں واپس جائیں اور بنیامینؑ کو مصرؑ میں لائیں اور یوسفؑ کے بیٹے منسّیؑ نے شمعونؑ کو یرغمالی ہونے کے لئے چنا اور اسے قید میں رکھا۔ اپنے بھائیوں کے روانہ ہونے سے پہلے یوسفؑ نے اُن سے دوبارہ کہا کہ:

''یاد رکھو کہ تم میرے حکموں کو بھول نہ جانا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لاؤ گے تو پھر تم اس ملک میں آزادی سے پھر سکو گے اور میں تمہارے بھائی کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا اور وہ اطمینان سے تمہارے ساتھ آزادی سے اپنے باپ کے گھر جا سکے گا''۔

اور وہ اُس کے سامنے زمین تک جھکے اور مصرؑ سے روانہ ہوئے، جیسے ہی وہ اپنے گھر کی طرف سفر کر رہے تھے وہ اپنے گدھوں کو چارا کھلانے ایک سرائے پر رُکے اور لاوّیؑ نے چارا دینے کے لئے اپنا بورا کھولا تو اپنی نقدی بورے کے منہ میں رکھی دیکھی اور وہ بہت خوف زدہ ہوئے اور جب ہر ایک نے اپنا بورا کھولا تو ہر ایک میں نقدی کی تھیلی موجود تھی اور وہ بلند آواز میں چلانے لگے:

''خدا نے ہم سے یہ کیا کیا؟ کیا خداوند نے ہم پر رحم کرنا چھوڑ دیا جو اُس نے ہمارے باپ دادا ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو دکھایا کہ اُس نے ہمیں مصرؑ کے حاکم کے ہاتھوں میں دے دیا کہ ہم سے ہنسی مذاق کرے''۔

لیکن یہوداہؑ نے کہا کہ ''یہی انصاف ہے! کیا ہم خداوند کے مجرم اور گناہگار نہیں ہیں؟ ہم نے اپنے بھائی یعنی اپنے گوشت کو بیچ ڈالا۔ ہم کیوں ہمدردی حاصل کرنے کے لئے شکایت کرتے ہیں کیا اسی وجہ سے خدا نے ہمارے آباؤ اجداد سے کئے ہوئے وعدے سے ہمیں رد کیا ہے؟''

روبنؑ نے کہا کہ ''کیا میں نے تمہیں آگاہ نہیں کیا تھا کہ بچے کے خلاف گناہ نہ کرنا؟ اور تم نے میری باتوں کو نہیں سنا، اس کا خون ہم پر ہے اس لئے یہ تم کیا کہتے ہو کہ مہربانی کہاں ہے جس کا خداوند نے ہمارے باپ دادا کے ساتھ وعدہ کیا ہے؟'' یہ سچ ہے کہ ہم خداوند کی حفاظت سے محروم ہو چکے ہیں''۔

جب یعقوبؑ کے بیٹے اپنے گھر پہنچے اور یعقوبؑ اُن سے ملنے کے لئے آیا اور اسے جلد ہی شمعونؑ کی غیر موجودگی کا پتہ چل گیا تو اس نے پوچھا کہ:

''تمہارا بھائی شمعونؑ کہاں ہے؟''

تب انہوں نے اپنے باپ کو مصرؑ میں پیش آنے والے واقعہ کی تفصیل بتائی اور یعقوبؑ نے اُن سے کہا کہ:

''یہ کیا ہے جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے؟ کیا میں نے تمہیں تمہارے بھائی یوسفؑ کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا تھا جس کا چہرہ میں نے ابھی تک نہیں دیکھا اور تم تو اُس کے خونی لباس کو میرے پاس یہ کہتے ہوئے لائے تھے کہ دیکھو، جنگل کے درندوں نے اُسے ہلاک کر دیا ہے، شمعونؑ کو میں نے تمہارے ساتھ اناج خریدنے کے لئے بھیجا تھا اور تم کہتے ہو کہ وہ اِس سرزمین میں قید ہے اور اب تم بنیامینؑ کو بھی لیجانا چاہتے ہو، یوسفؑ اور بنیامینؑ کیلئے تم میرے سفید بالوں کو غم کے ساتھ گور میں اتارو گے، نہیں میرا بیٹا تمہارے ساتھ نہیں جائے گا''۔

روبنؔ نے کہا کہ "میں اپنے دونوں بیٹوں کی زندگی تمہارے ہاتھوں میں دیتا ہوں اگر ہم بنیامینؔ کو حفاظت سے تیرے پاس نہ لائے تو وہ اپنی زندگیوں سے محروم ہوں گے"۔

لیکن یعقوبؔ نے کہا کہ "تم مصرؔ میں دوبارہ واپس نہیں جاؤ گے تم یہیں رہو کیونکہ میں اپنے بیٹے کو تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اپنے بھائی کی طرح ہلاک ہو"۔

اور یہوداہؔ نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ "اِس وقت اُسے زیادہ دلیلیں نہ دو۔ ہم اُس وقت تک انتظار کریں گے جب تک اناج ختم نہ ہو جائے اور جب سخت بھوک ہمیں ستائے گی تب وہ رضامند ہوگا اور ہم سے پوچھے گا"۔

اور ایسا ہوا کہ جب اناج ختم ہو گیا تو یعقوبؔ کے بچوں کے بیٹے اس کے گرد جمع ہوئے اور چلا کر کہنے لگے کہ "ہمیں روٹی دے!"

اور یعقوبؔ کا دل ان کے چلانے کے باعث ٹوٹ گیا اور اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ "کیا تم اپنے بچوں کی آواز کو نہیں سنتے ہو؟ جو خوراک کے لئے چلاتے ہیں کہ ہمیں روٹی دے، وہ میرے آگے چلاتے ہیں اور میں اُن کو کچھ نہیں دے سکتا اس لئے میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ مصرؔ جاؤ اور ہمارے لئے کچھ اناج مول لے آؤ"۔

تب یہوداہؔ نے جواب دیا اور اپنے باپ سے کہا کہ "اگر تو بنیامینؔ کو ہمارے ساتھ بھیجے گا تو ہم جائیں گے ورنہ ہم نہیں جاسکتے۔ مصرؔ کا بادشاہ ایک طاقتور حکمران ہے اور ہم اُس کے ساتھ بیکار باتیں کرنے کی جرات نہیں کرسکتے ہیں اگر ہم مصرؔ کو واپس جائیں اور ہمارا چھوٹا بھائی ہمارے ساتھ نہ ہوگا تو وہ ہم سب کو ہلاک کردیگا۔ ہمارے باپ ہم اس بادشاہ کی نافرمانی نہیں کرسکتے کیونکہ وہ فلسطینی ابی ملکؔ سے بھی بڑا ہے۔ تو نے اُسے نہیں دیکھا جیسے ہم نے اُس کے تخت، اُس کے محل اور اس کے بے شمار سرداروں کو دیکھا ہے تو اس کی گواہی نہیں دے سکتا جیسے ہم اُس کی حکمت اور علم و معرفت کو بیان کرسکتے ہیں۔ خدا نے اسے ایسی غیر معمولی برکت دی ہے کہ وہ ساری زمین پر سب سے بڑا ہے اُس نے ہمارے نام ہمیں بتائے اور جو کچھ ہماری جوانی میں واقعہ ہوا اور اُس نے تیرے متعلق یہ کہتے ہوئے پوچھا کہ "کیا تمہارا باپ اب تک جیتا ہے؟ کیا اُس کے ساتھ سب چیزیں ٹھیک ہیں؟ تو نے اُسے نہیں سنا جتنا ہم اُس کے اختیار کو جانتے ہیں وہ اپنے سب لوگوں پر حکمرانی کرتا ہے۔ اُس کے کہنے سے وہ جاتے ہیں اور اس کے کہنے سے وہ آتے ہیں اور اس کے مالک فرعونؔ کے حکم کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، میرے باپ، بچے کو ہمارے ساتھ بھیج کیونکہ اُس کے بغیر ہم نہیں جاسکتے ہیں اور اگر تو انکار کریگا تو ہم اپنے بچوں کو بھوک سے مرتے ہوئے دیکھیں گے"۔

اور یعقوبؔ نے اپنے غم میں کہا کہ:

"تم نے اُس شخص کو کیوں بتایا کہ تمہارا ایک اور بھائی بھی ہے؟ یہ بدی ہے جو تم نے میرے ساتھ کی ہے!"

یہوداہؔ نے کہا کہ "لڑکے کو میرے ساتھ کر دے تاکہ ہم مصرؔ کو جائیں اور اناج مول لائیں، اگر میں اسے تیرے پاس حفاظت سے نہ لاؤں تو ہمیشہ کے لئے تیرا گنہگار ٹھہرونگا۔ ہمارے بچے تیرے آگے روتے ہیں اور ہم ان کا چلانا سن کر ٹھہر نہیں سکتے، اُن پر رحم کر اور ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج، کیا تو نے اکثر ہمیں اس رحم کے بارے میں نہیں بتایا ہے جس کا ہمارے خدا نے تجھ سے وعدہ کیا ہے؟ وہی تیرے بیٹے کی حفاظت کرے گا اور اسے تیرے پاس حفاظت سے لائے گا؟ ہمارے لئے خداوند سے دعا کر اور اس سے التماس کر کہ ہمیں فضل دے اور مصرؔ کے حاکم کی نظروں میں مقبول ٹھہرائے۔ اگر ہم دیر نہ لگاتے تو اب تک دوسری دفعہ تیرے بیٹے کے ساتھ حفاظت سے اناج لے کر لوٹ کر بھی آتے"۔

اور یعقوبؔ نے جواب دیا کہ :

''خدائے قادر مصرؔ کے بادشاہ اور سرداروں کو تم پر مہربان کرے میں اپنا بھروسہ اس پر رکھوں گا اٹھو اور اس شخص کے پاس جاؤ اور اس زمین کی بہترین پیداوار میں سے اس کے لئے نذرانہ لیتے جاؤ، خداوند تمہارے ساتھ ہوگا اور تم کو تمہارے بھائیوں بنیامینؔ اور شمعونؔ کے ساتھ واپس لائے گا''۔

یعقوبؔ نے علیحدگی میں اس سے کہا کہ ''بچے کو حفاظت سے رکھنا اور راستے میں اور مصرؔ میں اس سے الگ نہ ہونا'' اور جب وہ چلے گئے تو اس نے قادر مطلق خدا کے حضور دعا کی کہ :

''اے آسمان و زمین کے خداوند خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ اس عہد کو یاد کر جو تو نے میرے باپ دادا ابراہیمؔ اور اسحاقؔ سے کیا اور انہیں کے سبب میرے بیٹوں پر مہربانی سے نگاہ کر، مصرؔ کے بادشاہ کے ہاتھوں سے انہیں رہائی دینا تاکہ وہ بدی نہ کریں میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ انہیں چھڑانا اور انہیں اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ حفاظت سے واپس لانا''۔

یعقوبؔ کے بیٹوں کی بیویاں اور ان کے بچوں نے بھی اپنی آنکھوں کے ساتھ دلوں کو بھی آسمان کی طرف اٹھایا اور بچے چلا چلا کر کہنے لگے کہ :

''اے خداوند ہمارے باپ کو مصرؔ کے بادشاہ کے ہاتھوں سے رہائی دینا''

یعقوبؔ نے یہ خط بھی اپنے بیٹوں کو یوسفؔ کے ہاتھوں میں دینے کے لئے دیا:

''تیرے خادم اسحاقؔ کے بیٹے یعقوبؔ کی طرف سے، جو عبرانی ابراہیمؔ کا بیٹا ہے۔

''مصرؔ کے طاقتور اور عقلمند ''صِفنَاتؔ فَصنِیحؔ'' بادشاہ کو خدا کی طرف سے اطمینان حاصل ہوتا رہے''۔

''میرے مالک بادشاہ تو اچھی طرح جانتا ہے کہ ملک کنعانؔ میں سخت قحط ہے اس لئے میں نے اپنے بیٹوں کو تیرے پاس اناج مول لینے کے لئے بھیجا ہے میں نے ہی انہیں ایک ہی دروازے سے شہر میں داخل ہونے سے منع کیا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان کے اکٹھے داخل ہونے سے وہ مصرؔ کے باشندوں کی توجہ کا مرکز بنیں اور میرا حکم ماننے کے سبب وہ تیری نظروں میں جاسوس ٹھہرے، میرے مالک، کیا تو ایک ذہین شخص نہیں ہے؟ اگر تو ایسا ہے تو میرے بیٹوں کے چہروں سے سچائی کو پڑھ سکتا ہے میں نے تیری حکمت و معرفت کو بہت سنا ہے تو نے فرعونؔ کے خوابوں کی تعبیر بیان کی اور اس سخت قحط کی پیش گوئی کی تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تو میرے بیٹوں کو مشکوک سمجھتا ہے؟

''دیکھو میں بچوں کے ساتھ گھرا ہوا ہوں، میں بہت بوڑھا ہوں اور میری آنکھیں دھندلا گئیں ہیں، میرے بیٹے یوسفؔ کے لئے وہ بیس سالوں سے ماتم کر رہی ہیں اور اب میں نے تیرے حکم کے مطابق اس کے بھائی بنیامینؔ کو تیرے پاس بھیجا ہے میرے مالک میں تیری منت کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اسے اس کے بھائیوں کے ساتھ واپس بھیج دینا، خدا کی قوت ہمیشہ تیرے ساتھ رہے اس نے ہماری دعاؤں کو سنا ہے اور ہم سے کبھی الگ نہیں ہوا۔ تو میرے بیٹے کی حفاظت کرنا جو تیرے پاس آرہا ہے اور خدا تجھ پر اور تیری بادشاہت پر ہمدردی سے نگاہ کرے گا اسے اپنے بھائیوں کے ساتھ واپس گھر بھیجنا اور شمعونؔ کو بھی اطمینان سے ان کے ساتھ واپس بھیجنا''۔

یہ خط یہوداہؔ کے ہاتھوں میں دیا گیا تھا۔

یوں یعقوبؔ کے بیٹے بنیامینؔ کے ساتھ مصرؔ کو دوبارہ گئے اور یوسفؔ کے سامنے حاضر ہوئے اور یوسفؔ نے شمعونؔ کو قید سے رہا کیا اور اسے اس کے بھائیوں کے پاس جانے دیا اور شمعونؔ نے انہیں ان کی روانگی کے بعد اپنے ساتھ پیش آنے والے

مہربان روپے کے بارے میں بتایا اس نے کہا کہ ''مجھے باندھا نہیں گیا تھا اور نہ میرے ساتھ قیدیوں جیسا سلوک ہوا بلکہ میں حکمران کے گھر پر مہمان کی طرح تھا''۔

تب یہوداہ نے بنیامین کو لیا اور اسے یوسف کے سامنے لائے اور وہ سب زمین تک جھکے۔

اور انہوں نے یوسف کو نذرانے دیئے جو یعقوب نے اس کے لئے بھیجے تھے اور یوسف نے ان سے ان کے سب بچوں اور ان کے بوڑھے باپ کی خیر و عافیت پوچھی اور انہوں نے جواب دیا کہ ''وہ سب خیریت سے ہیں''۔

تب یہوداہ نے اپنے باپ کا خط یوسف کو دیا اور اپنے باپ کے ہاتھوں کی لکھائی کو پہچاننے کے بعد وہ اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکا اور اس کی جوانی کی یادیں اس پر غالب آئیں اور وہ ایک الگ جگہ جا کر بہت رویا۔

اپنے بھائیوں کے پاس واپس آنے کے بعد یوسف کی نظریں اس کی ماں کے بیٹے بنیامین پر پڑیں اور اس نے پوچھا کہ ''تمہارا سب سے چھوٹا بھائی جس کا ذکر تم نے مجھ سے کیا تھا یہی ہے؟'' اور جب بنیامین نزدیک آیا تو یوسف نے اپنے بھائی کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ ''اے میرے بیٹے! خدا تجھ پر مہربان رہے۔''

تب اپنے جذبات کو ضبط کر کے اس نے اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ میز پر کھانا چنو۔

جب کھانا تیار ہو گیا تو یوسف نے اپنے ہاتھ میں چاندی کا ایک پیالہ لیا جس پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے اور اس پیالے کو اپنے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے اپنے بھائیوں کی موجودگی میں یوسف نے کہا کہ ''میں اس پیالے کے ذریعے جانتا ہوں کہ روبین تمہارے باپ کا پہلوٹھا بیٹا ہے اس لئے وہ پہلے بیٹھے گا اور شمعون، لاوی، یہوداہ، یشکار اور زبلون اپنی عمروں کے مطابق اس ترتیب سے بیٹھیں گے اور باقی بھی اپنی عمروں کے مطابق اسی ترتیب سے بیٹھیں گے۔'' اور اس نے مزید کہا کہ ''میں جانتا ہوں کہ تمہارے چھوٹے بھائی کی ماں نہیں ہے اور میری بھی ماں نہیں ہے اس لئے ہم دونوں اکٹھے بیٹھیں گے۔''

اور وہ یوسف کی باتوں سے بہت حیران ہوئے جب اس دن انہوں نے یوسف کے ساتھ کھایا اور پیا۔

یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو کھانے کے دو حصے دیئے اور جب اس کے بیٹوں افرائیم اور منسی نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی بنیامین کو اپنے حصے دیئے اور یوسف کی بیوی آسنت نے بھی اپنا حصہ اسے دیا۔ یوں بنیامین کو پانچ حصے دیئے گئے تھے اور یوسف ان کے لئے مے لایا اور اپنے بھائیوں کو حکم دیا کہ پیو اور خوشی مناؤ لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ ''ہم اس وقت سے مے پینے میں شریک نہیں ہوئے جب سے ہمارا بھائی کھویا ہے۔'' یوسف نے ان کو مجبور کیا کہ اس کے ساتھ پئیں اور خوشی منائیں اور اس نے بنیامین کو کہا کہ ''کیا تیرے بچے ہیں؟'' اور بنیامین نے جواب دیا کہ ''تیرے خادم کے دس بیٹے ہیں اور میں انہیں اپنے بھائی کو یاد کر کے نام بہ نام پکارتا ہوں جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے۔''

صبح کو یوسف نے اپنے بھائیوں کو رخصت کیا اور انہیں حکم دیا کہ اطمینان سے اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ لیکن جب وہ روانہ ہو گئے تو اس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ ان کا پیچھا کرنا اور انہیں پکڑ کر واپس لانا۔

جب یوسف کے نوکروں نے انہیں جا لیا تو ان سے کہا کہ:

''تم نے یہ ایسا کیوں کیا کہ ہمارے آقا کا پیالہ چرا لائے ہو؟''

یوسفؑ کے بھائی برہم ہوئے اور انہوں نے جواب دیا کہ ''اگر ہم میں سے کسی کے پاس پیالہ نکلے تو وہ مار دیا جائے اور ہم اس کے ساتھ تمہارے آقا کے غلام ہونگے'' لیکن جب پیالہ مل گیا جو یوسفؑ کے حکم کے مطابق بنیامینؑ کے بورے میں رکھا گیا تھا تو وہ غمزدہ اور دل شکستہ ہوئے اور یوسف کے پاس واپس آئے۔

یوسفؑ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی حکومت کے سردار اس کے گرد جمع تھے۔ جب اس کے بھائی اندر داخل ہوئے تو اس نے ان سے سخت لہجے میں کہا کہ:

''تم نے یہ کیا بدی کا کام کیا کہ مجھے بھڑکایا؟ تم نے کیوں میرا چاندی کا پیالہ لیا؟ کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم اپنے اس بھائی کو ڈھونڈ نہیں سکے جس کا تم نے اس ملک میں ذکر کیا بلکہ اس کی بجائے تم نے میرا پیالہ چرالیا؟ جواب دو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟''

یہوداہؑ نے کہا کہ ''ہم اپنے مالک سے کیا کہیں؟ ہم کیا بات کریں یا کیونکر اپنے آپ کو بری ٹھہرائیں؟ خدا نے تیرے خادموں کی بدی پکڑ لی اور ہم پر یہ مصیبت بھیجی۔''

تب یوسفؑ اٹھا اور بنیامینؑ کو پکڑ کر ایک دوسرے کمرے میں لے گیا اور اسے اس کے اندر بند کر دیا۔ پھر اس نے دوسروں کو یہ کہتے ہوئے اطمینان سے گھر جانے کا حکم دیا کہ ''میں نے اسے رکھا ہے جس کے پاس سے یہ پیالہ نکلا اور اب تم اطمینان سے واپس جاسکتے ہو۔''

تب یہوداہؑ یوسفؑ کے نزدیک جا کر کہنے لگا کہ:

''میں تیری منت کرتا ہوں کہ تیرا غصہ تیرے خادم پر نہ بھڑکے بلکہ اپنے خادم کو اجازت دے کہ تیرے سامنے کچھ کہے'' اور یوسفؑ نے جواب دیا کہ ''کہو''

تب یہوداہؑ نے کہا کہ:

''شروع سے جب سے ہم نے مصرؑ میں قدم رکھا تو نے ہماری ہنسی اڑائی، ہم پر جاسوس ہونے کا الزام لگایا۔ ہمیں اپنے ساتھ اپنے بھائی بنیامینؑ کو لانے پر مجبور کیا اور اس لمحہ تک تو ہمیں اپنی تفریح کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اب بادشاہ میری باتوں کو غور سے سن اور ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ اپنے باپ کے پاس واپس جانے دے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تجھے اور تیرے سب سرداروں کو ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیں جو تو نے مقرر کئے ہیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ ہمارے دو بھائیوں نے اپنی بہن کی وجہ سے شکمؑ کے شہر کے ساتھ کیا کیا۔ اس لئے غور کر کے اپنے بھائی بنیامینؑ کا بدلہ لینے کے لئے ہمیں ایسا کام نہ کرنا پڑے۔ دیکھ میں ان دونوں سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہوں۔ اس معمولی سی بات پر ہمیں چھوڑ دے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تیرے نگہبان کے ساتھ تجھے ماروں۔ کیا تو اس سزا کو نہیں جانتا جو خدا نے فرعونؑ پر بھیجی، جب وہ ہماری دادی ساؔرائی کے ساتھ بدی کرنے لگا؟ اس دن سے تیرے ملک کے لوگ اس بارے میں بتاتے ہیں! اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تجھے بھی ہمارے بھائی بنیامینؑ کو اس کے باپ سے الگ کرنے کی سزا دے۔ خدا اس عہد کو نہیں بھولا جو اس نے ابراہیمؑ کے ساتھ کیا کہ میں تیری نسل کی حفاظت کروں گا اور ان کے دشمنوں کو سخت سزا دوں گا۔ اے میرے مالک اس لئے میری باتوں پر غور کر جو میں کہہ رہا ہوں! ہمارے بھائی کو اس کے باپ کے پاس جانے دے ورنہ میں ویسا ہی کروں گا جیسا میں نے کہا ہے اور تو مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔''

تب یوسفؑ نے جواب دیا اور کہا کہ:

''اس بیکار بہادری سے کیوں خوش ہوتا ہے؟ تو کیوں اپنی طاقت پر فخر کرتا ہے؟ اپنے سرداروں کو ایک لفظ کہنے سے، وہ تجھے تیرے بھائیوں کے ساتھ ایک لمحہ میں ہلاک کر دیں گے۔''

یہوداہ نے کہا کہ ''خدا کی قسم، اگر میں نے تلوار نکالی تو تجھ سے شروع کر کے فرعون تک جاؤں گا۔''

یوسف نے کہا کہ ''تیری طاقت تیرے فخر کے برابر نہیں ہے، میں تجھ سے زیادہ طاقتور ہوں، اگر تو تلوار نکالے گا تو میں تیرے ہی جسم میں اسے گاڑ دوں گا اور تو اور تیرے بھائی تیری ہی تلوار سے ہلاک ہونگے۔''

اور یہوداہ نے جواب دیا کہ:

''اے میرے مالک، خدا ہمارے درمیان گواہ ہے کہ میں لڑنا نہیں چاہتا تو ہمارا بھائی ہمیں دے اور ہم اطمینان سے چلے جائیں گے۔''

یوسف نے کہا کہ ''فرعون کی حیات کی قسم، اگر کنعان کے سب بادشاہ بھی آئیں اور مجھ سے درخواست کریں تو بھی میں تیرے بھائی کو حوالے نہیں کروں گا۔ تم سب اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ لیکن بنیامین میرا نوکر ہوگا کیونکہ اس نے میرا پیالہ چرایا اور اس کی آزادی میں نے ضبط کر لی ہے۔''

یہوداہ نے کہا کہ ''تجھے اس طرح کرنے سے بادشاہ کے نام پر کیا نفع ہے؟ بادشاہ کے گھر میں بہت سے سونے اور چاندی کے برتن ہیں اور تو اس گھٹیا چاندی کے پیالے کے بارے میں بہت بولتا ہے جسے تو نے ہی ہمارے بھائی کے بورے میں رکھوایا تھا۔ خدا نے ابراہیم کی نسل کو منع کیا ہے کہ کسی بادشاہ، امراء یا کسی کی بھی چوری نہ کریں، اس لئے اپنی ہی خاطر خاموش ہو جا کہیں ایسا نہ ہو کہ باہر لوگوں کو معلوم ہو جائے اور وہ کہیں کہ، دیکھو، معمولی چاندی کے پیالے کے لئے مصر کا حکمران آدمیوں کے ساتھ لڑا اور ان میں سے ایک کو نوکر ہونے کے لئے لیا۔ اس لئے اپنی ہی خاطر اور زیادہ نہ کہنا۔''

لیکن یوسف نے دوبارہ ان سے کہا کہ:

''تم جاؤ اور اپنے بھائی کو میرے پاس چھوڑ دو کیونکہ قانون کے مطابق وہ میرا نوکر بنا ہے اور تم میرا پیالہ اپنے ساتھ لے کر جا سکتے ہو''۔

یہوداہ نے کہا ''کبھی نہیں، ہم اپنے بھائی کو ہزاروں پیالوں کی خاطر بھی نہیں چھوڑیں گے اور نہ پیسوں کی خاطر جو تو ہمیں دینا چاہے۔''

تب یوسف نے جلدی سے جواب دیا کہ:

''لیکن تم نے اپنے بھائی کو چھوڑ دیا اور اسے بیس چاندی کے سکوں میں بیچ دیا''۔

اور یہوداہ نے پھر کہا کہ ''ہمارا بھائی ہمیں دے، خدا میرا گواہ ہے کہ میں تیرے ساتھ جھگڑا کرنے کی خواہش نہیں رکھتا ہوں اس لئے ہمیں فساد کئے بغیر روانہ کر دے اگر ہم بنیامین کے بغیر واپس جائیں گے تو اپنے باپ کو کیا بتائیں گے؟ اس کا غم اسے مار دے گا اور ہم کچھ نہیں کر سکیں گے؟''

یوسف نے کہا کہ ''اس کو کہنا کہ رسی بالٹی کا پیچھا کرتی'' (اس کا مطلب ہے کہ یوسف رسی اور بنیامین بالٹی ہے)۔

یہوداہ چلایا کہ ''افسوس، بادشاہ پر افسوس جو ناانصافی کرتا ہے''۔

یوسف نے کہا کہ ''ناانصافی مت کہہ، کیا تو نے اپنے باپ کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا کہ ایک درندہ یوسف کو کھا گیا؟ کیا تو نے اسے مدیانیوں کے ہاتھ بیس سکوں میں نہیں بیچا؟ اس لئے مت کہہ بلکہ شرمندہ ہو''۔

یہوداہ نے گرج کر کہا کہ ''اب میرے اندر شکم کا سا

انتقام اٹھا ہے اور تو اور تیرا ملک میرے غصے کی بھڑکتی آگ میں ہلاک ہوں گے''۔

اسی دوران یوسف نے اپنے بیٹے منسّی کو بھیجا کہ فوجیوں کے محل میں آنے کا حکم دے اور وہ اس مختصر وقت میں ہتھیاروں سے لیس اپنی پوری رفتار سے آئے ان میں پانچ سو گھڑ سوار سپاہی، دو ہزار پیدل اور چار سو تجربہ کار محافظ الگ الگ تھے وہ چلاتے اور شور مچاتے ہوئے یعقوب کے بیٹوں کے گرد جمع ہو گئے جو بہت خوف زدہ اور لرزاں تھے۔

تب یوسف نے یہوداہ کو کہا کہ :

''اب مجھے بتا کہ تو کیوں اپنے سب ساتھیوں کے ساتھ اکیلا لڑکے کے لئے گرمجوشی سے نہیں لڑا؟''

اور یہوداہ نے جواب دیا کہ :

''میں نے اپنے باپ کے ساتھ لڑکے کو حفاظت سے واپس لانے کی ضمانت لی ہے میں نے اس سے کہا کہ اگر میں اسے تیرے پاس پہنچا کر سامنے کھڑا نہ کردوں تو میں ہمیشہ کے لئے تیرا گناہگار ٹھہروں گا۔ اس لئے اے میرے مالک، تیرے خادم کو اجازت ہو کہ وہ اس لڑکے کے بدلے تیرا نوکر ہو کر اس محل میں رہ جائے اور یہ لڑکا اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے باپ کے گھر چلا جائے۔ دیکھ، میں اس سے بڑا اور طاقتور ہوں اور بنیامین کی بجائے مجھے ہی اپنا نوکر بنالے''۔

یوسف نے جواب دیا کہ ''صرف ایک شرط پر لڑکا تمہارے ساتھ جاسکتا ہے کہ تم میرے سامنے اس کے بھائی کو لاؤ جس کا تم نے ذکر کیا تھا اور میں اسے بنیامین کی جگہ رکھ لوں گا کیونکہ اس کے لئے تم نے اپنے باپ سے کوئی ضمانت نہیں لی ہے اس لئے اسے میرے پاس چھوڑ دینا اور بنیامین جس کی تم نے ضمانت لی ہے اسے واپس گھر لے جانا''۔

تب شمعون نزدیک آیا اور جواب دیا کہ :

''اے میرے مالک کیا ہم نے نہیں بتایا تھا؟ جب ہم پہلے تیرے پاس آئے تھے، اس کھوئے ہوئے بھائی کو ہم نہیں ڈھونڈ سکے۔ افسوس کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا بھائی زندہ ہے یا مر گیا ہے''۔

تب یوسف نے کہا کہ ''فرض کرو کہ میں اسے اپنے سامنے بلاؤں پھر کیا تم اسے بنیامین کی جگہ مجھے دے دو گے؟ اور اس نے بلند آواز میں پکار کر کہا ''یوسف! یوسف! سامنے آؤ۔ یوسف آؤ اور اپنے بھائیوں کے سامنے بیٹھو''۔

یعقوب کے بیٹے ان باتوں سے بہت حیران ہوئے اور ان کا خون تیزی سے چلنے لگا جیسے ہی انہوں نے خوف اور حیرانگی میں ادھر ادھر دیکھا کہ ان کا بھائی کہاں سے سامنے آئے گا۔

اور یوسف نے ان سے کہا کہ :

''تم کیوں ادھر ادھر دیکھتے ہو؟ تمہارا بھائی تمہارے سامنے ہے میں یوسف ہوں جسے تم نے مصر جانے کے لئے بیچا تھا لیکن تم غمگین نہ ہو تم تو صرف آلہ کار تھے اور خدا نے جانوں کو بچانے کے لئے مجھے ادھر آگے بھیجا''۔

اس کے بھائی بہت گھبرا گئے اور یہوداہ خاص طور پر ان باتوں سے بہت خوف زدہ ہوا بنیامین نے جو عدالت کے کمرے کے اندر تھا ان کی باتوں کو سنا اور جلدی سے یوسف کے سامنے آیا اور اس کی چھاتی سے لپٹ گیا اور اسے چوما اور وہ اکٹھے روئے۔ دوسرے بھائی بھی بہت متاثر ہوئے اور لوگ بھی حیران ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع فرعون کے محل میں پہنچائی۔

فرعون یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا اور یوسف کے بھائیوں کے استقبال کے لئے سرداروں کا ایک وفد بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ

اپنے گھریلو سامان اور گھرانے کو لے کر میرے پاس آجاؤ اور مصر میں اپنے گھر بناؤ۔

اور یوسفؔ نے اپنے بھائیوں کو خوبصورت اور نئے جوڑے پہننے کے لئے دیئے اور انہیں بہت سے تحائف اور ہر ایک کو چاندی کے تین سو سکے دیئے اور پھر انہیں فرعونؔ کے سامنے لے گیا اور بادشاہ کو ان کا تعارف کروایا۔

اور جب فرعونؔ نے دیکھا کہ یعقوبؔ کے بیٹے اچھے آدمی ہیں تو وہ بہت خوش ہوا اور ان پر بہت مہربانی کی۔

اور جب وہ ملک کنعانؔ کو واپس جانے لگے تو یوسفؔ نے فرعونؔ کے گیارہ رتھ لئے اور ان میں سے ہر ایک کو دیئے اور اس نے اپنے باپ کے لئے قیمتی تحائف اور لباس دیئے اور اپنے بھائیوں کے بچوں اور ان کی بیویوں اور اپنی بہن کے لئے بھی تحائف بھیجے اور وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مصر کی سرحدوں تک گیا اور ان سے الگ ہوتے ہوئے کہا کہ:

''میرے بھائیو! راستے میں تم جھگڑا نہ کرنا یہ کام خدا کی حکمت کے باعث رونما ہوا تھا تم تو صرف آلہ کار تھے تاکہ قحط اور بھوک سے بہت سی جانیں بچیں''۔

اس نے یہ بھی حکم دیا کہ اپنے باپ کو احتیاط سے یہ خبریں پہنچانا کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک بتانے سے بڑھاپے کے باعث اس پر بڑا اثر پڑے اور یعقوبؔ کے بیٹے خوشی سے ملک کنعانؔ کو واپس گئے۔

ایسا ہوا کہ جب وہ کنعانؔ کے نزدیک آئے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ ''ہم کیسے اپنے باپ کو یہ خبریں دیں گے؟ ہم اسے نہیں بتا سکتے کہ یوسفؔ ابھی تک زندہ ہے''۔

لیکن اچانک ایسا ہوا جب وہ بیر شابعؔ پہنچے تو آشر کی بیٹی سیرہؔ اپنے باپ اور رشتے داروں کو ملنے آئی اور سیرہؔ ایک اچھی گانے والی تھی اور اس نے بربط پر گیت گائے۔

اس لئے انہوں نے اس سے کہا کہ ''اپنا بربط لے اور ہمارے باپ کے سامنے جا کر بیٹھنا اور اس کے بیٹے یوسفؔ کا گیت گانا اور اسے اس انداز سے بتانا کہ وہ جان جائے کہ یوسفؔ زندہ ہے''۔

اور اس کنواری نے ایسا ہی کیا جیسے اسے حکم ملا تھا اور وہ اپنے دادا کے سامنے بیٹھی اور اس نے اس کے لئے ایک گیت گایا اور اس نے ان باتوں کو سات دفعہ دہرایا:

''دیکھ، یوسفؔ مرا نہیں ہے بلکہ جیتا ہے،
میرا چچا مصرؔ کی زمین پر حکومت کرتا ہے''

اور یعقوبؔ اس کے گیت گانے سے بہت خوش ہوا اور اس کی سُریلی آواز نے اس کے دل میں خوشی کو جنم دیا اور وہ اس کنواری سے بھی خوش ہوا اور اسے برکت دی اور جب وہ اس سے باتیں کر رہا تھا اس کے بیٹے اپنے گھوڑوں اور رتھوں کے ساتھ پہنچے اور یعقوبؔ اٹھا اور ان کو ملنے دروازے پر گیا اور انہوں نے اس سے کہا کہ ''ہم اپنے باپ کے لئے خوشی کی خبر لائے ہیں یوسفؔ ہمارا بھائی ابھی تک زندہ ہے اور وہ سارے ملک مصرؔ کا حاکم ہے''۔

لیکن یعقوبؔ پر کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ اس نے ان کا یقین نہ کیا جب تک اس نے ان تحائف کو جو یوسفؔ نے اس کے لئے بھیجے تھے اور اس کی عظمت کے سب نشانات کو دیکھ نہ لیا تب اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور وہ خوشی سے بھر گیا اور اس نے کہا کہ ''یہ ہی کافی ہے کہ میرا بیٹا یوسفؔ اب تک جیتا ہے میں اپنے مرنے سے پیشتر جا کر اسے دیکھ تو لونگا''۔

بیر شابعؔ کے باشندوں اور ارد گرد کے ملکوں نے یہ خبریں سنیں اور یعقوبؔ کو مبارکباد دینے آئے اور اس نے ان کے لئے

ایک بڑی ضیافت کی، اور اس نے کہا کہ ''میں مصر میں اپنے بیٹے کے پاس جاؤں گا اور پھر کنعان میں ہی واپس آؤں گا جیسے خداوند نے ابراہیم کو کہا ہے کہ میں یہ زمین تیری نسل کو دوں گا۔''

اور خداوند کا کلام یعقوب پر نازل ہوا کہ ''مصر میں جانے سے نہ ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں اور وہاں تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔''

یعقوب نے اپنے بیٹوں اور ان کے گھرانوں کو حکم دیا کہ میرے ساتھ مصر کو جانے کے لئے تیار ہوں جیسے خداوند نے کہا ہے اور وہ سفر پر روانہ ہوئے اور یعقوب نے یہوداہ کو اپنے سے آگے بھیجا کہ اس کی آمد کی اطلاع دے اور ان کی رہائش کے لئے جگہ کا انتخاب کرے۔

جب یوسف نے سنا کہ اس کا باپ راستے میں ہے تو اس نے اپنے دوستوں، سرداروں اور میدان کے سپاہیوں کو جمع کیا اور انہوں نے سونے اور چاندی کے زیورات اور قیمتی لباس پہنے اور فوج کے گروہ جنگ کے سب ہتھیاروں سے لیس ہوئے اور وہ اکٹھے جمع ہوئے اور ایک بڑی جماعت کی شکل میں یعقوب کو راستے میں ملنے گئے اور حفاظت سے اسے مصر میں لائے۔ سازوں اور خوشی سے ملکِ مصر کی زمین بھر گئی اور سب لوگ اس شاندار نظارے کو دیکھنے کے لئے اپنے گھروں کی چھتوں پر جمع ہوئے۔

یوسف شاہی لباس میں اپنے سر پر تاج پہنے ہوئے تھا اور جب وہ اپنے باپ کی جماعت سے پچاس ہاتھ دور تھا وہ اپنے رتھ سے اترا اور اپنے باپ کو ملنے کے لئے چلا اور جب امراء نے یہ دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑوں اور رتھوں سے اترے اور اس کے ساتھ چلنے لگے۔

اور جب یعقوب نے اس بڑے جلوس کو دیکھا تو حیران ہوا اور اس پر بہت خوش ہوا اور یہوداہ کی طرف مڑتے ہوئے اس نے پوچھا کہ ''وہ کون آدمی ہے جو شاہی لباس میں اس بڑے جلوس کے آگے آ رہا ہے؟'' یہوداہ نے جواب دیا کہ ''وہ تیرا بیٹا ہے'' اور جب یوسف اپنے باپ کے نزدیک آیا تو وہ اس کے سامنے نیچے تک جھکا اور اس کے سردار بھی یعقوب کے آگے نیچے تک جھکے۔

یعقوب اپنے بیٹے کی طرف دوڑا اور اس کی گردن پر جھکا اور اُسے چوما اور وہ روئے اور یوسف نے محبت کے ساتھ اپنے بھائیوں کو سلام کیا۔

یعقوب نے یوسف سے کہا کہ ''اب چاہے میں مر جاؤں کیونکہ میری آنکھوں نے تجھے تیری بڑی عظمت میں جیتا دیکھ لیا ہے۔''

وہ بڑی جماعت یعقوب اور اس کے گھرانے کو حفاظت سے مصر میں لے گئی اور یوسف نے اپنے رشتہ داروں کو ملک مصر کا سب سے بہترین جوشن کا علاقہ دیا۔

اور یوسف ملک مصر میں عقلمندی سے حکومت کرتا رہا اور یوسف کے دونوں بیٹے اپنے دادا کے منظور نظر تھے اور ہمیشہ اس کے گھر میں رہتے تھے اور یعقوب نے انہیں خداوند کی راہیں سکھائیں اور خداوند کی خدمت میں اطمینان اور خوشی کی راہوں کی طرف راہنمائی کی۔

یعقوب اور اس کا گھرانا جوشن کے علاقہ میں رہا اور وہ زمین ان کی ملکیت تھی اور وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہوگئے۔

6- یعقوب اور بیٹوں کی وفات۔ موسیٰ مصر سے رہائی

یعقوب ملک مصر میں سترہ برس اور زندہ رہا۔ سو یعقوب کی کل عمر ایک سو سنتالیس برس کی ہوئی۔

یعقوبؑ بڑھاپے میں بہت بیمار اور کمزور ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے یوسفؑ کو بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ:

''دیکھ، میرے مرنے کا وقت نزدیک ہے۔ میرے بیٹے سن، تمہارے باپ دادا کا خدا آنے والے دنوں میں تم سے ضرور ملے گا اور اپنی قسم کے مطابق اپنے لوگوں کو اس زمین پر واپس لے جائے گا جو اس نے تجھے اور تیری نسل کو دی ہے۔ مجھے مصرؔ میں دفن نہ کرنا بلکہ ملک کنعانؔ میں حبرونؔ میں مکفیلہ کی غار میں میرے ماں باپ کے ساتھ دفن کرنا۔''

یعقوبؑ نے تدفین کے لئے اپنے بیٹوں سے قسم لی جیسے اس نے درخواست کی اور اس نے ان سے کہا کہ:

''خداوند اپنے خدا کی خدمت کرنا اور وہ تمہیں ساری مصیبت سے رہائی دے گا جیسے اس نے تمہارے باپ دادا کو رہائی دی۔''

اس نے انہیں حکم دیا کہ اپنے سب بچوں کو اس کے سامنے لائیں اور اس نے ان کو اور ان کے باپ کو بھی برکت دی۔ ان کی برکات پاک صحیفوں میں درج ہیں۔

اور یعقوبؑ نے یہوداہؔ سے کہا کہ:

''تو میرا بیٹا اپنے سب بھائیوں سے زیادہ زور آور ہے اور تیری نسل سے بادشاہ پیدا ہونگے تو اپنے بچوں کو تعلیم دینا کہ وہ کیسے اپنے آپ کو بدی سے اور دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔''

تب اپنے بچوں کی طرف مڑتے ہوئے اس نے کہا کہ:

''تم میرے مرنے کے بعد میری لاش مکفیلہ کی غار میں دفن کرنے کے لئے اٹھا کر لے جاؤ گے تم میرے بیٹے مجھے اٹھا کر لے جاؤ گے نہ کہ تمہارے بچے۔ میرے تابوت کو یہوداہ، یشاکر اور زُبلونؔ مشرق کے کونے کی طرف سے روبینؔ، شمعونؔ اور جدؔ جنوب کی طرف سے، افرائیمؔ، منسیؔ اور بنیامینؔ مغرب کی طرف سے اور دانؔ، آشرؔ اور نفتالیؔ شمال کی طرف سے اٹھائیں گے۔

''لاویؔ میرے تابوت کو اٹھانے یا اٹھا کر چلنے میں مدد نہیں کرے گا کیونکہ اس کی نسل اسرائیلؔ کے لشکر میں خدا کے عہد کے صندوق کو اٹھائے گی اور نہ ہی یوسفؑ تابوت کو اٹھانے میں مدد کرے گا کیونکہ وہ بادشاہ ہے اس کے بیٹے اس کی جگہ لیں گے اور اس کے بھائی بنیامینؔ کے ساتھ چلیں گے۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرنا اور میری باتوں سے کچھ کم نہ کرنا۔

''یوں ہوگا کہ اگر تم میرے حکم کے مطابق کرو گے تو خدا تم سے خوشی کے ساتھ ملے گا اور میرے بعد تمہارے بچوں کو اطمینان دے گا۔ اپنے بچوں کو تعلیم دینا کہ خدا سے محبت کریں اور اس کے حکموں کو مانیں تا کہ ان کی عمر زمین پر دراز ہو کیونکہ خدا ان کی حفاظت کرتا ہے جو اس کی سب راہوں پر راست بازی سے چلتے ہیں۔''

یعقوبؑ کے بیٹوں نے جواب دیا کہ ''جو کچھ تو نے ہمیں حکم دیا ہے ہم ویسا ہی کریں گے اور خدا ہمارے ساتھ رہے۔''

اور یعقوبؑ نے کہا کہ:

''خداوند تمہارے ساتھ ہوگا مگر تم اس کی راہوں سے دائیں یا بائیں نہ مڑنا۔ دیکھو میں جانتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں ملک مصرؔ میں تم پر، تمہارے بچوں پر اور تمہارے بچوں کے بچوں پر مصیبتیں آئیں گی لیکن تم خدا کی خدمت کرنا اور وہی تمہاری نجات کا انتظام کرے گا۔ وہ ہمیشہ کے لئے تمہیں ملک مصرؔ سے نکال لے جائے گا اور واپس تمہارے باپ دادا کی زمین پر لے جائے گا تا کہ اس زمین کے وارث بنو اور حفاظت سے وہاں رہو۔''

جب یعقوبؑ نے ان باتوں کو ختم کیا تو اس نے اپنے پاؤں بستر پر سمیٹ لئے اور اس کا دم نکل گیا۔

جب یوسفؑ نے دیکھا کہ اس کا باپ مر گیا تو اس کے چہرے سے لپٹ کر بہت رویا اور سخت ذہنی اذیت میں بلند آواز میں چلانے لگا کہ "میرے باپ، اے میرے باپ!"

یعقوبؑ کے گھرانے کے سب لوگوں نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھ کر خاک میں بیٹھے اور اپنے قبیلے کے سردار کے لئے ماتم کیا اور مصری جو یعقوبؑ کو جانتے تھے انہوں نے بھی اس کے لئے ماتم کیا۔

تب یوسفؑ نے طبیبوں کو اپنے باپ کی لاش میں خوشبو بھرنے کا حکم دیا اور اس نے اپنے خاندان، رشتہ داروں اور مصری دوستوں سمیت ستر دن تک ماتم کیا۔

ماتم کے دن گزر جانے کے بعد، یوسفؑ فرعونؑ بادشاہ کے سامنے گیا اور اس سے کہا کہ "میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے اپنے باپ کو ملک کنعانؑ میں دفن کرنے کے لئے جانے دے اور میں پھر لوٹ کر آؤں گا۔" اور فرعونؑ نے جواب دیا کہ "اطمینان سے جاؤ اور اپنے باپ کو دفن کرو۔"

یوسفؑ اٹھا اور اپنے باپ کی لاش کو ملک کنعانؑ میں لے جانے کے لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ تیاری کی جیسے یعقوبؑ نے ان کو حکم دیا تھا۔

فرعونؑ نے اعلان جاری کیا کہ مصرؑ کے شہری یوسفؑ کے احترام میں اور یعقوبؑ کی عزت میں جنازے میں شرکت کریں اور شہریوں کی بڑی تعداد بادشاہ کی خواہش پر رضا مند ہوگئی۔

فرعونؑ کے سب خادم اور اس کے گھر کے مشائخ اور ملکِ مصرؑ کے سب مشائخ اور یوسفؑ کے گھر کے سب لوگ اور اس کے بھائی اور اس کے باپ کے گھر کے آدمی اس کے ساتھ گئے۔

یعقوبؑ کے بیٹوں نے تابوت کو ویسے ہی اٹھایا جیسے اس نے ان کو حکم دیا تھا اور عصائے شاہی اور سونے کا تاج تابوت پر رکھا گیا تھا۔

یعقوبؑ کے تابوت کے پیچھے مصرؑ کی پیدل فوج، شہسوار، فرعونؑ کا محافظ دستہ اور یوسفؑ کا محافظ دستہ بھی تھا۔

یوں ہوا کہ جب یہ بڑا انبوہ اُردنؑ کے پار اَطادؑ کے کھلیان پر پہنچا تو انہوں نے وہاں پر آرام کیا اور بلند اور دلسوز آواز سے نوحہ کیا۔

جب کنعانؑ کے بادشاہوں نے سنا کہ یعقوبؑ کا جنازہ پہنچ چکا ہے تو وہ یعقوبؑ کے لئے اپنے غم اور محبت کا اظہار کرنے اور ان سے ملنے کے لئے جلدی سے روانہ ہوئے۔

یعقوبؑ کا بھائی عیسوؑ بھی اپنے بیٹوں اور اپنے آدمیوں کے ساتھ آیا لیکن جنازہ حبرونؑ کو مکفیلہؑ کی غار کی طرف آگے بڑھ چکا تھا۔

اور جب وہ غار پر پہنچے تو عیسوؑ اور اس کے بیٹے اور اس کے ساتھی یوسفؑ کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ:

"یعقوبؑ یہاں دفن نہیں ہوگا کیونکہ یہ ہماری اور ہمارے باپ کی غار ہے۔" تب یوسفؑ اور اس کے بھائی بہت ناراض ہوئے اور یوسفؑ نے عیسوؑ کو کہا کہ:

"یہ کیا ہے جو تو بولتا ہے؟ کیا میرے باپ یعقوبؑ نے اسحاقؑ کی موت کے بعد پچیس سال پہلے تجھ سے کنعانؑ کی زمین پیسوں سے ہمیشہ کے لئے نہیں خریدی تا کہ ہمیشہ کے لئے اس کے بچوں کی ملکیت ہو؟ تو کیوں اس طرح بولتا ہے؟"

اور عیسوؑ نے جواب دیا کہ:

''میں نے یعقوب کو نہیں بیچی تھی۔''

یوسف نے کہا کہ ''ہمارے پاس تحریری دستاویز ہے اور ان پر تیرے دستخط ثابت کریں گے کہ سچائی ہماری طرف ہے۔''

عیسو نے کہا کہ ''پھر تحریری دستاویز میرے پاس لاؤ اور جو کچھ میں نے اس پر لکھا ہے میں ویسا ہی کروں گا۔''

تب یوسف نے اپنے بھائی نفتالی کو بلایا جو نر چکارا سے زیادہ تیز چلتا تھا اور وہ آسانی سے کپاس کی جھالر کے اوپر دوڑ لگاتا اور اپنے قدم نیچے نہیں لگنے دیتا تھا۔

اور یوسف نے نفتالی سے کہا کہ:

''جلدی سے مصر کو جاؤ اور غار کی تحریری دستاویز میرے پاس لاؤ اور وہ تحریری دستاویز بھی لانا جس پر عیسو نے اپنے پہلوٹھے کا حق ہمارے باپ کو بیچا۔ تم تیزی سے جاؤ اور جلدی واپس آؤ۔''

جب عیسو نے سنا کہ نفتالی اپنے سفر پر روانہ ہو گیا تو اس نے جنازے کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا اور یوسف اور اس کے بھائیوں نے اپنے باپ کی لاش اور اس غار کی نگہبانی کی۔

اگلے دن دو گروہوں کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ عیسو اور اس کے ملازم ایک طرف تھے اور دوسری طرف یوسف عبرانی اور وہ جو مصر سے جنازے کے پیچھے آئے تھے۔

اب اس کے بعد کی جماعت میں دان کا بیٹا حشیم تھا۔ وہ گونگا تھا اور وہ اپنے دادا کے تابوت کی حفاظت کے لئے مقرر تھا اور اسے اس لڑائی جھگڑے کا پتہ نہیں تھا اور اس نے غیر معمولی واقعہ کو ہوتے ہوئے نوٹ کیا اور اشاروں سے اپنے قریب آنے والے سے پوچھا کہ مردے کو کیوں دفن نہیں کرتے اور اس نے سنا کہ عیسو کی مداخلت کی وجہ سے تجہیز و تکفین کا کام رک گیا ہے۔

اور یوں ہوا کہ جب وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تو اس کا غصہ بھڑکا اور تیزی سے لڑائی میں گیا اور عیسو کو باہر نکالا اور ایک ہی وار سے اس کے کندھوں سے اس کے سر کو الگ کر دیا۔ تب یعقوب کے بچے اپنے مخالفوں پر غالب آئے۔ عیسو کے گروہ کے چالیس آدمی قتل ہوئے جبکہ دوسرے گروہ کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ پس عیسو کی موت کے ساتھ ہی رفقہ کے خوف کی بھی وضاحت ہوئی۔ جب عیسو نے یعقوب کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے کہا تھا کہ ''... کیوں ایک ہی دن میں تم دونوں کو کھوؤں؟'' (تکوین (45:27

تب یعقوب کو مکفیلہ کی غار میں دفن کیا گیا اور عیسو کے بیٹے اس کے گواہ ٹھہرے۔ سات دنوں تک یوسف اور اس کے بھائی اپنے گھروں میں رہے اور ماتم کرتے رہے اور اپنے معمول کے کاموں میں شرکت نہ کی اور اس کے بعد انہوں نے اپنے روزمرّہ کے کاموں کو ترک کیا اور بارہ مہینوں تک ماتم کیا اور اس وقت سے اپنے قریبی رشتہ دار کی موت پر یہودیوں کی یہ رسم رہی۔

عیسو کے شکست خوردہ بچے الیفاز کے ساتھ بھاگ گئے اور الیفاز اپنے باپ عیسو کی لاش اٹھائے ہوئے تھا اس کا سر حبرون میں دفن ہوا جہاں عیسو گرا تھا لیکن اس کا جسم صعیر کے پہاڑ پر دفن ہوا۔

اور یوں ہوا کہ اسرائیل کے بچوں کے ملکِ مصر میں آنے کے بعد بیسویں سال میں یوسف کا دوست فرعون مر گیا۔ اُس وقت یوسف کی عمر اکہتر سال تھی۔ اپنی موت سے پہلے فرعون نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ یوسف کے سب کاموں کو مانے اور ان ہدایات پر عمل کرے جو اس نے لکھی ہوئی ہیں۔ اس سے ملک مصر کے لوگ خوش ہوئے کیونکہ وہ یوسف سے محبت رکھتے تھے اور اس

پر مکمل بھروسہ رکھتے تھے۔ اور یوں اس فرعونؔ نے یوسفؔ کی نصیحت اور مشورے سے ملک مصرؔ پر حکومت کی۔ اور خداوند یوسفؔ کے ساتھ تھا اور اس کے سب کام کامیاب ثابت ہوئے۔ اس کی حکمت دن بدن بڑھتی گئی اور سارا ملک مصرؔ اس کی عزت واحترام خوشی سے کرتا تھا۔ اسّی سال تک یوسفؔ نے ملک مصرؔ پر حکومت کی اور اس کے بھائی جوشنؔ کے علاقہ میں حفاظت سے رہے اور وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہوگئے اور انہوں نے خداوند کی اسی طرح خدمت کی جیسے ان کے باپ یعقوبؔ نے انہیں سکھایا تھا۔

یوسفؔ ملک مصرؔ میں ترانوے سال تک جیتا رہا اور اسّی سال تک ملک کا حاکم رہا اور جب اس نے محسوس کیا کہ اس کے مرنے کا وقت نزدیک ہے تو اس نے اپنے بھائیوں اور ان کے سب بچوں کو بلوا بھیجا اور وہ اس کے بستر کے گرد جمع ہوئے۔

تب یوسفؔ نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ:

''دیکھو... میں مرنے کے قریب ہوں لیکن خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا اور تم کو اس ملک سے نکال کر اس ملک میں پہنچائے گا جس کے دینے کی قسم اس نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوبؔ سے کھائی تھی اور جب خدا تم کو یاد کرے اور تم کو ملک مصرؔ سے واپس لے جائے تو تم یہاں سے میری ہڈیوں کو لے جانا۔''

یوسفؔ نے اسرائیلؔ کے سب بچوں سے قسم لی کہ میری ہڈیوں کو اپنے ساتھ لے جانا، جب تم ملک مصرؔ سے واپس جاؤ۔

اور اسرائیلؔ کے بچوں کے ملک مصرؔ میں آنے کے بعد اکہترویں سال میں، یوسفؔ نے ایک سو دس برس کا ہو کر وفات پائی اور انہوں نے اس کی لاش میں خوشبو بھری اور اسے دریائے نیلؔ کے کنارے دفن کیا اور سارا ملک مصرؔ ستر دنوں تک یوسفؔ کے لئے رویا اور اُس کے بھائیوں نے اُس کے لئے سات دن تک ماتم کیا جیسے انہوں نے اپنے باپ یعقوبؔ کے لئے کیا۔

تب فرعونؔ نے اپنے ہاتھوں میں حکومت سنبھالی اور عقلمندی اور ایمانداری سے لوگوں پر حکومت کی۔

اسی سال یعقوبؔ کے بیٹے زُبلوُنؔ نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی اور پانچ سال بعد شمعونؔ نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور چار سال بعد روبینؔ نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اگلے سال دان نے ایک سو چوبیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ایک سال بعد یشاکرؔ نے ایک سو بائیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اس کے پیچھے آشرؔ نے ایک سو تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ اگلے سال جادؔ نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں وفات پائی اور یہوداہؔ نے اس سے اگلے سال ایک سو انتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ نفتالیؔ اس کے بعد ایک سال تک جیتا رہا اور ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور اگلے سال لاویؔ نے ایک سو سینتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس نے اپنے سب بھائیوں سے زیادہ عمر پائی۔

یوسفؔ اور اس کے بھائیوں کی وفات کے بعد مصری اسرائیلیوں کو دکھ دینے لگے اور انہوں نے ان کی زندگی کو تلخ کر دیا جب تک وہ ملک مصرؔ سے واپس نہ گئے۔ انہوں نے انہیں اس زرخیز زمین سے نکال دیا جو یوسفؔ نے انہیں دی تھی اور ان کے گھروں سے بھی نکال دیا جو انہوں نے اپنے لئے بنائے تھے۔ مصریوں کا ہاتھ ان پر مسلسل بھاری ہوتا گیا یہاں تک کہ ان کی زندگی ان کے لئے بوجھ بن گئی۔

اسرائیلؔ کے مصرؔ میں آنے کے بعد ایک سو دو سال میں، فرعونؔ بادشاہ اور اس کی ساری نسل کے لوگ وفات پا گئے اور ایک نیا بادشاہ اور نئے لوگ جو یوسفؔ کو نہیں جانتے تھے زمین کے وارث ہوئے۔

نوجوان فرعونؔ اس وقت انچاس سال کا تھا جب اس کے سر پر تاج پہنایا گیا تھا۔ اور نئے حکمران کو یہ اختیار تھا کہ اس

کے خادم اس کے سامنے حاضر ہوں اور اس کی بادشاہت کی ترقی اور کاموں کی خبر اسے دیں اور انہوں نے اس سے کہا کہ:

''دیکھو اسرائیلی ہم سے زیادہ اور قوی ہو گئے ہیں ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہمیں نصیحت کر کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ ہلاک کر دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ جب وہ اور زیادہ ہو جائیں تو ہمارے لئے رکاوٹ اور پھندا ثابت ہوں اور اس وقت جنگ چھڑ جائے تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہم سے لڑیں اور ہمارے ہی ملک سے ہمیں باہر نکال دیں۔''

بادشاہ نے جواب دیا کہ:

''یہ میری نصیحت ہے اور تم اسے غور سے سنو۔ شہر فیتوم اور رعمسیس ان کی حفاظت کے مقصد کے لئے کافی مضبوط نہیں ہیں انہیں بڑی احتیاط کے ساتھ دوبارہ تعمیر کرنا چاہیے اور ہمیں اسرائیلیوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے۔ میرے نام سے اعلان جاری کرو کہ:

''مصر کے بادشاہ فرعون کا حکم ہے کہ ہر فرض شناس شہری سے یہ درخواست ہے کہ شہر فیتوم اور رعمسیس کو دوبارہ مضبوط تعمیر کرنے کے لئے اکٹھے ہوں کہ ہم انہیں جنگ کے وقت کے لئے دشمنوں کے لئے تیار کر سکیں۔ ہر شہری کو اس حکم کی تعمیل کے لئے بلایا گیا ہے اور ہر روز ہر شہری اپنے کام کے مطابق خزانے سے اجرت حاصل کرے گا۔''

تب شروع ہی میں تم بھی کام کرنے کے لئے جانا اور ایسا ہوگا کہ جب اسرائیلی آئیں گے اور تمہارے ساتھ کام کریں گے تو تم انہیں ہر روز ان کی اجرت دینا جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔ پھر تم اور دوسرے مصری آہستہ آہستہ کام سے الگ ہو جانا یہاں تک کہ اسرائیلی تنہا کام پر رہ جائیں۔ تب ان پر مصری بیگار لینے والے مقرر کرنا اور آخر کار ایک دن جب وہ تمہارے پاس آئیں اور پوچھیں کہ ہم نے کیا کمایا ہے تو تم انہیں کہنا کہ آج کے بعد تم بغیر اجرت کے کام کرو گے اور اگر وہ انکار کریں یا بغاوت کریں تو تم ان پر تشدد کر کے ان سے کام لینا۔ ہر لحاظ سے میری باتوں کو مانو اور اس کا نتیجہ تمہاری خوشی ہوگی۔ ہمارا ملک مضبوط ہوگا اور سخت مزدوری ان لوگوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کم کرے گی۔''

یہ نصیحت مصریوں کو بھلی لگی اور انہوں نے پوری طرح اس پر عمل کیا۔ اعلان جاری کیا گیا اور لاوی کے بچوں کے سوا سب اسرائیلیوں نے اس حکم کو مانا۔ بہت سے مصریوں نے بھی کام میں حصہ لیا اور ہر روز اپنی اجرت وصول کرتے تھے لیکن وہ آہستہ آہستہ کام سے الگ ہوتے گئے یہاں تک کہ تین ماہ کے عرصہ میں صرف اسرائیلی تنہا کام پر لگے ہوئے تھے اور بیگار لینے والے ان پر مقرر کئے گئے جنہوں نے ان کی اجرت کو روک لیا اور جب انہوں نے کام کرنے سے انکار کیا تو ان سے جبراً مزدوری کروانے لگے۔

لاوی قبیلے کے سوا تمام اسرائیلیوں نے مصری مظالم سہے۔ جن اسرائیلیوں نے اجرت کے بغیر کام کرنے سے انکار کیا مصریوں نے ان سے جبراً باقاعدگی سے کام کروایا اور مصر کے سب مضبوط قلعوں کی اینٹیں بنوائیں اور کھیتوں میں کام کروایا جب تک خداوند نے ان کو یاد نہ کیا اور اس زمین سے رہائی نہ دی۔

لیکن اسرائیلیوں پر جتنا بوجھ بڑھتا گیا اور وہ اتنا ہی زیادہ بڑھتے اور پھیلتے گئے اور یعقوب کے بیٹوں کے مصر میں داخل ہونے کے بعد، ایک سو چھبیسویں سال میں مصر کے باشندوں نے دیکھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو چکے ہیں اور اسرائیلی ابھی تک بڑھتے جا رہے تھے اس لئے بزرگ اور عقلمند آدمی بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا کہ:

''اے بادشاہ... ابد تک جیتا رہ! اس نصیحت کے مطابق جو تو نے اسرائیلی لوگوں کے تعلق سے ہمیں دی ہم نے ویسے ہی

اس پر عمل کیا لیکن وہ ناکام ثابت ہوئی ہے جتنا ہم نے ان پر تشدد کیا وہ اتنا ہی زیادہ بڑھتے گئے اور اب جوشن کا علاقہ ان سے بھرا ہوا ہے اس لئے اپنی حکمت سے ہمیں اپنے سب لوگوں کو مشورہ دے کہ جس سے ان لوگوں کی تعداد کم ہو جائے۔"

بادشاہ نے جواب دیا کہ:

"تم میں سے کچھ لوگ مجھے مشورہ دیں کہ ان کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔"

تب ایوب نے جو ایک ملک سے عوض کی سرزمین میں بادشاہ کے صلاح کاروں میں سے ایک تھا، جواب دیا کہ:

"اگر یہ بادشاہ کو بھلا لگے تو میں بولنے کی جرات کروں گا وہ مشورہ جو بادشاہ نے ان لوگوں کے تعلق سے ہمیں دیا اچھا تھا اور ہم ابھی اسی نصیحت پر عمل کرنا جاری رکھیں گے اور یہ تجویز جو میں اب بادشاہ کی اجازت سے دیتا ہوں یہ صرف بادشاہ کی نصیحت میں شامل ہوگی۔ دیکھو ہم کئی سالوں سے خوف زدہ ہیں کہ کوئی ہمارے خلاف اعلانِ جنگ نہ کر دے اور ہم اس لئے بھی خوف زدہ ہیں کہ ملک مصر میں اسرائیلی بڑھتے اور پھیلتے جا رہے ہیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں اپنے ہی ملک سے باہر نکال دیں۔ اب اگر یہ بادشاہ کو بھلا معلوم ہو تو ایک شاہی حکم جاری کیا جائے اور اسے مصر کے قوانین میں لکھا جائے تاکہ یہ کبھی بھی تبدیل نہ ہو۔ یہ حکم جاری کیا جائے کہ ان اسرائیلیوں کے ہر پیدا ہونے والے نر بچے کا خون بہایا جائے۔ اگر ہم اس نصیحت پر عمل کریں گے اور ہر نر بچے کو ہلاک کر دیں گے تو ہم مستقبل میں ان لوگوں کی بغاوت کے خوف سے بچ سکتے ہیں۔"

یہ تجویز بادشاہ، اس کے صلاح کاروں اور عقلمند آدمیوں کو پسند آئی اور بادشاہ نے ویسا ہی کیا جیسا ایوب نے حکم دیا تھا اور ملک مصر میں اعلان جاری کیا گیا کہ اسرائیلیوں کے ہر پیدا ہونے والے نر بچے کو فوراً ہلاک کر دیا جائے۔

مصر کی زمین میں عمرام نامی ایک آدمی رہتا تھا جو لاوی کے بیٹے کیہاتھ کا بیٹا تھا اور لاوی یعقوب کا بیٹا تھا۔ اس آدمی نے اپنے باپ کی بہن لاوی کی بیٹی یہوکابد سے شادی کی اور اس عورت سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس نے اس کا نام مریم یہ کہہ کر رکھا کیونکہ ان دنوں میں مصریوں نے عبرانیوں کی زندگی کو تلخ کر رکھا تھا۔ اس کے بعد اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام ہارون رکھا۔

اور یوں ہوا کہ اسرائیل کے مصر میں داخل ہونے کے بعد، ایک سو تیسویں سال میں ملکِ مصر کے بادشاہ فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اس نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور اپنے سامنے ایک بوڑھے آدمی کو اپنے ہاتھ میں ایک بڑا ترازو اٹھائے ہوئے دیکھا۔ بوڑھے آدمی نے ترازو کو لٹکایا اور مصر کے سب بزرگوں، امراء اور سرداروں کو لیا اور انہیں اکٹھے باندھا اور انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا اور دوسرے پلڑے میں ایک برّہ رکھا اور یہ خواب بادشاہ کے لئے حیران کن تھا کیونکہ برّہ مصر کے سب طاقتور آدمیوں سے وزن میں بھاری تھا۔

فرعون جاگا اور اپنے سرداروں کو بلایا اور اس نے یہ خواب انہیں بتایا جو ان کے لئے خوف اور حیرانگی کا باعث بنا اور مصر کے جادوگروں میں سے ایک بعور کا بیٹا بلعام تھا جسے بادشاہ خاص طور پر عقلمند سمجھتا تھا۔ اس لئے بادشاہ نے اسے بلایا اور اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ بعور کے بیٹے بلعام نے جواب دیا کہ "آنے والے دنوں میں مصر پر ایک بڑی آفت آئے گی۔ اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مصر کو تباہ کر دے گا اور اس کے

باشندوں کو قتل کرے گا اور اپنے لوگوں کو ان کے درمیان سے نکال لے جائے گا۔ اب اے مالک بادشاہ اس معاملے پر توجہ دے اور اسرائیل کے بچوں کی طاقت اور ان کے مستقبل کی بہبودی کو ہلاک کر دے اس سے پہلے کہ مصر پر یہ حادثہ رونما ہو۔"

فرعون نے پوچھا کہ "ہم کیا کر سکتے ہیں؟ کیونکہ ہم نے کئی منصوبوں پر عمل کیا لیکن ناکام رہے۔"

بلعام نے جواب دیا کہ "اپنے دو قریبی صلاح کاروں کو بلاؤ اور ہم آپس میں مشورہ کریں گے۔"

فرعون نے اپنے صلاح کاروں رعوئیل مدیانی اور ایوب کو بلوا بھیجا اور وہ اس کے سامنے حاضر ہوئے تب بادشاہ نے کہا کہ "تم سب میرے خواب اور اس کی تعبیر سن چکے ہو اب تم ہی مجھے صلاح دو کہ کیسے اسرائیل کے لوگوں کو فتح کیا جائے اس سے پہلے کہ یہ خطرناک تباہی ہم پر آئے؟"

رعوئیل مدیانی نے جواب دیا اور کہا کہ:

"اے بادشاہ ابد تک جیتا رہ! اگر یہ تیری نظر کو بھلا لگے تو اے بادشاہ ان لوگوں کو اذیت نہ دے! وہ قدیم وقتوں سے خدا کے چنے ہوئے لوگ ہیں اور ان پر کبھی کسی نے سزا کے خوف سے تشدد سے حکومت نہیں کی۔ بوڑھے فرعون کو سارہ کی وجہ سے سزا ملی۔ اسی طرح فلسطینی ابی ملک کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ یعقوب نے اپنے بھائی عیسو اور اپنے ماموں لابن کے پھندوں سے رہائی پائی۔

تیرے پردادا نے ان کے پردادا یوسف کو سرفراز کیا کیونکہ اس نے حکمت سے حکومت کو منظم کیا جو خدا نے اسے دی تھی اور جس نے قحط سے اس زمین کے لوگوں کو نجات دی۔ اس لئے اے بادشاہ ان پر سے اپنے جوئے کو اتار دے اور انہیں ان کے باپ دادا کی زمین کنعان کو جانے دے!

رعوئیل مدیانی کی ان باتوں سے فرعون ناراض ہو گیا اور اس نے اس کی فضیحت کی اور اسے اپنی حضوری سے نکال دیا اور رعوئیل اس دن اپنے ساتھ یوسف کی لاٹھی کو اٹھائے ہوئے مصر سے نکل کر اپنے ملک کو چلا گیا۔

تب بادشاہ نے اپنے صلاح کار ایوب سے کہا کہ "ان عبرانیوں کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟"

اور ایوب نے جواب دیا کہ:

"کیا مصر کے سب باشندے بادشاہ کے ہاتھوں میں نہیں؟ جو کچھ تیری نظر میں اچھا لگے ویسا ہی کر!"

تب بلعام بولا اور اس نے کہا کہ:

"ان تجاویز کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ عبرانیوں کو مغلوب کرنے کے لئے کامیاب ثابت ہوں گی۔ ابراہیم نے اپنی طاقت سے رہائی پائی اور آگ اس پر غالب نہ آسکی۔ اسحاق نے اپنی ہوشیاری سے رہائی پائی اور تلوار ناکام ہو گئی اور اس کی بجائے مینڈھے کو ذبح کیا گیا۔ یعقوب سخت مزدوری کے باعث مغلوب نہ ہوا بلکہ اس نے لابن کے لئے دن رات کام کیا اور پھر وہ کامیاب ہوا۔ اب اے بادشاہ اس نصیحت کو جو میں تجھے دیتا ہوں سن! اور صرف اس وجہ سے تو ان پر غالب آنے کے قابل ہو گا۔ یہ حکم دے کہ ان عبرانیوں کے سب پیدا ہونے والے نر بچے دریا میں ڈال دیئے جائیں کیونکہ ان کے آباؤاجداد پانی میں موت سے کبھی نہیں بچ سکے۔"

(فرعون کے تینوں صلاح کاروں سے خدا نے ان کی قابلیت کے مطابق سلوک کیا۔ یترو (رعوئیل) جو بنی اسرائیل کو رہائی دینا اور مصریوں کو یہودیت میں شامل کرنا چاہتا تھا ہلاکت سے بچ گیا۔ ایوب کو سزا ملی جو اس کے نام کی کتاب میں بیان کی گئی ہے اور "بعور کا بیٹا بلعام تلوار سے قتل ہوا" (عدد 31:8))

یہ نصیحت بادشاہ اور اس کے امراء کو بھلی لگی اور بادشاہ نے بلعامؔ کی نصیحت کے مطابق عمل کیا، ایک اعلان جاری کیا گیا اور فرعونؔ نے جوشنؔ کے علاقہ میں اپنے سردار بھیجے۔ جہاں اسرائیلی رہتے تھے تاکہ جائزہ لیں کہ سب نر بچوں کو ان کی پیدائش پر دریا میں ڈالا جائے جبکہ مادہ بچوں کو زندہ رہنے دیا جائے۔

اور یوں ہوا کہ ہارونؔ کی بہن عمرامؔ کی بیٹی مریمؔ نے اس وقت نبوت کی اور کہا کہ ''میرے باپ اور ماں کے ہاں دوسرا بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اسرائیلیوں کو مصریوں کی طاقت سے رہائی دلائے گا۔''

اس کی نبوت کے مطابق ان کے ہاں دوسرا بیٹا پیدا ہوا اور جب اس کی ماں نے دیکھا کہ بچہ خوبصورت ہے تو اس نے اپنے اندرونی کمرے میں تین مہینے تک چھپائے رکھا۔

ان دنوں میں عبرانیوں کے گھرانوں میں نر بچوں کے لئے سختی سے تلاشی ہوتی تھی اور کئی ذریعوں کو استعمال کر کے ان جگہوں کو تلاش کیا جاتا تھا جہاں ان کے والدین انہیں چھپاتے تھے۔ مصری عورتیں جوشنؔ کے علاقہ میں گھروں میں بچوں کو اٹھائے ہوئے جاتیں اور ان بچوں کو رُلانے سے چھپائے ہوئے بچے بھی رونے لگتے تھے اور یوں ان کے چھپانے کی جگہ دریافت کر لی جاتی تھی۔ تب وہ عورتیں فرعونؔ کو خبر دیتیں اور سپاہی ان بچوں کو زبردستی لے لیتے اور ان کے والدین کی بچوں کو بچانے کی کوششیں ناکام ہو جاتی تھیں۔

یوں ہوا کہ یہوکابدؔ اپنے بیٹے کو تین مہینے تک چھپانے میں کامیاب رہنے کے بعد اس کی پیدائش کی خبر اوپر کے لوگوں کو ہوگئی اور اس کی ماں نے بچے کو جلدی سے لیا اس سے پہلے کہ سردار پہنچتے اسے اس نے ایک سرکنڈوں کا صندوق بنا کر اس میں رکھا اور اسے احتیاط سے دریائے نیلؔ کے کنارے جھاؤ میں چھوڑ آئی اور اس نے اپنی بیٹی مریمؔ کو دیکھنے کے لئے بھیجا اور وہ دور کھڑی رہی تاکہ دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

دن گرم اور حبس والا تھا اور ہوا گرم تھی اور بہت سے لوگ اس شدید گرمی سے تسکین پانے کے لئے دریائے نیل کے ٹھنڈے پانی میں آئے۔ فرعونؔ کی بیٹی باتھیاؔ بھی اس مقصد کے لئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ آئی اور پانی میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اس سرکنڈوں کے صندوق کو دیکھا اور اسے بچے پر رحم آیا اور اس نے اسے موت سے بچا لیا۔

بہت سے نام بچے کے لئے دیئے گئے جو معجزانہ طور پر محفوظ رہا۔ باتھیاؔ نے اس کا نام ''موسیٰؔ'' یہ کہہ کر رکھا کہ ''میں نے اسے پانی سے نکالا'' اس کے باپ نے اس کا نام ''ہیبرؔ'' رکھا کیونکہ وہ اپنے خاندان سے بچھڑ گیا تھا۔ اس کی ماں نے اس کا نام ''یکوتیلؔ'' یہ کہہ کر رکھا کہ ''میں نے خدا پر امید رکھی'' اس کی بہن نے اس کا نام ''یاردؔ'' یہ کہہ کر رکھا کہ ''میں اسے دیکھنے دریا پر گئی'' اس کے بھائی ہارون نے اس کا نام 'ابی گیدورؔ' رکھا کیونکہ خدا نے یعقوبؔ کے گھر میں رخنہ کو درست کیا تھا اور اس وقت سے مصریوں نے بچوں کو پانی میں ڈالنا بند کر دیا تھا۔ اس کے دادا نے اس کا نام 'ابی سوخوؔ' یہ کہہ کر رکھا کہ 'اسے تین مہینوں تک چھپا کر رکھا گیا تھا' اور اسرائیلؔ کے بچوں نے اس کا نام ''شیمایاہ بن نتن ایلؔ'' رکھا کیونکہ اس دن میں خدا نے ان کا کراہنا سنا اور انہیں ان کے دکھوں سے رہائی دی۔ موسیٰؔ فرعونؔ کی بیٹی باتھیاؔ کا بیٹا بن گیا اور وہ بچہ بادشاہ کے محل سے تعلق رکھتا تھا۔

جب فرعونؔ نے دیکھا کہ بلعامؔ کی تجویز موثر ثابت نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس اسرائیلی پہلے سے زیادہ تیزی سے بڑھتے اور پھیلتے گئے تو اس نے ان سے اور زیادہ کام کروایا اور حکم جاری کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنے روزانہ کے کام کو پورا کرنے میں ناکام رہے تو اس کے بچوں کو زندہ عمارت میں چنوا دیا جائے جس میں وہ

کام کرتا ہے۔ یہ حکم کئی سالوں تک جاری رہا۔

اس وقت جب موسیٰؑ کی عمر تین سال تھی۔ فرعونؔ اپنے کھانے کی میز پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے دائیں طرف اس کی ملکہ اور بائیں طرف بائتھیاؔ اور اس کے دونوں بیٹے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ بلعامؔ اور اسکی حکومت کے امراء بھی بیٹھے ہوئے تھے اور فرعونؔ موسیٰؑ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے تھا اور بچے نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرعون کے سر سے شاہی تاج لے کر اپنے سر پر رکھ لیا۔

اس عمل سے بادشاہ اور اس کے ساتھ کے لوگوں نے تعجب کیا اور انہوں نے اس کا مطلب سمجھا اور فرعونؔ نے پوچھا کہ:

''کیسے اس عبرانی لڑکے کو سزا دی جائے۔''

تب بعورؔ کے بیٹے بلعامؔ جادوگر نے کہا کہ ''یہ مت سوچ کہ بچہ چھوٹا ہے اور اس نے یہ کام بغیر سوچے سمجھے کیا ہے۔ اے بادشاہ اس ترازو والے خواب کو یاد کر جس کی تعبیر تیرے خادم نے کی تھی! خرد کی روح پہلے ہی اس بچے میں ڈالی جا چکی ہے اور وہ خود ہی تیری بادشاہت کو لیتا ہے۔ اے میرے مالک تو اس کے لوگوں کی راہوں کو جانتا ہے۔ انہوں نے ان کو بے دردی سے کچل دیا جو ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے۔ انہوں نے ان کی طاقت کو دھوکے سے غصب کیا جنہوں نے ان کی حفاظت اور پشت پناہی کی۔ ان کے بزرگ ابراہیمؔ نے اپنی بیوی سارہ کے متعلق فرعونؔ کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا کہ وہ میری بہن ہے۔ اس کے بیٹے اسحاقؔ نے بھی ایسا ہی کیا۔ یعقوبؔ نے چوری چھپے اس برکت کو حاصل کیا جس کا حقدار اس کا بھائی تھا۔ اس نے میسوپتامیہؔ تک سفر کیا اور اپنے ماموں کی بیٹیوں سے شادی کی اور انہیں رازداری سے بہت بڑے ریوڑ اور بہت سی جائیداد کے ساتھ بھگا لایا۔ یعقوبؔ کے بیٹوں نے اپنے بھائی یوسفؔ کو غلامی کے لئے بیچ دیا اور بعد میں اسے تیرے بزرگ نے سرفراز کیا اور وہ مصرؔ میں دوسرے درجے کا حاکم بنا اور جب زمین پر کال پڑا تو وہ اپنے باپ کو اس کے سارے خاندان سمیت ادھر لے آیا تا کہ اپنے ذخیرہ خانوں میں سے کھلائے جبکہ مصریوں نے خوراک کے لئے اپنے آپ کو بیچا۔ اور اب اے میرے مالک یہ بچہ ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے اٹھا ہے۔ اے بادشاہ اس نے تیرا اور تیرے بزرگوں اور امراء کا مذاق اڑایا ہے اس لئے اس کا خون بہایا جائے کیونکہ مصرؔ کے مستقبل کی فلاح کے لئے یہ کام کرنا ہوگا۔''

بادشاہ نے بلعامؔ کی باتوں کا جواب دیا کہ:

''ہم اپنے قاضیوں کو بلائیں گے اور اگر وہ بچے کی موت پر متفق ہوں تو اسے قتل کیا جائے گا۔''

جب قاضی اور عقلمند آدمی بادشاہ کے حکم کے مطابق جمع ہوئے اور مدیانؔ کا کاہن یترؔو بھی ان کے ساتھ آیا۔ بادشاہ نے بچے کے کام اور اس نصیحت کو بیان کیا جو بلعامؔ نے اسے دی تھی اور اس کے لئے ان کے خیالات جاننے کے لئے درخواست کی۔

تب یترؔو نے جو بچے کی زندگی بچانے کا خواہشمند تھا بولا۔

''اگر یہ بادشاہ کو بھلا لگے تو دو پلیٹیں بچے کے سامنے رکھی جائیں۔ ایک میں آگ ہو اور دوسرے میں سونا۔ اگر بچہ سونے کو پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا ہے تو ہم یہی سمجھیں گے کہ اس نے یہ کام جانتے اور سمجھتے ہوئے کیا ہے تو اسے موت کی سزا دی جائے لیکن اگر اس نے آگ کو پکڑا تو پھر اس کی زندگی کو چھوڑ دیا جائے۔''

بادشاہ نے اس مشورے پر عمل کرنے کی منظوری دے دی اور دو پلیٹیں بچہ موسیٰؑ کے سامنے رکھی گئیں۔ ایک میں سونا اور دوسرے میں آگ تھی۔ بچے نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس نے آگ کو پکڑا اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ اس سے اس کی زبان جل

گئی اور اسی وجہ سے اس کی زبان اور منہ بھاری ہو گئے جیسا کہ بائبل مُقدس میں اس کا ذکر ہے۔ اس عمل کی وجہ سے موسیٰ کی زندگی بچ گئی۔

موسیٰ بادشاہ کے محل میں جوان ہوا اور وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ وہ شاہی لباس پہنتا تھا اور سب لوگ اس کی عزت کرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب معاملات میں شاہی نسل سے ہے۔

وہ ہر روز جوشن کے علاقے میں جاتا تا کہ اس دکھ کا جائزہ لے جو اس کے بھائی سہہ رہے تھے اور ان سے پوچھ گچھ کرے کہ وہ کیوں مزدوری کرتے اور اتنی تکالیف سہہ رہے ہیں۔ اس نے ان سب باتوں کو جانا جو اس کی پیدائش سے پہلے واقع ہوئی تھیں یعنی وہ سب باتیں جو اسرائیل کے بچوں اور اسکے متعلق تھیں۔ اس نے بلعام کی باتوں کو بھی جانا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ شیر خوار بچہ تھا۔ اس لئے موسیٰ نے بعور کے بیٹے بلعام سے دشمنی کا اظہار کیا جو موسیٰ کی طاقت اور بادشاہ کی بیٹی کی موسیٰ کے ساتھ ہمدردی کے ڈر کے باعث ایتھوپیا کو بھاگ گیا تھا۔

موسیٰ نے ملک مصر کے بادشاہ کے سامنے اس بات پر زور دیا کہ وہ جوشن کے علاقہ کے آدمیوں کے لئے ہر ہفتے میں ان کو کاموں سے آرام کے لئے ایک دن کی چھٹی کی منظوری دے اور بادشاہ نے اس کی درخواست کی منظوری دے دی۔

(موسیٰ نے کہا کہ "اگر تم مجبوراً سختی سے ان سے مزدوری کرواؤ گئے تو ان کا زور ختم ہو جائے گا اس لئے اپنے فائدہ کے لئے انہیں اجازت دے کہ وہ ہفتے میں کم از کم ایک دن آرام کریں تا کہ اپنی طاقت کو بحال کر سکیں۔")

اور خداوند موسیٰ کے ساتھ تھا اور اس کی شہرت ساری زمین پر پھیل گئی۔

جب موسیٰ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ وہ اپنے باپ اور ماں سے ملنے جوشن کے علاقہ میں گیا اور وہاں بھی گیا جہاں اس کے بھائی کام کر رہے تھے اور اس نے ایک مصری کو عبرانی پر ظلم کرتے ہوئے دیکھا اور اس نے مصری کو قتل کر دیا اور مصر سے بھاگ گیا جیسا کہ بائبل مُقدس میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ان دنوں میں یوں ہوا کہ اشوریوں نے ایتھوپیا کے بادشاہ کیکانس کے خلاف بغاوت کی جب وہ حکومت کے قوانین کے ماتحت تھے۔ کیکانس نے بعور کے بیٹے بلعام کو جو مصر سے بھاگ آیا تھا مقرر کیا تا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی نمائندگی کرے اور کیکانس بہت ساری فوج کے ساتھ روانہ ہوا تا کہ اشوریوں کو مغلوب کرے اور ان پر بھاری ٹیکس نافذ کرے۔

بعور کا بیٹا بلعام بادشاہ کے ساتھ وفادار نہیں تھا اور اس نے اس کے اقتدار پر قبضہ کر لیا اور حفاظت کے لئے وفد مقرر کئے اور اس نے ایتھوپیا کے لوگوں کو ابھارا کہ وہ کیکانس کی غیر حاضری میں اس کی جگہ اسے بادشاہ مقرر کریں۔ اس نے دارالحکومت کی دیواروں کو مضبوط کیا اور بڑے بڑے قلعے تعمیر کئے اور دریائے جیحون اور شہر کے درمیان خندق کھدوائی جو ایتھوپیا کی ساری زمین میں سے گزرتی تھی۔

جب کیکانس بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ واپس لوٹا تو وہ دفاع کے لئے تیاری دیکھ کر حیران رہ گیا جو اس کی غیر حاضری میں تعمیر کی گئی تھی اور اس نے سوچا کہ لوگ کنعان کے بادشاہوں سے جنگ کی وجہ سے خوف زدہ ہونگے حالانکہ وہ ان سے دور تھا تو بھی دفاع کے لئے انہوں نے ہوشمندی سے تیاری کی تھی لیکن جب شہر کے دروازے اس کے لئے بند کر دیئے گئے اور اس کے حکم سے انہوں نے دروازہ نہ کھولا اور اس کی کوشش ناکام ثابت ہوئی تو اس نے بلعام کے حمایتیوں کے ساتھ جنگ شروع کی۔ نو سال

تک کیکانسؔ اور بلعامؔ کے درمیان جنگ جاری رہی اور اس کے دوران شدید نقصانات ہوئے۔

جب موسیٰؔ مصرؔ سے بھاگ گیا تو وہ کیکانسؔ کی فوج میں شامل ہو گیا اور وہ جلد ہی بادشاہ اور اس کے سب ساتھیوں میں بہت مقبول ہو گیا۔

اور کیکانسؔ بیمار ہو گیا اور مر گیا اور اس کے سپاہیوں نے اس شہر کے مقابل دفن کیا اور اس کی قبر پر ایک یادگار تعمیر کی اور اس پر اس کی زندگی کے یادگار کاموں کو تحریر کیا۔ تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ''ہم کیا کریں گے؟ کیونکہ ہم نو سال تک اپنے گھروں سے غیر حاضر رہے ہیں اگر ہم اس شہر پر حملہ کریں تو ہم دوبارہ اسی طرح پسپا ہونگے اور اگر ہم یہاں ادومؔ کے بادشاہوں کے درمیان رہیں اور وہ سنیں کہ ہمارا لیڈر مر گیا ہے تو وہ ہم پر حملہ کریں گے اور ہم میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑیں گے اس لئے ہم کیکانسؔ کی جگہ دوسرا بادشاہ مقرر کریں گے۔

پس فوج نے موسیٰؔ کو مقرر کیا کہ ان کا بادشاہ اور لیڈر رہو یہ اسرائیلؔ کے مصرؔ میں آنے کے بعد ایک سو ستانویں سال میں واقعہ ہوا۔

اور موسیٰؔ خداوند کی نظر میں مقبول ٹھہرا اور اس نے اپنے سپاہیوں کے حوصلوں کو اپنی باتوں اور مثالوں سے بلند کیا۔ اس نے بہت بڑی تعداد کے ساتھ ترم بجاتے ہوئے اور بڑے جوش و جذبے سے قلعوں پر حملہ کیا اور شہر اس کے ہاتھوں سے آزاد ہو گیا اور جنگ میں اس کے گیارہ سو مخالف ہلاک ہو گئے۔ لیکن بعورؔ کا بیٹا بلعامؔ بچ گیا اور مصرؔ کو واپس بھاگ گیا اور وہ جادوگروں میں سے ایک تھا جیسا کہ الہامی کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

ایتھوپیاؔ کے لوگوں نے موسیٰؔ کو اپنے تخت پر بٹھایا اور اس کے سر پر حکومت کا تاج رکھا اور انہوں نے اسے کیکانسؔ کی بیوہ اس کی بیوی ہونے کے لئے دی۔ تاہم موسیٰؔ کو اپنے باپ دادا کی تعلیم یاد تھی کہ کیسے ابراہیمؔ نے اپنے نوکر سے قسم لی کہ ''تو کنعانیوں کی بیٹیوں میں سے جن میں میں رہتا ہوں کسی کو میرے بیٹے سے نہیں بیاہے گا۔'' اور اسحاقؔ نے اپنے بیٹے یعقوبؔ کو کہا تھا کہ ''تو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی کو بیوی ہونے کے لئے نہ لے گا اور نہ ہی حامؔ کی نسل سے تو بیاہ کرے گا'' اس لئے کیکانسؔ کی بیوہ موسیٰؔ کی صرف نامی بیوی تھی۔

جب موسیٰؔ ایتھوپیاؔ کا بادشاہ بنا تو اسوریوں نے دوبارہ بغاوت کی لیکن موسیٰؔ نے ان کو پسپا کر دیا اور انہیں ایتھوپیاؔ کی حکومت کے ماتحت رکھا تاکہ سالانہ جزیہ ادا کریں۔

ملکِ مصرؔ میں بنی اسرائیل کے آنے کے ایک سو اسّی سال بعد یہ واقعہ ہو کہ افرائیمؔ کے قبیلے کے تیس ہزار آدمی اٹھے اور انہوں نے آپس میں ایک گروہ بنایا اور انہوں نے کہا کہ:

''خداوند نے ابراہیمؔ کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کا وقت آ پہنچا ہے (تکوین 15:13) اس لئے ہم ملکِ مصرؔ سے واپس جائیں گے'' اور وہ آدمی اپنے آپ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ملک مصرؔ سے چلے گئے۔

انہوں نے اپنے ساتھ کوئی کھانے کی چیزیں نہ لیں جو دن کے سفر کے لئے ضروری تھیں۔ انہوں نے سونے اور چاندی کے سوا یہ کہتے ہوئے کچھ نہ لیا کہ ''ہم فلسطینیوں سے کھانا خرید لیں گے۔''

جیسے ہی انہوں نے جاتؔ کی طرف سفر کیا انہیں چرواہوں کا ایک گروہ ملا اور ان سے کہا کہ ''اپنے ریوڑ ہمیں بیچ دو کیونکہ ہم بھوکے ہیں۔'' لیکن چرواہوں نے جواب دیا کہ:

''ریوڑ ہمارے ہیں اور ہم انہیں تمہیں نہیں بیچیں گے۔''

تب افرائیم کے آدمیوں نے زبردستی ریوڑوں کو لے لیا اور چرواہوں نے بہت شوروغوغا کیا جو جات کے باشندوں کے کانوں تک پہنچا اور وہ اس کی تحقیق کرنے کے لئے جمع ہوئے اور جب جاتیوں کو پتہ چلا کہ کیسے ان کے بھائیوں کو ستایا گیا تو وہ خود ہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر ان سے جنگ کرنے کے لئے آگے بڑھے اور دونوں گروہوں سے آدمی ہلاک ہوئے اور جات کے آدمیوں نے دوسرے دن فلسطینیوں کے شہروں میں یہ کہتے ہوئے پیغام بھیجے کہ:

''آؤ اور ان افرائیمیوں کو مارنے میں ہماری مدد کرو جو ملکِ مصر سے آئے ہیں تاکہ ہمارے ریوڑوں کو زبردستی ہم سے نہ چھینیں اور بغیر کسی سبب کے ہمارے ساتھ جنگ کریں۔''

اور چالیس ہزار طاقتور فلسطینی جنگ کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے افرائیمیوں کو مارا جو بھوک اور تھکاوٹ سے دکھ سہہ رہے تھے اور افرائیمیوں میں سے دس آدمیوں کے سوا باقی سب ہلاک ہو گئے۔

یوں افرائیم کے آدمیوں نے خداوند کے مقررہ وقت سے پہلے ملک مصر سے باہر جانے کی سزا پائی۔

ان کی لاشیں جات کی وادی میں ننگی پڑی رہیں اور اُن کی ہڈیاں وہی ہڈیاں تھیں جو حزقیال کے زمانے میں معجزانہ طور پر زندہ ہو گئیں جیسا کہ اس کی کتاب (حزقیال 31 باب) میں مندرج ہے۔

دس آدمی جو مصر سے واپس بچ کر آئے اور جو اسرائیل کے بچوں سے تعلق رکھتے تھے جن پر یہ واقعہ رونما ہوا تھا۔

اس عرصہ کے دوران موسیٰ راست بازی اور عدل سے ایتھوپیا میں حکومت کر رہا تھا لیکن ایتھوپیا کی ملکہ آدونت جو موسیٰ کی نامی بیوی تھی اس نے لوگوں کو کہا کہ ''یہ اجنبی کیوں ہم پر حکومت کرتا رہے؟ کیا یہ زیادہ بہتر نہیں کہ کیکانس کا بیٹا اپنے باپ کے تخت پر بیٹھے کیونکہ وہ تم میں سے ہی ہے؟''

تاہم لوگوں نے موسیٰ کو تنگ نہیں کیا کیونکہ وہ اس سے محبت کرتے تھے لیکن موسیٰ اپنی خوشی سے اپنے اختیار سے دستبردار ہو گیا جو انہوں نے اسے دیا تھا اور ان کی سرزمین سے روانہ ہو گیا اور ایتھوپیا کے لوگوں نے اسے بہت سے قیمتی تحائف دیئے اور بڑی عزت کے ساتھ اسے رخصت کیا۔

موسیٰ ابھی تک ملک مصر میں واپس جانے کے لئے خوف زدہ تھا جب وہ مدیان کی طرف سفر کر رہا تھا اور وہ آرام کرنے کے لئے پانی کے کنویں کے پاس بیٹھ گیا اور یوں ہوا کہ رعوئیل (یترو) کی سات بیٹیاں اپنے ریوڑوں کو پانی پلانے کے لئے اس کنویں پر آئیں لیکن مدیان کے گڈریئے انہیں بھگانے لگے کہ وہ اس وقت تک انتظار کریں جب تک ان کے اپنے ریوڑ پانی پی لیں لیکن موسیٰ نے ان کے روّیے پر مداخلت کی اور وہ جلدی سے گھر واپس آئیں اور اپنے باپ کو اس واقعہ کے متعلق بتایا اور رعوئیل نے موسیٰ کو بلوایا اور بعد میں اس کے تعلق سے جو کچھ واقعہ ہوا اسے بتایا جس سے وہ ملک مصر سے چلا گیا تھا اور موسیٰ رعوئیل کے پاس رہا اور اس نے اس کی بیٹی صفورہ سے محبت کی اور اس سے بیاہ کر لیا۔

اس عرصہ کے دوران خداوند نے ملک مصر کے بادشاہ فرعون پر کوڑھ کی بیماری بھیجی۔ یہ بیماری بہت زیادہ بڑھتی گئی اور بادشاہ بہت زیادہ تکلیف میں دکھ سہہ رہا تھا اور بیگار لینے والے جو اسرائیلیوں پر مقرر کئے گئے تھے انہوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ بعد میں آنے والے اپنے کام سے غفلت کرتے ہیں اور سُست ہو گئے ہیں۔

بادشاہ نے ان سے کہا کہ ''وہ میری بیماری سے فائدہ اٹھا رہے ہیں'' اور اس نے اپنے رتھ کو تیار کرنے کا حکم دیا اور خود ہی

کام کرنے والے آدمیوں کی تادیب کرنے کے لئے جانے کی تیاری کی تاکہ وہ اپنے کاموں کو کرنے میں نہ کترائیں۔

جب وہ ایک تنگ راستے میں سے گزر رہا تھا تو اس کے گھوڑوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ رتھ اوپر کو مڑ گیا اور بادشاہ سڑک پر گر گیا، رتھ کے پہیے اس پر سے گزر گئے اور اس کے جسم سے نرم گوشت پھٹ گیا اور اس کی ہڈیاں جو پھوٹک کا شکار ہوگئی تھیں ٹوٹ گئیں۔ اس کے نوکروں نے اسے ایک تابوت میں رکھا اور اسے اس کے محل میں لے گئے لیکن جب انہوں نے اسے بستر پر لٹایا تو بادشاہ جان گیا کہ اس کے مرنے کا وقت قریب ہے اور اس کی بیوی اور بیٹے روتے ہوئے اس کے بستر کے گرد جمع ہوئے اور بادشاہ بھی ان کے ساتھ رویا اور اس کے سرداروں نے اپنا جانشین مقرر کرنے کی درخواست کی۔

فرعونؔ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں، بڑا بیٹا بری عادتوں اور شوقین کا طبیعت آدمی تھا جبکہ دوسرا ذہین اور اپنے ملک کے علوم میں ماہر تھا تاہم وہ شریر تصورات و بگڑی ہوئی صورت اور پست قد والا آدمی تھا اور بادشاہ نے اپنے ذہن کے مطابق خیال کرتے ہوئے اپنے دوسرے بیٹے کا نام اپنے بعد حکومت کرنے کے لئے دیا۔

تین سالوں تک فرعونؔ نے بہت سخت اذیت برداشت کی، تب وہ مر گیا اور بادشاہوں کے ساتھ دفن ہوا اور وہ حنوط نہیں کیا گیا کیونکہ اس کا جسم بہت زیادہ بیماری کی حالت میں رہنے کی وجہ سے سبک دستی سے دفن کرنے والا نہیں تھا۔

بنی اسرائیل کے ملکِ مصرؔ میں داخل ہونے کے دو سو چھبیسویں سال میں یہ فرعونؔ تخت نشین ہوا اور اس نے اسرائیلؔ کے بچوں پر بھاری اور ظالمانہ بوجھ ڈالا۔ اس نے اپنے باپ کے زمانے میں دی گئی ایک دن کی چھٹی کی اجازت بھی نہ دی بلکہ اپنے باپ کی بیماری کے دوران اس نے ان کو معذرت سے بھی محروم کر دیا۔

اسرائیلؔ کے بچے اپنے بھاری بندھن میں آہ بھرنے لگے اور خداوند کے حضور روئے اور خدا نے ان کا کراہنا سنا۔ خدا نے اپنے عہد کو جو ابراہیمؔ اور اسحاقؔ اور یعقوبؔ کے ساتھ تھا یاد کیا۔

اب جبکہ موسیٰؔ رعوئیلؔ مدیانی کے ساتھ رہ رہا تھا اس نے باغ عدن سے لی ہوئی لاٹھی کی طرف توجہ کی اور اسے اپنے ہاتھ میں چلنے کے لئے لے لیا اور یہی وہ لاٹھی تھی جو یوسفؔ کی تھی جس کو رعوئیلؔ اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ جب وہ ملک مصرؔ سے بھاگ گیا تھا یہی لاٹھی آدم باغ عدن سے اپنے ساتھ لایا تھا بعد میں یہ نوحؔ کی ملکیت بنی اور اس نے اسے اپنے بیٹے سامؔ کو دے دیا۔ یہ لاٹھی سامؔ کی نسل کے ہاتھوں میں سے ہوتی ہوئی ابراہیمؔ کی ملکیت ہوگئی۔ جب ابراہیمؔ نے اپنی ساری جائیداد اسحاقؔ کو دی تو یہ لاٹھی بھی اس میں شامل تھی اور جب یعقوبؔ اپنے بھائی کے ڈر سے مسوپتامیہؔ کو بھاگ گیا تو وہ اپنے ہاتھ میں یہ لاٹھی اٹھائے ہوئے تھا اور جب وہ ملک مصرؔ میں رہا تو اس نے یہ لاٹھی اپنے بیٹے یوسفؔ کو دے دی۔

دو سال کے بعد یوں ہوا کہ خداوند نے دوبارہ موسیٰؔ کو فرعونؔ کے پاس بھیجا کہ ملک مصرؔ سے اسرائیلؔ کے بچوں کو نکال لے آئے اور موسیٰؔ نے فرعونؔ کو وہ سب باتیں بتائیں جس کا خداوند نے حکم دیا تھا لیکن فرعونؔ نے ان کو سننے سے انکار کر دیا۔ اس لئے خدا نے مصریوں کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرعونؔ اور اس کے سرداروں اور لوگوں کو اذیت ناک آفتوں سے مارا۔

ہارونؔ کے ذریعے خدا نے مصرؔ کے پانی کو خون میں بدل دیا۔ جب وہ چشموں سے بہتا ہوا پانی بھرتے اور اپنے برتنوں میں دیکھتے تو ان کا پانی لال خون ہوتا تھا اور جب پیاس بجھانے کے لئے پانی پیتے تو ان کے منہ خون سے بھر جاتے تھے اور جب وہ

روٹی بنانے کے لئے آٹا گوندھنے کے لئے پانی استعمال کرتے تو ان کے برتنوں میں گوندھے ہوئے آٹے میں خون شامل ہوتا تھا۔

تب دریا مینڈکوں کو چڑھا لائے اور وہ مصریوں کے گھروں میں داخل ہوگئے اور ان کے کھانے اور بستروں میں داخل ہوگئے۔

ابھی تک خداوند کا بازو ملکِ مصر پر بھاری تھا اور اس نے آدمیوں، چوپاؤں، بادشاہ، ملکہ اور مصر کے سب لوگوں پر اذیت ناک جوؤں کی آفت بھیجی۔

تب خدا نے جنگل کے وحشی جانوروں کو ملکِ مصر کے خلاف بھیجا اور انہوں نے ان کے شہروں میں داخل ہوکر آدمیوں اور ریوڑوں کو ہلاک کر دیا اور ملک مصر میں بڑی تباہی و بربادی ہوئی اور سانپ، بچھوؤں اور ہر قسم کے رینگنے والے جانوروں کے ساتھ چوہے، نیولے، ہر قسم کے کیڑے مکوڑے، مکھیاں، بھڑ اور ہر قسم کے حشرات نے ملک مصر کی زمین کو بھر دیا۔

تب خدا نے چوپایوں کے درمیان مہلک وبا بھیجی اور ایک ہی رات میں مصریوں کے سب چوپایوں میں سے دس فیصد مر گئے لیکن جوشن کے علاقہ میں اسرائیلیوں کے چوپاؤں پر اس وباء کا کوئی اثر نہ ہوا اور ان کا ایک جانور بھی ہلاک نہ ہوا۔

تب مصریوں کے جسم پر پھوڑے اور پھپھولے بن گئے اور ان کے جسم بری طرح سوج گئے تاہم ابھی تک خدا کا غضب ان کے خلاف تھا اور اس کا ہاتھ ابھی تک غضب میں اٹھا ہوا تھا۔

خدا نے ملکِ مصر میں اولے برسائے جن سے درخت، تاکستان، پودے اور فصلیں تباہ ہوگئیں اور وہ لوگ جو اپنے گھروں سے باہر نکلے ہلاک ہوگئے اور وہ ریوڑ بھی جو پناہ گاہ میں نہیں تھے ہلاک ہوگئے۔ تب ملک مصر کی زمین ٹڈیوں سے بھر گئی جن سے سب کچھ تباہ ہوگیا جو اولوں سے بچ گیا تھا۔ اور اس کے بعد ملک مصر میں گہری تاریکی چھا گئی اور تین دن رات تک لوگ اپنے سامنے اپنے ہاتھوں کو بھی نہ دیکھ سکے۔

اس تاریکی کے عرصہ کے دوران خدا نے ان اسرائیلیوں کو مار دیا، جن کے دلوں میں بغاوت تھی اور وہ جو اس کے حکموں کو ماننے کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ تاریکی میں خدا نے یہ اس لئے کیا تاکہ مصری اس پر خوش نہ ہوں۔

اس کے بعد خدا نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا کہ فصح کی قربانی کی تیاری کریں اور کہا کہ ''میں ملک مصر میں سے ہو کر گزرونگا اور انسان اور حیوان دونوں کے پہلوٹھوں کو مارونگا'' اسرائیل کے بچوں نے ویسا ہی کیا جیسا انہیں حکم دیا گیا تھا اور یوں ہوا کہ آدھی رات کے وقت خداوند ملک مصر کی زمین میں سے ہو کر گزرا اور انسان اور حیوان دونوں کے پہلوٹھوں کو ہلاک کر دیا۔

تب ملک مصر میں بڑا کہرام مچا کیونکہ ایک بھی ایسا گھر نہ تھا جس میں کوئی نہ مرا ہو اور فرعون اور اس کے لوگ یہ خبر سن کر اٹھے اور غم زدہ ہوئے۔

فرعون کی بیٹی باتھیا موسیٰ اور ہارون کو تلاش کرنے کو گئی اور اس نے انہیں اپنی رہائش پر خداوند کی ستائش میں گاتے ہوئے پایا اور باتھیا نے موسیٰ سے مخاطب ہو کر کہا کہ:

''دیکھ ... میں نے اپنے بازوؤں میں تیری پرورش کی بلکہ تیری شیر خواری میں اپنے دل سے تجھ سے محبت کی اور تو نے کیسے میری دیکھ بھال اور محبت کا انعام دیا؟ مجھ پر، میرے لوگوں پر اور میرے باپ کے گھر پر تو مصیبت اور بربادی کو لایا۔''

موسیٰ نے پوچھا کہ ''کیا سب آفتوں میں سے تجھے کسی نے مشکل میں ڈالا؟ اگر ایسا ہے تو میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے

بتا'' اور باتھیا نے جواب دیا کہ ''نہیں'' تب موسیٰ نے کہا کہ '' تو بھی تو اپنی ماں کی پہلوٹھی ہے اور ابھی تک یہاں میرے سامنے زندہ ہے اطمینان رکھ، تجھ پر کوئی معمولی سی ضرب بھی نہ آئے گی۔''

اور باتھیا نے کہا کہ:

''اس طرح کی تسلی مجھے کیا تسکین دے گی جبکہ میں دیکھتی ہوں کہ میرا بھائی بادشاہ، اس کے نوکر اور اس کا گھر اس بڑے حادثے کا شکار ہیں۔''

موسیٰ نے جواب دیا کہ ''وہ خدا کی آواز نہیں سنتے ہیں اس لئے یہ سزا ان کو ملی ہے۔''

تب فرعون موسیٰ اور ہارون کے پاس آیا اور اس نے چلا کر ان سے کہا کہ:

''اٹھو اور اپنے بھائیوں کو لے جاؤ اور ان کی بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور سب کچھ جو ان کا ہے لیتے جاؤ اور ان کو پیچھے مت چھوڑنا۔ جاؤ اور خداوند سے میرے لئے بھی دعا کرنا۔''

مصریوں نے اسرائیل کے بچوں کو بڑی دولت، بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور قیمتی چیزیں ان کے ساتھ بھیجیں بلکہ جیسے خداوند نے خواب میں ابراہیم سے ''میرے اور تمہارے درمیان عہد'' کا وعدہ کیا تھا۔

اسرائیل کے بچوں نے اس رات ملک مصر کو نہ چھوڑا بلکہ انہوں نے کہا کہ ''ہم پوشیدہ راہوں پر چلنے والے آدمی نہیں ہیں کہ ہم آدھی رات کے وقت جلدی سے چلے جائیں'' انہوں نے صبح تک انتظار کیا تاکہ اپنی بے انصافی اور ظلم کا حساب کرنے کے لئے سونے اور چاندی کے برتن حاصل کریں۔

موسیٰ نے اپنے ساتھ یوسف کی ہڈیوں کو لیا اور دوسرے لوگوں نے اپنے ساتھ یعقوب کے دوسرے بیٹوں کی ہڈیوں کو بھی اٹھالیا۔

اور اسرائیل کے بچوں نے رعمسیس سے سُسکوت تک کا سفر کیا۔ ملکِ مصر میں داخل ہونے کے دوسو دس سال بعد چھ لاکھ اسرائیلی مرد بچوں اور عورتوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔

اسرائیلیوں کی روانگی کے بعد مصری تین دن تک اپنے مردوں کو دفن کرتے رہے اور اس کے بعد وہ اکٹھے ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ''موسیٰ اور ہارون نے فرعون کو کہا تھا کہ ہم تین دن کی منزل بیابان میں جا کر خداوند اپنے خدا کے لئے قربانی کرنا چاہتے ہیں'' اس لئے ہمیں جلدی کرنی چاہیئے تاکہ ان کا پیچھا کریں اگر وہ ملک مصر کو واپس آئیں تو ہم جان جائیں گے کہ وہ ایماندار آدمی ہیں لیکن اگر ان کا واپس آنے کا ارادہ نہ ہو تو ہم انہیں زبردستی واپس لائیں گے۔'' مصریوں کے ایک بڑے لشکر نے اسرائیلیوں کا پیچھا کیا اور ان کو جب وہ فی حیروت کے پاس ڈیرے لگائے ہوئے تھے اور خداوند کا تہوار منا رہے تھے جا لیا۔

اور مصریوں نے انہیں پکار کر کہا کہ:

''تمہیں مصر سے نکلے ہوئے پانچ دن گزر چکے ہیں اور تم نے تین دن کے بعد واپس آنے کا وعدہ کیا تھا کیا تم واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہو؟''

تب موسیٰ اور ہارون نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ:

''خداوند نے ہمیں اپنا سفر جاری رکھنے کا حکم دیا ہے جب تک ہم اس زمین پر نہ پہنچ جائیں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے اور جس کو دینے کی قسم اس نے ہمارے باپ دادا سے کھائی ہے۔''

جب مصریوں نے دیکھا کہ اسرائیلیوں نے اپنی آزادی کا تہیہ کرلیا ہے تو انہوں نے اپنے غلاموں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے صف بندی کی لیکن خدا نے اپنے لوگوں کے دلوں کو مضبوط کیا اور

ملک مصر کے امراء ان کے سامنے اپنی زمین پر بھاگ گئے۔

جب فرعون کو خبر ملی کہ ان کے ساتھ کیا واقعہ ہوا ہے اور کیسے ان میں سے کتنے قتل ہوئے تو اس نے کہا کہ "ہم نے بے وقوفی کی کہ ان غلاموں کو جانے کی اجازت دی۔ ہم اپنے قلعوں کو تعمیر کرنے اور اینٹوں کو بنانے میں ان کی کمی محسوس کریں گے اور جب ہمارے معاون اس بات کو سنیں گے تو وہ ہمارے خلاف بغاوت کریں گے۔ اگر ہم ان اسرائیلیوں کو زبردستی واپس نہ لائے کیونکہ وہ کہیں گے کہ 'اگر غلام ان کے خلاف کامیابی سے بغاوت کر سکتے ہیں تو ہم جیسے حکمرانوں اور امراء کے لئے کتنا آسان ہوگا کہ ان کے جوئے کو اپنی گردنوں سے اتار پھینکیں؟"

اس لئے فرعون نے اپنے عقلمند آدمیوں، جادوگروں اور بزرگوں کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا کہ وہ ان کا تعاقب کریں اور اپنے غلاموں کو دوبارہ واپس لے آئیں۔

فرعون نے ہر لڑنے والے آدمی کو بلانے اور کوچ کرنے کے لئے تیار رہنے کا اعلان جاری کیا اور ملک مصر کی ایک بہت بڑی تعداد حکم کے مطابق جمع ہوگئی۔

تب فرعون نے اپنا خزانہ کھولا اور ہر آدمی کو اس کے عہدے کے مطابق تحائف دیئے اور وہ ان سے بڑے مہربان اور مہذب لہجے میں بولا اور کہا کہ:

"دیکھو، جنگوں میں سپاہی لوٹ مار کا مال حاصل کرتا ہے لیکن قانون کے مطابق وہ اس کے بادشاہ کا ہوتا ہے لیکن اس مثال کے مطابق میں آپ کے ساتھ برابر تقسیم کروں گا۔"

"قانون کے مطابق سپاہی جنگ میں آگے بڑھتے ہیں بلکہ مخالف کے بالکل سامنے ہوتے ہیں لیکن اس موقع پر میں قیادت کروں گا اور تم میرے پیچھے ہوگے۔ قانون کے مطابق بادشاہ کے نوکر اس کا رتھ تیار کرتے ہیں لیکن دیکھو، اس دن میں خود رتھ تیار کروں گا۔"

فرعون کی باتوں سے سپاہی خوش ہوئے اور وہ خود ہی تلواروں، نیزوں، کمانوں اور تیروں سے لیس ہوئے۔

اور اسرائیلیوں نے سمندر کے پاس ڈیرے لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا کہ مصری ان کا پیچھا کئے چلے آتے ہیں تو ان کے دل خوف سے بھر گئے کیونکہ ان کے سامنے پانی اور پیچھے دشمن تھے اور وہ خداوند کے سامنے بلند آواز میں چلانے لگے۔

ان کے درمیان بہت مختلف خیالات تھے اور وہ خود ہی چار مختلف گروہوں میں تقسیم ہوگئے اور موسیٰ نے ہر ایک گروہ کو مناسب انداز میں جواب دیا۔

پہلے گروہ میں روبین، شمعون اور یشاکر کے قبیلے شامل تھے۔ انہوں نے سمندر میں چھلانگ لگانے کا فیصلہ کیا کیونکہ انہیں بچنے کی کوئی امید نظر نہ آئی لیکن موسیٰ نے ان کو کہا کہ:

"خوف نہ کرو، مضبوطی سے کھڑے رہو اور خداوند کی نجات کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لئے کرے گا۔"

زبلون، نفتالی اور بنیامین کے قبیلوں نے مصر واپس جانے کا فیصلہ کیا لیکن موسیٰ نے ان کو کہا کہ:

"جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو ان کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔"

یہوداہ اور یوسف کے قبیلوں نے مصریوں سے ملنے اور ان کے ساتھ لڑنے کا فیصلہ کیا لیکن موسیٰ نے کہا کہ:

"چپ چاپ کھڑے رہو کیونکہ خداوند تمہارے لئے جنگ کرے گا اور تمہیں اطمینان میں رکھے گا۔"

چوتھے گروہ میں لاوی، جاد اور آشر کے قبیلے شامل تھے
انہوں نے مصریوں پر اچانک حملہ کرنے کا فیصلہ کیا یہ سوچتے ہوئے کہ اس سے ہم انہیں پریشان اور کمزور کر دیں گے لیکن موسیٰ نے ان سے کہا کہ:

''نہ حرکت کرو اور نہ خوف کرو بلکہ ان کے ہاتھوں سے رہائی پانے کے لئے صرف خداوند کو پکارو۔''

اور یوں ہوا کہ موسیٰ ان باتوں کو کرنے کے بعد لوگوں کے درمیان سے اٹھا اور اس نے خداوند سے دعا کی اور کہا کہ:

''اے کائنات کے خداوند خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو بچا جنہیں تو ملک مصر سے نکال لایا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مصری فتح پائیں اور شیخی سے کہیں کہ ''ہمارا ہاتھ مضبوط ہے۔''

خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ:

''تو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے؟ اسرائیل کے بچوں سے کہہ کہ وہ آگے بڑھیں۔'' اور موسیٰ نے اپنی لاٹھی اٹھا کر سمندر کے اوپر بڑھائی جیسے خدا نے حکم دیا اور پانی تقسیم ہو گیا۔

اور اسرائیل کے بچے بحرِ قُلزم کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے اور جب وہ گزر گئے تو پانی واپس پہلے کی طرح ہو گیا اور پانی نے مصریوں کو غرق کر دیا اور ایک بھی ان کے سارے لشکر میں سے باقی نہ بچا۔

تب موسیٰ اور اسرائیل کے بچوں نے خوشی کے لہجے میں خداوند کے لئے گیت گایا۔

میں خداوند کی ثنا گاؤنگا کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہوا
اس نے گھوڑے کو سوار سمیت سمندر میں ڈال دیا

حصّہ دوئم

بائبل مُقدس کی تفسیر کے نمونے

1- مصر سے رہائی

''موسیٰ فرعون کے حضور سے بھاگ کر ملک مدیان میں جابسا۔ وہاں وہ ایک کنویں کے نزدیک بیٹھا تھا۔''

بائبل کے نمایاں تین کرداروں کو پہلی مرتبہ ان کی بیویاں کنوؤں کے پاس ملیں۔ ان کے نام اسحاق، یعقوب اور موسیٰ ہیں۔

اسحاق کو بغور دیکھنے سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ'' اور اسحاق بیرلحی روئی کی راہ سے آتا تھا'' (تکوین 24:62) اس کے علاوہ الیعاذر اس کے باپ کا قاصد رفقہ کو کنویں کے پاس ملا۔ یعقوب راخل کو کنویں کے پاس ملا اور موسیٰ بھی یترو کی بیٹیوں کو کنویں کے پاس ملا جب وہ اپنے باپ کے ریوڑوں کو پانی پلانے کیلئے آئیں۔

خداوند بت پرستی سے نفرت کرتا ہے تب کیوں موسیٰ ایک بت پرست کے گھر کا طالب ہوا؟

ربیّ کہتے ہیں کہ یترو اپنی راہوں کی غلطی کو پہچان چکا تھا اور موسیٰ کے اس کے پاس آنے سے پہلے مدیان کے بتوں کے کاہن کے لیے اپنے اس عہدے سے استعفیٰ دے چکا تھا۔ اس وجہ سے لوگ اس سے اور اس کے خاندان سے الگ رہتے تھے اور ان کے ساتھ کوئی باہمی روابط نہیں رکھتے تھے اور اس وجہ سے گڈریوں نے اس کا کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اس کی بیٹیاں اسکے ریوڑوں کو پانی پلانے میں اور دیکھ بھال کرنے میں مدد کرتی تھیں۔

زبوُرنویس کہتا ہے کہ:

''اس کی آنکھیں بنی آدم کو دیکھتی اور اس کی پلکیں ان کو جانچتی ہیں۔''

ربیّ یانائی نے کہا کہ:

''اگرچہ اس کی خدائی آسمان کی ہے لیکن اس کی آنکھیں زمین پر دیکھتی ہیں بلکہ ایسے جیسے ایک بادشاہ جو اپنے تاکستان میں ایک اونچا برج تعمیر کرتا ہے اور اس میں رہتا ہے اور اپنے مزدوروں کو وہ کہتا ہے کہ'' میرے تاکستان کی دیکھ بھال کرو اور تم اسے اچھی حالت میں رکھو۔ پیدل چلنے والی جگہیں صاف ہوں اور درختوں کی احتیاط سے دیکھ بھال کرو تا کہ وہ اچھا پھل پیدا کریں وہ جو تم میں ایماندار ہے انعام حاصل کرے گا اور وہ جو میرے حکم کو رد کرتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوگا۔' وسیع وعریض دنیا بادشاہوں کے بادشاہ کا تاکستان ہے اور اس نے اس میں اپنے آدمیوں کو رکھا ہے کہ اس کے آئین وقوانین کو مانیں اور فرمانبرداری سے اس پر عمل کریں۔ وہ جو ایماندار ہیں انعام حاصل کریں گے جبکہ وہ جو اس پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ اپنے کاموں کے مطابق بدلہ پائیں گے اس لئے زبوُرنویس کہتا ہے کہ'' اس کی آنکھیں بنی آدم کو دیکھتی ہیں اور اس کی پلکیں ان کو جانچتی ہیں۔''

وہ راست باز کی تلاش کرتا ہے۔ کیسے؟ ان کے کاموں کو دیکھ کر کہ وہ کیسے ان ریوڑوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں جو ان کی تحویل میں ہیں۔

یسّی کے بیٹے داؤد نے بھی اسی طریقے سے کوششیں کیں۔ داؤد برّوں کو پہلے کھانے کیلئے نرم گھاس دیتا اور بوڑھی بھیڑوں کو نرم جڑی بوٹیاں اور نرم گھاس دیتا تھا جبکہ جوان بھیڑوں کو وہ پرانی گھاس دیتا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح چبانے کے قابل تھیں اور وہ ہر ایک کو اس کی ضرورت اور طاقت کے مطابق کھانا دیتا تھا۔ اس لئے خداوند نے کہا کہ ''داؤد بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے کے قابل ہے جو اس کی تحویل میں ہیں اس لئے وہ میری بھیڑیں یعنی اسرائیل کے لوگوں پر اچھے طریقے سے حکومت کرنے کے قابل ہوگا'' بلکہ جیسا لکھا ہے کہ:

پس خداوند نے موسیٰ کو آزمایا، جب وہ بیابان میں اپنے خسر کی بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا۔ ایک برے نے ریوڑ کو چھوڑ دیا اور دور بھاگ گیا۔ رحم دل چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور سڑک کے پاس ایک چشمے پر اسے اپنی پیاس بجھاتے ہوئے پایا۔ تب موسیٰ نے کہا ''بیچارا برّہ، میں نہیں جانتا تھا کہ تو پیاسا ہے'' اور جب برے نے پانی پی لیا تو اس نے اسے نرمی سے اپنے بازوؤں میں لیا اور اسے واپس اپنے ریوڑ میں اٹھا لایا تب خدا نے کہا کہ ''موسیٰ، رحم دل ہے'' اگر وہ ایک جانور کی اتنی حفاظت کرتا اور پیار کرتا ہے تو وہ کتنی زیادہ اپنے پیروکاروں کیلئے مشقت کرے گا! اس لئے تو اپنے لوگوں اسرائیل کی قیادت کرے گا۔''

خداوند کیوں موسیٰ پر کانٹوں کی جھاڑی میں ظاہر ہوا؟ کیونکہ کانٹوں کی جھاڑی درختوں کے درمیان تنہا ہوتی ہے اور اس وقت اسرائیل زمین کی قوموں کے درمیان تنہا تھا۔ پھولوں میں سب سے زیادہ خوبصورت گلاب کے پھول کانٹوں کے ساتھ اگتے ہیں اس لئے اسرائیل کے درمیان راست باز اور ناراست دونوں طرح کے آدمی رہتے تھے۔ وہ جو تیزی سے کانٹوں میں اپنا ہاتھ ڈالتا ہے زخمی ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، لیکن وہ دوبارہ اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا جب تک وہ خاردار جھاڑیوں کو توڑ نہ لے۔ اسی طرح اسرائیل کے ساتھ ہوا جب یعقوب ملک مصر میں داخل ہوا تو وہ امن کے ساتھ آیا اور کسی نے توجہ نہ کی کہ اسے تنگ کرے لیکن اسکے بچے نشانات، معجزات اور جنگ کے ساتھ ملک مصر سے باہر نکلے اور ابھی موسیٰ کے پاس سوچنے کا موقع تھا کیونکہ اسرائیل پہلے ہی مصریوں کی سختی کے باعث تباہ ہو چکے تھے۔ اسلئے خدا جلتی ہوئی جھاڑی میں نظر آیا جو بجھتی نہیں تھی جو ایذا رسانی کی آگ کے باوجود اسرائیل کی حالت اور اسکے مستقبل کا مکمل اور کامل نشان تھی۔

''اور خدا نے کہا کہ میں ملک مصر میں اپنے لوگوں کے دکھوں کو دیکھ چکا ہوں۔''

جب ابراہیم نے ہاجرہ کو نکال دیا اور اس کا بیٹا بیابان میں پانی کیلئے چلایا تو اس نے آسمانی باپ سے التجا کی کہ ''اے رحم دل باپ، تو نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں تیری نسل کو بڑھاؤں گا اور اب دیکھ میرا بیٹا پیاس سے مرا جاتا ہے!''

اس پر فرشتوں نے پوچھا کہ ''ہاجرہ، تیرا کیا روگ ہے؟''

ربی شمعون کے مطابق فرشتوں نے یہ کہتے ہوئے اسماعیل کی مدد کرنے کی مخالفت کی کہ ''اگر وہ آج بچ گیا تو وہ مستقبل میں اسرائیل کے بچوں سے بدی کرے گا۔''

تب خدا نے کہا کہ ''آج اس کا طرزِ عمل کیسا ہے؟'' اور جب فرشتوں نے جواب دیا کہ ''معصومانہ اور درست'' تو خدا نے کہا کہ ''آج ہی اس کا فیصلہ اس کے آج کے طرزِ عمل کے بیان کے مطابق ہوگا۔''

ملک مصر میں اسرائیلیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ خداوند جانتا تھا کہ ان کا مستقبل میں کیا طرزِ عمل ہوگا اس نے کہا کہ ''میں بہت دیکھ چکا ہوں'' سادگی سے نہیں کہ ''میں دیکھ چکا

ہوں بلکہ ''میں بہت دیکھ چکا ہوں'' جس کا مطلب محدود نظر یا محض مشاہدے سے بھی بڑھ کر ہے۔

خداوند نے موسیٰؑ کو کہا کہ ''تو ایک چیز دیکھتا ہے لیکن میں دو چیزیں دیکھتا ہوں کہ اسرائیل کے بچے کوہِ سینا پر دس احکام حاصل کریں گے جنہیں تو جانتا ہے لیکن میں اس واقعہ کو دیکھتا ہوں جب وہ ڈھالا ہوا بچھڑا بنا کر اس کی پیروی کریں گے تاہم میں اس کی عدالت کروں گا لیکن جب وہ یہ طرزِ عمل اختیار کریں گے۔ میں نے ان کا کراہنا سنا اور میں جانتا ہوں کہ وہ بیابان میں میرے خلاف بڑبڑائیں گے پھر بھی کیا میں انہیں چھوڑ دونگا۔ میں نے ان کے باپ یعقوبؑ سے کہا کہ ''تیرے ساتھ مصر کو جاؤنگا اور پھر تجھے ضرور لوٹا بھی لاؤنگا۔ اب میں اپنے بچوں کو لے کر جا رہا ہوں جیسا میں نے ان سے وعدہ کیا تھا اور اس زمین کی طرف ان کی رہنمائی کروں گا جو میں نے ان کے باپ دادا کو دی ہے ان کا کراہنا مجھ تک پہنچا اور ان کی غلامی کے آخری دن ختم ہو رہے ہیں اس لئے تو جا اور میرے لوگوں یعنی بنی اسرائیل کو ملکِ مصر سے باہر نکال لا۔ تو ہی ہے جو ان کو رہائی دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے''۔

اور موسیٰؑ نے جواب دیا کہ :

''جب یعقوبؑ ملکِ مصر میں گیا تو کیا تو نے اس سے نہیں کہا کہ ''میں تیرے ساتھ مصر جاؤنگا اور پھر تجھے ضرور لوٹا لاؤنگا'' اور اب تو کہتا ہے کہ تو جا میں کیسے انہیں لا سکتا ہوں؟ موسم گرما کی حرارت اور موسم سرما کی سردی سے ان کی کیسے حفاظت کر سکتا ہوں؟ اور ان کے درمیان مریض اور لنگڑے لوگ بھی ہیں جن کو خاص دیکھ بھال اور خاص کھانے کی ضرورت ہے۔''

خداوند نے جواب دیا کہ :

''بغیر خمیر کی روٹی جو وہ اپنے ساتھ لیں گے ان سب کے لئے تیس دنوں کے لئے کافی ہوگی''۔

تب موسیٰؑ نے کہا کہ :

''جب وہ مجھے کہیں گے ''اس کا نام کیا ہے؟'' تو میں انکو کو کیا بتاؤں گا۔

اور خدا نے جواب دیا کہ :

''میرے بہت سے نام ہیں۔ میں ''قادر مطلق خدا (ایل شیدائی)، لشکروں کا خداوند (ادونائی زیبعوُت) اور خدا (ایلوہیم) ہوں، جب میں شریر کی عدالت کرتا ہوں تو میں ''لشکروں کا خداوند'' کہلاتا ہوں اور جب میں گناہگار کو جھڑکتا ہوں تو میں ''قادر مطلق خدا'' کہلاتا ہوں اور جب میں اپنے لوگوں پر رحم کرتا ہوں تو میں ''ابدی'' (یہواہ) کہلاتا ہوں۔

تب خدا نے موسیٰؑ کو کہا کہ ''میں ہوں، یہی ابد تک میرا نام ہے''۔

خدا کا یہ مطلب ہے کہ ''میں اس غلامی میں ان کے ساتھ ہوں اور میں ان کے مستقبل کی اسیری میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا''۔

تب موسیٰؑ نے کہا کہ ''میں کیوں ان سے انکے مستقبل کی اسیری کا ذکر کروں جبکہ وہ اپنی موجودہ غلامی میں دکھ سہہ رہے ہیں؟''

اور خدا نے جواب دیا کہ :

''تو ٹھیک کہتا ہے انہیں ان کے مستقبل کی تکالیف کے بارے میں نہ بتانا'' اور موسیٰؑ نے جواب دیا اور کہا کہ ''لیکن دیکھو وہ تو میرا یقین ہی نہیں کریں گے''۔

موسیٰؑ اس بات کو کرنے میں غلط تھا کیونکہ خدا پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ ''وہ تیری آواز کو سنیں گے''۔

پس خدا نے کہا کہ :

''یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے''۔

یہ ایک جھڑکی تھی جس کا مطلب لاٹھی کے ذریعے دیا گیا جو اس نے اپنے ہاتھ میں اٹھائی ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنے شک کی وجہ سے سزا کا مستحق تھا۔

موسیٰ کی لاٹھی کیوں سانپ بن گئی؟ اس لئے کیونکہ اس نے خداوند کے سامنے جھوٹی دلیل پیش کی بالکل ویسے ہی جیسے سانپ نے باغ عدن میں پیش کی۔ ایک ملحد نے ربی یوساہ سے کہا کہ ''میرے دیوتا تیرے دیوتاؤں سے بڑے ہیں''۔

ایک دانا آدمی نے کہا کہ ''کیوں''۔

ملحد نے جواب دیا کہ ''جب تمہارا خدا کانٹوں کی جھاڑی میں ظاہر ہوا تو موسیٰ نے اپنا چہرہ چھپایا لیکن جب اس نے سانپ کو دیکھا جو ہمارا دیوتا ہے تو اس کے سامنے سے بھاگ گیا''۔

ربی یوساہ نے جواب دیا کہ :

''جب ہمارا خدا ظاہر ہوتا ہے تو ہم اس کے سامنے سے نہیں بھاگ سکتے کیونکہ وہ آسمان، زمین، سمندر اور خشک جگہ پر بھی ہے لیکن اگر ایک آدمی تیرے دیوتا سانپ سے بھاگتا ہے تو چند قدم اسے بچا لیتے ہیں''۔

اسرائیل کی رہائی میں سانپ کی کیوں نشاندہی کی گئی ہے؟ فرعون کا سانپ کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''بڑا سانپ'' جیسے سانپ آدمی کو کاٹتا ہے ویسے ہی اسرائیل فرعون کی غلامی میں تھا۔

خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ ''اب فرعون ایک سانپ کی طرح ہے تو اسے اپنی لاٹھی کے ساتھ مارنا اور وہ لکڑی کی طرح کمزور ہو جائیگا بالکل لاٹھی کی طرح جو آدمی کی مدد کے بغیر جھگڑے کے لئے بے فائدہ ہے پس فرعون جارحیت پسند بن جائے گا'' اس لئے خداوند نے کہا کہ ''ہاتھ بڑھا کر اس کی دم پکڑ لے''۔

موسیٰ کو کیوں اپنا ہاتھ سینے پر رکھنے کا حکم دیا گیا اور وہ کیوں کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہو گیا؟ کیونکہ بہتان اور جھوٹ عموماً چھپ کر بولے جاتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے سینہ چھپا ہوا ہے۔

اسرائیل کی رہائی میں کوڑھ کی یہ مثال کیوں دی گئی ہے؟

بالکل جیسے کوڑھی صفائی کو آلودہ کرتا ہے ویسے ہی مصریوں نے اسرائیلیوں کو آلودہ کیا اور جیسے کوڑھ والا ہاتھ اپنی پاکیزگی بحال کرتا ہے ویسے ہی خدا نے اپنے لوگوں کو پاکیزگی کیلئے نمونہ پیش کیا۔

پہلے دو معجزات میں خداوند نے اپنی اصل ظہوری کو واپس لینے کیلئے ان مثالوں کو موسیٰ پر ظاہر کیا تیسرے معجزے میں پانی کو خون میں تبدیل کر دیا، قدیم لوگ اس کی اصل حقیقت کو بیان نہیں کر سکے۔ پس خدا نے یہ ظاہر کیا کہ مریبہ کے مقام پر موسیٰ کا گناہ معاف نہ ہوگا۔

الہامی کتابوں میں جہاں کہیں موسیٰ کی موت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اس کی موت کا سبب مقدس زمین میں داخل ہونے سے پہلے مریبہ کے مقام پر اس کی نافرمانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

ایک دفعہ قانونی عدالت نے دو آدمیوں کو سزا سنائی۔ ایک نے جرم کیا ہوا تھا جبکہ دوسرا بہت چھوٹے جرم کا مرتکب ہوا تھا اس نے استدعا کی کہ اس کی سزا کا سبب عوام ہیں کیونکہ لوگوں نے

بڑے جرم کے ساتھ اس کے بہت چھوٹے جرم کو نظر انداز نہیں کیا۔

پس یہی موسیٰ کے ساتھ تھا، خدا نے حکم دیا کہ وہ بیابان میں مریگا اور اس نے یہ بھی حکم دیا کہ ساری نسل (یشوعؔ اور کالب کے علاوہ) بھی ہلاک ہوگی لیکن موسیٰ ان لوگوں کے ساتھ شامل نہیں تھا جنہوں نے خداوند کے خلاف بغاوت کی بلکہ اس کی سزا کا خاص سبب اس کی موت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

''موسیٰ نے خداوند کو کہا کہ ''اے خداوند معاف فرمائیں فصیح نہیں ہوں''۔

سات دن تک خداوند نے موسیٰ کے سامنے اپنا حکم دھرایا اور ابھی تک موسیٰ حکم ماننے سے ہچکچاتا تھا۔''میں آج فصیح نہیں ہوں''...وہ ایک دن ہے... ''گزرا ہوا کل''... دو دن... ''بھی''... تین... ''آنے والا دن''... چار... ''بھی''... پانچ... ''ابھی تک نہیں''... چھ... ''تو کہہ چکا ہے''... سات۔

تب خدا نے کہا کہ:

''ابھی تک اگر تو فصیح نہیں ہے تو خوف نہ کر۔ کیا میں نے سب آدمیوں کے منہ کو نہیں بنایا ہے؟ کیا میں ان کو نہیں بنا سکتا جو گونگے ہیں؟ اور ان کے منہ میں الفاظ نہیں ڈال سکتا جن کو میں نے اپنی خوشی سے گونگا بنایا؟ اور یہ میری خوشی ہے کہ تو فرعونؔ کے سامنے بولے''۔

موسیٰ نے جواب دیا کہ:

''وہ ابراہیمؔ کی نسل سے ہیں تو ان میں کسے بچائے گا۔ اس کے بھائی کے بیٹوں کو یا اس کے بیٹوں کے بیٹوں کو یا جو اس کے قریبی ہیں؟ تو نے فرشتوں کو بھیج کر اس کے بھائی کے بیٹے لُوطؔ کو بچایا اور اب تو عورتوں اور جوانوں کے علاوہ چھ لاکھ مردوں کو بچانے کے لئے مجھے بھیجے گا۔ ہاجرہؔ کے پاس تو نے پانچ فرشتے بھیجے جب وہ اپنی مالکن سارہؔ کے پاس سے بھاگ گئی لیکن سارہؔ کے چھ لاکھ بچوں کو بچانے کیلئے تو صرف مجھے بھیجے گا''۔

ربیؔ ہمیں بتاتے ہیں کہ موسیٰ خدا کے حکم نہ ماننے یا مزدوری کی دہشت یا ڈر کی وجہ سے اس کام کو قبول کرنے میں آمادہ نہیں تھا بلکہ اس نے سوچا کہ یہ اس کے بڑے بھائی ہارونؔ سے تعلق رکھتا ہے تاہم خدا موسیٰ سے ناخوش ہوا اور اس لئے خدا نے ہارونؔ کو کاہن بنایا جو کہ اس نے موسیٰ کے لئے منصوبہ بنایا تھا اور کہا کہ:

''کیا تیرا بھائی ہارونؔ لاوی نہیں ہے؟

جب خدا نے کہا کہ ''تیرا بھائی'' تو لفظ ''لاوی'' بھی کہا گیا کیونکہ موسیٰ بھی لاوی تھا تو ظاہر ہے کہ اس کا بھائی لاوی کی نسل سے ہے لیکن خدا کے کہنے کا یہ مطلب تھا کہ:

''میں نے تجھے اپنا کاہن بنانے کے لئے سوچا اور اب تیرا بھائی لاوی میری خواہش کو ماننے کیلئے آمادہ ہوگا اس لئے وہ کاہن اور تو لاوی ہوگا''

اور خداوند نے ہارونؔ سے کہا کہ ''جا کر موسیٰ سے ملاقات کر''

سلیمانؔ کے گیت کا ایک خوبصورت بیان ہے کہ ''اور کون میرے بھائی کی مانند بنے گا!''

کس طرح کا بھائی ہوگا؟ ایسا نہیں جیسے قائینؔ ہابیلؔ کا تھا کیونکہ ''قائینؔ اپنے بھائی ہابیلؔ کے خلاف اٹھا اور اسے قتل کر دیا'' اور نہ ہی جیسے اسماعیلؔ اسحاقؔ کا تھا کیونکہ اسماعیلؔ نے اسحاقؔ سے نفرت کی'' اور نہ ہی عیسوؔ کی مانند کیونکہ ''عیسوؔ نے یعقوبؔ سے نفرت کی'' اور نہ ہی یوسفؔ کے بھائیوں کی مانند کیونکہ ''وہ اس کے ساتھ اطمینان سے نہیں بولے'' بلکہ ایسے بھائی کی مانند جیسے ہارونؔ موسیٰ کا تھا اور یہ لکھا ہے کہ ''اور وہ (ہارونؔ) گیا اور خدا

کے پہاڑ پر اس سے ملا اور اسے بوسہ دیا'' (خروج 4:27)

''اس کے بعد موسیٰ اور ہارون گئے''۔

بزرگ کہاں تھے؟ ہم یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں کہ ''تو اور اسرائیل کے بزرگ آئیں گے'' بزرگوں نے ان کے ساتھ جانا شروع کیا لیکن خوف سے وہ آہستہ آہستہ چلے گئے اس لئے اس کے بعد ہم یہی لکھا ہوا پڑھتے ہیں کہ ''موسیٰ اور ہارون گئے''

''یہواہ خدا نے یوں کہا ہے''

ربیؔ چحایاہ کے مطابق، اس وقت یہ واقعہ ہوا کہ سب پڑوسی بادشاہ فرعون کو بلانے اور اسے اپنی خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اور اسے تحائف دینے کے لئے آرہے تھے اور امرا میں سے ہر ایک اپنے ساتھ اس کا دیوتا بھی لائے۔ موسیٰ اور ہارون محل کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے محافظ نے سوچا کہ وہ بھی ان کے معاون ہیں اس لئے انہیں بھی اندر آنے کا حکم دیا۔ فرعون نے ان کی طرف دیکھا اور انہیں اجنبی سمجھ کر اس نے یہ تصور کیا کہ وہ بھی اس کے لئے تحائف لائے ہیں اور وہ اس سے حیران ہوا کہ انہوں نے اسے سلام نہیں کیا جیسے دوسروں نے کیا، وہ بولا اور ان سے کہا کہ ''تم کیا چاہتے ہو؟'' اور انہوں نے جواب دیا کہ :

''خداوند یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے''

فرعون نے ناراضگی میں تکبر سے کہا کہ :

''خداوند کون ہے کہ میں اس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ اس نے کبھی مجھے نذرانہ نہیں دیا یا میرے سامنے کبھی آیا ہو، میں اسے نہیں جانتا اور نہ ہی میں اسرائیل کو جانے دوں گا''

تب فرعون نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ :

''میں اپنی سرکاری دستاویزات دیکھوں گا اور تمہارے خدا کا نام تلاش کروں گا یہاں میرے پاس دیوتاؤں کے نام ہیں ایمون کے دیوتا، موآب کے دیوتا اور زیدین کے دیوتا ہیں، لیکن تمہارے خدا کا نام مجھے نہیں ملا''

اور موسیٰ نے جواب دیا کہ :

''ہمارا خدا زندہ خدا ہے''

اور فرعون نے اس سے کہا کہ :

''کیا وہ جوان یا بوڑھا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ کتنے شہر اس کے اختیار میں ہیں؟ کتنے ملک اس نے فتح کئے ہیں؟ اور اس کی حکومت کا عرصہ کتنا ہے؟''

تب موسیٰ نے کہا کہ :

''اس کی قدرت اس کائنات پر ہے وہ دنیا میں روشنی کے وجود سے پہلے تھا وہ موجود تھا جب دنیا کا کوئی وجود نہ تھا اس نے تجھے اپنی روح سے بنایا اور تو جیتی جان ہوا''۔

فرعون نے مزید پوچھا کہ ''اس کے کام کیا ہیں'' تو خدا کے پیغمبروں نے اسے جواب دیا کہ :

''خداوند کی آواز صنوبر کے درختوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اسی نے آسمانوں کو پھیلایا اس نے زمین کی بنیاد رکھی وہ پہاڑوں کو توڑتا اور چٹانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اس کی کمان آگ ہے اور اس کے تیر شعلے کی مانند ہیں اس نے پہاڑوں اور وادیوں کو بنایا اور کھیتوں کو سبزے سے ڈھانکا اور پھلوں کے درختوں اور جڑی بوٹیوں کو اُگایا۔ وہی بادشاہوں کو ہٹاتا اور وہی بادشاہوں کو سرفراز کرتا ہے''۔

فرعون نے کہا کہ ''تم میرے پاس جھوٹی باتیں گھڑنے آئے ہو۔ تم مجھے کہتے ہو کہ تمہارا خدا دنیا کا مالک ہے تو پھر جان لو

کہ مصر میرا ہے اور میں نے دریائے نیل کو بنایا جو اس کی سرحدوں میں بہتا ہے''۔

موسیٰ نے کہا کہ ''اب تو پوچھ کہ خداوند کون ہے؟ کیونکہ وہ وقت آئے گا جب تو کہے گا کہ خداوند حق ہے اب تو کہتا ہے کہ میں تمہارے خدا کو نہیں جانتا ہوں، وہ وقت آتا ہے جب تو کہے گا کہ میں نے تمہارے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے''۔

''وہ موسیٰ اور ہارون کو ملے... ہمارے قتل کرنے کے لئے ان کے ہاتھ میں تلوار دے دی ہے''۔

''ہاں'' بوجھ سے دبے ہوئے بنی اسرائیل نے موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ ''ہم برّے کی مانند ہیں جس کا بچھڑا اس کے ریوڑ سے اٹھا لیا گیا ہو۔ چرواہے نے اس سے جھگڑا کر کے اسے لے لیا۔ لیکن دونوں کے درمیان برّہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یعنی تمہارے اور فرعون کے درمیان ہم سب ہلاک ہونگے''۔

''تب موسیٰ نے خداوند سے کہا کہ اے خداوند تو نے ان لوگوں کو کیوں دکھ میں ڈالا''۔

خداوند پہلے ہی موسیٰ کو باخبر کر چکا تھا کہ وہ فرعون کے دل کو سخت کرے گا اور وہ اسرائیل کو لے جانے سے انکار کرے گا اس لئے خدا نے اسے جواب دیا کہ:

''اب تو دیکھے گا کہ میں فرعون کے ساتھ کیا کرتا ہوں لیکن تو نہیں دیکھے گا کہ میں کنعان کی بادشاہت کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا''۔

''میں ابراہیم پر ظاہر ہوا''

خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ:

''افسوس، افسوس، کوئی راستباز نہیں ہے میں سرداروں کے لئے ماتم کرتا ہوں میں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو خدا قادر مطلق کے طور پر دکھائی دیا۔ لیکن اپنے یہواہ نام سے ان پر ظاہر نہ ہوا جیسے میں تجھ پر ظاہر ہوا۔ میں نے ابراہیم کو کہا کہ ''اٹھ اور اس ملک کے طول و عرض میں سیر کر کیونکہ میں اسے تجھ کو دونگا، اور جب اس کی بیوی مرگئی اور اسے اپنی بیوی دفن کرنے کے لئے زمین کی ضرورت تھی اس نے شکرگزاری سے پیسوں سے زمین کو خریدا تاہم وہ بڑبڑایا نہیں بلکہ مجھ سے کہا کہ ''تو نے یہ ساری زمین دینے کا مجھ سے وعدہ کیا ہے اور اب میں شکرگزاری کے ساتھ تجھ سے استدعا کرتا ہوں کہ میں بہت تھوڑی سی زمین خریدتا ہوں، میں نے اسحاق کو کہا کہ ''تو اس ملک میں قیام کر کیونکہ میں تجھے اور تیری نسل کو یہ سب ملک دونگا'' اور جب اسے تھوڑے سے پانی کی ضرورت تھی اور اسے نہیں ملا کیونکہ جرار کے چراہوں نے ان کے کھودے ہوئے کنویں کو بچانے کیلئے اس کے چراوہوں سے جھگڑا کیا۔ میں نے یعقوب کو کہا کہ ''میں یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دونگا اور جب اس نے اپنا خیمہ نصب کرنے کی خواہش کی تو اس نے شکرگزاری سے ایک سو کیسیٹل ادا کیئے۔ تاہم وہ خداوند کے خلاف نہ بڑبڑایا بلکہ مجھ سے میرا نام تک نہ پوچھا جیسے تو نے پوچھا تھا۔''

خداوند نے موسیٰ اور ہارون کو بنی اسرائیل اور فرعون پر اختیار بخشا۔

ایک بادشاہ کے پاس ایک خوبصورت تاکستان تھا جس میں وہ پھلدار اور بے پھل درخت اگاتا تھا اس کے نوکروں نے اس سے کہا کہ ''بے پھل درختوں کو لگانے کا یہاں کیا فائدہ ہے؟'' اور اس نے ان کو جواب دیا کہ ''پھلدار درختوں اور بے پھل درختوں کا برابر کا فائدہ ہے اگر ہم ان بے پھل قوی درختوں کو نہ لگائیں تو ہم اپنے گھروں، اپنی کشتیوں اور اپنی عام استعمال کی چیزوں کے لئے لکڑی کہاں سے حاصل کر سکیں گے''۔

اسی طرح راستباز اپنی خوشی کے وقت خداوند کو جلال دیتا ہے اسی طرح شریر کی سزا بھی خداوند کو جلال دیتی ہے جب وہ اعلان کرتا ہے کہ ''انصاف کے ساتھ ہمیں سزادی گئی ہے''۔

جب ہارونؔ نے اپنی لاٹھی کے ساتھ معجزے دکھائے تو فرعونؔ ہنسا اور سنجیدگی سے ان سے کہا کہ :

اس طرح کے کرتب تو غیر ملکی تاجر بھی اپنا مقام بنانے کے لئے کرتے ہیں تم کیوں ملک مصرؔ میں آئے ہو یہ تو پہلے ہی جادوگروں سے بھرا پڑا ہے۔

اس نے کچھ چھوٹے بچوں کو بلوایا اور انہوں نے بھی اپنی لاٹھیوں کو سانپوں میں بدل دیا۔

''لیکن ہارونؔ کی لاٹھی ان کی لاٹھیوں کو نگل گئی''

ان کی لاٹھیوں کو نگل جانا نہ صرف ایک معجزہ ہے بلکہ یہ بھی ایک حیران کن بات ہے کہ ہارون کی لاٹھی جسامت میں بڑی نہیں ہوئی۔

2- دس آفتیں

''پس خداوند یوں فرمایا ہے کہ تو اسی سے جان لے گا کہ میں خداوند ہوں دیکھ تو اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو دریا کے پانی پر ماریگا اور وہ خون ہو جائیگا''۔

جب ایک انسان دوسرے کو نقصان پہنچانے یا دشمن سے بدلہ لینے کیلئے منصوبہ بناتا ہے تو وہ اچانک بغیر اطلاع کئے اس پر آتا ہے لیکن خدا اس طرح سے نہیں کرتا ہے اس نے ہر آفت سے فرعونؔ کو آگاہ کیا جو وہ ملک مصرؔ پر بھیجتا تھا تاکہ اسے توبہ کے لئے موقع دے۔

سب سے پہلے پانی پر کیوں مارا گیا تھا؟ کیونکہ مصری دریائے نیلؔ کی پوجا کرتے تھے اور خداوند نے کہا کہ ''میں پہلے دیوتا اور پھر اس کی قوم کو مارونگا''

امثال کے مطابق ''میں پہلے دیوتا کو مارونگا تب کاہن لرزاں ہونگے''۔

خون

خداوند نے کیوں مصریوں کو خون سے سزادی؟ کیونکہ انہوں نے معصوم بچوں کا خون بہایا اس لئے ان کے دریاؤں کا پانی خون ہو گیا تھا۔

''اور خداوند نے موسیٰؔ کو کہا کہ ہارونؔ سے کہہ اپنی لاٹھی لے اور مصرؔ کے پانی پر اپنا ہاتھ بڑھا''۔

موسیٰؔ نے کیوں خود ہی دریا کے پانی کو نہیں مارا؟۔

کیونکہ پانی نے اس کی حفاظت اور نگہبانی کی جب وہ بے یارومددگار بچہ تھا اور اسے سرکنڈوں کے صندوق میں سویا ہوا ڈال کر پانی میں بہا دیا گیا تھا اور عقلمند آدمی یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ''کنواں جس میں تو پانی نکالتا ہے تو اس میں پتھر مت پھینکنا''

مینڈک

ہم یہ بات سوچتے ہیں کہ ضرورت سے زیادہ مینڈک کائنات کی معیشت میں مطلوب نہیں ہیں ایسا بھی نہیں کہ ہر زندہ چیز اپنا ایک مقصد رکھتی ہے۔ اور مینڈک فرعونؔ کو سزا دینے کے لئے ایک ہتھیار بن گئے دریائے نیلؔ کثرت سے مینڈکوں کو لایا لیکن وہ اس کے کناروں تک نہیں رہے تب خدا نے کہا کہ ''تو نے کہا کہ دریا میرا ہے'' میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ میں تجھے دکھاؤں گا کہ تیرا گھر بھی تیرا اپنا نہیں ہے مینڈک اس میں داخل ہونگے

بلکہ تیرے برتنوں میں داخل ہونگے وہ تیرے گندھے ہوئے آٹے میں بھی بیٹھیں گے اور اسے کھا جائینگے''۔

مینڈک اس موقع پر محض مالی نقصان کی بہ نسبت مصریوں کے لئے زیادہ جھنجھلاہٹ کا سبب بنے کیونکہ وہ بہت شور کرتے تھے اس لئے یہ لکھا ہے کہ ''موسیٰ نے (بلند آواز کے ساتھ بولا) مینڈکوں کے سبب خداوند سے فریاد کی''۔

جوئیں

''ہارونؔ سے کہہ اپنی لاٹھی بڑھا کر زمین کی گرد کو مار...''

موسیٰ نے کیوں خود گرد کو نہیں مارا؟

کیونکہ موسیٰ نے مصری کی لاش کو گرد میں چھپایا جسے اس نے ایک عبرانی کو مارتے ہوئے دیکھا اور گرد نے اس کے اس فعل کو چھپالیا اس لئے پانی اور گرد کی آفتوں میں ہارون نے اپنی لاٹھی کے ذریعے مارا۔

مصریوں کو اس آفت سے کیوں دکھ دیا گیا؟

کیونکہ وہ زبردستی اسرائیلیوں سے گلیاں صاف کرواتے اور چونے، گرد اور اینٹوں سے کام کرواتے تھے اس لئے گلیوں کی گرد جوئیں بن گئیں۔

جادوگر اپنے جادو سے جوئیں پیدا کرنے کے قابل نہیں تھے کیونکہ وہ ایک جوَ کے دانے سے بھی چھوٹا سا نمونہ بھی پیش نہ کر سکے اس لئے انہوں نے کہا کہ:

''یہ خدا کی انگلی ہے''۔

جنگلی جانور اور مچھروں کے غول

''صبح سویرے اٹھ کر''

خدا نے موسیٰ سے کہا کہ ''اس آدمی پر پہلے ہی آفتیں آنے کے باوجود یہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے اس لئے اس سے کہنا کہ اگلی آفت دوسری سب آفتوں سے زیادہ خوفناک ہوگی اور اسے حکم دے کہ اسرائیلؔ کو جانے دے''۔

مچھروں کے غول سب سے پہلے فرعونؔ کے گھر میں داخل ہوئے کیونکہ اس نے سب سے پہلے اسرائیلؔ کو دکھ پہنچایا اور پھر اس کے نوکروں کے گھر میں داخل ہوئے کیونکہ انہوں نے اس کی قیادت میں اس کی پیروی کی۔

جنگلی جانور کیوں مصریوں پر آئے تھے؟ کیونکہ انہوں نے زبردستی جنگلی جانوروں کے شکار کے لئے ان کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا۔

ہمیں معلوم ہے کہ مینڈک مصرؔ کی زمین پر مر گئے لیکن جنگلی جانور غائب ہوگئے یہ فرق کیوں ہے؟ کیونکہ مینڈکوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی لیکن جنگلی جانوروں کی پشم سے مصری فائدہ اٹھا سکتے تھے۔

بھاری مری

یہ آفت ان پر کیوں آئی؟

یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آفتیں صرف مصریوں کے خلاف ہیں کیونکہ بائبل مقدس ہمیں یہ کہتی ہے کہ ''بنی اسرائیل کے چوپایوں میں سے ایک بھی نہ مرا'' بلکہ وہ چوپائے جو عبرانیوں کے تھے اور مصریوں کے پاس تھے بچ گئے اور وہ بھی جن میں مصری اور اسرائیلی ایک دوسرے کے حصہ دار تھے۔

پھوڑے اور پھپھولے

کیوں خدا نے ان پر پھوڑے اور پھپھولوں کی آفت بھیجی؟

کیونکہ انہوں نے اسرائیلیوں سے اپنے گھروں اور میدانوں کو زبردستی صاف کروایا۔ یوں ان کا خون گندا کیا گیا اور ان سے پھوڑے اور پھپھولے پیدا ہوئے۔

کیوں جادوگر پھوڑوں کے سبب موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے؟

اس لئے کہ انہوں نے نصیحت کی تھی کہ ہر اسرائیلی کا پیدا ہونیوالا لڑکا دریا میں ڈال دیا جائے۔

''خداوند نے فرعون کا دل سخت کیا''

جب خداوند نے دیکھا کہ پہلے ہی پانچ آفتیں فرعون پر بھیجی گئی ہیں لیکن اس نے توبہ نہیں کی تو خدا نے کہا کہ ''اس کے بعد وہ توبہ کرنے کی خواہش کرے گا اور میں اس کے دل کو سخت کروں گا کہ وہ اپنی پوری سزا کو پہنچے۔''

اولے

''دیکھ، تب میں کل اس وقت بارش برساؤنگا''۔

موسیٰ نے فرعون کے گھر کی دیوار پر ایک نشان بنایا اور کہا کہ ''کل جب سورج کی روشنی اس نشان پر پڑے گی تو اولے پڑیں گے اس لئے اپنے ریوڑوں کو اندر کرلو''۔

خدا دوبارہ ان پر مہربان ہوا بلکہ خدا اپنے غضب میں ابھی تک شریر لوگوں اور ان کے ریوڑوں پر مہربان تھا خدا یہ چاہتا تھا کہ وہ اولوں کی آفت سے نباتات کو تباہ کرے نہ کہ جانوں کو۔ اس لئے اس نے لوگوں کو آگاہ کیا کہ وہ خود اور اپنے ریوڑوں کو بھی گھر میں لے جائیں۔

''خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا''۔ اگرچہ ''آسمان تو خداوند کا آسمان ہے'' لیکن ''زمین اس نے بنی آدم کو دی ہے'' (مزامیر 16:115)

ایک بادشاہ جس کی ایک ہی وقت میں مصر اور اشور پر حکمرانی ہو، اشوریوں کو مصر اور مصریوں کو اشور میں جانے سے روک سکتا ہے۔ پس خدا نے دنیا کی پیدائش پر آسمانوں میں اعلان کیا کہ ''خداوند کے آسمان'' خدا پرستوں کی رہائش ہے۔

''لیکن زمین اس نے بنی آدم کو دی ہے'' اور زمین بنی آدم کے لئے ایک عارضی قیام ہے تاہم ''خداوند آسمانوں میں اور زمین پر، سمندروں میں اور سب گہراؤ میں جو کچھ اپنی مرضی سے کرنا چاہتا ہے کرتا ہے''۔

وہ زمین پر کوہ سینا پر چڑھا، تخلیق کے وقت خدا نے کہا کہ ''پانی ایک جگہ جمع ہو'' اور جب اس نے ایسا کیا تو اسے اچھا لگا۔ اس نے سمندر کو خشک زمین بنا دیا بلکہ جیسا یہ لکھا ہے کہ ''اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے''

اسی طرح خدا نے موسیٰ کو اجازت دی کہ وہ آسمان پر بھی حکمرانی کرے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائے اور ملک مصر کی زمین پر اولے برسائے۔

انہیں اولوں سے کیوں سزا دی گئی؟

کیونکہ انہوں نے اسرائیلیوں سے زبردستی اپنے کھیتوں میں ہل چلوایا، اپنے بیج کھیتوں میں بوائے اور اپنے درختوں کی حفاظت کروائی بلکہ مٹی کی کاشتکاری سے لے کر سب مزدوری ان

سے کروائی۔ اس لئے خدا نے ان اولوں کو میدان کی پیداوار تباہ کرنے کو بھیجا تا کہ مصری اس کے لوگوں کی زبردستی مزدوری سے کوئی نفع نہ اٹھا سکیں۔ جب خدا نے دیکھا کہ انہوں نے اس کی آگاہی پر توجہ نہ دی اور اپنے ریوڑوں کو اندر نہیں کیا تو اس نے اولوں سے ان کے ریوڑوں کو مار دیا۔

اولے بہت بڑے تھے ان میں ہر ایک بچے کے سر جتنا تھا اور جیسے ہی وہ زمین پر گرتے وہ شعلے کی طرح پھٹ جاتے تھے۔

ٹڈیاں

خدا کیوں مصرؔ میں ٹڈیاں لایا؟

اسرائیلی کھیتوں میں غلہ بوتے تھے اور ٹڈیوں کو لایا گیا تا کہ جو کچھ اولوں سے بچ گیا تھا کھا جائیں۔

یہ آفت بہت ہولناک تھی جس نے فرعونؔ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ ''میں نے خداوند تمہارے خدا کے خلاف گناہ کیا ہے کہ میں نے اسرائیلؔ کو جانے نہ دیا'' اور تمہارے خلاف (موسیٰؑ اور ہارونؔ) یہ کہ ''میں نے تمہیں اپنے گھر سے نکال دیا۔''

تاریکی

''سب بنی اسرائیل کے مکانوں میں اجالا رہا۔''

یہ کیوں نہیں لکھا گیا کہ ''جُوشنؔ کے علاقہ میں اجالا تھا؟''

کیونکہ جہاں کہیں اسرائیلی رہتے تھے وہاں ان کیلئے اجالا تھا لیکن اگر کسی اسرائیلی کے ساتھ کوئی مصری ایک ہی کمرے میں تھا تو وہاں گہری تاریکی تھی۔

پہلوٹھوں کی موت

''تو پھر میرا منہ نہ دیکھے گا''

یہ فرعونؔ کے الفاظ تھے جب موسیٰؑ اس کے سامنے گیا تا کہ اسے اسکے آخری انجام کے بارے میں آگاہ کرے لیکن اس نے ابھی بھی اسرائیلؔ کے خروج کی مخالفت کی۔

موسیٰؑ نے جواب دیا کہ

''تو نے ٹھیک کہا ہے میں پھر کبھی تیرے پاس نہیں آؤں گا لیکن تو میرے پاس آئے گا اور تیرے یہ سب نوکر بھی میرے پاس آکر میرے آگے سرنگوں ہونگے اور کہیں گے کہ تو ملک سے نکل جا اور تب میں نکل جاؤں گا۔''

چند مصری موسیٰؑ کی نبوت سے ڈر گئے اور اس رات اسرائیلیوں کے گھروں میں سوئے لیکن جب موت ان پر آئی اور اسرائیلی جاگے تو اپنے نزدیک مصریوں کی لاشوں کو پایا۔

مصرؔ میں بڑا کہرام مچا۔ فرعونؔ نے موسیٰؑ اور ہارونؔ کو بلوانے کیلئے کہا کہ ''اٹھو'' انہوں نے جواب دیا کہ ''کیا فرعونؔ ہمارے ساتھ جائے گا'' کیا تو ہمارے ساتھ آتا ہے؟ ''اُٹھو'' وہ چلایا ''اُٹھو اور جاؤ''

اسرائیلی نیسان کی پندرھویں تاریخ کو ملک مصرؔ سے نکل گئے۔ کئی سال بعد اسی رات فوج نے یروشلیم کے سامنے خیمے لگائے جنہیں خداوند نے مارا۔ بادشاہ حزقیؔ یاہ اور نرغے میں لئے ہوئے شہر کے باشندے خدا کے حکم کے مطابق فصح کی عید منا رہے تھے اور خدا کے پاک نام کی پرستش کے گیت گا رہے اور تعریف کر رہے تھے، لیکن حزقیؔ یاہ اپنے دل میں بیزار تھا اور اس نے کہا کہ

''کل ہم اس شہر کو لے لیں گے'' تاہم جب وہ صبح اُٹھے خداوند دوبارہ اپنے لوگوں کے پاس سے گزرا اور حملہ آور فوج اپنے خیموں میں مردہ پائی گئی۔''

آخری آفت سے سزا دینے سے پہلے، خدا نے فرعونؔ کو آگاہ کیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ

''میں مصرؔ کے سب پہلوٹھوں کو ماروں گا۔''

کیا خدا اس آفت کو سب آفتوں کے آخر میں بھیجنے کی بجائے سب سے پہلے بھیج سکتا تھا اس نے ایسا ہی کیا لیکن اس نے ان آفتوں کو بھیجنے کے ساتھ ان کی سخت دلی کو بڑھایا اور ان آفتوں کے مطابق اسے پہلے ہی بھیجا۔

''خداوند ملک مصرؔ کی زمین میں سے ہو کر گزرے گا اور سب پہلوٹھوں کو مارے گا۔''

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک دور کے ملک میں بھیجا۔ اس ملک کے لوگوں نے اس کا بڑی عزت کے ساتھ استقبال کیا اس سے امتیازی سلوک برتتے ہوئے آخر کار انہوں نے اسے اپنا حکمران بنالیا۔ جب اس کے باپ نے یہ سنا تو اس نے کہا کہ

''واپسی پر میں انہیں کیا عزت دوں گا؟ میں اپنے بیٹے کے نام کے بعد اس ملک کا نام پکاروں گا۔''

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد، اسے دوبارہ دور کے ملک کی خبر ملی کہ اس ملک کے لوگوں نے اسکے بیٹے سے اختیار چھین لیا ہے اور اسے اپنا غلام بنالیا ہے اس لئے وہ ان کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے گیا اور اپنے بیٹے کو آزاد کروایا۔

یوسفؔ مصرؔ کو گیا اور گورنر بن گیا۔ یعقوبؔ کو بھی بڑی عزت دی گئی جسکی موت پر ''ستر دن تک مصریوں نے ماتم کیا۔''

اس لئے خدا نے باغ عدنؔ کو مصرؔ کا نام دیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''خداوند کے باغ کی مانند ملک مصرؔ کی زمین ہے'' جب اسرائیلیوں نے دکھ سہا اور غلامی سے چھوٹ گئے خدا نے دس آفتوں کے ذریعے ملک مصرؔ کے خلاف جنگ کی اور آخری آفت سے اپنے ''بیٹے'' اسرائیلؔ کو غلامی سے رہائی بخشی۔

رات کے دوران جب عبرانیوں نے گا کر خدا کی تعریف میں گایا۔ فرعونؔ اس جگہ آیا جہاں موسیٰؔ اور ہارونؔ رہتے تھے اور اس نے چلا کر کہا کہ ''اُٹھو اور میرے سامنے سے نکل جاؤ'' تب لوگ خود ہی مصریوں کے درمیان جمع ہوئے اور ان سے سونے اور چاندی کے برتن ادھار لئے لیکن موسیٰؔ نے یوسفؔ کی قبر کو تلاش کیا اور اس کی ہڈیوں کو اٹھا لے گیا جیسے اس کو منتقل کرنے کا کام اسے دیا گیا۔

''چار سو تیس سال گزر گئے''

یہ سال اس وقت جمع ہوئے جب خدا رویا میں ابراہیمؔ پر ظاہر ہوا جسے ''حصہ بہ حصہ عہد'' سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسے بتایا کہ اس کی نسل اس زمین پر مسافر ہوگی جو ان کی نہیں ہے۔ وہ ملک مصرؔ میں دو سو دس سال تک رہے۔ جس مہینے اور دن وہ ملک مصرؔ میں داخل ہوئے اسی مہینے اور دن وہ ملک مصرؔ سے نکل گئے اور اگلے سالوں میں خدا کے لوگوں کی طرف سے کئی حیران کن واقعات کی گواہی دیتے رہے۔

حزقیؔ یاہ بادشاہ کے زمانے میں یروشلمؔ سینخیرابؔ سے آزاد ہوا۔ بابل کی اسیری کے دوران شدرکؔ، میسکؔ اور عبدنبوؔ بھٹی کی آگ سے آزاد ہوئے اور دانیالؔ شیروں کی مانند سے حفاظت سے باہر آیا۔

3- موسیٰ کی وفات

''خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ '' دیکھ تیرے مرنے کے دن آ پہنچے۔''

بائبل مقدس میں موسیٰ کی موت کا ذکر دس بار کیا گیا ہے:

''... تیری وفات کا وقت نزدیک آیا ہے...''
(تثنیہ شرع 14:31)

''اور اُس پہاڑ پر... تو رحلت پائے گا...''
(تثنیہ شرع 50:32)

''کیونکہ میں مرنے کو ہوں''

''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری موت کے بعد...''
(تثنیہ شرع 29:31)

''... تو میرے مرنے کے بعد کیا ہوگا؟''
(تثنیہ شرع 27:31)

''... اپنی وفات سے پیشتر بنی اسرائیل کو دعا دی''
(تثنیہ شرع 1:33)

''اور موسیٰ اپنی موت کے وقت ایک سو بیس برس کی عمر کا تھا'' (تثنیہ شرع 7:34)

''خداوند کا بندہ موسیٰ فوت ہو گیا...'' (یوشع 1:1)

''کہ میرا بندہ موسیٰ مر گیا ہے...'' (یوشع 2:1)

موسیٰ نے سوچا کہ میں نے ایک معمولی گناہ کیا ہے جو معاف کر دیا جائے گا۔ اسرائیل نے دس مرتبہ خدا کے غضب کو آزمایا اور میری شفاعت سے وہ معاف ہو گئے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''خداوند نے کہا میں نے تیری درخواست کے مطابق معاف کیا'' لیکن جب موسیٰ کو یقین ہو گیا کہ اس کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا تو اس نے یہ التجائیں کیں۔

''کائنات کے مالک... میری مشکل اور میری مشقت جو میں نے اسرائیل کی خاطر کی ہے تو جانتا ہی ہے کیسے میں نے تیرے لوگوں کیلئے محنت کی کہ وہ تجھے جانیں اور تیرے پاک نام کا یقین کریں اور تیرے پاک قوانین پر عمل کریں... یہ سب کچھ تیرے سامنے ہوا... اے خداوند جیسے میں ان کی مشکلات اور ان کے رنج میں شریک ہوا ویسے ہی میں ان کی خوشی کی امید بنا۔ دیکھ، اب وہ وقت آ پہنچا ہے جب ان کی مشکلات ختم ہونگی۔ جب وہ انتہائی خوشی سے موعودہ زمین میں داخل ہونگے اور تو مجھ سے کہتا ہے کہ تو اس دریائے یردن کو پار نہیں کرے گا'' اے عظیم اور راست باز ابدی خدا... اگر تو مجھے اس خوبصورت زمین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا تو کم از کم مجھے یہاں اس دنیا میں رہنے کی اجازت دے!''

تب خدا نے موسیٰ کو جواب دیا کہ

''اگر تو اس دنیا میں نہیں مرے گا تو آنے والی دنیا میں تو کیسے زندہ رہ سکتا ہے؟''

لیکن موسیٰ نے کہا کہ

''اگر تو اس دریائے یردن کو پار کرنے کی مجھے اجازت نہیں دیتا تو مجھے جنگلی جانوروں کی طرح زندہ رہنے دے وہ جنگلی جڑی بوٹیاں کھاتے ہیں اور چشموں سے پانی پیتے ہیں اور دنیا دیکھتی ہے کہ وہ زندہ رہتے ہیں۔ میری زندگی بھی ان کی طرح ہو جائے۔''

خدا نے جواب دیا کہ ''... یہ تیرے لئے کافی ہے اس امر کے بارے میں میرے ساتھ اور بات نہ کرو''۔ (تثنیہ شرع 26:3)

تاہم موسیٰ نے دوبارہ دعا کی

’’مجھے پرندوں کی طرح زندہ رہنے دے۔ وہ صبح کے وقت اپنا کھانا جمع کرتے ہیں اور شام کو وہ اپنے گھر واپس لوٹتے ہیں اور میری زندگی بھی ان کی طرح ہو جائے۔‘‘

خدا نے دوبارہ کہا کہ

’’... یہ تیرے لئے کافی ہے اس امر کے بارے میں میرے ساتھ اور بات نہ کر‘‘

تب موسیٰ کو یقین ہوا کہ اس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اس نے اعلان کیا کہ

’’وہ چٹان ہے اس کے کام کامل ہیں اور اس کی راہیں راست ہیں۔ خدا سچا، راست اور دیانتدار ہے۔‘‘

’’خداوند کے کلام کے مطابق موسیٰ نے موآب کی زمین میں وفات پائی۔‘‘

بائبل مُقدس موسیٰ کی راست بازی کی گواہی دیتی ہے کہ ’’اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اٹھا۔‘‘

آسمان رویا اور پکار اٹھا کہ ’’ایک راست باز گزر گیا، آدمیوں کے درمیان کوئی راست باز نہیں ہے۔‘‘

جب یوشع نے اپنے دوست اور استاد کو تلاش کیا اور اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہوا تو وہ تلخی سے رویا اور چلایا کہ ’’اے خداوند میری مدد کر کیونکہ راست باز ختم ہو گئے!‘‘

فرشتوں نے اعلان کیا کہ ’’اس نے خداوند کے انصاف کی تعمیل کی‘‘

اور اسرائیل نے کہا کہ ’’اس کی عدالت اسرائیل کے ساتھ ہوئی‘‘

اور انہوں نے اکٹھے اعلان کیا کہ

’’وہ اطمینان سے آئے گا، وہ اپنے بستروں پر آرام کریں گے اور ہر ایک اسکی راستبازی پر چلے گا۔‘‘

انصاف پسند کی یادداشت مبارک ہو!

4- استیر کی کتاب

یوں ہوا کہ جب نبوکدنضرؔ مر گیا تو اس کے بیٹے اِویلؔ مروداکؔ نے بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا لیکن لوگوں نے اسے حکمران ماننے سے انکار کر دیا اور انہوں نے اس سے کہا کہ:

’’دیکھو، ایک دفعہ پہلے تیرا باپ آدمیوں میں سے نکالا گیا اور سات سالوں تک جنگل کے چوپایوں کی طرح گھاس اور جڑی بوٹیاں کھانے پر مجبور ہوا۔ اور اب ہم اُسے مُردہ خیال کرتے ہیں اور اس کی بجائے اپنے اوپر شہزادے کو مقرر کریں تو جب وہ واپس آئے گا تو وہ تمہیں مار دے گا۔ اب ہم کیسے تجھے بادشاہ مقرر کریں؟ کہیں تمہارے باپ کے ساتھ دوبارہ ویسے ہی ہو جائے کہ وہ پہلے کی طرح واپس آ جائے۔‘‘

جب لوگ اِویلؔ مروداکؔ سے اس طرح بولے تو وہ اپنے باپ کی قبر پر گیا اور بادشاہ کی لاش کو باہر نکالا اور اس کے پاؤں کو لوہے کی زنجیر سے مضبوطی سے باندھا اور دارالحکومت کی گلیوں میں اپنے باپ کی لاش کو لوگوں کے سامنے ثابت کرنے کیلئے گھسیٹا کہ وہ مردہ ہے۔

جیسا اشعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ

’’لیکن تو مکروہ مُردار کی مانند اپنی قبر سے دور پڑا ہوا ہے...‘‘ (اشعیاہ 19:14)

تب ملک کے لوگوں نے اویل مروداکؔ کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا اور دانیالؔ نے بادشاہ سے کہا کہ

''تیرے باپ نبوُکد نضرؔ نے اپنے قیدیوں کے دروازے کو کبھی نہیں کھولا'' (مطلب یہ ہے کہ جب اس نے ایک دفعہ ایک شخص کو قید میں ڈال دیا تو یہی اس کی زندگی تھی) جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''...جس نے قیدیوں کو ان کے اپنے گھروں میں جانے نہ دیا'' (اشعیاہ 17:14) جب اسرائیلیوں نے بہت سے گناہ کئے تو خدا نے ان کی عدالت کی۔ دیکھ تیرے باپ نے حملہ کیا اور اسرائیلؔ کی زمین کو اجاڑ دیا۔ اس نے ہماری مقدس ہیکل کو تباہ کر دیا اور ہمارے لوگوں کو قیدی بنا کر بابلؔ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ ان کے درمیان یہوداہ کا بادشاہ یویا کینؔ تھا۔ وہ بتیس سال تک قید میں رہا کیونکہ اس نے خدا کی مرضی پوری کرنے سے انکار کیا۔ اب میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اسے آزاد کر دے اور سرکشی نہ کر، اپنے باپ کی سزا کو یاد رکھ، جب اس نے غرور کیا اور خدا کے خلاف کفر بکا اور کہا کہ ''میرے سوا کوئی بادشاہ یا حکمران نہیں ہے'' جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''میں بادلوں کی بلندیوں کے اوپر چڑھوں گا اور میں حق تعالیٰ کی مانند ہوں گا'' (اشعیاہ 14:14)

تب اِویلؔ مروداکؔ نے دانیالؔ کی باتوں کو سنا اور خدا کی مرضی کو پورا کیا۔ اس نے یہوداہؔ کے قبیلے کے بادشاہ یویا کین کو آزاد کیا اور اس نے دوسرے قیدیوں کے دروازوں کو بھی کھولا اور انہیں آزاد کر دیا۔

اس نے یویا کینؔ کو سرفراز کیا اور اسے شاہی لباس پہنایا ''...اور وہ اپنی زندگی کے سارے ایام میں اس کے حضور ہمیشہ کھانا کھاتا رہا۔'' (2 ملوک 29:25)

اور اِویلؔ مروداکؔ سے بادشاہت مادائی کے داراؔ اور اس کے بعد اسی کے بیٹے فارسؔ کے اَخسؔ ویروشؔ کے پاس پہنچی۔

اَخسؔ ویروشؔ کے گھر سے نبوُکد نضرؔ کے بیٹے اِویلؔ مروداکؔ کی بیٹی وشتیؔ جلاوطن ہوئی۔ وہ اپنی بے انصافی کی وجہ سے جلاوطن ہوئی کیونکہ اس نے یہودی عورتوں کو سبت کے مقدس دن کام کرنے پر مجبور کیا۔

اَخسؔ ویروشؔ نے ایک سو ستائیس صوبوں کی مے کو اپنے میز پر آراستہ کیا تاکہ ایک سو ستائیس صوبوں کے آدمی اپنے ہی ملک اور اپنے ہی صوبے کی مے پئیں اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اَخسؔ ویروشؔ بادشاہ احمق تھا۔ اس نے حکم دیا کہ ''میری ملکہ کو میرے حضور سے نکال دیا جائے اور میرا حکم کبھی بدلا نہ جائے۔''

اَخسؔ ویروشؔ کے دورِ حکومت میں اسرائیل کے لوگ بغیر پیسوں کے بیچے جاتے تھے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''...تم مفت بیچے گئے...'' (اشعیاہ 3:52)

اخس ویروش کے دور میں ہی تثنیہ شرع کی کتاب میں کی گئی پیشنگوئی پوری ہوئی:

''...صبح کے وقت تو کہے گا کاش کہ رات ہو جاتی اور رات کے وقت تو کہے گا کاش کہ صبح ہو جاتی۔'' (تثنیہ شرع 67:28)

ایک دفعہ اَخسؔ ویروشؔ بادشاہ نے اپنے دوست کی خاطر اپنی بیوی کو چھوڑ دیا اور دوبارہ اپنی بیوی کی وجہ سے اس نے اپنے دوست کو قتل کروا دیا۔ اس نے اپنی بیوی وشتیؔ کو اپنے دوست مموکان کی نصیحت کے مطابق دور بھیج دیا اور اس نے اپنی بیوی استیرؔ کے سبب اپنے دوست ہامانؔ کو قتل کروا دیا۔

اَخش ویروش کے دنوں میں یوں ہوا کہ اس نے سلیمان کے تخت پر بیٹھنے کی خواہش کی۔ سلیمان کا یہ شاندار تخت مصر کے بادشاہ شیشک کے ذریعے یروشلیم سے مصر کو لایا گیا تھا۔ اس کے ہاتھوں سے یہ اشور کے بادشاہ سینخیر اب کے پاس گیا اور اس سے یہ حزقیاہ کے پاس واپس گیا اور دوبارہ مصر کے فرعون نیکوہ کے ذریعے اٹھا لیا گیا۔ بابل کے بادشاہ نبوکدنضر نے فرعون کی ملکیت سے اسے چھین لیا اور جب مادائی کے بادشاہ خسرو نے فارس کے ملک کو فتح کیا تو تخت قصرِ سوسن میں لایا گیا اور اَخش ویروش کی ملکیت بنا۔

لیکن اس نے اپنے لئے ایک نیا تخت بنایا۔ اس نے سکندریہ سے کاریگر بلوائے اور انہوں نے دو سال میں اس کیلئے تخت بنایا ''اپنی حکومت کے تیسرے سال میں اَخش ویروش بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا اور سلیمان کے تخت کو کبھی استعمال نہ کیا۔''

''اور قصرِ سوسن میں ایک یہودی تھا جس کا نام مردکائی تھا۔''

مردکائی کیوں یہودی کہلایا؟ وہ یہوداہ کے قبیلے سے نہیں تھا بلکہ بنیامین کی نسل سے تھا۔ وہ یہودی اس لئے کہلایا کیونکہ وہ خداوند سے ڈرتا تھا جیسے سب یہودی ڈرتے تھے۔

مردکائی شمعی کی نسل سے تھا جس کی زندگی داؤد بادشاہ نے بچائی جب اسے قوانین توڑنے کے جرم میں موت کی سزا ہوئی۔ داؤد نے ایک معجزے کی پیشن گوئی کی جو مردکائی کے ذریعے رونما ہونے کو تھا اور یہ بات اس وقت پوشیدہ تھی کیونکہ اس کا تعلق مستقبل کے ساتھ تھا۔ اور مردکائی نے اپنے چچا کی بیٹی ہدسّہ عُرف استیر کو پالا۔ وہ ہدسّہ کہلائی (مطلب ''آس'') کیونکہ اس کی اچھی طبیعت اور مہربان اخلاق مہندی کی طرح کے ایک پودے (آس) کی خوشبو اور ہمیشہ برقرار رہنے والی تازہ خوبصورتی کی طرح تھا۔ کئی طرح سے راستباز کا آس کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے جیسا کہ (اشعیاہ 13:55) جھاڑی کی بجائے سرو اُگے اور کانٹوں کے عوض آس نکلے گا۔''

اس فقرے میں تشبیہً یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

''کانٹے ہامان کی بجائے صنوبر مردکی نکلے گا اور جھاڑی وشتی کی جگہ آس کا درخت استیر ہوگی جو فارس کے تخت میں حصہ دار ہوگی''۔

اس کا نام استیر بھی اچھا چنا گیا تھا جو یونانی لفظ ''استارہ'' سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ''چمکتا ہوا ستارہ'' ہے۔ اس کی راستبازی کے کام صرف اس کی زندگی کے ساتھ رکے اور اس کی خوبصورتی صرف اس کی روحانی خوبیوں کے مترادف تھی۔

مختصراً یہ کہ استیر کی پیدائش سے پہلے اس کا باپ مر گیا اور اس کی ماں بھی اس وقت مر گئی جب اس نے اس دنیا میں پہلا سانس لیا تب اس کے باپ کے بھتیجے مردکائی نے اسے لے لیا اور اسے اپنی بیٹی کی طرح پالا۔

بادشاہ استیر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد اس کی نسل و مذہب کو جاننے کے بارے میں فکرمند تھا اور اس نے پوچھا کہ ''تیرے رشتے دار کہاں ہیں؟ دیکھو، میں نے تیرے لئے ضیافت تیار کی ہے اس لئے انہیں بھی شامل ہونے کا حکم دے''۔

استیر نے اسے جواب دیا کہ:

''تو ایک عقلمند بادشاہ ہے اور یقیناً تو جانتا ہے کہ میرے ماں باپ مر چکے ہیں اس لئے اے میرے مالک میں تیری منت کرتی ہوں کہ ان باتوں سے مجھے افسردہ نہ کر''۔

تب بادشاہ نے لوگوں کے سالانہ ٹیکس کی ادائیگی معاف

کردی اور اپنے عالی نسب لوگوں کو ان کی قابلیت کے مطابق انعام دیئے یہ سب کچھ ''استیر کی عزت'' میں کیا گیا تھا۔

بادشاہ نے یہ اس لئے کیا کہ اس کی شہرت پھیلے اور استیر کا نام سب قوموں میں جانا جائے اور وہ اس کے لوگوں کے بارے میں جان جائے۔

لیکن جب یہ منصوبہ ناکام ہوگیا تو بادشاہ نے اپنے صوبوں کی سب خوبصورت کنواریوں کو دوبارہ جمع کیا یہ سوچتے ہوئے کہ شاید استیر حسد کی وجہ سے اسے اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں بتائے لیکن وہ ناکام ہوا کیونکہ استیر نے اپنے لوگوں کا ذکر نہ کیا۔

''ان ہی دنوں میں جب مردکائی بادشاہ کے پھاٹک پر بیٹھا کرتا تھا، بجتان اور تارش کے ساتھ اس کا جھگڑا ہوگیا۔''

ربی یوحانن نے کہا کہ ''خدا نے انصاف قائم کرنے کیلئے ان کے مالکوں کے خلاف نوکروں کو غصہ دلایا اور اس نے نوکروں کے خلاف ان کے مالکوں کے ساتھ بھی اسی مقصد کے لئے غصہ دلایا'' بعد میں یہ مثال یوسف کی تاریخ میں پائی گئی جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''ہمارے ساتھ قید میں ایک عبرانی جوان تھا'' اور آگے چل کر یہ مثال بادشاہ کے حاجب بجتان اور تارش کی ہے۔

''یہ بات مردکائی کو معلوم ہوئی''

دونوں خواجہ سراؤں نے اجنبی زبان میں بات کی کیونکہ انہوں نے سوچا کہ مردکائی ان کی سمجھ نہ سکے گا لیکن وہ عدالت عالیہ کا ممبر تھا۔ وہ ایک عالم شخص تھا اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ اچھی طرح سمجھ گیا۔

ایک خواجہ سرا نے دوسرے سے کہا کہ :

''جب سے بادشاہ نے استیر سے شادی کی ہے ہمیں نہ تو آرام ملا ہے اور نہ اطمینان اور آنے والے دنوں میں ہماری زندگی کٹھن ہوگی اس لئے ہمارے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہم اسے اس دنیا سے ہی اٹھا دیں''۔

دوسرا اس کے ساتھ متفق ہوگیا لیکن اس نے کہا کہ :

''یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں پہرے پر ہوتا ہوں اور اپنی جگہ چھوڑ نہیں سکتا''

لیکن پہلے نے کہا کہ :

''تم جاؤ اور میں اپنا اور تیرا دونوں کا کام کروں گا''۔

اس لئے یہ لکھا ہے کہ ''اور جب اس معاملہ کی تحقیق کی گئی تو وہ بات ثابت ہوئی'' اور یہ ہوا کہ ایک پہرے دار اپنے کام پر غیر حاضر پایا گیا۔

''ان واقعات کے بعد'' کیا واقعہ ہوا؟

خدا نے زخم ہونے سے پہلے علاج کا انتظام کیا اور مردکائی نے اپنے لوگوں کو ہلاک کرنے کا قانون نافذ ہونے سے پہلے بادشاہ کی زندگی کو بچایا۔

ان باتوں کے بعد اخسویرس بادشاہ نے ہمداتا اجاجی کے بیٹے ہامان کو ممتاز اور سرفراز کیا اور اس کو سب امراء سے جو اس کے ساتھ تھے برتر کیا۔ اسکی سرفرازی اس کی ہلاکت کا باعث بنی۔ اس کا انجام گھوڑے، اُونٹ اور سُور کی کہانی میں سُور کی طرح ہوا۔

ایک آدمی کے پاس ایک گھوڑا، ایک اُونٹ اور ایک سُور تھا پہلے دو کو روزانہ ان کی گنجائش کے مطابق کھانا دیا جاتا تھا نہ اس سے کم ہوتا اور نہ ہی زیادہ۔ لیکن سُور کو اپنی خوشی کے مطابق کھانے کی اجازت تھی اونٹ نے گھوڑے کو کہا کہ ''یہ کیسا ہے؟ کیا یہ انصاف ہے؟ ہم اپنے کھانے کے لئے کام کرتے ہیں جبکہ سُور

بے فائدہ جانور ہے یقیناً ہمیں کھانے کے لئے اس سے زیادہ ملنا چاہئے۔

گھوڑے نے جواب دیا کہ ''انتظار کرو اور تم جلد سُور کی تنزلی کا سبب دیکھو گے۔''

موسم خزاں کے آنے کے ساتھ ہی سُور کو ذبح کر دیا گیا۔

گھوڑے نے کہا کہ ''دیکھا، وہ سُور کو اپنے فائدے کے لئے زیادہ کھانے کو دیتا تھا تاکہ موٹا کر کے اسے ذبح کرے''۔

ہامان عیسو کی نسل سے تھا اس کا باپ ہمداتا سارارچ کا بیٹا تھا۔ وہ کوزہ کا اور کوزہ افلوطاس کا اور افلوطاس یوسیم کا اور یوسیم پدومی کا اور پدومی مادے کا اور مادے بیلایکین کا اور بیلایکین اِنترون کا اور اِنترون ہیریدوم کا اور ہیریدوم شیگار کا اور شیگار نیگار کا اور نیگار پارماشتا کا اور پارماشتا ویزاتھا کا اور ویزاتھا اَجَج کا اور اَجَج سمکی کا اور سمکی عمالیق کا اور آخری الیفاذ عیسو کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔

''تو کیوں بادشاہ کے حکم کو توڑتا ہے''۔

بادشاہ کے ملازموں نے جو بادشاہ کے دربان تھے مردکائی کو کہا کہ

''تو کیوں بادشاہ کا حکم توڑتا ہے''

بادشاہ کے ملازموں نے جو بادشاہ کے دربان تھے یہ بھی کہا کہ ''تو کیوں ہامان کے آگے جھکنے سے انکار کرتا ہے اور کیوں بادشاہ کے حکم کو توڑتا ہے؟ کیا ہم اس کے آگے نہیں جھکتے ہیں؟''

مردکائی نے جواب دیا کہ ''تم احمق ہو اس وجہ سے تم اس کے آگے جھکتے ہو میری بات غور سے سنو کیا ایک فانی انسان جو خاک میں واپس لوٹ جائے گا جلال پائے گا؟ کیا میں ایک عورت کے بچے کے سامنے جھکوں گا جس کے دن تھوڑے ہیں؟ جب وہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ ایک بچے کی طرح روتا اور چلاتا ہے جب وہ جوان ہوتا ہے تو دکھ اور مصیبتیں اس کی زندگی کا حصہ ہوتی ہیں اس کے دن غصے اور ناراضگی سے بھرے ہوتے ہیں اور آخر میں وہ خاک میں واپس لوٹ جاتا ہے کیا میں اس کے آگے جھکوں جو ہماری مانند ہے؟ نہیں، میں ابدی خدا کے آگے جھکتا ہوں جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ وہ جو آسمانوں میں رہتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے دنیا کو پوری طرح سنبھالے ہوئے ہے اس کا کلام تاریکی کو روشنی میں بدل دیتا ہے اس کا حکم گہرے اندھیرے کو روشن کر دیتا ہے اس کی حکمت سے دنیا بنی اس نے بڑے سمندروں کی حد ٹھہرائی، نمکین اور میٹھا پانی اس کا ہے۔ طوفانی لہروں کو وہ کہتا ہے کہ ''تھم جاؤ، اور جدھر سے آتی ہو مزید آگے نہ بڑھو تاکہ زمین میرے لوگوں کے لئے خشک رہے، وہی کائنات کا عظیم خالق اور حکمران ہے اور میں اس کے علاوہ کسی کے آگے نہیں جھکوں گا''۔

ہامان نے مردکائی کے خلاف غصہ کیا اور اس سے کہا کہ:

''تو کیوں اتنی سرکشی کرتا ہے؟ کیا تیرے باپ دادا میرے آگے نہیں جھکے؟''

تب ہامان نے جواب دیا کہ: ''تیرا جد یعقوب، عیسو کے آگے جھکا جو میرا بزرگ تھا۔''

مردکائی نے جواب دیا کہ ''ایسا نہیں ہے کیونکہ میں بنیامین کی نسل سے ہوں اور جب یعقوب عیسو کے آگے جھکا، بنیامین ابھی پیدا نہیں ہوا تھا، بنیامین کبھی نہیں جھکا جبکہ اس کی نسل اس وقت مقدس ہیکل میں جھکی جب الٰہی خدا اس کے پاک پھاٹکوں کے اندر ٹھہرا اور سارا اسرائیل اس کے ساتھ متحد ہوا'' میں شریر ہامان کے آگے نہیں جھکوں گا۔

پہلے مہینہ سے یعنی نیسان (اپریل) ہی سے وہ ہامان

کے روبرو قرعہ اندازی کے ذریعہ اس دن کا انتخاب کرنے لگے جس روز وہ بنی اسرائیل کو سزا دیں۔

وہ روز بروز قرعہ ڈالتے رہے پہلے ہامان نے یہودیوں کی تباہی کے لئے ہفتے کا پہلا دن منتخب کیا لیکن پھر اس نے کہا کہ ''نہیں، اس دن روشنی پیدا ہوئی جو ان کے لئے فائدہ مند ہے، دوسرے دن آسمان پیدا ہوا اور وہ بھی ان کے لئے فائدہ مند ہے۔ تیسرے دن باغ عدن کے ساتھ سب جڑی بوٹیاں اور درخت پیدا ہوئے۔ چوتھے دن سورج، چاند، ستارے اور آسمان کے سب لشکر پیدا ہوئے۔ پانچویں دن آسمان کے پرندے پیدا ہوئے اور ان میں کبوتر بھی پیدا کئے گئے جنہیں یہودی قربانی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے یہ دن انہیں ہلاک کرنے کیلئے مناسب نہیں ہے۔ چھٹے دن آدم اور حوا پیدا ہوئے اور ساتویں دن ان کا سبت ہے جو ان کے اور ان کے خدا کے درمیان عہد ہے''۔

تب اس نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے مہینوں کو استعمال کرنے کا موقع ڈھونڈا۔ نیسان (اپریل) کے مہینے میں، وہ مصر کی غلامی سے آزاد ہوئے اور ان کی وجہ سے کئی معجزات وقوع پذیر ہوئے۔ ایار (مئی) کے مہینے میں پہلی دفعہ آسمان سے من گرا اور اسی مہینے میں پانچ مصیبتیں بھی آئیں۔ سیوان (جون) کے مہینے میں انہیں دس احکام ملے اور اپنے ہفتوں کی عید منائی۔ ان مہینوں میں وہ کچھ نہیں کر سکا۔ اگلا قرعہ تموز (جولائی) کے مہینے کا تھا لیکن اس مہینے میں یروشلیم کی دیواریں توڑی گئیں اور ہامان نے سوچا کہ یہ مہینہ گزرے وقت میں ان کو گناہوں سے سزا دینے کیلئے کافی بہتر تھا تو دوبارہ بھی بہتر ہوگا۔ اگلا قرعہ آب (اگست) کے مہینے کا نکلا۔ لیکن اس مہینے میں اسرائیل کی نسل چالیس سال بیابان میں پراگندہ رہنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچی اور ان کی سزا کا وقت ختم ہوگیا اور اسی مہینے میں موسیٰ خدا کے ساتھ ہمکلام ہوا اور اس سے دعا کی کہ ''مجھے اپنا جلال دکھا'' یہ بھی اسرائیلیوں کے لئے ایک عظیم مہینہ تھا۔

اگلا مہینہ الوُل (ستمبر) کا تھا۔ اس مہینے میں موسیٰ تیسری دفعہ پتھر کی دو لوحیں لینے کے لئے خدا کے پہاڑ پر چڑھا۔ اسی مہینے میں یروشلیم کی دیواریں بھی مکمل ہوئیں جیسا کہ نحمیاہ 15:6 میں لکھا ہے کہ ''غرض بیالیس دن میں الوُل مہینے کی پچیسویں تاریخ کو شہر پناہ بن چکی''۔

تشری (اکتوبر) کا مہینہ ہامان کے مقصد کے لئے موافق نہیں تھا کیونکہ اس مہینے میں عہد کا دن تھا جس میں سب اسرائیلی عبادت کرتے تھے اور نہ ہی مرحشوان کا مہینہ ہامان کے منصوبے کے لئے مناسب تھا کیونکہ اس مہینے میں سیلاب کا پانی زمین کی سطح سے سوکھ گیا اور نوح اور اس کا خاندان بچ گیا کسلیو (دسمبر) کے مہینے میں ہیکل کی بنیاد رکھی گئی۔ طیبت (جنوری) کے مہینے میں نبوکدنضر نے یروشلیم پر چڑھائی کی اور اس عرصہ میں اسرائیلیوں کو کافی سزا ملی۔ اور اسی مہینے میں گیارہ قبیلے بنیامین کے ساتھ اطمینان سے رہے اور سباط (فروری) کے مہینے میں کوئی خدا کا غضب اپنے لوگوں پر عمل میں نہیں آیا تھا جب اس نے ادار (مارچ) کے مہینے کا قرعہ نکالا تو اس نے کہا کہ ''دیکھو تم میرے لئے ایسے ہو جیسے سمندر کی مچھلی'' (مہینے کے سیارے کا نشان دو مچھلیاں تھیں) اس مہینے میں شریعت دینے والے موسیٰ نے وفات پائی اور ہامان نے سوچا کہ یہ اسرائیل کے لئے بدقسمت ثابت ہوگا تاہم وہ یہ بھول گیا کہ موسیٰ ادار کے مہینے کے ساتویں دن پیدا ہوا تھا۔

''تب ہامان نے اخسویرس بادشاہ سے عرض کی کہ''

''حضور کی مملکت کے سب صوبوں میں ایک قوم سب قوموں کے درمیان پراگندہ اور پھیلی ہوئی ہے اس کے دستور ہر قوم سے نرالے ہیں وہ ہمارے ساتھ گھل مل نہیں سکے گی۔ وہ

ہماری زمین کی لڑکیوں کے ساتھ بیاہ نہیں کریں گے اور نہ ہی ہمارے لڑکوں کو اپنی لڑکیاں بیاہنے دیں گے وہ مملکت کی عمارتیں بنانے میں مدد نہیں کرتے کیونکہ ان کے کئی مقدس دن ہیں جس کی وجہ سے وہ سست ہیں اور تجارت کرنے سے بھی انکار کرتے ہیں ہر دن کا پہلا گھنٹہ وہ دعا کرنے میں وقف کرتے ہیں۔ ''سن، اے اسرائیل خداوند ایک ہے'' دوسرے گھنٹے میں وہ پرستش کے گیت گاتے ہیں اور زیادہ وقت وہ دعا اور پرستش کرنے میں ضائع کرتے ہیں۔ ہر ساتویں دن وہ سبت مناتے ہیں اور اپنی عبادت گاہوں میں اپنے نبیوں اور موسیٰ کی پانچ کتابیں پڑھنے میں وقت گزارتے ہیں اس لئے اے بادشاہ ان پر لعنت کر وہ اپنے بچوں کو گوشت کے عہد میں شریک کرتے ہیں جب ان کی عمر آٹھ دن ہوتی ہے تاکہ وہ ہمیشہ تک ایک خاص قوم رہیں نیسان کے مہینے میں وہ عید مناتے ہیں جسے وہ عید فسح کہتے ہیں جب انہوں نے اپنے گھروں سے خمیر نکال دیا اور وہ کہتے تھے کہ ''ہم نے اپنے گھروں سے خمیر کو دور کیا'' اسی طرح شریر بادشاہ بھی ہمارے درمیان سے دور ہو۔ وہ بہت روزے رکھتے اور عیدیں مناتے ہیں جن پر وہ بادشاہ پر لعنت کرتے ہیں اور تیری موت اور تیری بادشاہت کو گرانے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دیکھو، ایک دفعہ نبوکدنضر بادشاہ ان کے خلاف اٹھا جس نے ان کی ہیکل کو تباہ کر دیا اور ان کے عظیم شہر یروشلیم کو چھین لیا اور اس کے باشندوں کو اسیری میں بھیج دیا۔ ابھی تک ان میں فخر اور سرکشی کی روح موجود ہے یہ بھی جان لے کہ ان کے باپ دادا جب ملکِ مصر میں داخل ہوئے تو ان کی تعداد ستر تھی اور جب وہ ملکِ مصر سے نکلے تو عورتوں اور بچوں کے علاوہ مردوں کی تعداد چھ لاکھ تھی۔ اس قوم میں بڑے بڑے تاجر ہیں جو خرید و فروخت کرتے ہیں لیکن وہ بادشاہ کے قوانین کو نہیں مانتے ہیں اس لئے کیا ان لوگوں کو مملکت کے صوبوں میں رہنے دینا فائدہ مند ہے؟

اب اگر یہ بادشاہ کو منظور ہو تو ان کو ہلاک کرنے کا حکم لکھا جائے تاکہ ہمارے درمیان سے ان کا خاتمہ ہو''۔

اور اخسویروش بادشاہ نے جواب دیا کہ:

''ہم اس کام کو کرنے کے قابل نہیں ہیں، ان کا خدا ان کے ساتھ بے وفائی نہیں کرتا اور وہ فتح پانے کے لئے ہم سے زیادہ طاقتور اور مضبوط لوگ ہیں ہم اس موضوع پر تیری نصیحت قبول نہیں کر سکتے ہیں''۔

لیکن ہامان وقت بے وقت بادشاہ کو یہودیوں کے خلاف شکایتیں لگانے میں ڈٹا رہا اور انہیں مکمل تباہ کرنے کی دلیلیں پیش کرتا رہا۔

آخرکار بادشاہ نے کہا کہ ''تو نے مجھے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے اس لئے میں اپنے سرداروں، صلاح کاروں اور عقلمند آدمیوں کو جمع کروں گا اور ان سے مشورہ کروں گا''۔

جب یہ لوگ بادشاہ کے سامنے حاضر ہوئے تو بادشاہ نے ان سے سوال کیا:

''تمہاری کیا صلاح ہے۔ یہ قوم ہلاک کر دی جائے یا نہیں؟''

مشیروں نے متفق ہو کر کہا کہ:

''جب سے دنیا وجود میں آئی اس وقت سے کوئی اسرائیل کو ہلاک نہ کر سکا اور اسرائیل کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ انہیں شریعت دی گئی ہے۔ کیا یہ لوگ خدا کے نزدیک نہیں ہیں؟ بنی اسرائیل اس کے نزدیک ہیں، اور وہ اکیلے نہیں ہیں بلکہ وہ خداوند کے فرزند کہلاتے ہیں جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''تم خداوند اپنے خدا

کے فرزند ہو'' (تثنیہ شرع 1:14) کون اس کے فرزندوں کے خلاف ہاتھ اٹھا کر بچ سکتا ہے؟ فرعونؔ کو ان کی طرف سے اپنے روّیے کی سزا ملی تو ہم کیسے بچیں گے؟''

تب ہامانؔ اٹھا اور ان باتوں کا جواب دیا اور کہنے لگا کہ :

''خدا نے فرعونؔ اور اس کے لشکر کو مارا کیونکہ وہ بوڑھے اور کمزور تھے اس کی قوت اس سے چلی گئی کیا نبوکدنضرؔ نے اس کی ہیکل کو تباہ نہیں کیا اور اسکے لوگوں کو اسیری میں نہیں بھیجا؟ اس نے کیوں انہیں نہیں بچایا اگر وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے؟''

ہامانؔ نے ان دلیلوں سے داناؤں کی صلاح اور خیالوں کو بدل دیا اور اس کے حکم اور مرضی کے مطابق انہیں ہلاک کرنے کے لئے خط لکھنے کا حکم دیا گیا۔

جب مردؔکائی کو وہ سب جو کیا گیا تھا معلوم ہوا تو اس نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھ کر راکھ میں بیٹھ گیا۔ وہ پر درد آواز میں رویا اور کہا ''افسوس، اس سخت فرمان کے لئے ہم پر افسوس ہمارے لوگوں میں سے آدھے بھی نہیں بچیں گے، تیسرا اور چوتھا حصہ بھی نہیں بلکہ سارے لوگ ہلاک ہونگے افسوس ہم پر افسوس!''

جب اسرائیلیوں نے مردؔکائی کے ماتم کو دیکھا اور اس کی باتوں کو سنا تو لوگوں کا ایک بڑا ہجوم جمع ہوا اور مردؔکائی نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ :

''تم اسرائیؔل کے لوگ ہو اور تم اپنے آسمانی باپ کے چنے ہوئے لوگ ہو، کیا تم نہیں جانتے کہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ کیا تم نے اپنے خلاف فرمان نہیں سنا؟ کہ ہامانؔ اور بادشاہ نے ہم سب کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے؟ ہمارے ان کے ساتھ کوئی دوستانہ مراسم نہیں کہ ہم ان پر بھروسا کریں اور نہ ہی ہمارے پاس نبی ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں اور نہ ہی ہمارے پاس پناہ کے لئے کوئی شہر ہے ہم بغیر چرواہے کے بھیڑیں ہیں ہم سمندر میں اس کشتی کی مانند ہیں جس کا کوئی ملاح نہیں ہے۔ ہم یتیم کی مانند ہیں اور ہم ان شیر خوار بچوں کی مانند ہیں جن کی ماں گم ہوگئی ہے۔''

تب انہوں نے عہد کا صندوق اٹھایا جس میں شریعت کے طومار تھے اور قصر سوسن کی گلیوں میں لے گئے اور ماتمی رنگوں سے اسے آراستہ کیا اور اسے مردؔکائی نے طومار کھولا اور (تثنیۂ شرع 31,30:4) کی آیت کو پڑھا، ''اور جب تجھ پر مصیبت پڑے اور یہ سب باتیں آخری دنوں میں تجھ پر آئیں تو تو خداوند اپنے خدا کی طرف رجوع کریگا اور اس کی آواز سنے گا کیونکہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہے...''

مردؔکائی نے کہا کہ ''اسرائیؔل کے لوگو! ہمیں نینؔوا شہر کے آدمیوں کی مثال کی پیروی کرنی چاہئے جب اِمّتائیؔ کا بیٹا یونسؔ نینؔوا شہر میں بھیجا گیا کہ منادی کرے کہ نینؔوہ شہر برباد کیا جائیگا۔ یہ خبر نینؔوہ کے بادشاہ کو پہنچی اور وہ اپنے تخت پر سے اٹھا اور بادشاہی لباس کو اتار ڈالا اور ٹاٹ اوڑھ کر راکھ پر بیٹھ گیا اور بادشاہ اور اس کے ارکان دولت کے فرمان سے نینؔوہ میں یہ اعلان کیا گیا اور اس بات کی منادی ہوئی کہ کوئی انسان یا حیوان یا گائے بیل یا بھیڑ بکری نہ کچھ چکھے نہ کھائے اور نہ پانی پیئے۔'' جب خدا نے ان کی یہ حالت دیکھی کہ وہ اپنی اپنی بُری روش سے تائب ہو گئے ہیں تو خدا اس عذاب سے پچھتایا جو اس نے ان پر لانے کو کہا تھا اور اسے لایا نہیں'' (یونس 10:3) ہمیں بھی اسی طرح کا توبہ کا روزہ رکھنا چاہئے وہ آدمی بچ گئے حالانکہ وہ یہودی نہیں تھے۔ لیکن ہم ابرہامؔ کے بیٹے ہیں اور یہ ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم خاص طور پر اپنی بری راہوں سے توبہ کریں اور رحیم خدا کے معاف کرنے پر توکل رکھیں۔ تم واپس مڑو یعنی تم اپنی ناراستی کی راہوں سے مڑو، اے اسرائیؔل کے گھرانے تم کس لئے ہلاک ہوگے؟''

جب مردکائی نے یہ باتیں ختم کیں تو شہر کے بیچ میں چلا گیا اور بلند اور پردرد آواز میں چلانے لگا۔

اسرائیل کا گھرانہ بادشاہ کے فرمان کی وجہ سے دہشت زدہ ہوگیا اور ہر یہودی کے گھر کی دہلیز سے نوحہ شروع ہوگیا۔

ایک اسرائیلی اپنے فارسی دوست کے پاس گیا اور اس سے التجا کی کہ اس کو اور ان کے خاندان کو اس آفت سے بچائے اور اس نے یہ بھی کہا کہ ''اگر تو ہماری جانوں کو بچائے تو میں، میری بیوی اور میرے بچے تیرے غلام ہونگے۔''

فارسی دوست نے جواب دیا کہ :

''میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ کیونکہ بادشاہ کے فرمان کے مطابق اگر کوئی فارسی ایک یہودی کو بھی پناہ دے تو وہ اس کے ساتھ ہلاک ہوگا''۔

اسرائیلی شکستگی کے ساتھ واپس چلا گیا اور اس نے کہا کہ ''کیا یہ حقیقت ہے کہ بائبل مُقدس کی باتیں پوری ہو رہی ہیں؟'' کیونکہ لکھا ہے کہ ''... تم اپنے دشمنوں کے لئے غلام اور لونڈی ہونے کو بیچے جاؤ گے اور کوئی نہ ہوگا جو خریدے''۔ (تثنیہ شرع 68:28)

جوں جوں وقت گزرتا گیا ہر روز لوگ یہی کہتے کہ ''یہودیوں کے پاس زندہ رہنے کے لئے کتنے دن ہیں'' اور اس طرح بائبل مُقدس کی یہ بات بھی پوری ہوئی کہ :

''اور تیری زندگی تیرے سامنے گویا لٹکتی رہے گی اور رات اور دن تو ڈرتا رہے گا اور تجھے اپنی زندگی پر بھروسا نہ ہوگا۔ اپنے دل کے خوف سے جس سے تو ڈرے گا اور ان چیزوں کے نظارے سے جنہیں تو آنکھوں سے دیکھے گا، صبح کے وقت تو کہے گا کاش کہ رات ہوجاتی اور رات کے وقت تو کہے گا کاش کہ صبح ہو جاتی''۔ (تثنیہ شرع 28:66-67) ہر آنے والا دن امید کو ناامیدی میں تبدیل کر رہا تھا۔

اگر ہم اپنے رشتے دار یا اپنے پیارے دوست کو کھو دیں تو پہلی بار غم بہت شدید ہوتا ہے لیکن دن گزرنے کے ساتھ ساتھ غم کی شدت کم ہوتی جاتی ہے اور ہم تسلی پاتے ہیں لیکن یہودیوں کے ساتھ بالکل مختلف سلسلہ تھا! ہر روز ان کا ماتم بڑھتا گیا کیوں کہ ہر روز ان کی تباہی کا وقت قریب آرہا تھا۔

بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتار کر ہامان کو دی اور بادشاہ کا یہ طرزِ عمل اسرائیل کے لوگوں میں ان کے اڑتالیس نبیوں کی باتوں سے زیادہ پشیمانی کا باعث تھا۔

نبیوں نے اسرائیل کو بتوں کی پوجا کرنے کے خلاف آگاہ کیا اور اس پر عمل کرنے کی اہمیت پر دلیلیں دیں لیکن ان کی باتوں کی پرواہ نہ کی گئی۔ بادشاہ کا ہامان کو انگوٹھی دینا بنی اسرائیل کی بڑے پیمانے پر توبہ بن گیا، کیوں کہ انگوٹھی کا ملنا ہامان کے اختیارات کو تقویت اور استحکام ملنے کے مترادف تھا۔

لیکن ہامان اپنی سزا کو حاصل کر چکا تھا جیسا کہ ربیوں نے کہا ہے کہ :

''اگر ایک پتھر گھڑے پر گرتا ہے تو گھڑا ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر گھڑا پتھر پر گرے تو پھر بھی گھڑا ٹوٹ جاتا ہے'' جو کسی کے ساتھ جیسا کرے ویسا ہی اس کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ جس طرح پتھر گھڑے کے لئے نقصان دہ ہے اسی طرح اسرائیل بھی اپنے دشمنوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ جن لوگوں کے ذریعے خدا بنی اسرائیل کو سزا دے کر توبہ کی طرف مائل کرتا ہے لیکن جب وہ لوگ ظالم بن جائیں تو خدا انہیں بنی اسرائیل کے دشمن تصور کرتا اور انہیں سزا دیتا ہے۔ جیسے نبوکدنضرؔ، طیطسؔ اور ہامانؔ وغیرہ کی مثالوں سے پتہ چلتا ہے۔

''تب استیرؔ نے بادشاہ کے خواجہ سراؤں میں سے ہتاکؔ کو جسے اس نے استیرؔ کے پاس حاضر رہنے کو مقرر کیا تھا بلوایا اور اسے تاکید کی کہ مردکائیؔ کے پاس جا کر دریافت کرے کہ یہ کیا بات ہے اور کس سبب سے ہے سو ہتاکؔ نکل کر شہر کے چوک میں جو بادشاہ کے پھاٹک کے سامنے تھا مردکائیؔ کے پاس گیا تب مردکائیؔ نے اپنی پوری سرگزشت اور روپے کی وہ ٹھیک رقم اسے بتائی جسے ہامانؔ نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بادشاہ کے خزانوں میں داخل کرنے کا وعدہ کیا تھا''

مردکائیؔ نے اَخش ویروشؔ بادشاہ کی حکومت کے دوسرے سال میں ایک خواب دیکھا تھا تب اس نے اس خواب کو یاد کیا اور ہتاکؔ کو بتایا کہ ''زلزلے نے دنیا کو ہلا دیا اور تاریکی اور خطرناک طوفانوں نے زمین کے باشندوں کو خوف زدہ کر دیا۔ دو عجیب الخلقت شخص ایک دوسرے کی جان لینے کے لئے لڑ رہے تھے اور ان کے لڑنے کے شور سے زمین کی قومیں خوف سے لرز گئیں اور قوموں کے درمیان ایک بہت کمزور قوم کے لوگ بستے تھے اور دوسری قومیں ان لوگوں کا نام ونشان مٹا دینا چاہتی تھیں، بڑی مصیبت نے ان لوگوں کو کچل دیا اور وہ بلند آواز سے تحفظ کے لئے خدا کے سامنے چلائے۔ تب ان دو عجیب الخلقت شخصوں کے درمیان ایک چھوٹا چشمہ پھوٹ پڑا جو آپس میں لڑ رہے تھے اور وہ چشمہ بڑا ہوتا گیا یہاں تک کہ وہ اتنا وسیع ہو گیا کہ سمندر کی طرح اس کی کوئی حدیں نہ تھیں بلکہ ایسا لگتا تھا کہ وہ دنیا کو نگل لے گا تب سورج نے زمین کو روشن کیا اور کمزور قوم نے اطمینان سے برکت پائی اور ان بہت بڑی بڑی قوموں کے درمیان محفوظ رہی جو انہیں تباہ و برباد کرنا چاہتی تھیں''۔

یہ خواب مردکائیؔ پہلے ہی استیرؔ کو بتا چکا تھا اور اب اس کے قاصد کے ذریعے اس نے اسے یہ پیغام بھیجا کہ :

''دیکھ، تو اس خواب کو یاد کر جو میں نے تیری جوانی میں تجھے بتایا تھا۔ اُٹھ اور خدا سے دعا کر اور اس سے رحم مانگ، تب تو بادشاہ کے سامنے جانا اور بہادری سے اپنے لوگوں اور اپنے متعلق بھی اسے بتانا'' اور مزید اس نے استیرؔ کو یہ پیغام بھیجا کہ :

''تو اپنی جان میں یہ خیال نہ کر اور یہ نہ کہہ کہ ''بادشاہ نے مجھے اپنی ملکہ بنایا ہے اور اس لئے مجھے اسرائیلؔ کے لئے رحم مانگنے کی ضرورت نہیں، تو بھی فرمان کے مطابق اپنے لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گی۔ تو اپنے دل میں یہ نہ سمجھ کہ سب یہودیوں میں سے تو بادشاہ کے محل میں بچی رہیگی۔ تیرے باپ دادا شاولؔ کے گناہ کی وجہ سے اب ہم سب مصیبت میں ہیں اور اگر وہ سیموئیلؔ کی باتوں کو مانتا تو شریر ہامانؔ اس کی نسل سے نہ ہوتا جو عمالیقؔ کے خاندان سے تھا اگر شاولؔ نے اَجَجؔ کو قتل کیا ہوتا تو ہمداتاؔ اجاجیؔ کا بیٹا ہامانؔ ہمیں چاندی کے دس ہزار توڑوں میں نہ خریدتا اور کیا خداوند اسرائیلؔ کو شریر ہامانؔ کے ہاتھوں سے رہائی نہ دے گا۔ موسیٰؔ نے اسرائیلؔ کے لئے خداوند سے دعا کی اور یوشعؔ نے عمالیقؔ کو بے چین کیا۔ اس لئے اب تو اُٹھ اور اپنے آسمانی باپ سے دعا کر کیونکہ جس طرح خدا نے عمالیقؔ کا انصاف کیا اسی طرح اس شریر کا بھی انصاف کرے گا۔ ان تین شخصوں کی طرح جنہوں نے اسرائیلؔ کو ستایا ان کی طرح یہ ہامانؔ بھی ہلاک ہو گا۔ پہلا عمالیقؔ تھا جس نے پہلے اسرائیلؔ کے خلاف جنگ کی اور یوشعؔ سے شکست کھائی۔ دوسرا سیسرا تھا جس نے ہمارے آباؤ اجداد پر لوہے کی طرح حکومت کی اور ایک عورت یاعیلؔ کے ذریعے سزا پائی۔ آخری جاتی جولیتؔ تھا جس نے اسرائیلؔ کے خیموں کے سامنے مقابلے کے لئے چیلنج کیا اور یسی کے بیٹے داؤدؔ نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس لئے تیری دعائیں رکنی نہیں چاہئے کیونکہ خدا ہمیشہ پشیمان دل کی دعا سنتا ہے اور ہمارے آباؤ اجداد کے سبب وہ ہم پر مہربان ہو گا انہوں نے اپنے دشمنوں سے رہائی پائی جب وہ ہر طرف سے ناامید تھے اس لئے دعا کر اور اپنے دل میں یہ نہ سمجھ کہ تو اکیلی اپنے سب لوگوں میں سے بچ جائے گی''

اس دن جب مردکائی نے اپنے بھائیوں کو حکم دیا کہ روزہ رکھیں اور خدا کے سامنے اپنے آپ کو حلیم بنائیں تو اس نے اپنی زبان سے یہ مناجات کیں۔

''ہمارے خدا اور ہمارے باپ دادا کے خدا، تو جو اپنے فضل کے تخت پر بیٹھا ہے! اے کائنات کے خداوند تو جانتا ہے کہ میں نے غیرت مند دل کے ساتھ ہامان کے سامنے جھکنے سے انکار کیا! مجھے صرف تیرا خوف ہے اور میں تیری حضوری کے جلال کا حاسد ہوں۔ میں تیری عزت میں مخلوقات میں سے گوشت اور خون کی قربانی نہیں دے سکا لیکن یہ سب کچھ تیرا ہی ہے۔ اے خدا اس کے ہاتھوں سے ہمیں چھڑا اور اس کے پاؤں اسی کے جال میں پھنس جائیں جو اس نے ہمارے لئے پھیلایا ہے تا کہ اے ہمارے چھڑانے والے خُدا دنیا جان جائے کہ تو اپنے وعدے نہیں بھولا بلکہ ہماری پراگندگی میں ہمیں مضبوط کیا اور ہمیں سہارا دیا اور تیرا یہ وعدہ ہے کہ جب وہ اپنے دشمنوں کے ملک میں ہونگے تو میں ان کو ایسا ترک نہیں کرونگا اور نہ مجھے ان سے ایسی نفرت ہوگی کہ میں ان کو بالکل فنا کر دوں اور میرا جو عہد ان کے ساتھ ہے اسے توڑ دوں کیونکہ میں خداوند ان کا خدا ہوں'۔''

جب استیر ملکہ نے مردکائی کا پیغام سنا تو اس نے بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اپنے شاہی لباس کو تبدیل کیا اور ٹاٹ پہنے راکھ پر بیٹھ کر ماتم کرنے لگی اور اس نے اپنا چہرہ خداوند کے حضور جھکایا اور اس نے شکستہ دل سے دعا کی کہ :

''اے اسرائیل کے خدا، تو دنیا کے شروع سے حکومت کرتا ہے اور تیری قدرت نے ہی سب کچھ خلق کیا ہے اور تیری ہی بندی تجھ سے مدد کے لئے پکارتی ہے! اے خدا، میں اکیلی ہوں جس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ ماں! بلکہ ایک غریب عورت ہوں جو دِر دِر بھیک مانگتی ہے میں اَخش ویروش کے گھر کی کھڑکی میں کھڑی ہو کر تیرے حضور سے رحم مانگتی ہوں۔ (یہ یہودیوں کی قدیم رسم تھی کہ وہ کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ ہمیں اس طرح کا واقعہ دانیال 10:6 میں ملتا ہے '' . . . اس کی کوٹھڑی کا دریچہ یروشلیم کی طرف کھلا تھا...'') تجھ ہی سے نجات اور مدد آتی ہے تو ہی یتیم کے دہنے ہاتھ کھڑا ہوتا ہے میں تیری منت کرتی ہوں مجھ پر رحم کر اور اَخش ویروش کی نظر میں مجھے مقبول ٹھہرا تا کہ وہ میری عرض میرے لوگوں کی زندگیوں کے لئے منظور کرے۔ 'میرے منہ کا کلام اور میرے دل کا خیال تیرے حضور مقبول ٹھہرے۔ اے خداوند! اے میری چٹان اور میرے فدیہ دینے والے آمین!'''

''تیسرے دن ایسا ہوا کہ''

استیر نے تین دن روزہ رکھا اور تیسرے دن روزے میں وہ راکھ سے اٹھی اور اپنے ٹاٹ کے لباس کو تبدیل کیا اور مملکت کا شاہانہ لباس پہنا جو اوفیر کے سونے کے زیور اور قیمتی پتھروں سے آراستہ تھا اور اس نے بادشاہ کی بارگاہ میں داخل ہونے کے لئے تیاری کی۔ پہلے اس نے سسکیوں اور جذبات پر قابو پایا اور وہ دوبارہ علیحدگی میں قادر مطلق خدا کی حضوری میں گئی اور دعا کی کہ :

''اے ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور میرے بزرگ بنیامین کے خدا میں تجھ سے دوبارہ التجا کرتی ہوں کہ مجھے میرے شوہر اَخش ویروش بادشاہ کی نظروں میں مقبول ٹھہرانا جب میں تیرے اسرائیل کے لوگوں کے لئے اس سے عرض کروں۔ تو نے اسرائیل کو ساری قوموں سے الگ رکھا اور اسے اپنی پاک شریعت دی۔ اے خدا یہ تیرے چنے ہوئے لوگ ہیں جو ہر روز تین بار تیری تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں قدوس، قدوس، قدوس خداوند لشکروں کا خداوند ہے اور ساری زمین تیرے جلال سے معمور ہے، جیسے تو نے حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ کو آگ کی بھٹی سے اور دانیال کو شیروں کی ماند سے بچایا اسی طرح اب ہمیں ہمارے دشمنوں سے بچا جو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے انتظار میں بیٹھے

ہوئے ہیں۔ میں تیری منت کرتی ہوں کہ مجھے میرے مالک بادشاہ کی نظروں میں مقبول ہونے کے لئے اپنا فضل عطا کر اے خداوند ہم اپنے گناہوں کی وجہ سے مصیبت میں پڑے ہیں اور ہاں ہم سب میں اپنے باپ ابراہیم کا خون بھی شامل ہے اور یقیناً بچوں کو اپنے باپ کے گناہ کے لئے دکھ نہیں سہنا چاہئے! اگر ہم نے تیرے غضب کو بھڑکایا ہے تو ہمارے ساتھ حلیم دل اور معصوم بچے کیوں موت کی سزا کے مستحق ہیں؟ اے خداوند ہماری نجات کے لئے ابراہیم کی خوبی کو یاد کر! تو نے اسے دس بار آزمایا اور وہ تیرے حضور وفادار رہا۔ اپنے پیارے دوستوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے بچوں کی حفاظت کر اور اس عذاب کو ان سے دور کر جو ان کو ہامان کی وجہ سے گھیرے ہوئے ہے'' اور استیر زار زار روئی اور اس کی زبان بولتے بولتے اس کے تالو سے چپک گئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ:

''اے خداوند، اب میں بادشاہ کے سامنے جاتی ہوں اور تیرے رحم کے فرشتے میرے ساتھ آگے بڑھیں اور ابراہیم کی پاسداری میرے آگے آگے چلے اور اسحاق کی وفاداری میرے کانپتے ہوئے جسم کو سہارا دے اور یعقوب کی مہربانی میرے منہ میں رہے اور یوسف کی پاکیزگی میری زبان پر ہو جیسے تو نے یونس کی دعا کو سنا جب اس نے تجھے پکارا۔ اسی طرح اب میری دعا کو بھی سن اے خدا، تیری آنکھ دل کے ہر گوشے کو دیکھتی ہے اور تو خدا ترس شخص کے کاموں کو یاد رکھتا ہے جو وفاداری سے تیری خدمت کرتے ہیں اور انہی کے واسطے ایسا کر کہ میری عرض بادشاہ کے حضور مسترد نہ ہو۔ آمین''۔

اور استیر اپنی دو خادماؤں کے ساتھ شاہی محل کی بارگاہ اندرونی میں شاہی محل کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ استیر کمزوری کی وجہ سے ایک خادمہ کے بازو پر جھکی ہوئی تھی جبکہ دوسری اسے سہارا دیکر سیدھا کئے ہوئے تھی تاکہ اسکا شاہانہ لباس زمین کو نہ چھوئے۔

استیر اپنے دل میں اپنا غم چھپائے ہوئے تھی لیکن اسکا چہرہ روشن تھا اور اپنی ظاہری شکل وشباہت سے خوش دکھائی دیتی تھی۔

اور ایسا ہوا کہ جب بادشاہ نے استیر ملکہ کو بارگاہ میں کھڑی دیکھا تو بادشاہ اپنے دل میں غضبناک ہوا کیونکہ استیر ملکہ نے قانون اور رسم دونوں کو توڑا۔ استیر نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور بادشاہ کی آنکھوں میں اس کے غصے کو بھانپ لیا اور وہ بہت خوفزدہ ہوگئی اور اس نے کمزوری کی وجہ سے اپنا سارا وزن خادمہ پر ڈال دیا جو اسے سہارا دیئے ہوئے تھی۔ خدا نے اس کی ناکامی کو دیکھا اور اس یتیم پر ترس کھایا۔ اس نے بادشاہ کی نظر میں اسے مقبول ٹھہرایا۔ غصّہ بادشاہ کی نظروں سے دور ہوگیا اور وہ اپنے تخت سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا اور اسے آغوش میں لیا اور اسے چوما۔ بادشاہ نے اپنے بازوؤں کو اس کی گردن پر رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس کے خوف کو بھی جانچ لیا اور اس نے اس سے کہا کہ ''استیر ملکہ! تو کیا چاہتی ہے؟ تو کیوں خوف زدہ ہے؟ ہمارے قوانین تیرے لئے نہیں ہیں تو میرے دوست کی طرح ہے اور تو کس لئے مجھ سے نہیں بولتی جب تیری آنکھیں میری طرف دیکھتی ہیں؟''

استیر ملکہ نے جواب میں کہا:

''میرے مالک، جب میں نے پہلی دفعہ تجھ پر نگاہ کی تو تیرے جلال اور عزت نے مجھے خوف زدہ کیا۔''

☆☆☆

استیر نے تین وجوہات کی بناء پر ہامان کو بادشاہ کے ساتھ اپنی ضیافت میں مدعو کیا۔

اول:- وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہامان اپنے دل میں خیال کرے کہ وہ اس کے جرم کو جانتی ہے یا وہ اس کے خلاف سازش کر چکی ہے اور اس بات کا بھی اسے شبہ نہ ہو کہ ہتاک نے میرے اور مردکائی کے پیغامات کو ایک دوسرے تک پہنچایا ہے۔

دوئم:- وہ چاہتی تھی کہ اپنے منصوبے بنانے کیلئے بادشاہ کو ہامان کے خلاف کرے کیونکہ قدرتی طور پر بادشاہ خود ہی سوچے گا کہ استیر نے صرف ہامان ہی کو کیوں مدعو کیا اور اسے باقی سب امراء سے زیادہ عزت بخشی۔

سوئم:- وہ چاہتی تھی کہ اسرائیل اس کی کوششوں کا یقین نہ کرے اور نہ ہی سب اس پر بھروسہ رکھیں بلکہ صرف خداوند پر بھروسہ رکھتے ہوئے کوئی اور لائحہ عمل اختیار کریں۔

''تب اس کی بیوی زارش اور اس کے سب دوستوں نے اس سے کہا کہ پچاس ہاتھ اونچی سولی بنائی جائے۔''

زارش نے ہامان سے کہا کہ ''تو مردکائی پر کبھی غالب نہیں آسکتا جس کی وجہ سے تو اسکے لوگوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے تو اسے چاقو یا تلوار سے قتل نہیں کرسکتا کیونکہ اسحاق بھی اسی سے قتل ہونے سے بچ گیا۔ اور نہ تو اسے پانی میں ڈبو کر ہلاک کرسکتا ہے کیونکہ موسیٰ اور اسرائیل کے لوگ سمندر کے بیچ میں سے حفاظت سے نکل گئے۔ آگ بھی اسے نہیں جلائے گی کیونکہ آگ حننیاہ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام ہوگئی۔ جنگلی چوپائے اسے نہیں پھاڑیں گے کیونکہ دانیال شیروں کی مانند سے بچ گیا تھا اور نہ ہی قید اس پر غالب آئے گی کیونکہ یوسف قید میں بڑی عزت سے نکلا۔ بلکہ اگر ہم اس کی آنکھیں نکال دیں تو بھی ہم اس پر غالب نہیں آسکتے کیونکہ شمشون کو اندھا کیا گیا اور اس نے ہزاروں فلسطینیوں کو ہلاک کردیا لیکن ہمارے پاس ایک راستہ ہے کہ ہم اسے سولی پر چڑھا دیں۔''

اسی مشورے کے مطابق ہامان نے پچاس ہاتھ اونچی سولی بنوائی۔ موت کے اس خوفناک ہتھیار کو بنوانے کے بعد وہ مردکائی کو ملنے کا طالب ہوا۔ مردکائی اسے مدرسہ میں ملا اور اس کے اردگرد اس کے شاگرد جمع تھے جو ٹاٹ اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے استاد مردکائی کی باتوں پر رو رہے تھے جوان کا استاد انہیں بتا رہا تھا۔

ہامان نے کہا کہ ''کل میں پہلے ان بچوں کو ہلاک کروں گا اور پھر میں مردکائی کو سولی پر چڑھاؤں گا جو میں نے اس کیلئے تیار کروائی ہے۔''

ہامان مدرسہ میں ہی رہا اور اس نے دیکھا کہ شاگردوں کی مائیں ان کیلئے کھانا لائی ہیں لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ ''اپنے استاد مردکائی کی حیات کی قسم، ہم نہ کچھ کھائیں گے نہ کچھ پیئں گے بلکہ ہم روزے سے ہی مر جائیں گے۔''

''اس رات بادشاہ کو نیند نہ آئی۔''

احسویروش بادشاہ نے خیال کیا کہ ہامان استیر ملکہ سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ سب امراء میں سے اکیلا اس کی ضیافت میں مدعو کیا گیا تھا۔ جب بادشاہ سو گیا تو اس نے ایک خواب دیکھا۔ خواب میں اس نے ہامان کو اپنے ہاتھ میں تلوار پکڑے ہوئے دیکھا تاکہ اسے (بادشاہ) قتل کرے۔ بادشاہ خوف سے جاگ اٹھا اور دوبارہ سو نہ سکا۔ پس وہ اٹھا اور اپنے کاتب شمشی کو بلوایا جو ہامان کا رشتے دار تھا اور اسے تاریخ کی کتاب کھولنے کا حکم دیا جو فارس اور مادائی کے بادشاہوں کے دور حکومت میں واقع ہوا اور اسے یہیں سے پڑھنے کا حکم دیا۔ شمشی نے کتاب کھولی اور اس کے پہلے صفحے پر مردکائی کی مخبری اور بادشاہ کے دو خواجہ سراؤں بگتان اور تارش کی بغاوت کے انکشاف کے متعلق لکھا تھا۔ کاتب اسے پڑھنا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہ کتاب کا دوسرا حصہ پلٹ رہا تھا کہ بادشاہ نے اس کی اس حرکت کو دیکھ لیا اور اسے پہلے صفحے سے پڑھنے کا حکم دیا جو پہلے اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔

''سو ہامان نے بادشاہ سے کہا کہ اس شخص کیلئے جس کی

تعظیم بادشاہ کو منظور ہو شاہانہ لباس جسے بادشاہ پہنتا ہے لایا جائے۔''

جب بادشاہ نے اس کی صلاح کو سنا تو بادشاہ کا شک یقین میں بدل گیا۔ پس اخش ویروش نے سوچا کہ ''وہ میرا شاہی لباس پہننا چاہتا ہے اور میرا تاج اپنے سر پر رکھنا چاہتا ہے۔ تب وہ مجھے ہلاک کرے گا اور میری جگہ حکومت کرے گا۔''

تب بادشاہ نے ہامان سے کہا کہ ''میرا شاہانہ ارغوانی لباس لاؤ جو ایتھوپیا سے منگوایا گیا ہے اور جو قیمتی پتھروں سے آراستہ ہے اور جس کے چاروں کونوں پر سونے کی زنجیریں لٹک رہی ہیں اور وہ زیورات بھی لاؤ جنہیں میں اپنی تاج پوشی کے دن پہنتا ہوں اور وہ شاہی تاج بھی لاؤ جو ایتھوپیا والوں نے تیار کیا ہے اور میرا شاہی چوغہ بھی لاؤ جو نایاب موتیوں سے آراستہ ہے اور افریقہ سے منگوایا گیا ہے پھر میرے اصطبل میں جاؤ اور سب سے بہترین گھوڑا جس پر میں سواری کرتا ہوں اور پھر مردکائی یہودی کو ملبس کر کے اسے گھوڑے پر سوار کر۔''

ہامان نے جواب دیا کہ ''قصرِ سوسن میں کئی یہودی ہیں جو مردکائی کے نام سے پکارے جاتے ہیں ان میں سے کس کے ساتھ میں ایسا کروں؟''

بادشاہ نے اس سے کہا کہ ''اپنے کہنے کے مطابق مردکائی یہودی سے جو بادشاہ کے پھاٹک پر بیٹھا ہے ایسا ہی کر۔ جس نے بادشاہ کو باخبر کیا اور اس کی جان بچائی''۔

جب ہامان نے یہ باتیں سنیں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے دل میں خون جم گیا ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا، اس کی آنکھیں مدہم ہوگئیں اور اس کا منہ مفلوج کی طرح کا ہو گیا لیکن بڑی جرات کے ساتھ اس نے کہا کہ ''اے بادشاہ، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تو کونسے مردکائی کی بات کرتا ہے؟''

بادشاہ نے کہا کہ ''میں نے ابھی تجھے بتایا ہے کہ وہ جو میرے پھاٹک پر بیٹھتا ہے۔'' ہامان نے کہا کہ ''لیکن وہ تو مجھ سے اور میرے آباؤ اجداد سے نفرت کرتا ہے مجھے اس کے ساتھ ایسا کرنے پر مجبور نہ کر اور میں تیرے خزانے میں دس ہزار چاندی کے توڑے جمع کراؤں گا۔''

بادشاہ نے جواب دیا:

''مجھے دس ہزار چاندی کے توڑے مردکائی کو دینے چاہئیں اور تیرے گھر کو بھی اسکے سپرد کرنا چاہیئے کہ اس پر حکومت کرے لیکن تیرے کہنے کے مطابق یہ عزت بھی اسے ملنی چاہیئے۔''

ہامان نے التجا کی کہ ''میرے دس بیٹے تیرے رتھ کے سامنے دوڑیں گے اور وہ تیرے غلام ہونگے اگر تو اس حکم کو مجھ سے ٹال دے۔''

بادشاہ نے جواب دیا کہ ''تو، تیری بیوی اور تیرے بیٹے مردکائی کے غلام ہونگے کیونکہ یہ عزت بھی اسے ہی ملنی چاہیئے''۔

لیکن ہامان نے دوبارہ التجا کی کہ:

''دیکھ، مردکائی بادشاہ کا ایک عام ملازم ہے تو اسے ایک شہر، ایک صوبے یا ایک علاقے پر حکمران مقرر کر دے یہی اس کی عزت میں کافی ہے۔''

بادشاہ نے دوبارہ اسے جواب دیا کہ:

''مجھے اسے اپنے سب صوبوں پر حکمران مقرر کرنا چاہئے بلکہ مجھے حکم دینا چاہئے کہ جو کچھ سمندر اور خشک زمین پر ہے سب اس کی فرمانبرداری کریں اور تیرے کہنے کے مطابق اسے وہ عزت بھی بخشی جائے۔ یقیناً وہ اپنے بادشاہ کے فائدے کیلئے بولا اور اپنے بادشاہ کی جان بچائی اس لئے اس سے ایسا ہی کیا جائے

جس کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے۔''

ہامانؔ نے کہا کہ ''لیکن وہ خطوط جو تیرے سب صوبوں میں بھیجے گئے ہیں تا کہ وہ اور اسکے سب لوگ ہلاک کئے جائیں۔''

بادشاہ پکار اٹھا ''امن۔امن۔انہیں منسوخ کیا جائے گا۔مردکائی کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہئے جیسا تو نے کہا ہے۔ہامان مجھ سے مزید بات نہ کر اور جو کچھ تو کہہ چکا ہے اسے کرنے میں جلدی کر اور جو کچھ تو نے میرے حکم کو بدلنے کیلئے کہا ہے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔''

جب ہامانؔ نے دیکھا کہ سب درخواستیں بے فائدہ ثابت ہوئیں تو اس نے بوجھل دل کے ساتھ بادشاہ کے حکم کو مانا اور شاہی لباس اور گھوڑے کو تیار کر کے مردکائی کے پاس گیا اور اس سے کہا ''ابراہیمؔ، اسحاقؔ اور یعقوبؔ کی نسل کے راستباز مردکائی راکھ سے اٹھ اور اپنا ٹاٹ اتار! دیکھ، وہ لوگ میرے دس ہزار چاندی کے توڑوں سے زیادہ قیمتی ہیں اور تیرے خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے۔مردکائی راکھ سے اٹھ اور اپنا ٹاٹ اتار اور یہ شاہی لباس پہن لے۔''

تب مردکائی نے جواب دیا کہ ''اے عمالیقؔ کے بیٹے شریر ہامانؔ! وہ وقت آتا ہے کہ تو جڑی بوٹیاں کھائے گا اور پت پئے گا۔''

ہامانؔ نے کہا کہ ''آؤ اور بادشاہ کے حکم کے مطابق شاہی لباس پہنو اور گھوڑے پر سوار ہو۔''

ہامانؔ نے بادشاہ کے حکم اور اپنے کہنے کے مطابق مردکائی کو خوشبودار عطروں سے مسح کیا اور اسے شاہی لباس پہنایا اور اسے بادشاہ کے گھوڑے پر سوار کیا۔تب ایک جلوس تشکیل دیا گیا اور حفاظت کیلئے سترہ ہزار سپاہیوں کے دستے کو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ایک مردکائی کے پیچھے اور دوسرا مردکائی کے آگے تھا اور یوں درمیان میں ہامانؔ گھوڑے کی زین پکڑے ہوئے تھا جس پر مردکائی سوار تھا۔جیسے ہی وہ قصرِ سوسنؔ کے شارع عام میں پھرے سپاہیوں نے بلند آواز سے منادی کی کہ ''جس شخص کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے اس سے ایسا ہی کیا جائے گا۔''

جب یہودیوں نے اس بڑے جلوس کو دیکھا اور جلوس کے درمیان میں مردکائی کو بڑے اعزاز کے ساتھ دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہو لئے اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر بلند آواز میں کہنے لگے کہ ''اس شخص کے ساتھ ایسا ہی ہوگا جو بادشاہ (خدا) کی خدمت کرتا ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور جسے وہ عزت دینا چاہتا ہے۔''

جب استیرؔ ملکہ نے اپنے رشتہ دار مردکائی کو اس طرح دیکھا تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور خدا کی تعریف کی:

اس نے زبور نویس کے ساتھ مل کر کہا کہ ''وہ مسکین کو خاک سے اور محتاج کو مزبلہ پر سے اٹھا لیتا ہے تا کہ اسے امراء کے ساتھ یعنی اپنی قوم کے امراء کے ساتھ بٹھائے۔''

مردکائی نے بھی خداوند کی تعریف کی اور کہا کہ:

''تو نے میرے رنج کو رقص سے بدل دیا ہے تو نے میرا ٹاٹ اتار ڈالا ہے اور مجھے خوشی سے کمر بستہ کیا ہے، اے خداوند میں تیری تعظیم کرونگا کیونکہ تو نے مجھے چھڑایا اور تو نے میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش ہونے نہ دیا''۔(مزامیر 2:12)

چار مختلف خدمات ہامانؔ نے مردکائی کیلئے سرانجام دیں۔پہلی بار وہ اس کے لئے حجام بنا کیونکہ اس نے اس کی داڑھی بنائی اور اسے مسح کیا۔دوسری بار وہ اس کے لئے بیرا بنا کیونکہ اس نے اس کے نہانے کا انتظام کیا اور اسے شاہی لباس پہننے کو دیا تیسری بار وہ اس کا اردلی بنا کیونکہ اس نے مردکائی کو گھوڑے پر

سوار کیا اور اس کے ساتھ چلا۔ چوتھی بار وہ اس کے لئے ترچی بنا کیونکہ اس نے اس کے سامنے منادی کی کہ ''جس شخص کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے اس سے ایسا ہی کیا جائے''۔

''اور ہامان نے اپنی بیوی زارش کو ایک ایک بات جو اس پر گزری تھی بتائی''۔

ہامان نے اپنے دوستوں سے بہت کم تسلی پائی اور اس کی بیوی نے کہا کہ ''تو یقیناً پست ہوگا کیونکہ وہ لوگ جنہوں نے حننیاہ، میشائیل اور عزریاہ کو آگ کی بھٹی میں ڈالا خود ہی شعلوں سے ہلاک ہوگئے۔ اس لئے جان لے کہ تو اس یہودی کے آگے ضرور پست ہوتا جائے گا''۔

جب بادشاہ کے نوکروں نے دیکھا کہ ہامان اپنا وقار کھو بیٹھا ہے تو وہ بھی اس کے خلاف ہوگئے ایک خواجہ سرا خربوناہ نے بادشاہ کو بتایا کہ ہامان نے اس کے شاہی شخص کے خلاف منصوبہ بنایا اور اس سے عرض کی کہ ''حضور، اگر تو میرا یقین نہیں کرتا تو ہامان کے گھر بھیج کر اس بات کی تصدیق کر لے کہ اس کے گھر میں وہ پچاس ہاتھ اونچی سولی کھڑی ہے جس کو ہامان نے مردکائی کے لئے تیار کیا جس نے بادشاہ کے فائدے کی بات بتائی''۔

بادشاہ نے مردکائی کو کہا ''جاؤ اور اپنے دشمن ہامان کو لاؤ اور اسے اس سولی پر ٹانگ دے اور اس کے ساتھ ویسا ہی کر جیسا تجھے بھلا لگے''۔

ہامان نے مردکائی سے اپیل کی کہ اسے تلوار سے قتل کر دے لیکن مردکائی نے اس کی باتوں پر توجہ نہ دی۔

مردکائی نے کہا کہ ''جو دوسروں کیلئے گڑھا کھودتا ہے خود ہی اس میں گر جاتا ہے اور جو بغیر وجہ کے دوسرے کیلئے پتھر لڑھکاتا ہے تو وہ واپس مڑتا اور اسے ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے''۔

درج ذیل خط بادشاہ کے نام سے یہودیوں کے خلاف جاری کئے گئے فرمان کو منسوخ کرنے کے لئے بھیجا گیا اور بادشاہ کی انگوٹھی سے اس پر مہر کی گئی:

''میرے سب صوبوں کے نوابوں، امیروں اور باشندوں کو اطمینان حاصل ہوتا رہے، میری مملکت خوشحال نہیں ہوسکتی جب تک اس کے لوگ متحد نہ ہوں۔ اس لئے تم سب ایک دوسروں کے ساتھ بھائی چارے سے رہو میرے صوبوں کے سب لوگ ایک قوم کی طرح اکٹھے ہو کر تجارت کریں۔ سب قوموں اور مذاہب کی طرف سے خیرات اور رحم قائم ہو اور زمین کی سب مملکتوں کی تعظیم کی جائے وہ جو ہمارے درمیان میں بسنے والی کسی قوم کے خلاف برا منصوبہ باندھ کر بادشاہ کو دھوکہ دے اور امن ختم کرنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرے اور عوام سے متعلق قوانین توڑے اسے ہلاک کیا جائے تاکہ باقی لوگ امن سے رہیں اور ان کے درمیان امن کا بندھن کبھی نہ ٹوٹے''۔

میری ملکہ استیر ایک نیک عورت ہے اور مردکائی ایک عقلمند آدمی ہے، اس میں اور اس کے لوگوں میں کوئی قصور نہیں ہے، ہمداتا کے بیٹے ہامان کے مشورے کے مطابق پہلے میرا فرمان جاری کیا گیا تھا جسے اب منسوخ کیا جاتا ہے اور مزید میں یہ فرمان جاری کرتا ہوں کہ یہودی اٹھیں اور اپنی حفاظت کریں اور اپنے خلاف اٹھنے والے حملہ آور سے بدلہ لیں۔

''وہ جس نے آسمان اور زمین خلق کئے اور یہ باتیں میرے دل اور میرے منہ میں ڈالیں اور یوں میں فارس اور مادائی کے قوانین کے مطابق ان کا اپنی زبان سے اعلان کرتا ہوں''۔

5- سلیمان دانشمند بادشاہ

''کیا تو نے ایسا انسان دیکھا جو اپنے کام میں ماہر ہے؟ وہ بادشاہوں کے سامنے کھڑا ہوگا وہ گمنام آدمیوں کے سامنے کھڑا

نہ ہوگا۔'' (امثال 29:22)

اس آیت میں سلیمانؔ اپنی طرف اشارہ کرتا ہے، اس نے سات سالوں میں مقدس ہیکل تعمیر کی جبکہ اسے اپنا محل بنانے میں چودہ سال لگے۔ یہ بات نہیں کہ اس کا محل مہارت میں مقدس ہیکل سے زیادہ شاندار یا مفصل تھا بلکہ اس وجہ سے کہ سلیمانؔ اپنے کام میں خدا کے گھر کی تعمیر ختم کرنے میں مختی تھا جبکہ اسے اپنا گھر تعمیر کرنے میں وقت اور موقع کا انتظار کرنا پڑا۔

راستبازی کی چار حالتوں کو باپ اور بیٹے کے درمیان بیان کیا گیا ہے۔

اول - راستباز آدمی راستباز بیٹے کا باپ بنتا ہے۔
دوئم - شریر آدمی شریر بیٹے کا باپ بنتا ہے۔
سوئم - شریر آدمی راستباز بیٹے کا باپ بنتا ہے۔
چہارم - راستباز آدمی شریر بیٹے کا باپ بنتا ہے۔

ان حالتوں کو ہم بائبل مُقدس کی آیات میں معلوم کرسکتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو ہم تمثیل اور امثال میں بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

راستباز باپ اور راستباز بیٹے کے حوالے کو ہم اس آیت میں دیکھ سکتے ہیں ''تیرے بیٹے تیرے آباء کے جانشین ہونگے...'' (مزامیر 17:45)

اور ہم اسے ایک اچھے انجیر کے درخت کی تمثیل میں استعمال کرسکتے ہیں جو بڑا شیریں پھل پیدا کرتا ہے۔

شریر باپ اور شریر بیٹے کے حوالے کو ہم اس آیت میں دیکھتے ہیں۔

''اور دیکھو تم اپنے باپ دادا کی جگہ گناہ گار آدمیوں کی اولاد اٹھے ہو...'' (عددؔ 14:32)

ایک پرانی مثل ہے کہ ''شریر سے شرارت آگے بڑھتی ہے'' اور یہ سانپ کی تمثیل کے حوالہ میں مزید واضح ہے جو افعی پیدا کرتا ہے۔

تیسری حالت میں شریر آدمی راستباز بیٹے کا باپ بنتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''کانٹوں کی جگہ صنوبر نکلے گا'' اور اس کے لئے خاردار جھاڑی پر پھولوں کی کونپلیں نکلنے کی تمثیل موزوں ہے۔

آخری حالت میں راستباز آدمی شریر بیٹے کا باپ بنتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے ''گیہوں کے بدلے اونٹ کٹارے... اُگیں'' اس کو ہم آڑو کے درخت کی تمثیل میں دیکھتے ہیں جو کڑوے پھل پیدا کرتا ہے۔

سلیمانؔ بادشاہ، بادشاہ کا بیٹا، عقلمند باپ کا عقلمند بیٹا اور راستباز شخص کا راستباز بچہ تھا۔ داؤدؔ کی زندگی کے سب واقعات اور اس کی خصوصیاتِ کردار سلیمانؔ کی زندگی میں قائم تھیں۔

داؤدؔ نے چالیس سال حکومت کی جیسا کہ یہ لکھا ہے ''اور وہ عرصہ جس میں اس نے اسرائیلؔ پر سلطنت کی چالیس برس تھا''

سلیمانؔ کے بارے میں یہ لکھا ہے ''اور سلیمانؔ نے یروشلیمؔ میں سارے اسرائیلؔ پر چالیس برس سلطنت کی''۔ داؤدؔ نے اپنے تاثرات کا اظہار ''الفاظ'' میں کیا جیسا کہ یہ لکھا ہے۔ ''اور داؤدؔ کی آخری باتیں یہ ہیں''

سلیمانؔ نے بھی اسی طرح اپنا اظہار ''الفاظ'' کے ذریعے کیا۔

''شاہِ یروشلیمؔ ابن داؤدؔ کے بیٹے جامع کی باتیں'' (جامع 1:1)

داؤدؔ نے کہا کہ ''سب باطل ہے'' جیسا کہ یہ لکھا ہے

''...یقیناً ہر انسان بہترین حالت میں بھی بالکل باطل ہے''
(مزامیر 7:39)

سلیمانؑ نے بھی اسی لفظ ''باطل'' کیساتھ اپنا اظہار کیا۔

''باطل ہی باطل جامع کہتا ہے باطل ہی باطل سب کچھ باطل ہے'' (جامع 2:1)

داؤد نے زبُور کی پانچ کتابیں لکھیں اور سلیمانؑ نے تین یعنی امثال، جامع اور نشیدالانا شید لکھیں۔

داؤد نے گیتوں کی راگ بنائی۔ ''داؤد نے خداوند کے حضور اس مضمون کا گیت سنایا'' (2 سموئیل 1:22)

سلیمانؑ نے بھی گیت لکھے اور راگ بنائی۔ سلیمانؑ کا گیتوں کا مجموعہ ''نشیدالانا شید'' (1:1)

سلیمان ایک عقلمند بادشاہ تھا اور یہ آیت اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

''دانشمند کا دل اس کے منہ کو تعلیم دیتا ہے اور اس کے لبوں کے علم کو بڑھاتا ہے'' (امثال 23:16)

اس کا مطلب یہ ہے کہ دانا کا دل علم و معرفت سے بھرا ہے لیکن اس کے منہ کی باتوں سے دنیا میں ثابت ہوتا ہے اور اپنی زبان کے ذریعے لبوں سے اپنے ذہن (یا دل) کے خیالوں سے وہ لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس قیمتی ہیرے اور پتھر ہوں اور وہ اپنے ان جواہرات کو چھپا کر رکھے تو کوئی اسکی قیمت نہیں جان سکتا لیکن اگر وہ انہیں دوسروں کو دکھائے تو ان کی قیمت جانی جاتی ہے اور مالک کی خوشی بھی بڑھتی ہے۔

یہ موازنہ سلیمانؑ کی حالت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس کی حکمت اس کے سینے میں چھپی تھی اور کوئی اس کی قیمت کو نہیں جانتا تھا لیکن جب اس نے دنیا کو اپنی تین کتابیں دیں تو بنی نوع انسان پر اس کی عظیم قابلیتوں کا انکشاف ہوا۔

''اس کے لبوں کی باتوں نے لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا'' اور اس کی شہرت بہت پھیل گئی اور اگر کوئی بائبل مُقدس کی عبارتوں کا مطلب سمجھنے میں مطمئن نہ ہو تو بادشاہ کی باتوں کا طالب ہو۔

سلیمانؑ نے نہ صرف مقدس علم میں معیارِ تعلیم کو بلند کیا بلکہ وہ قدرتی فلسفے، علم اقوال اعضا، بائیالوجی، زراعت، ریاضیات اور اس کی سب شاخیں، فلکیات، کیمسٹری اور حقیقت میں سب مفید علوم کا استاد تھا اور اس نے اِن سب علوم کی تعلیم دی، اس نے فن شاعری کے اصول اور مُرصع زبان بھی سکھائی۔ وہ ابجدی ترتیب اور ایک حرف یا آواز سے شروع ہونے والے الفاظ کی ترتیب میں ماہر تھا۔

''غرض از بسکہ واعظؑ دانشمند تھا اس نے لوگوں کو تعلیم دی''

لوگ اس لئے سلیمانؑ کو سننے میں دلچسپی رکھتے تھے کیونکہ وہ اس کی باتوں کو بڑی آسانی سے پوری طرح سمجھ لیتے تھے۔

ہم اس کے تعلیم دینے کے طریقے کو اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں، خوبصورت پھلوں سے بھری ہوئی ایک ٹوکری تھی لیکن اس کا ہینڈل نہیں تھا اور مالک اسے گھر نہ لے جا سکا کیونکہ ٹوکری کو اٹھانے میں اسے مشکل پیش آ رہی تھی ایک عقلمند آدمی نے اس ناگوار صورت حال کو دیکھا اور ٹوکری کے ساتھ ہینڈل جوڑ دیا۔

اور مالک ٹوکری بڑی آسانی سے اٹھا کر گھر لے گیا۔

اسی طرح سلیمانؑ نے طالب علموں کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا۔

ربی حنا نے ایک اور مثال دی کہ ''ایک کنواں تھا جس میں صاف شفاف پانی تھا لیکن کنواں اتنا گہرا تھا کہ لوگ اس وقت تک کنویں کے پانی تک نہیں پہنچ سکے جب تک ایک عقلمند آدمی نے بالٹی کے ساتھ رسی کے ایک سرے کو باندھ کر کنویں میں نہ ڈالی اور بالٹی پانی تک پہنچ گئی۔ اسی طرح سلیمان نے تعلیم دی۔

بائبل مُقدس ایک سچائی کا کنواں ہے لیکن اس کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے گہری حکمت کی ضرورت ہے تاہم سلیمان نے سمجھانے کے لئے تمثیلوں اور امثال کو متعارف کروایا جس سے شریعت کے علم کو سمجھنا بہت آسان ہو گیا۔

کالفتا کے بیٹے ربی شمعون نے یہ مثال پیش کی کہ ''ایک بادشاہ کا ایک سردار تھا جو اس کا بڑا قریبی تھا اور بادشاہ نے اسے بڑی عزت بخشی۔ ایک دن اس نے اپنے سردار سے کہا کہ ''اپنی خواہش مجھے بتا اور جو کچھ میں تجھے دوں گا وہ تیرا ہوگا، تب اس سردار نے سوچا کہ اگر میں بادشاہ سے سونا یا چاندی یا قیمتی پتھر مانگوں تو وہ مجھے دے گا۔ بلکہ اگر میں بادشاہ سے اونچا رتبہ اور اختیار مانگوں تو وہ بھی مجھے ملے گا لیکن میں بادشاہ سے اس کی بیٹی مانگوں گا کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو سب کچھ اسی میں شامل ہوگا''۔

جب خداوند جبعون میں سلیمان پر ظاہر ہوا اور خواب میں اس سے کہا کہ ''میں تجھے کیا دوں'' سلیمان نے سوچا کہ ''اگر میں سونا، چاندی یا زیورات مانگوں تو خداوند مجھے دے گا لیکن اگر میں خداوند سے حکمت مانگوں تو خداوند مجھے دے تو وہ سب چیزیں بھی مجھے مل جائیں گی'' اس لئے سلیمان نے جواب دیا کہ ''اپنے خادم کو سمجھنے والا دل عنایت کر''۔

تب خداوند نے کہا:

''کیونکہ تو نے حکمت مانگی اور اپنے دشمنوں پر حکومت کرنے یا دولت کی درخواست نہیں کی اس لئے حکمت اور علم تجھے بخشا گیا اور انہیں سے تو دولت اور اختیار حاصل کریگا''۔

''پھر سلیمان جاگ گیا اور دیکھا کہ خواب تھا'' وہ جنگلوں میں گیا اور اس نے جانوروں کی آوازوں کو سنا گدھا رینگا، شیر دھاڑا، کتا بھونکا، مرغے نے بانگ دی اور دیکھو سلیمان سمجھ گیا کہ انہوں نے ایک دوسرے سے کیا کہا۔

ایک بیل جب ہلاک ہو جاتا ہے تو اس کے ڈھانچے کو کھڑا کرنے کے لئے کچھ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اگر وہ دو ٹکڑے ہو جائے تو اس کے جسم کو اکٹھا رکھنے کے لئے رسیوں کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ سلیمان اس وقت تک گناہ سے آزاد رہا جب تک اس کی دعائیں منظور ہوتی رہیں لیکن جب اس نے راستبازی کی راہ کو چھوڑ دیا تو خداوند نے اس سے کہا کہ ''میرے خادم داؤد کی خاطر میں تجھ سے تیرے ایاّم میں سلطنت نہیں چھینونگا''۔

سلیمان نے کہا کہ ''باطل ہی باطل سب کچھ باطل ہے بلکہ سایہ کی طرح''

کس نوعیت کا سایہ؟ مینار یا درخت کا سایہ تھوڑی دیر تک رہتا ہے اور پھر وہ ختم ہو جاتا ہے لیکن پرندے کا سایہ اڑ جاتا ہے اور نہ پرندہ ہوتا ہے اور نہ اس کا سایہ''۔ داؤد نے کہا کہ ''انسان کے دن ڈھلتے سایہ کی مانند ہیں'' اور ربی حنا نے کہا کہ ہمارے دن اڑتے ہوئے پرندے کے سایہ کی مانند جلد گزر جاتے ہیں''۔

سلیمان نے لفظ باطل کے ساتھ انسان کی زندگی کے سات مراحل کی بھی وضاحت کی ہے۔

سلیمان نے شیر خوار بچے کو بادشاہ سے تشبیہ دی ہے

جسے اس کی چھوٹی گاڑی میں سوار کیا جاتا ہے اور اسے چوما جاتا ہے اور اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ تین یا چار سال کے بچے کو اس نے لالچی سے تشبیہ دی ہے جو اپنے کھانے کے ساتھ مٹی اور گندگی کا مشتاق ہوتا ہے۔ دس سال کا بچہ لباس کا مشتاق ہوتا ہے اور جوانی میں وہ اپنے آپ کو آراستہ کرتا اور بیوی کا طالب ہوتا ہے۔ شادی شدہ آدمی بہادر ہوتا ہے جیسے کتا اپنے اور اپنے خاندان کے لئے کھانے کی تلاش میں ہوتا ہے اور سلیمان نے بوڑھے آدمی کو نقل اتارنے والے سے تشبیہ دی ہے۔

''خدا نے سلیمان کو حکمت دی''

جب سلیمان ہیکل تعمیر کروا رہا تھا تو اس نے مصر کے بادشاہ سے کام کے لئے دس آدمی مدد کے لئے مانگے فرعون نے اپنے نجومیوں سے مشورہ کیا اور ان آدمیوں کو منتخب کیا جو سال کے اندر مرنے کو تھے جب وہ یروشلیم پہنچے تو سلیمان بادشاہ نے انہیں واپس بھیج دیا اور سلیمان نے ہر آدمی کے ساتھ کفن بھیجے اور ان کے مالک کو یہ پیغام بھی بھیجا کہ ''اگر مصر اپنے مردوں کو کفن مہیا کرنے کے لئے بھی غریب ہے اور اس لئے تو نے ان کو میرے پاس بھیجا اور اب دیکھ وہ تیرے پاس کفن سمیت آئے ہیں انہیں لے اور اپنے مردے دفن کر''۔

سلیمان سب آدمیوں سے زیادہ عقلمند تھا بلکہ آدم سے بھی زیادہ عقلمند تھا جس نے دنیا کے سب جانوروں کے نام رکھے اور آدم نے اپنے آپ سے کہا کہ ''کیونکہ میں زمین کی مٹی سے بنایا گیا اس لئے میرا نام آدم ہوگا'' ربی تنخوم نے کہا کہ ''اے سلیمان بادشاہ تیری حکمت اور تیرا فہم کہاں ہے؟ تیری باتیں ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہیں بلکہ تیرے باپ داؤد کی باتوں کی طرح بھی نہیں ہیں اس نے کہا کہ ''مردے خداوند کی ستائش نہیں کرتے'' (مزامیر 17:115) اور تو کہتا ہے کہ ''پس میں نے مردوں کو جو آگے مر چکے ان زندوں سے جو اب جیتے ہیں زیادہ مبارک جانا'' اور تو یہ بھی کہتا ہے کہ ''زندہ کتا مردہ شیر سے بہتر ہے'' (جامع 4:9)

ان تضادات کی یوں وضاحت کی گئی ہے داؤد نے کہا کہ ''مردے خداوند کی ستائش نہیں کرتے'' اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کے دوران خدا کی شریعت کا مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ زندگی کے خاتمے کے بعد یہ ناممکن ہوگا۔ سلیمان نے کہا کہ ''پس میں نے مردوں کو جو آگے مر چکے ہیں ان زندوں سے جو اب جیتے ہیں زیادہ مبارک جانا''۔

جب بنی اسرائیل نے بیابان میں گناہ کیا تو موسیٰ نے ان کے لئے دعا کی اور اس کی دعا کا جواب نہ دیا گیا لیکن جب اس نے کہا کہ ''اپنے خادموں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (اسرائیل) کو یاد کر'' تو اس کی دعا کا فوراً جواب دیا گیا تو کیا سلیمان نے یہ ٹھیک نہیں کہا کہ ''مبارک ہیں وہ مردے جو پہلے مر چکے ہیں؟'' ایک دوسری مثال دیکھیں ایک بادشاہ اپنے قوانین نافذ کر سکتا ہے لیکن اس کے بہت سے قوانین کو نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ قوانین بنانے والے کی زندگی میں انہیں بڑی گرمجوشی سے مانا جاتا ہے لیکن اس کی موت کے بعد یا تو وہ متروک ہو جاتے ہیں یا ان کو منسوخ کر دیا جاتا ہے تاہم موسیٰ نے بہت سے سخت قوانین بنائے جو ساری انسانیت پر لاگو ہوتے ہیں اس لئے سلیمان نے ٹھیک کہا ہے کہ ''میں مردوں کو مبارک کہوں گا''۔

ربی یہوداہ نے مزید اس آیت کی وضاحت کی ہے اس نے کہا کہ ''اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ ''مجھے اپنے کرم کا کوئی نشان دکھا تا کہ مجھ سے نفرت کرنے والے دیکھ کر شرمندہ ہوں'' (مزامیر 17:86) داؤد نے بتشابع کے ساتھ گناہ کرنے کے بعد خدا سے کہا کہ ''اے کائنات کے مالک، میرا گناہ مجھے معاف کر'' تو خداوند نے اسے جواب دیا کہ ''میں تجھے معاف کروں گا'' تب

داؤد نے کہا کہ ''میری زندگی میں مجھے کوئی نشان دکھا'' لیکن خدا نے کہا کہ ''تیری زندگی میں نہیں بلکہ میں تیرے بیٹے سلیمان کی زندگی میں نشان دکھاؤں گا'' یوں جب سلیمان نے ہیکل کو مخصوص کیا اور اس نے بڑے جوش سے دعا کی لیکن اسے دعا کا جواب نہ ملا جب تک اس نے یہ نہ کہا کہ ''اے خداوند خدا تو اپنے ممسوح کی دعا نا منظور نہ کر، تو اپنے بندہ داؤد پر کی رحمتیں یاد فرما، (2 اخبار 42:6) تب اسے فوراً جواب ملا کیونکہ اگلی آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''اور جب سلیمان دعا کر چکا تو آسمان پر سے آگ اتری اور سوختنی قربانی اور زبیحوں کو بھسم کر دیا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور ہو گیا، تب داؤد کے دشمن شرمندہ ہوئے کیونکہ سارا اسرائیل جان گیا کہ خدا نے داؤد کے گناہ کو معاف کیا اس لئے کیا سلیمان نے ٹھیک نہیں کہا کہ ''میں مردوں کو مبارک کہوں گا؟'' اس وجہ سے مزید (2 اخبار 10:7) میں ہم پڑھتے ہیں کہ

''اس لئے ساتویں مہینے کی تیئسویں دن اس نے لوگوں کو اپنے اپنے خیموں کی طرف رخصت کیا۔ وہ سب اس نیکی کے باعث خوش اور شادمان دل تھے جو خداوند نے داؤد اور سلیمان اور اپنے لوگوں اسرائیل سے کی''

سلیمان نے کہا کہ ''زندہ کتا مردہ شیر سے بہتر ہے''۔

ربی یہوداہ نے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے اس نے کہا کہ ''اس آیت کا کیا مطلب ہے 'اے خداوند مجھے میرا انجام بتا اور کہ میرے ایام کی کیا معیاد ہے تا کہ میں جان لوں کہ میں کس قدر فانی ہوں' ...'' (مزامیر 5:39)

داؤد نے خدا سے کہا کہ ''اے خداوند ایسا کر کہ میں اپنے انجام سے واقف ہو جاؤں'' اور خدا نے اسے جواب دیا کہ ''میں کہہ چکا ہوں کہ ہر ایک کا انجام مستقبل میں پوشیدہ ہے''، تب داؤد نے کہا کہ ''میرے ایام کی معیاد کیا ہے؟'' اور خدا نے دوبارہ جواب دیا کہ ''کوئی آدمی اپنے ایام کی معیاد نہیں جان سکتا'' اور داؤد نے کہا کہ ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ کب فنا ہوں گا'' اور خدا نے جواب دیا کہ ''تو سبت کے دن مرے گا''۔

''داؤد نے التجا کی کہ 'مجھے اس دن کے بعد مرنے دے' لیکن خداوند نے جواب دیا کہ نہیں تب سلیمان کی حکومت ہوگی اور ایک حکومت دوسری حکومت سے تھوڑے عرصہ کے لئے بھی نہیں لی جائے گی' تب داؤد نے کہا کہ 'مجھے اس دن سے پہلے مرجانے دے کیونکہ تیری عدالت میں ایک دن ہزار دن سے بہتر ہے' اور خدا نے کہا کہ 'تیرا ایک دن میری شریعت کا مطالعہ کرنے میں گزارنا ہزاروں سوختنی قربانیاں گزارنے سے زیادہ بہتر ہے جسے تیرا بیٹا سلیمان چڑھائے گا'۔''

یہ داؤد کی رسم تھی کہ ہر سبت کا دن بائبل مُقدس کا مطالعہ کرنے اور اس کی وضاحت و نصیحت کرنے میں گزارے اور یوں وہ سبت کے دن کے ساتھ منسوب ہوا جو اس کا آخری دن ہونا تھا۔ داؤد بادشاہ کے محل کے پیچھے ایک باغ تھا اور داؤد نے اس میں شور سنا اور اس کا سبب جاننے کے لئے وہ باغ میں گیا باغ میں داخل ہوتے ہوئے وہ زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

باغ میں شور بادشاہ کے کتوں کے بھونکنے کی وجہ سے ہو رہا تھا کیونکہ انہیں اس دن کھانا نہیں ملا تھا سلیمان نے مذہبی مدرسہ میں پیغام بھیجا کہ ''میرا باپ اپنے باغ میں مر گیا ہے کیا سبت کے دن اس کے جسم کو دفنانے کی اجازت ہے؟ اور میرے باپ کے کتے اپنے کھانے کے لئے شور کر رہے ہیں کیا آج ان کے لئے گوشت کاٹنا مناسب ہے؟'' اور مذہبی مدرسہ سے یہ پیغام بھیجا گیا کہ ''تیرے باپ کا جسم آج دفن نہیں ہونا چاہئے لیکن تو کتوں کو گوشت دے'' اس لئے سلیمان نے کہا کہ ''زندہ کتا مردہ شیر سے بہتر ہے۔'' موت کے وقت یسّی کے بیٹے کی حیثیت حیوانوں کے بادشاہ کی سی تھی۔

سلیمان کو خداوند نے چنا اور ناتان نبی کے ذریعے سلیمان کو بلایا جو یدیدیاہ (خدا کا پیارا) کہلایا خدا نے سلیمان (امن) کو بلایا کیونکہ اس کے دورِ حکومت میں امن رہا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور ... یہوداہ اور اسرائیل ... امن سے رہتا تھا'' (1- ملوک 25:4) اور خدا نے اسے اتی ایل (خدا کے ساتھ) پکارا کیونکہ خدا اس کا سہارا تھا۔

جب سلیمان اپنے باپ داؤد کے تخت پر بیٹھا تو زمین کی سب قومیں اس سے ڈرتی تھیں اور زمین کے سب لوگ اس کی حکمت کی باتوں کو سننے کے مشتاق تھے۔

اس کے بعد سلیمان نے صُور کی بیوہ کے بیٹے حیرام سے اپنے لئے ایک خاص تخت بنوایا یہ اوفیر کے سونے سے ڈھکا ہوا تھا اور سب قسم کے قیمتی پتھروں سے آراستہ تھا، تخت کی نشست پر پہنچنے کے لئے چھ چوڑے زینہ چڑھنا پڑتے تھے۔ پہلے قدم کے دائیں طرف خالص سونے کا ایک بیل اور بائیں طرف ایک شیر بنا ہوا تھا جو دشمنوں کا نشان تھا کہ اکٹھے امن میں رہیں۔ تیسرے قدم کے دائیں طرف سونے کا ایک اونٹ اور بائیں طرف ایک عقاب بنا ہوا تھا۔ چوتھے قدم کے دائیں طرف بھی پر پھیلائے ایک عقاب اور بائیں طرف ایک شکاری پرندہ انہی سب قیمتی دھاتوں سے بنا ہوا تھا پانچویں قدم کے دائیں طرف جھکی ہوئی سونے کی بلی اور بائیں طرف ایک مرغی بنی ہوئی تھی، چھٹے قدم کے دائیں طرف ایک باز اور بائیں طرف ایک کبوتر بنا ہوا تھا۔ سب سے اوپر یعنی ساتویں قدم پر ایک کبوتر اپنے پنجوں میں ایک باز کو جکڑے ہوئے بنایا گیا تھا یہ جانور اس وقت کے نمونے کی نشاندہی کرتے ہیں جب مخالف مظاہر فطرت ہم آہنگی میں متحد ہونگے۔ جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''پس بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا''۔ (اشعیاہ 6:11)

تخت پر سونے کا ایک چراغ دان لٹکایا ہوا تھا جس کی سات شاخیں تھیں اس کے پھول، گرہ، چمٹے اور پیالے سونے کے بنے ہوئے تھے اور ساتوں شاخوں پر سات بزرگوں یعنی آدم، نوح، سام، ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور ایوب کے نام کندہ تھے۔

چراغ کے شاخوں کی دوسری قطار پر دنیا کے سات خدا ترس بندے یعنی لاوی، کیہاتھ، عمرام، موسیٰ، ہارون، ایلعاد اور میداد کے نام کندہ تھے۔ ان سب کے اوپر خالص زیتون کے تیل سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن لٹک رہا تھا اور برتن کے ایک طرف سردار کاہن عالی اور اسکے دو بیٹوں حفنی اور فینحاس کے نام اور دوسری طرف ہارون کے دو بیٹوں ندب اور ابیہو کے نام کندہ تھے۔

تخت کے دائیں طرف دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں ایک سردار کاہن کیلئے اور دوسری نائب سردار کاہن کیلئے تھی اور تخت کے بائیں طرف اوپر سے نیچے تک عدالت عالیہ کے ممبران کیلئے اکہتر کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ تخت پہیوں پر بنایا گیا تھا تاکہ بادشاہ کی خواہش کے مطابق آسانی سے منتقل کیا جا سکے۔

خداوند نے سلیمان کو جنگل کے درختوں، میدان کی جڑی بوٹیوں کی خصوصیات اور مناظر قدرت کو سمجھنے کی حکمت دی جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور اس نے درختوں کی کیفیت دیودار سے لے کر جو لبنان پر ہے زُوفا تک جو دیوار سے نکلتا ہے بیان کی اور چوپایوں اور پرندوں اور رینگنے والوں اور مچھلیوں کی بابت کلام کیا'' (1- ملوک 33:4)

یہ کہا گیا ہے کہ سلیمان نے ساری دنیا پر حکومت کی اور یہ آیت اس دعویٰ کا ثبوت ہے:

''اور سلیمان سب مملکتوں پر دریا سے لے کر فلسطین کے ملک تک اور مصر کی حد تک حکومت کرتا تھا، وہ سلیمان کے لئے ہدیے لاتے اور اس کی زندگی کے تمام ایّام میں اس کے خدمت گزار تھے'' (1- ملوک 21:4)

سب مملکتیں سلیمان کو مبارکباد دیتی تھیں کیونکہ وہ اپنے باپ داؤد کی طرح کامیاب تھا جس کی قوموں کے درمیان بڑی شہرت تھی۔ خصوصاً سبا کی مملکت جس کا صدر مقام کیطور تھا۔

اس مملکت کو سلیمان نے یہ خط بھیجا:

''سلیمان بادشاہ کی طرف سے تجھے اور تیری مملکت کو اطمینان حاصل ہوتا رہے۔تو یہ جان لے کہ قادر مطلق خدا نے مجھے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کی حکومتوں پر یعنی ساری دنیا پر حکمران بنایا ہے۔ دیکھ وہ حکومتیں اپنے ہدیوں کے ساتھ میرے پاس آئی ہیں لیکن تو اکیلی بچی ہے۔

''میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو بھی آ اور میری اطاعت کر اور تجھے بڑی عزت بخشی جائے گی لیکن اگر تو انکار کرے تو دیکھ میں تجھے زبردستی حکم ماننے پر مجبور کروں گا۔

''داؤد کے بیٹے سلیمان بادشاہ کی طرف سے ملکہ سبا کو یہ خط ملا۔''

جب ملکہ سبا کو یہ خط ملا تو اس نے جلدی کی اور اپنے بزرگوں اور صلاح کاروں کو بلوایا اور جواب کیلئے ان کی صلاح طلب کی۔

انہوں نے دانشمندی سے جواب نہ دیا لیکن ملکہ نے ان کی باتوں پر توجہ نہ دی۔اس نے سلیمان کے پاس بہت سا سونا اور بیش بہا جواہر بھیجے۔ تحائف کو یروشلیم میں بحری جہاز کے ذریعے پہنچنے میں دو سال کا عرصہ لگا اور ملکہ نے کپتان کو خط پہنچانے کی ذمہ داری دی اور اسے سلیمان کو یہ کہنے کو کہا کہ ''تیرا پیغام ملنے کے بعد میں خود تجھے ملنے کو آئی ہوں۔'' اور دو سال کے عرصہ گزرنے کے بعد ملکہ سبا یروشلیم پہنچی۔

جب سلیمان نے سنا کہ ملکہ آ رہی ہے تو اس نے یہوداہ کے بیٹے بنی یاہو کو اسے ملنے کو بھیجا جو اس کی فوج کا جرنیل تھا۔ جب ملکہ نے اسے دیکھا تو اس نے سوچا کہ وہ بادشاہ ہے اور وہ اپنی گاڑی سے اتری۔

تب بنی یاہو نے پوچھا کہ ''تو کیوں اپنی گاڑی سے اتری'' اور ملکہ نے جواب دیا کہ ''کیا تو بادشاہ نہیں ہے؟''

بنی یاہو نے جواب دیا کہ ''نہیں، میں تو بادشاہ کے سرداروں میں سے ایک ہوں''

تب ملکہ واپس مڑی اور اپنی کنیزوں سے کہا کہ ''اگر یہ سرداروں میں سے ایک ہے اور وضع قطع سے بڑا قابل دکھائی دیتا ہے تو اس کا بادشاہ کتنا عظیم ہوگا!''

یہوداہ کے بیٹے بنی یاہو نے ملکہ سبا کو بادشاہ کے محل میں لے جانے کیلئے انتظام کیا۔

سلیمان نے اپنے مہمان کو ملنے کیلئے ایک کمرہ تیار کروایا، جس میں شیشہ سازی کا کام کیا گیا تھا اور ملکہ پہلی بار دھوکہ کھا گئی اور اس نے تصور کیا کہ بادشاہ پانی میں بیٹھا ہوا ہے۔

اور جب ملکہ نے سلیمان کی حکمت (پہلیوں کا مطلب جس کا بائبل مُقدس میں ذکر کیا گیا ہے) کا امتحان لیا تو اس نے اس کی شان و شوکت کی گواہی دی اور کہا:

''میں نے وہ باتیں باور نہ کیں جب تک خود آ کر اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ نہ لیا اور مجھے تو آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔خوش نصیب ہیں تیرے لوگ اور خوش نصیب ہیں تیرے یہ ملازم جو برابر تیرے حضور کھڑے رہتے ہیں اور تیری حکمت سنتے ہیں۔ خداوند تیرا خدا مبارک ہو جس نے تجھے عدل اور انصاف سے حکومت کرنے کو تخت پر بٹھایا۔''

جب دوسری مملکتوں نے سبا کی ملکہ کی باتوں کو سنا تو وہ سلیمان سے بہت خوف زدہ ہوئے اور سلیمان حکمت اور دولت میں زمین کے سب بادشاہوں پر سبقت لے گیا۔

سلیمان بمطابق یہودی سال 2912 میں پیدا ہوا اور اسرائیل پر چالیس سال حکومت کی۔ سلیمان کی حکومت اور ہیکل کی تباہی کے دوران چار سو تیس سال کا وقفہ ہے۔

حصّہ سوئم

ربیوّں کی تعلیم اور زندگی کے واقعات

1- ربیّ یہوداہ

بعض اوقات ربیّ یہوداہ اپنے امتیاز کی وجہ سے مقدس کہلایا۔ ربیّ اپنی تعلیم مختلف کالجوں اور ان ذرائع سے حاصل کرتا ہے جو اس کے ابتدائی دنوں میں سیکھنے کیلئے کھلے ہوتے ہیں۔ یہوداہ کے پاس بہت دولت تھی اور جب وہ قابلِ احترام بزرگ یا سردار کے مرتبے پر پہنچا تو اس نے اپنی دولت کا بڑا حصہ غریبوں کی امداد اور ان کے فائدے کیلئے صرف کیا۔ یہوداہ اپنے ہمصروں میں سب سے معتبر سمجھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ کسی ایسی بات کی اجازت دینا جس کی ممانعت اسکے پیشرووں نے بھی کی ہو۔ اس نے ان سے محبت اور عزت کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا جاتا ہے کہ موسیٰ کے زمانہ سے کوئی آدمی اس کی طرح اختیار کے ساتھ سکھانے اور اس کے برابر کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکا۔ یہوداہ نے بھی موسیٰ کی طرح پاکباز اور شان وشوکت سے دور رہنے اور اختیار کو نمایاں کرنے میں احتیاط کی۔

ربیّ یہوداہ نے اپنی کرسی اپنے کمرہ تدریس کے دروازے کے قریب رکھی ہوئی تھی۔ جب اس کے سننے والے اٹھتے تو وہ ان کے درمیان سے گزرتا جو دوسرے سرداروں کیلئے عزت کا باعث تھا۔ انٹونینس کے ساتھ اپنے اثر کی وجہ سے اس کے لوگوں کو کھلم کھلا شریعت کا مطالعہ کرنے کی اجازت تھی اور کئی مراعات کی منظوری دی گئی جو پہلے منسوخ تھیں اور لوگوں نے بہت سی مصیبتوں سے چھٹکارا پایا جن کے باعث وہ پہلے دکھ سہہ رہے تھے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ وہ متمول اور ہمدردی سے اپنے اعلیٰ منصب پر فائز رہا اور اس نے پہلے ربیوں کی تقاریر اور خیالات کو جمع کیا جو مشنہ کی شکل اختیار کر گئی۔

ایک دفعہ بادشاہ نے ربیّ یہوداہ کو ایک قیمتی ہیرا بھیجا اور واپسی میں دوستی کے نشان کی درخواست کی تو ربیّ نے اسے میزوزاہ بھیجا۔ (بکری کی کھال پر تورات میں سے (تثنیہ شرع 4:6-10 اور تثنیہ شرع 11:13-22) کی آیات لکھی ہوئی تھیں جنہیں الہامی کتب کے مطابق فرمانبرداری سے گھر کی چوکھٹوں پر لگایا جاتا ہے۔)

بادشاہ نے کہا کہ ''میرے دوست ... تیرے اس تحفے کی قیمت میرے اس قیمتی تحفے سے بہت کم ہے جو میں نے تجھے بھیجا ہے۔''

ربیّ نے جواب دیا کہ ''میرے اور تیرے تحفے میں فرق ہے جو تحفہ تو نے مجھے دیا ہے۔ مجھے اس کی حفاظت اور نگہبانی کرنا پڑے گی تا کہ یہ مجھ سے چوری نہ ہو جائے لیکن جو تحفہ میں نے تجھے بھیجا ہے وہ تیری حفاظت اور نگہبانی کرے گا بلکہ جیسا لکھا ہے کہ ''یہ چلتے وقت تیری رہبری اور سوتے وقت تیری نگہبانی... کریگی۔''

ربیّ یہوداہ نے ربی الیعازر کی بیوہ سے شادی کرنے کی خواہش کی اور اس نے ایک قاصد کے ذریعے اس کے پاس شادی کا پیغام بھیجا اور اس نے اسے واپس یہ پیغام بھیجا کہ:

''کیا ایک برتن جو ایک دفعہ مقدس مقاصد کیلئے استعمال

ہوان مقاصد کیلئے استعمال ہوگا جو کم مقدس ہیں؟'' یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ شمعونؔ کا بیٹا ربیّ الیعاؔزر ربیّ یہوداؔہ سے بڑا شخص تھا۔ اسکا جواب اس مثل سے بھی ظاہر ہوتا ہے ''کیا چرواہا اپنے کام کے برتنوں کو اس جگہ لٹکائے گا جہاں گھر کا مالک اپنے جواہرات لٹکا تا ہے؟''

اس جواب کے ملنے کے بعد ربیّ یہوداؔہ نے اس کو ایک اور پیغام بھیجا۔ اس نے کہا کہ ''تم ٹھیک کہتی ہو، تمہارا شوہر مجھ سے بڑا عالم تھا لیکن اس کے اچھے کاموں کے مطابق میں کم از کم اس کے برابر ہوں۔''

بیوہ نے جواب دیا کہ ''ابھی تک ہم میں اختلاف ہے۔ میں نہیں جانتی کہ میرا شوہر ربیّ یہوداؔہ سے زیادہ عالم فاضل تھا لیکن وہ اپنی راست بازی میں برتر تھا۔''

لیکن کیا ربیّ الیعاؔزر علم میں ربیّ یہوداؔہ سے برتر تھا؟

درسگاہوں میں یہ رسم تھی کہ استاد اور ربیّ اونچی کرسیوں پر بیٹھتے جبکہ شاگرد فرش کے قریب بنچوں پر بیٹھتے تھے۔ ایک مذہبی مجمع میں جب گملی ایلؔ کا بیٹا شمعونؔ، کورخاہ کا بیٹا ربیّ یوشعؔ اور دوسرے ربیّ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور شمعونؔ کا بیٹا ربیّ الیعازر اور ربیّ یہوداؔہ فرش کے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو گملی ایلؔ کے بیٹے ربیّ شمعونؔ نے جو ربی یہوداہ کا باپ تھا خواہش کی کہ اس کے بیٹے کے ساتھ کوئی امتیاز ہونا چاہیئے اور اس نے اساتذہ کو آمادہ کیا کہ اسے کرسیوں میں سے ایک پر بٹھایا جائے اور ایسا ہی کیا گیا اور تب ربیّ یوشعؔ نے کہا کہ ''وہ جس کا باپ اس کیلئے بولتا ہے زندہ رہے لیکن جس کا باپ نہیں ہے اس کیلئے بہتر ہے کہ وہ مرجائے۔''

یہ سننے پر ربیّ شمعونؔ کا بیٹا ربیّ الیعاؔزر بھی کرسی پر بیٹھنے کیلئے اٹھا لیکن ربیّ الیعاؔزر نے خود ہی تذلیل محسوس کی اور کرسی پر بیٹھنے سے انکار کیا کیونکہ وہ الفاظ اسے کرسی پر بٹھانے کیلئے کہے گئے تھے اور اس نے کہا کہ ''کیا ربیّ یہوداؔہ مجھ سے بہتر ہے؟''

اس کے بعد اس نے کبھی ربیّ یہوداؔہ سے دوستی نہ کی۔ پہلے اس نے اپنی زندگی کے آخری ایاّم میں مدرسہ کی بنیاد ڈالنے سے پہلے مسائلِ دین مرتب کرنے میں مدد کی لیکن پھر اس نے یہوداؔہ کی تحقیق کی نفی کی اور کہا کہ ''وہ غیر مستند ہے۔''

اس برتاؤ نے ربیّ یہوداؔہ کو بہت ٹھیس پہنچائی اور اس نے اپنے باپ سے اس موضوع پر اپنی بے عزتی کی شکایت کی۔

اس کے باپ نے جواب دیا کہ ''میرے بیٹے ناراض نہ ہو اور نہ الیعاؔزر کی باتوں سے خفا ہو۔ دیکھو، وہ شیر ہے اور شیر کا بیٹا ہے (عالم فاضل شخص اور زیادہ عالم فاضل شخص کا بیٹا) جبکہ تو شیر ہے لیکن لومڑ کا بیٹا ہے۔ (خود ہی عالم فاضل لیکن باپ عالم نہیں) اس لئے وہ تجھ سے برتر ہے۔''

شاید یہی وجہ ہے کہ ربیّ یہوداؔہ نے کہا کہ ''دنیا نے تین حلیم آدمیوں یعنی میرے باپ بتیؔرا کے بیٹوں اور شاولؔ کے بیٹے یوناتان کو دیکھا۔''

بتیؔرا کے بیٹوں نے مدرسہ میں اپنے اعلیٰ منصبوں کو ہللؔ کی اطاعت میں چھوڑ دیا اور اعلان کیا کہ ہللؔ ہم سے زیادہ عالم فاضل آدمی ہے۔ اس لئے کہ وہ حلیم اشخاص تھے۔ شاولؔ کے بیٹے یوناتان نے داؤدؔ سے کہا کہ ''تو اسرائیل پر حکومت کرے گا اور میں تجھ سے دوسرے درجے پر ہونگا'' اس لئے وہ حلیم شخص تھا اور گملی ایلؔ کا بیٹا ربیّ شمعونؔ اس لئے حلیم شخص تھا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لومڑ کہا۔

ربیّ یہوداؔہ نے اپنی موت سے تیرہ سال پہلے جسم کی تکلیف سے بہت دکھ سہا اور جب اس نے محسوس کیا کہ اس کا وقت قریب ہے تو اس نے اپنے بچوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ:

''اے میرے بچو! اپنی ماں کی باتوں کی فرمانبرداری کرو اور قادرِ مطلق خدا کی تعلیم کو یاد رکھو میرے کمرے میں روشنی جلتی رہے اور میرے وفادار نوکروں افنائت، یوسف اور افرائیمی شمعونؔ کو رہنے دینا۔ انہوں نے میرے آخری دنوں میں بھی میرا خیال رکھا اور اب میرے بچو! ایک دفعہ پھر اسرائیل کے دانشمندوں کو مجھ سے ملاؤ۔''

جب اسرائیلؔ کے دانشمند اس کی درخواست کے مطابق آئے تو اس نے ان سے کہا کہ:

''شہروں میں میرے لئے تقاریر یا مَدح کرنے کا انتظام کرنا۔ میرے مدرسے کو کھولنا اور میری موت کے بعد تیس دنوں تک اپنے مقدس فرائض انجام دینا۔ اگرچہ میرا بیٹا شمعونؔ حکمت وفہم والا آدمی ہے لیکن میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا گملی ایل جانشین ہو۔ خماہؔ کا بیٹا خانینا سردار سے آگے یعنی دوسری نشست پر بیٹھے گا۔ میں روتا ہوں کہ میں نے خدا کی شریعت کا اور زیادہ مطالعہ نہیں کیا۔''

تب اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ:

''اے کائنات کے خداوند خدا، تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے جلال اور تیری شریعت کے علم کو حاصل کرنے کیلئے انہی ہاتھوں سے وفاداری سے کام کیا۔ اے کائنات کے خالق تو ان کو قبول کرتا کہ میں آرام میں رہوں!''

ربیؔ یہوداہؔ کی موت کے دن ربیوں نے اپنے پیارے بزرگ کیلئے روزہ رکھنے اور دعا کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے اپنی شدید الفت میں مداخلت نہ کرنے کیلئے اس کی موت کا بھی اعلان کرنے سے منع کیا اور انہوں نے دعا کرنا جاری رکھا جب تک ربی کے گھر سے جنازہ نہ اٹھایا گیا اور انہوں نے بہت سخت دکھ کا تجربہ کیا۔ جب وہ دعا کررہے تھے انہوں نے ایک دھماکے کی آواز سنی اسلئے انہیں دعائیں روکنی پڑیں۔

ربیؔ یہوداہؔ کو سبت سے پہلے دفن کیا گیا اور وہ خدا سے ڈرنے والے حلیم شخصوں سے جاملا۔

یہ کہا گیا ہے کہ ربیؔ کا ایک نوکر تھا جو بادشاہ سے زیادہ امیر تھا اس نے اپنی دولت ربیؔ کے اصطبل سے تھوڑے سے جانور بیچ کر حاصل کی اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ربی یہوداہؔ کی ملکیت میں کتنے جانور تھے۔

2- راستباز ربیؔ شمعونؔ

تقریباً 3000 ق۔م میں شمعونؔ سکندرِ اعظم کی فتوحات کے دوران سردار کاہن کے فرائض سرانجام دے رہا تھا، یہوداہ کے بیٹوں نے اس جنگجو کی مخالفت کرنے کی کوئی وجہ نہ پائی اور وہ فارسؔ کی فوج پر اپنی پہلی فتح کے بعد مصرؔ کے راستے سائرؔیہ آیا تو وہ مملکتوں کے ساتھ منسلک ہوگیا اور انہوں نے اُسے خراجِ عقیدت پیش کی۔

راستباز شمعونؔ قوم کا نمائندہ تھا اور وہ اپنا کاہانہ لباس پہنے فاتح کو خوش آمدید کہنے کیلئے سمندر کے ساحل پر گیا اور اس کے ساتھ کاہنوں کی ایک تعداد اپنی رسموں کے مطابق پورے رتبے میں وہاں جمع تھی۔

سکندر اعظم سردار کاہن کے پاس گیا اور اُسے بڑی گرمجوشی سے سلام کیا اور جب اس کے سرداروں نے اس کی انکساری پر بڑا تعجب کیا تو سکندر اعظم نے انہیں بتایا کہ اسی کاہن کی وضع قطع کا شخص جو اسی طرح کے کپڑے پہنے ہوئے تھا، مجھے خواب میں دکھائی دیا اور مجھ سے کامیابی کا وعدہ کیا۔

سکندر اعظم شمعونؔ کے ذریعے ہیکل میں داخل ہوا اس

نے ہیکل میں داخل ہوتے ہوئے کہا کہ ''اس گھر کا خداوند مبارک ہو'' وہ ہیکل کی ساخت کی خوبصورتی سے مسحور ہوا اور اس نے خواہش کی کہ یادگاری کے طور پر قربان گاہ اور پیش دہلیز کے درمیان میرا مجسمہ لگایا جائے۔ لیکن شمعونؔ نے اسے آگاہ کیا کہ ہیکل کی دیواروں کے اندر کسی مجسمے یا شبیہہ کو لگانے کی اجازت نہیں ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس سال میرے لوگوں میں جو نر بچے پیدا ہونگے اس یادگاری میں ان کا نام سکندر رکھا جائے گا، اس طرح ربّیوں نے اپنے ناموں میں سکندرؔ کے نام کو حاصل کیا۔

سکندر اعظم سردار کاہن پر مہربان رہا اور اس کی سفارش سے یہودیوں کو اپنے مذہب میں سبت کے سال کے دوران سب بندھنوں سے آزاد رکھا اور یہودی سکندر اعظم کی فوج میں شامل ہوئے اور اس کی فتوحات میں اس کی مدد کی۔

اس طرح کے معاملات بدقسمتی سے صرف سکندر اعظم کی موت تک رہے کیونکہ اس کی موت کے بعد اس کے جرنیلوں میں جھگڑا ہو گیا اور وہ دس سال تک لڑتے رہے اور یہودی لوگوں نے بہت دکھ سہا، اینٹی گونسؔ اور اس کے بیٹے دیمترسؔ کی فوجوں نے زرخیز کھیتوں کو تباہ کر دیا اور یہوداہؔ کے باشندوں کو خوف و ہراس سے بھر دیا۔

سبت پر یروشلیمؔ طوفان سے تباہ ہو گیا۔ نحمیاہؔ کے وقت سے مضبوط دیواریں اور ناقابل تسخیر قلعے دوبارہ ٹوٹ گئے اور شہر دشمنوں کیلئے کھل گیا۔

یہ واقعات دیکھنے کیلئے شمعونؔ زندہ رہا اور اسے خدا پر توکل اور اپنے بزرگوں سے محبت تھی لیکن وہ اپنے ایمان میں کمزور نہ ہوا۔ اس نے ہیکل کی قلعہ بندی کی۔ اس کی تباہ شدہ جگہوں کو تعمیر کروایا اور پانچ صحنوں کی بنیادوں کو کھڑا کیا۔ اس نے ہیکل میں ایک تالاب میں کثیر مقدار میں پانی جمع کیا تاکہ محاصرے کے وقت پانی کی قلت نہ ہو بلکہ یروشلیمؔ کی مٹی اور موسم کا خیال رکھتے ہوئے اس کے بعد ہیکل کو صحیح طریقے سے پانی مہیا ہوتا رہے۔

شمعونؔ نے اپنے لوگوں کی روحانی دلچسپی کو بھی کم نہ ہونے دیا۔ اس نے ان کی اس طرح رہنمائی نہ کی کہ اپنی طاقت اور حفاظت کیلئے صرف زمینی ذرائع پر انحصار کریں۔ اس نے اپنے پیشرووں کی تعلیم کو اچھی طرح یاد کیا ''اسرائیل کی نجات کا انحصار تین باتوں پر ہے: شریعت پر احتیاط سے عمل کرنے پر، ہیکل کی عبادت میں خدا کے ساتھ ہم آہنگی پر اور فیض رسانی کے کاموں پر۔''

شمعونؔ نے اپنی زندگی میں بڑی پریشانیوں اور کئی جنگوں کا سامنا کیا جن سے طرح طرح کی بدیاں پیدا ہوئیں لیکن وہ نبیوں کی طرح انتہائی خدا ترس شخص تھا جو دنیا سے الگ رہے لیکن اس نے خدا کے نذیروں کی طرح اس کا وفادار بن کر زندگی بسر کی۔

شمعونؔ نے اس کو پسند نہ کیا اور نہ ہی اس کے خلاف احتجاج کیا لیکن اس نے ایک واقعہ پیش کیا کہ ایک خوبصورت نوجوان چرواہا تھا جسے میں نے اپنی خواہش کو حاصل کرنے میں مخلص پایا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے نذیر بننے کی خواہش کی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ''تم کیوں نذیر بننا چاہتے ہو؟ تم نرم و ملائم بالوں کی لٹ کے ساتھ ایک خوبصورت نوجوان ہو۔ تم کیوں اتنی زیادہ خوبصورتی کو چھپانا اور تباہ کرنا چاہتے ہو جو تیری آنکھوں کو بھلی لگتی ہے؟''

نوجوان نے جواب دیا کہ ''میری نرم و ملائم بالوں کی لٹ مجھے گناہ میں پھسلانے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نے صاف شفاف پانی میں اپنے چہرے کا عکس دیکھا اور میری خودی مجھ پر چھا گئی میں نے ارادہ کیا کہ میں نذیر کے طور پر اپنے بالوں کو خداوند

کیلئے وقف کردوں گا۔'' (اس تعلق سے قانون عدد کے چھٹے باب میں ملتا ہے۔)

شمعونؔ نے نوجوان چرواہے کو چوما اور اس سے کہا کہ:

''خدا کیلئے اسرائیلؔ میں تیری طرح کے کئی نذیر ہوں۔''

شمعونؔ نے شریعت سے واقفیت کی وجہ سے، مذہبی عدالیہ عالیہ کے رکن اور صدر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں، اس نے لوگوں کو مذہبی طور پر مضبوط کیا اور وہ لوگوں کے سب کاموں اور اداروں میں حصہ لینے کی وجہ سے مشہور تھا۔

شمعونؔ نے چالیس سال تک سردار کاہن کی خدمت سرانجام دی اور اس نے خود ہی عہد کے دن کی عبادت کے اختتام پر اپنی موت کا اعلان کیا۔ ہر سال کی طرح اس مقدس دن پر پاک ترین مقام میں داخل ہوتے ہوئے اُسے سفید لباس میں ملبوس ایک سایہ نظر آتا جو اس کے سب کاموں کو سرانجام دیتے ہوئے دیکھتا تھا لیکن اب اس مخصوص دن پر اسے وہ سایہ دکھائی نہ دیا اور وہ اس سے سمجھ گیا کہ اس کی موت کا وقت قریب ہے اور وہ مقدس دن کے سات دن بعد مر گیا۔

آئندہ نسلیں بھی اس پاکباز آدمی کا ذکر کرتی رہیں گی اور یہ دعویٰ سے کہا گیا ہے کہ اس کی زندگی کے دوران خدا کی ہمدردی کے واضح نشان کبھی نہ رکے۔

اس سے دوسری پشت (پوتے) یہودیت سے منکر ہو گئی اور ان کے مکروہ اعمال کی وجہ سے اسرائیلؔ پر انطاکس اپیفانسؔ کا پُرآشوب دور آیا۔

شمعونؔ کی موت کے کچھ عرصہ بعد لوگوں کی پستی دیکھتے ہوئے خداترس لوگوں نے یہ پکا ارادہ کیا کہ صرف کاہنوں کو خدا کا پاک نام استعمال کرنا چاہئے۔ پاک نام کے چار حرف (یہوہ) اسی نام کیلئے بدلے گئے تھے اور صرف کاہن اپنی زبان سے پاک نام لیتے تھے جب وہ روزانہ کی عبادت کرتے اور لوگوں پر برکت دینے کا اعلان کرتے تھے اور سردار کاہن عہد کے دن پاک نام استعمال کرتا تھا۔

3- ربیّ اسماعیلؔ کاہن اعظم

ربی اسماعیلؔ تالمودی ادب کے خدمت گزاروں میں سب سے اعلیٰ اور نمایاں شخص تھا۔ اس کی تعلیمات الہامی کتب کے مطابق، اس کے خیالات قوی و بلند اور اس کی تفسیریں واضح اور جامع تھیں۔ وہ رومؔ کی ایذا رسانی میں شہید ہو گیا۔ اس کی شہادت اس کے افعال و گفتار کی تصدیق کرتی ہے۔

ابدیت دو اقسام کی ہے یعنی تاریخی (مر کر بھی تاریخ کے اوراق میں زندہ رہنا، یعنی جب تک دنیا ہے انسان کا نام رہ جائے) اور روحانی (لامتناہی یعنی اس دنیا کے بعد کبھی نہ ختم ہونے والی)۔ ربیّ اسماعیلؔ تاریخی ابدیت میں داخل ہو چکا ہے کیوں کہ اس کا نام آج تک جاوداں ہے اور وہ روحانی ابدیت پر بھی ایمانِ قومی رکھتے تھے۔ جو لوگ ابدیت کو شرفِ انسانیت گردانتے ہیں وہ خود کو دوسری مخلوقات پر ممتاز تصور کرتے ہیں۔ لیکن جو اسے قدیم من گھڑت قصہ سمجھتے ہیں، جس کے بغیر عدالتیں کسی کی گناہ کی طرف قدرتی رغبت کا سراغ لگانے سے قاصر ہیں اور جذبہ شہادت کی حوصلہ مندی کرنا اور رتبہ شہادت کو خراجِ تحسین پیش کرنا ناممکن ہے۔ ربیّ اسماعیلؔ کی نظر میں عام مشاہدات اور بنیادی قدرتی اصول اس کے عقائد کی سچائی پر مہر تھے۔

پہلا اصول

تمام وسیع وعریض کائنات میں مادے کا سب سے چھوٹا

ذرہ (ایٹم) گم نہیں ہوسکتا، تب کیسے آدمی کی روح، جس میں تمام کائنات ایک خیال کے طور پر موجود ہے کھو سکتی ہے۔

دوسرا اصول

موت کا فطرت میں وقوع درحقیقت انتقال (ایک شکل سے دوسری شکل اختیار کرنا) کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح روح بعداز موت اعلیٰ و بلند مقام میں داخل ہو جاتی ہے۔

تیسرا اصول

ہمارے خیالات اور محسوسات زمینی فطرت سے نہیں بلکہ روح سے نکلتے ہیں۔

ربیّ اسماعیل آدمی کی آزادی کی تعلیم کے واسطے ایک زبردست وکیل بھی ہے۔

اس نے کہا کہ "جب ایک آدمی سچائی اور انصاف کی راہ پر چلتا ہے تو خدا اسے آگے بڑھنے میں مدد دیتا ہے لیکن اگر وہ گناہ کی راہ کو چنتا ہے تو خدا کہتا ہے کہ 'میں نے تجھے عقل اور مرضی دی اور تو اپنی راہ پر چل' بلکہ جیسے ایک تاجر ایسے گاہک کیلئے انتظار کرے گا جو اچھی اور خوبصورت چیزوں کو خریدنا چاہتا ہے جبکہ وہ جو نکمی اور بےکار چیزوں کو خریدنے کی خواہش کرتا ہے اسے کہتا ہے کہ "جاؤ اور انتظار کرو۔"

بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ "خدا کیوں بدعنوانی اور بدی کی اجازت دیتا ہے؟" اور ربیّ اسماعیل نے جواب دیا کہ "خدا نہیں بلکہ تم خود اخلاقی برائیوں کے خالق اور حمایتی ہو۔ جب ایک کھیت گھاس پھوس سے ڈھکا ہوا ہو تو کیا کسان خدا سے شکایت کرے گا؟ نہیں، اسے خود اپنی بے احتیاطی اور غفلت کو الزام دینا چاہئے۔ حقیقت میں شرافت انسان کا جذبہ ہے جو اس کے کام میں اس کی پارسائی کو منعکس کرتا ہے اور یہ سچ ہے کہ عیاش دکھ سے بھرا ہے جو کچھ نہیں کرسکتا لیکن جانتا ہے کہ اس کا جرم اسی کا ہے۔ 'حقیقی مدد اوپر سے آتی ہے' یہ فقرہ ہمارے دیندار باپ دادا کی امید بنا اور یہی ہمارا حوصلہ بڑھاتا ہے۔"

اس کی گناہ کی تعریف بھی کئی عالم دین کے مضطرب خیالات سے بہت بلند اور بڑھ کر ہے۔

گناہ دل میں ایک رکاوٹ ہے جسے محسوس نہیں کیا جاسکتا اور وہ سب جو شریف، سچے اور عظیم لوگ ہیں اور اچھے کاموں میں حصہ لیتے ہیں اسے سمجھ جاتے ہیں۔ آدمی گناہ سے آزاد ہو تو اس کا ذہن اور دل روشن خیالی کے اثر کیلئے کھلا ہونا چاہئے۔ جذبات کی قوت کو مغلوب کرنا چاہیئے اور سب اندیشوں، خودغرضی اور خود فریبی کو دور کرنا چاہیئے۔

وہ لوگ جو غلط خیالات ذہن میں رکھتے ہیں۔ یہودیت اعلان کرتی ہے کہ خدا کینہ رکھنے والوں کو معاف نہیں کرتا اور مزید یہ کہ عہد کے دن ربیّوں کی درجہ بندی کو مدنظر رکھنا ضروری نہیں ہونا چاہیئے۔

"وہ جو حکموں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اسے فوراً معاف کردیا جاتا ہے۔"

"وہ جو ایسا کام کرتا ہے جس کو کرنا ممنوع ہے اور توبہ کرتا ہے کفارہ کے دن معاف کردیا جاتا ہے۔"

"وہ جو ایسے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جس کی سزا موت ہے دکھ برداشت کرنے کے ذریعے معاف ہوسکتا ہے لیکن جو خدا کے نام کی بےحرمتی کرتا ہے کفارہ اسے موت سے نہیں بچا سکتا ہے۔"

خدا کے نام کی بےحرمتی کیا ہے؟ ربیّ رعبؔ کے مطابق وہ جو قرض لیتا ہے اور ادا نہیں کرتا اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ربیّ

آبایاہ کہتا ہے کہ ''وہ آدمی جو اس طرح کا عمل کرے گا، خدا کی حمد اس کی زبان سے نہ ہوگی۔''

ربی یوخانن کہتا ہے کہ ''وہ آدمی جو اپنے کردار کو ذلیل کر چکا ہے''

ان احکامات کی کیوں خلاف ورزی کی جاتی ہے جن کا آسانی سے کفارہ ہوسکتا ہے اور عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ احکامات بہت اہم ہیں؟ ربی کہتے ہیں کہ وہ گناہ جو انسان کے خلاف کیا جاتا ہے خدا کی نظر میں زیادہ ملول ہے بہ نسبت اس کے جو خدا کے خلاف کیا جاتا ہے۔

4- ربی میئر

''جو کچھ خدا نے بنایا بہت اچھا تھا۔''

الیعازر کا بیٹا ربی شمعون یہ الفاظ '' بہت اچھا '' سونے کے حوالے سے استعمال کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ '' آدمی سوتا ہے اور چند گھنٹوں میں وہ نئی طاقت حاصل کرتا ہے۔'' نخمان کے بیٹے ربی سموئیل نے کہا کہ ''موثر قیادت والا آدمی عورت کیلئے 'بہت اچھا' ہے کیونکہ اس کے ذریعے گھریلو انتظام منظم ہوتا ہے اور خاندان بنتے ہیں۔'' ربی ہامونا کا خیال تھا کہ یہ الفاظ ''بہت اچھا'' زندگی میں لاگو کرنے سے زیادہ زوردار معانی میں استعمال نہیں ہوسکتے جیسا کہ اس نے کہا کہ ''آدمیوں کو اعتدال پسند ہونے کیلئے تعلیمات اور اسباب پر بھروسہ رکھنے سے زیادہ قادر مطلق خدا کے اختیار پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔'' اَبّا کے بیٹے ربی شمعون نے ان الفاظ ''بہت اچھا'' کو ترکی بہ ترکی جواب میں لاگو کیا اور لاکیش کے بیٹے ربی شمعون نے سیاسی حکومت کیلئے لاگو کیا۔ لیکن ربی میر کی تعلیم تھی کہ آدمی کی موت ''بہت اچھی'' ہے۔

یہودیت کا مقصد بنی نوع انسان کو علیحدہ کرنا نہیں بلکہ متحد کرنا ہے اور یہ ربی میر کی زندگی کا ایک عظیم اصول تھا۔

اس پیراگراف کے مطابق ''انسان شریعت کا مشاہدہ کرے گا اور اسی کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔'' اس نے کہا کہ ''الہامی کتابیں اسرائیلیوں، لاویوں اور کاہنوں کو نہیں بلکہ انسان کو مخاطب کرتی ہیں۔ اس لئے غیر قوم میں شریعت کا مشاہدہ کرنے کے باعث سردار کاہن کے ساتھ ایک ہی سطح پر کھڑی ہوتی ہیں۔''

اس نے مزید کہا کہ ''ہر آدمی انکساری اور حلیمی میں چلے نہ صرف اپنے ہم مذہب کے ساتھ بلکہ ہر انسان کے ساتھ''

ربی میئر ایک عظیم امثال نویس تھا اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ صرف لومڑ ہی کے متعلق تین سو کہانیاں جانتا تھا۔

''ایک لومڑ نے ریچھ سے کہا کہ 'آؤ ہم اس باورچی خانے میں جائیں وہ سبت کیلئے تیاری کر رہے ہیں اور ہم کھانا تلاش کریں گے' ریچھ نے لومڑ کی بات مان لی لیکن بے ڈول ہونے کی وجہ سے ریچھ پکڑا گیا اور اسے سزا ملی۔ اس پر ناراض ریچھ نے لومڑ کو پھاڑ ڈالنے کا منصوبہ بنایا اور اس نے جھوٹ موٹ کا دعویٰ کیا کہ اس کے باپ دادا نے ایک دفعہ اس کا کھانا چرایا تھا اور اس واقعہ کے رونما ہونے کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے 'تیرے باپ دادا نے کھٹے انگور کھائے اور اس وجہ سے ان کے بچوں کے دانت کھٹے ہوئے۔''

لومڑ نے کہا کہ 'نہیں' میرے اچھے دوست میرے ساتھ آؤ اور میرے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔ میں تجھے دوسری جگہ لے جاؤں گا جہاں ہم ضرور کھانا تلاش کرلیں گے۔ تب لومڑ ریچھ کو ایک چشمے کے پاس لے گیا جہاں دو ٹوکریاں ترازو کی طرح ایک رسی کے ذریعے مضبوطی سے بندھی ہوئی تھیں۔ اس وقت رات تھی اور لومڑ نے پانی میں چاند کے عکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

کہ ’وہاں ایک خوبصورت پنیر ہے، ہمیں نیچے جانا چاہیئے اور بھوک مٹانے کیلئے اسے لینا چاہیئے‘ لومڑ پہلے اپنی ٹوکری میں داخل ہوا لیکن اپنا وزن ہلکا ہونے کی وجہ سے اس نے اپنے ساتھ ایک پتھر رکھ لیا تا کہ ریچھ کے برابر وزن ہوسکے۔ جلد ہی ریچھ بھی دوسری ٹوکری میں داخل ہو چکا تھا اور لومڑ نے اس پتھر کو دور پھینک دیا اور اس کے نتیجے میں وہ اوپر کو اٹھ گیا جبکہ ریچھ تہہ میں پہنچ گیا۔‘‘

یہاں وہ اپنی دوسری بات عرض کرتا ہے کہ ’’راست باز مصیبت سے رہائی پاتا ہے اور اس کے بجائے شریر مصیبت میں پڑتا ہے۔‘‘ ہر آدمی اکیلا اپنے ہی گناہوں اور اپنے ہی جرم کی وجہ سے دکھ اٹھاتا ہے وہ جورات کے چاند یا ستارے کی پیروی کرتا ہے اور ہوس پرست ہے ہلاک ہوگا جبکہ راست باز پتھر (گناہ) کو اٹھائے ہوئے اسے جلد ہی دور پھینک دے گا اور موت سے رہائی پائے گا۔

ابویاہ کا بیٹا الیشع المعروف آخر بڑا عالم تھا اور ربی میئر کے استادوں میں سے ایک تھا اور انہوں نے بائبل مُقدس کے پیراگراف پر موثر باتیں کیں۔

لوگ اس بات پر خوش نہیں تھے کہ ربی میئر کو کسی کا ہم صحبت ہونا چاہئے اور اس لئے انہوں نے اسے آخریم کہا یہ لفظ میئر اور آخر کے حروف کو بناتا ہے۔ لیکن ربی میئر نے انہیں ایک مثل کا حوالہ دیا کہ ’’اپنے کانوں کو داناؤں کی باتوں کو سننے کی طرف مائل کرنا لیکن اپنے دل میری سوچ کی طرف لگانا۔‘‘

ربی میئر نے کھجوریں کھائیں اور ان کے بیجوں کو پھینک دیا۔ اس نے انار کا ایک درخت پایا اور اس کے پھل میں سے لیا اور اس نے پھل کا چھلکا اتار دیا۔ ربی میئر کی نسل اسے پوری طرح سمجھ نہ سکی۔

ایک موقع پر آخر نے ربی میئر کو کہا کہ ’’شریعت کا کیوں سونے اور شیشے سے موازنہ کیا جاتا ہے؟‘‘

ربی میئر نے جواب دیا کہ ’’شریعت سختی پیدا کرتی ہے جیسے سونا اصلیت میں سخت ہے اور یہ اتنی آسانی سے بھول جاتی ہے جیسے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

کسی دوسرے نے کہا کہ ’’نہیں، ربی اکیبا کے مطابق اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب سونا اور شیشہ ٹوٹ جاتے ہیں تو وہ پگھلائے جاسکتے ہیں اور انہیں نئی ساخت میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ اسی طرح شریعت کے طالب علم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ کئی غلط کاموں کا مرتکب ہوسکتا ہے لیکن ابھی اس کیلئے مدد اور امید ہوتی ہے۔‘‘

ربی میئر نے ہمیشہ فیض رسانی کی پاسداری کی اور اپنی طرح دوسروں کی دیکھ بھال کی۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ ’’وہ واقعی امیر ہے اور اپنی دولت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔‘‘

ملاکی 2:6 میں یہ لکھا ہے کہ وہ ’’...اور بہتوں کو بدی کی راہ سے واپس لاتا رہا‘‘ اس نے ہارون کو ترجیح دیتے ہوئے اس آیت کے حصے کی تشریح کی۔ ہارون جو پہلا سردار کاہن تھا وہ محض اپنے نام ہی کے ذکر یا اپنے کاموں یا اپنے خیالات ہی کی وجہ سے قابلِ احترام تھا بلکہ بہت لوگوں کو گناہ میں گرنے سے بچانے کی وجہ سے بھی قابلِ عزت تھا۔

ایک دفعہ ایک ملحد نے ربی میئر سے کہا کہ ’’کیا یہ بات قابلِ یقین ہے کہ خدا جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کہ کائنات اس کے شاہانہ جاہ وجلال سے معمور ہے کیا وہ مقدس کے صندوق کی دونوں پٹیوں کے درمیان کلام کرتا ہے؟‘‘

ربی میئر نے جواب میں اس ملحد کے سامنے ایک بڑا اور ایک چھوٹا آئینہ رکھا۔ ہر آئینے میں اسے اپنی شبیہہ دکھائی دیتی تھی۔ تب ربی میئر نے کہا کہ ’’ہر آئینے میں شیشے کے ماپ کی

وجہ سے تمہارا جسم کم ہوا ہے کیا یہی چیز خدا کیلئے ناممکن ہوسکتی ہے؟ اس کی دنیا بڑے آئینے کی طرح ہے اور مقدس چھوٹا آئینہ ہے۔''

ربیؔ میئرؔ نے ہدایت دیتے ہوئے ہمیشہ یہ کہا کہ ''اپنے شاگردوں کو جامع تعلیم دو'' اس نے یہ بھی کہا کہ ''تمہاری مناجات بھی مختصر ہوں'' اور اس نے والدین کو نصیحت کی کہ ''اپنے بیٹے کو دیانتدار دستکار کی طرح تعلیم دے۔''

اس کا پسندیدہ قول یہ تھا کہ ''میری راہوں کو جاننے کیلئے مصمم ارادہ کرو، شریعت کی راہوں پر متوجہ ہو اور اپنے دل کی شریعت کی نگہبانی کرو۔ تیری نظروں کے سامنے میرا خوف ہو۔ اپنے منہ کو گناہ کرنے سے باز رکھ اور اپنے آپ کو ساری ناراستی اور جرم سے پاک وصاف رکھ، تو خدا تیرے ساتھ ہوگا۔''

اس فقرے سے کہ ''شریعت کے دروازوں پر متوجہ ہو'' ربیؔ میئرؔ نے بیان کیا کہ ہر عالم کے کم از کم تین استاد ہونے چاہئے اور لفظ ''دروازوں'' ایک مخصوص خیال یا مطلب رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوتا ہے جس میں وہ اپنی زندگی کے دن بسر کرتا ہے یا عدالت کے کمرے میں دروازے سے داخل ہوتا ہے جس میں وہ مجرم یا بری الذمہ قرار دیا جاتا ہے یا گھر کے دروازے سے اندر داخل ہو کر وہ اس میں گناہ کرتا ہے اور کیا مختلف سوچیں، احساسات اور یادیں اس میں اجاگر ہوتی ہیں۔ ان سب حالات میں وہ اتنی ہی قوت کے ساتھ شریعت کا مطالعہ کرتا ہے جو اس کے ذہن پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسرائیلی ''خدا کے بچے'' کہلاتے ہیں اور ربیؔ میئرؔ نے اپنے علم میں اس فرزندانہ رفاقت کو خاندانی خوشی کے لبالب جام کو ظاہر کرنے سے کبھی نہیں روکا اور لوگوں کی نظروں میں اسے ظاہر کیا۔ ''ارمیاؔ ہمیں 'احمق بچے' کہہ کر پکارتا ہے اور تثنیہ شرع کی کتاب میں ہمیں 'کم اعتقاد بچے' کہا گیا ہے لیکن سب حالات میں ہم 'خدا کے بچے' ہی رہتے ہیں۔''

ربیؔ میئرؔ کی بیوی اپنے شوہر کی طرح دیندار اور نیک تھی۔ ان کے ہمسایوں میں کچھ ہم مذہب لوگ رہتے تھے جو یونانی رسموں کی پیروی کرتے تھے اور ربیؔ سے بہت زیادہ برہم تھے۔ اپنی پریشانی میں ربیؔ نے خدا سے دعا کی کہ انہیں ہلاک کردے لیکن اس کی بیوی بیروریاؔہ نے کہا کہ:

''اپنے ایمان کی تعلیم کا خیال رکھ۔ یہ دعا نہ کر کہ گنہگار ہلاک ہوں بلکہ دعا کر کہ گناہ خود ہی نظروں سے اوجھل ہو جائے اور اس کو عمل میں لانے کا کوئی موقع باقی نہ رہے۔''

گھر سے ربیؔ کی غیر حاضری کے دوران اس کے دو بیٹے مر گئے۔ ان کی ماں نے ان کے باپ کی واپسی کے انتظار میں اپنا غم چھپائے رکھا اور تب اس نے کہا کہ:

''میرے شوہر نے میرے پاس حفاظت کیلئے دو بے حد قیمتی جواہر رکھوائے لیکن آج اس نے انہیں میرے سے مانگا ہے اور میں نے انہیں اس کے ہاتھوں میں دے دیا۔''

ربیؔ نے کہا کہ ''یہ درست ہے ہمیں ہمیشہ خوشی سے اور ایمانداری سے وہ سب کچھ واپس لوٹانا چاہیئے جو ہمارے پاس حفاظت کیلئے رکھا گیا ہو۔''

مختصراً اس کے بعد ربیؔ نے اپنے بیٹوں کے بارے میں پوچھا اور اس کی بیوی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے نرمی سے مردہ بچوں کے پاس کمرے میں لے گئی۔ میئرؔ اپنے بیٹوں کو دیکھتا رہا اور حقیقت کو سمجھ گیا اور زار زار رویا۔

اس کی شریف بیوی نے کہا کہ ''میرے پیارے شوہر مت رو۔ کیا تو نے مجھے نہیں کہا کہ ہمیں خوشی سے وہ سب کچھ واپس لوٹانا چاہیئے جب مانگا جائے جو ہمارے پاس حفاظت کیلئے رکھا گیا ہو۔ خدا نے ہمیں یہ دو جواہرات دیئے وہ ہمارے پاس ایک عرصہ

تک رہے اور ہم نے ان کی حفاظت کی لیکن اب اس نے اپنی ملکیت کو مانگا ہے اور ہمیں دلگیر نہیں ہونا چاہیئے ۔''

5- ربی ہلّل حناسی

''اسرائیل کا سردار'' ہلّل ایک مشہور خاندان کی نسل سے تھا۔ اس کا باپ بنیامین کے قبیلے کا تھا جبکہ اس کی ماں داؤد بادشاہ کی نسل سے تھی۔ وہ دوسری ہیکل کی تباہی سے پہلے ایک سو سال تک زندہ رہا اور بابل میں پیدا ہونے کی وجہ سے بابلی ہلّل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

اس نے چالیس سال کی عمر میں شریعت کا مطالعہ شروع کرنے کیلئے اپنے ملک کے شہر کو چھوڑ دیا۔ وہ چالیس سالوں تک شیمایاہ اور ابطلیون سے پڑھتا رہا اور ان چالیس سالوں کے بعد اپنی موت تک وہ مدرسہ کا مدرسِ اعلیٰ رہا۔

اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہلّل کو مطالعہ کرنے میں اکثر مشکل درپیش ہوئی۔ ایک موقع پر مدرسہ میں داخل ہونے کیلئے اس کے پاس دربان کو فیس دینے کیلئے پیسے نہیں تھے تو اس نے کھڑکی کے قریب چھلانگ لگائی اور اس کے شیشے سے لیکچر سننے کیلئے بیٹھ گیا۔ باہر برف باری شروع ہوگئی لیکن وہ لیکچر میں اتنا محو تھا کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ مکمل طور پر برف سے ڈھک چکا تھا اور اسے سردی کا بھی بالکل احساس نہ ہوا۔ کمرے میں اندھیرا ہونے سے طالب علموں نے اس حالت پر توجہ کی اور اسے اٹھا کر اندر لائے اور اس کے شعور کو بحال کیا۔

ہلّل کا مدرسہ کی صدارت کے عہدے تک پہنچنا غیر معمولی طریقے سے وقوع پذیر ہوا۔ عید فصح کا تہوار سبت کے دن تھا۔ یروشلیم کے دوسردار ربی جو بتھیرا کے بیٹے تھے انہوں نے فیصلہ کرنے کیلئے پوچھا کہ کیا سبت کے دن پر فصح کا برّہ تیار کرنا درست اور قانوناً ہوگا۔ وہ اس معاملے کا فیصلہ نہ کرسکے اور انہیں معلوم ہوا کہ بابل کا ایک آدمی اس جگہ موجود ہے اور وہ فیصلہ کرنے میں مدد کرسکتا ہے کیونکہ وہ دو مشہور استادوں شیمایاہ اور ابطلیون سے پڑھا تھا۔ ہلّل سے التجا کی گئی اور اس نے بڑی حکمت اور صفائی سے ان کے سوال کا جواب دیا اور بتھیرا کے بیٹوں نے اس سے کہا کہ ''تو ہم سے زیادہ مدرسہ کی صدارت کرنے کیلئے قابل اور لائق ہے'' اور اس وجہ سے 3728 ق م سال میں مدرسِ اعلیٰ منتخب ہوگیا۔ ہلّل بہت نرم طبیعت کا آدمی تھا لیکن جلد ہی اسے اپنا حریف شمّائی ملا جو سخت طبیعت والا آدمی تھا۔ شمّائی نے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی، جس کا نام بیت شمّائی رکھا گیا۔ ہلّل اور بیت شمّائی کے مدارس کے درمیان مباحثہ طول پکڑ گیا اور اس صورت حال میں ہلّل اور اس کے شاگردوں نے سب سے بہترین دلیلیں پیش کیں۔

ہلّل کے اِسّی طالب علم تھے، جن میں یوزی ایل کا بیٹا یونتن بھی تھا۔

ایک موقع پر ایک غیر ایماندار شمّائی کے پاس آیا اور اس نے ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر مذاق سے ربیؔ سے یہودیت کے اصول اور عقیدے کے بارے میں بتانے کی درخواست کی۔ شمّائی نے بڑے غصے میں اسے باہر نکل جانے کا حکم دیا اور تب وہ آدمی ہلّل کے پاس گیا جس نے اسے کہا کہ:

''دوسروں سے وہ کرنے کو نہ کہو جو تم خود نہیں کرتے ہو۔ یہی ساری شریعت ہے اور باقی صرف اس پر تفسیر کی جاتی ہے۔''

بہت سے احمق طالب علم احمقانہ سوال پوچھتے تھے۔

ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ''کتنی شریعتیں ہیں؟''

ہلّل نے جواب دیا کہ ''دو، ایک زبانی شریعت اور دوسری لکھی ہوئی شریعت''

طالب علم نے کہا کہ ''دوسری شریعت پر میں یقین رکھتا ہوں لیکن پہلی شریعت پر مجھے کیوں یقین رکھنا چاہیئے؟''

ہِلّل نے ایک کارڈ پر عبرانی حروف تہجی لکھے اور پہلے حرف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا کہ:

''وہ کونسا حرف ہے؟''

طالب علم نے جواب دیا کہ ''الف''

ہِلّل نے کہا ''شاباش اب اگلا حرف کونسا ہے۔''

طالب علم نے کہا کہ ''ب''

ہِلّل نے دوبارہ کہا کہ ''شاباش لیکن تو یہ کیسے جانتا ہے یہ الف ہے اور یہ ب ہے؟''

طالب علم نے کہا کہ ''ہم نے اپنے اساتذہ اور اپنے بزرگوں سے سیکھا ہے۔''

ہِلّل نے کہا کہ ''اچھا، جس طرح تو اسے اچھے ایمان سے قبول کرتا ہے اسی طرح شریعت کو بھی قبول کر۔''

ہِلّل نے اپنے عملی ذہن سے درج ذیل قانون وضع کئے۔

بائبل مُقدس کے قوانین کے مطابق سب قرضے سبت کے سال میں معاف ہو جاتے تھے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''ہر سات سال کے بعد تو چھٹکارا دیا کرنا اور ... چھٹکارا دینے کا طریقہ یہ ہو کہ اگر کسی نے اپنے پڑوسی کو کچھ قرض دیا ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور اپنے پڑوسی سے یا بھائی سے اس کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ خداوند کے نام سے اس چھٹکارے کا اعلان ہوا ہے۔'' (تثنیہ شرع 2,1:15) یہ قانون ناہموار صورت حال اور کچھ حالات کے تحت اپنے مقصد کو پورا کرنے کیلئے ایک اچھا پیمانہ ہے۔ ہیرودیؔن دور میں یہ زیادہ مشکل کا باعث تھا۔ دولت مند آدمی اس قانون کے خوف کی وجہ سے ضرورت مند شخص کو قرض دینے پر آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ اس مشکل کو دور کرنے کیلئے ہِلّل نے اس تحریری قانون کو منسوخ کیئے بغیر حکم دیا کہ سبت کے سال سے پہلے قرض دینے والا ایک تحریری بیان پر دستخط کروالے کہ جب وہ مناسب سمجھے اپنے بقایاجات کسی وقت بھی لینے کا حق رکھتا ہے۔ یہ قانون امیر و غریب کیلئے بڑا فائدہ مند تھا۔ اس لئے بزرگوں نے اس قانون کی منظوری دے دی۔

ہِلّل نے تقریباً 3764 ق م میں وفات پائی۔

6- رَبّی راشؔی

رَبینوُسلیمان اسحاقؔ (ہمارا استاد اسحاقؔ کا بیٹا شمعونؔ) عام طور پر اپنے نام کے پہلے حروف کی وجہ سے راشؔی کے نام سے جانا جاتا ہے وہ تقریباً 1040 ق م میں فرانسؔ کے ترؔوے میں پیدا ہوا۔ وہ غیر معمولی طور پر ذہین تھا۔ وہ بغیر کسی مشکل کے سب سے زیادہ مشکل علوم کا ماہر تھا وہ لسانیات، فلسفہ، طب، فلکیات اور فوجداری قانون میں ماہر تھا اور الہامی کتابوں اور تالمود کے علم پر مکمل مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اپنی ابتدائی زندگی میں ہی الہامی کتب پر اپنی تفسیر کرنا شروع کی اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی تفسیر کے کام کو تیس سال کی عمر میں مکمل کیا۔ لوگوں کو اپنی تفسیر دینے سے پہلے اس نے سات سال سفر کیا اور اٹلی، یونانؔ، جرمنیؔ، فلسطینؔ اور مصر کی درسگاہوں میں گیا تا کہ آنے والے لوگوں کے فائدے کیلئے اپنی تیز نگاہ اور قابل ذہن سے علم اکٹھا کر سکے اور ایک چنا ہوا مستند عالم ہو سکے۔

راشؔی نے فرانسؔ کے سفر سے واپسی پر بائبل مُقدس پر

اپنی تفسیر شائع کی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی جگہ کوئی دوسری کتاب نہیں لے سکتی ہے اور جواب اکثر عبرانی بائبل مُقدس کے ساتھ شائع ہوتی ہے اور اس کے بعد اس نے تالمود کے تیس مقالوں پر تفسیر کے ساتھ مختصر ضمیمہ شائع کیا۔

اس کے بہت سے کام کبھی شائع نہیں ہوئے لیکن ان میں سے طب کی کتاب اور ایک نظم ''خدا کی وحدت'' شائع کر کے دنیا کو اس کا علم دیا گیا ہے۔

وہ پچھتر سال کی عمر میں وفات پا گیا اور اس کی تین بیٹیوں میں سے ایک سیموئیل بن میئر کی ماں تھی جو اپنے دادا کے کاموں کا فرمار وار ہا۔

اس کا ترس، صاحب امتیازی اور علم کامیاب نسلوں کیلئے رسم بن گئی اور وہ فطرت کی بہت سی روایتی ادب کا ہیرو بن گیا۔ جنہیں لوگ سمجھنے اور بیان کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔

یہ کہا گیا ہے کہ ایک موقع پر اس کے فرمانروا بادشاہ نے اسے بلوایا اور اس سے کہا کہ:

''میں ایک لاکھ رتھ اور دو سو بحری جہاز تیار کر چکا ہوں اور میں یروشلیم پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں۔ سپاہی اور سردار لڑنے میں ماہر ہیں اور اپنے ماتحتوں کی ہمت بڑھاتے ہیں اور تو میری کامیابی کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔''

راشی نے جواب دیا کہ:

''تو یروشلیم پر قبضہ کرے گا لیکن تو اس پر تین دن تک حکومت کرے گا اور تو اس شہر سے تین گھوڑوں اور تین آدمیوں کے ساتھ واپس لوٹے گا۔''

بادشاہ اس پیشن گوئی پر بہت ناراض ہوا اور اس سے کہا کہ ''تب تو توجہ سے سن لے کہ اگر میں تین گھوڑوں سے زیادہ کے ساتھ واپس لوٹا تو میں تیرا گوشت ہوا کے پرندوں کو کھانے کو دوں گا۔''

جنگ چار سال تک جاری رہی اور بادشاہ اپنی ساری فوج میں سے چار گھڑ سواروں کے ساتھ واپس لوٹا اور جیسے ہی وہ شہر کے پھاٹک میں سے گزرا ایک پتھر گرا اور ایک گھوڑا اور اس کا سوار مر گیا۔ یہ راشی کی باتوں کے مطابق ہوا لیکن جب بادشاہ کو یاد آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اسکی غیر حاضری میں راشی وفات پا چکا تھا۔

یہ وثوق سے کہا گیا ہے کہ راشی جس کرسی کو مدرسہ میں استعمال کرتا تھا وہ ابھی تک موجود ہے۔

راشی کو جارخی بھی کہا جاتا تھا جو اس کے شہر کے نام سے نکلا ہے جہاں وہ رہتا تھا۔ یونل عبرانی کے لفظ جیراخ سے ہے جیسے فرانسیسی زبان میں چاند کو لون کہتے ہیں۔

تالمود کے الفاظ میں ''راست باز آدمی کبھی نہیں مرتا ہے'' اور 'مبارک ہے وہ آدمی جو حکمت کو پاتا ہے اور وہ جو فہم حاصل کرتا ہے۔''

7- ربی میمونی دیس

موسیٰ میمونی دیس یہودی مفسروں میں سے سب سے نمایاں تھا اور ربی یہوداہ کی نسل سے تھا اور مشنہ کا مرتب کرنے والا تھا۔ مارچ 1135 میں سپین میں کُردوُوا کے شہر میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک اعلیٰ گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ جب اس کے باپ نے شادی کی تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے باپ نے ازدواجی زندگی میں داخل ہونے کیلئے کئی بار خواب دیکھا کہ وہ اپنے ہمسائے میں ایک قصاب کی بیٹی سے شادی کرتا ہے اور درحقیقت وہ وہی خاتون تھی جس سے اس نے شادی کی۔

اس خاتون کا صرف ایک ہی بچہ تھا جس کا نام میمونی دیس تھا جواس کی پیدائش کے تھوڑے عرصہ بعد مرگئی۔ میمونی دیس کے باپ نے اس کی وفات پر ایک سال تک ماتم کیا اور تب اس نے دوبارہ شادی کی اور اس کی دوسری بیوی سے کئی بچے پیدا ہوئے۔

میمونی دیس نے اپنی جوانی میں مطالعہ میں دلچسپی نہ لی جس کی وجہ سے اس کے باپ نے بہت غم کیا۔ اسے مطالعہ کیلئے آمادہ کرنے کیلئے ساری کوششیں ناکام ہوگئیں۔ اس کی لاپرواہی کی وجہ سے اس کے بھائی اسے ''قصاب کالڑکا'' کہہ کر پکارتے تھے اور آخرکار غصے میں اس کے باپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔

جب وہ بغیر کسی دوست کے سفر کر رہا تھا تو وہ ایک عالم ربیّ سے ملا اور اس کی حکمت اور علم سے بہت متاثر ہوا اور پھر اس نے سرگرمی سے مطالعہ کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور تعلیم کے حصول کیلئے مسلسل کوشش کرتا رہا۔

کئی سالوں کے بعد سبت کے دن پر کُردوا کے ایک عبادت خانے میں اس نئے مبلغ کو خطبہ دینے کیلئے مخصوص کرنے کا اعلان ہوا۔ بہت سی افواہیں اس کی پُر جوش اور عالمانہ تقریر کرنے سے پہلے لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں اور سب لوگ یہ اعلان سن کر پریشان تھے لیکن جب اس نے بڑی سنجیدگی اور خوش اسلوبی سے وعظ ونصیحت کی تو یہ اس سے بڑھ کر تھا جو لوگ پہلے اس کے بارے میں سن چکے تھے اور یہ میمونی دیس، بزرگوں اور اس کے بیٹوں کیلئے بھی حیرانگی کا باعث تھا کہ انہوں نے اس شخص کو پہچان لیا جو بے گھر تھا اور سب لوگ اس کی عزت کرتے تھے۔

میمونی دیس کی پہلی تفسیر مشنہ پر ہے اور اس نے یہ الفاظ اس کے ساتھ شامل کئے:

''میں مائمون کے بیٹے میمونی دیس نے اس تفسیر کو اس وقت شروع کیا جب میری عمر تئیس سال تھی۔ میں نے اسے مصر کی سرزمین میں تیس سال کی عمر میں ختم کیا۔''

میمونی دیس تعصب اور ایذارسانی کی وجہ سے سپین سے مصر کے شہر قاہرہ کو بھاگ گیا۔ وہاں اس نے یونانی اور کلدانی زبانوں کا مطالعہ کیا اور سات سال تک پڑھنے کے بعد ان زبانوں میں ماہر ہوگیا۔ اس کی شہرت ملک میں پھیل گئی۔ اس کا سائنسی علم اور اس کی عام معلومات ہر جگہ جانی پہچانی جانے لگی اور اس کی کتابیں نہ صرف اس کے یہودی بھائیوں کیلئے اہمیت رکھتی تھیں بلکہ سب تہذیبوں اور روشن خیالوں کیلئے تھیں۔

یہ کہا گیا ہے کہ مصر کے بادشاہ نے اسے اپنے طبیبوں کے عملے میں مقرر کیا۔ بادشاہت کے روشن خیال آدمی سات رتبوں میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ ہر رتبہ حکومتی مواقعوں پر بادشاہ کے تخت کے قریب رسائی رکھتا تھا۔ بادشاہ میمونی دیس کو دوسروں سے زیادہ برتر سمجھتا تھا اس لئے اس نے اسے ایک خاص رتبے پر مقرر کیا۔ لیکن اس دیندار میمونی دیس نے اس دعوت کو مسترد کر دیا۔ تاہم دوسرے طبیب اس کی بڑی حیثیت سے حسد کرتے تھے اور اسے کھلے عام دکھ پہنچانے کے ناقابل نہیں تھے۔ انہوں نے اسے چپکے سے تباہ کرنے کی بڑی کوشش کی۔

بادشاہ بہت بیمار ہوگیا اور میمونی دیس نے اس کا علاج کرنا شروع کیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طبیبوں نے دوائی میں زہر ملا دیا جو میمونی دیس نے بادشاہ کے لئے تیار کی تھی اور پھر انہوں نے بادشاہ کو آگاہ کیا کہ اس کی موت کا منصوبہ بنایا گیا ہے اپنی باتوں کو ثابت کرنے کیلئے انہوں نے اس دوائی میں سے کچھ کتے کو کھلائی اور کتا مر گیا۔

بادشاہ بہت حیران اور غمزدہ ہوا اور میمونی دیس بادشاہ کے سامنے ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا۔

بادشاہ نے اس سے کہا کہ ''اس شخص کی سزا موت ہے جو اپنے حکمران کو قتل کرنے کی کوشش کرے اس لئے اب اپنی سزا کا طریقہ چن لے۔''

میمونی دیس نے غور وخوض کیلئے تین دن مانگے جس کی بادشاہ نے منظوری دے دی۔ اس عرصہ کے دوران اس نے ایک خاص دوائی تیار کی اور اپنے شاگردوں کو کہا کہ وہ اس کی ہدایت کے مطابق یہ دوائی مجھ پر استعمال کریں اور اسے بے ہوشی کی حالت میں گھر لے جایا گیا۔ تب وہ بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا اور اپنی شریانیں کھول کر اسے دکھائیں۔ تمام اعضائے رئیسہ ختم ہو چکے تھے۔ جیسے اس نے توقع کی تھی ویسا ہی نتیجہ نکلا جسے وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ اپنی صحت یابی کے بعد وہ مصر سے بھاگ گیا اور ایک غار میں پناہ لی۔ جہاں اس نے چودہ حصوں پر مشتمل اپنی ''ید حاذ کاہ'' (مضبوط ہاتھ) لکھی جو لفظ ید کی علامت ہے جس کا مطلب بھی چودہ ہے۔

میمونی دیس نے تالمود کے قوانین اور رسومات کو آسان بنایا تاکہ واضح طور پر سب لوگ سمجھ سکیں۔ وہ ایک جامع کام کا مصنف تھا جس کا عنوان ''مشنے توریت'' ایک ''دوسری شریعت'' تھا جس کے نسخوں کی نشر واشاعت بڑے شوق سے وسیع پیمانے پر ہوئی۔ اس نے ملحدوں کے خلاف بہت سے فلسفیانہ مقالے بھی لکھے اور ثابت کیا کہ خدا نے دنیا بنائی اور پچاس سال کی عمر میں اس نے اپنا عظیم کام ''مورہ نبوخیم'' (حیران کن رہنمائی) دنیا کو دیا۔ جس میں ربی یہوداہ خاریزی نے ذیل کا اضافہ کیا۔

میمونی دیس ستر سال کی عمر میں وفات پا گیا اور اسے مصر کے شہر قاہرہ میں دفن کیا گیا۔ اس پر یہودیوں اور غیر قوموں دونوں نے ماتم کیا۔ یروشلیم میں بہت شدید ماتم ہوا۔ اس دن روزہ رکھنے کا اعلان کیا گیا۔ عبادت خانے کھولے گئے اور شریعت کی کتاب میں سے احبار 12:25 سے لیکر آخر تک اور 1- سیموئیل کا پانچواں باب دن کی عبادت کے حصے میں پڑھا گیا۔

8- ربّی امنونؔ

مینتص میں بشپوں میں سے ایک کی حکومت کے دوران اس شہر میں ایک یہودی رہتا تھا۔ جو ربّی امنونؔ کہلاتا تھا۔ وہ ایک امیر، بڑے عزت دار اور نامور گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ جس کی بشپ اور لوگ بھی عزت کرتے تھے۔ اکثر بشپ اس پر دباؤ ڈالتا کہ یہودیت کو ترک کر دے اور مسیحیت اختیار کر لے لیکن بغیر کسی فائدے کے۔ اور ایسا ہوا کہ ایک موقع پر معمول کی طرح بشپ نے اس پر دباؤ ڈالا کہ یہودیت کو ترک کر دے اور پریشانی میں بشپ کے اصرار سے مخلصی پانے کیلئے اس نے جلدی سے کہا کہ ''میں اس موضوع پر سوچوں گا اور تین دن میں تجھے جواب دوں گا۔''

جلد ہی وہ بشپ کے گھر سے چلا گیا لیکن اس کے دل پر سخت چوٹ لگی اور اس کے بے چین ضمیر نے اسے ملامت کی بلکہ اپنے سچے ایمان پر شک کیا۔ وہ غم سے گھرا ہوا گھر پہنچا اور اس کے سامنے کھانے کیلئے گوشت رکھا گیا لیکن اس نے کھانے سے انکار کیا اور جب اس کے دوست اسے ملنے کیلئے آئے اور انہیں اس کی شکستہ روح کا سبب معلوم ہوا تو اس نے یہ کہتے ہوئے ان کی تسلی سے انکار کیا کہ ''میں اپنے ان الفاظ کی وجہ سے ماتم کرتے ہوئے قبر میں جاؤں گا۔'' تیسرے دن جب وہ ابھی تک اپنے غیر محتاط الفاظ کے لئے ماتم کر رہا تھا۔ بشپ نے اسے بلوایا لیکن اس نے جانے سے انکار کر دیا۔

بشپ کے کئی قاصدوں کو انکار کرنے پر آخر کار بشپ نے اسے پکڑ کر لانے کا حکم دیا اور وہ اسے زبردستی پکڑ کر بشپ کے سامنے لائے۔

بشپ نے کہا کہ ''امنونؔ تم کیوں میری درخواست کے احترام میں مجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے کیلئے اپنے وعدے کے مطابق میرے پاس نہیں آئے؟''

امنونؔ نے جواب دیا کہ ''مجھے اپنی غفلت کی سزا کا اعلان کرنے دے۔ میری زبان کو کاٹ دے کیونکہ میں نے جلدی میں اپنی زبان سے شک اور جھوٹ کے الفاظ کو ادا کیا اور میں نے نہ کبھی اس بیان پر سوچنے کا ارادہ کیا۔''

بشپ نے کہا کہ ''نہیں، میں تیری زبان نہیں کاٹوں گا بلکہ تیرے پاؤں کاٹوں گا کیونکہ تو نے میرے پاس آنے سے انکار کیا اور تیرے بدن کے دوسرے حصوں کو بھی اذیت پہنچاؤں گا۔''

بشپ کے حکم کے مطابق ربیّ امنونؔ کے پاؤں کی انگلیوں اور ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کاٹ دیا گیا اور اس کے بعد اسے سخت جسمانی اذیت دی گئی اور اسے اس کے افراد کے ساتھ گاڑی میں گھر بھیجا گیا۔

ربیّ امنونؔ نے اس سزا کو اپنی رضامندی سے قبول کیا اس کامل بھروسے اور امید کے ساتھ کہ خدا اس زمینی اذیت کی وجہ سے اسے معاف کر دے گا۔

اس واقعہ کے بعد اس کی زندگی صرف چند دن کی تھی۔ نئے سال کی عید کے روز اس کی خواہش پر اسے عبادت خانے لے جایا گیا اور وہ خدا کے گھر منتقل ہو گیا۔ اس نے عبادت کے دوران بلند آواز میں دعا کرنے کی اجازت مانگی۔ وہ باتیں جو اس کی آخری باتیں ثابت ہوئیں درج ذیل ہیں:

''میں اس دن کی پاکیزگی کو بیان کروں گا کیونکہ وہ دن نہایت دہشت ناک اور ہولناک ہے۔ تیری بادشاہت اس پر سرفراز ہے۔ تیرا تخت رحم میں قائم ہے اور اس پر تو سچائی سے آرام کرتا ہے۔ تو منصف ہے اور سزا دیتا ہے اور تجھ سے کوئی چھپ نہیں سکتا۔ تو سب سے اچھا گواہ، منصف، مہر کرنے والا، حساب کرنے والا اور ان سب چیزوں کو یاد رکھنے والا ہے جو ماضی میں دفن ہو چکی ہیں تو اعمال کے اندراج کھولتا ہے اور بڑے نرسنگے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور وہ اونچی آواز میں چلاتے ہیں کہ 'ہماری عدالت کا دن آ گیا ہے' کیونکہ عدالت میں وہ فرشتے بے قصور نہیں ہیں۔

وہ سب جو دنیا میں داخل ہوتے ہیں تیرے سامنے سے گزرتے ہیں جیسے چرواہے کی بھیڑیں گننے کے دوران اس کے آنکڑے کے نیچے سے گزرتی ہیں اس طرح اے خداوند ہر زندہ جان تیرے سامنے سے گزرتی ہے تو ہی انہیں شمار کرتا اور ملتا ہے اور ہر مخلوق کی حد بندی کرتا ہے تو ہی عدالت کرتا اور سزا کا حکم دیتا ہے۔

نئے سال پر جو کچھ لکھا جاتا ہے عہد کے دن اس پر مہر لگتی ہے۔ تیرے سب کام مندرج ہیں وہ جو زندہ ہیں اور وہ جو مر چکے ہیں اور وہ جو آگ، پانی، تلوار، بھوک، پیاس یا مہلک وبا سے مر چکے ہیں اور وہ جو پرسکون، پریشان، مصیبت زدہ اور ابدی آرام میں ہیں اور وہ جو خوشحالی میں، رنج والم میں ہیں اور وہ جو امیر، غریب، سرفراز کئے گئے اور پست کئے گئے ہیں۔ ان سب کے نام مندرج ہیں لیکن اے خداوند وہ جو توبہ، دعا اور خیرات کرتے ہیں سب بدی کے کاموں سے بچ جاتے ہیں!''

جب اس نے اپنا بیان ختم کیا جس میں وہ اپنے گناہ کو اور اپنی سزا کے انصاف کو جانتا تھا اور ربیّ امنونؔ اسرائیل کے بیٹوں کی جماعت کے درمیان خدا کے گھر میں مر گیا۔

ربیّ امنونؔ کی راست بازی اسرائیل میں یادگاری کے طور پر رہے اور ہمیں اسی طرح کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آمین!

ربّیوں کی تعلیم

1- فیض رسانی

بزرگوں کی امثال کے مطابق فیض رسانی ان ستونوں میں سے ایک ہے جن پر دنیا قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''دنیا تین چیزوں کی پارسائی کا سہارا لئے ہوئے ہے۔ شریعت، الٰہی عبادت اور موثر فیض رسانی'' تورات فیض رسانی کے عمل کے ساتھ شروع ہوتی اور اختتام کرتی ہیں۔ جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے۔'' (تکوین 3:21) اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''اور اس (خدا) نے اسے (موسیٰ) دفن کیا...'' (تثنیہ شرع 34:6)

ایک شخص کے ساتھ کسی امید یا واپسی کی خواہش کے بغیر ہمدردی کرنا فیض رسانی کا ایک عمل ہے اور اسے دو صورتوں میں عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ کسی شخص پر احسان کرنا جس کی ہم مدد کرنے پر مجبور نہیں ہیں اور اپنی مشکل میں کسی شخص پر احسان کرنا اور اسے فائدہ پہنچانا جس کا وہ مستحق ہے، رحم جس کا بائبل مُقدس میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسے آزادانہ اور خود غرضی کے بغیر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر خدا کی فیض رسانی رحم کہلاتی ہے۔ کیونکہ ہم خدا کے قرض دار ہیں اور وہ ہمارا مقروض نہیں ہے۔ خیرات فیض رسانی کی ایک قسم ہے۔ لیکن یہ صرف غریب اور محتاج کیلئے ہوتی ہے۔ جبکہ فیض رسانی غریب، امیر اور بلند و پست مرتبے والے کیلئے لاگو ہوتی ہے۔ ہم مردے کی تجہیز و تکفین کی آخری رسومات میں شریک ہو کر فیض رسانی کر سکتے ہیں۔ یہ رحم اور سچائی کہلاتی ہے۔ اگر ہم کسی شخص پر احسان کرتے ہیں تو یہ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت واپس کر دے لیکن مردے کے ساتھ ''فیض رسانی'' وہ رحم ہے جسے واپس نہیں کیا جاسکتا۔ تین طرح سے فیض رسانی خیرات سے برتر ہے۔ خیرات پیسوں کے ذریعے کی جاسکتی ہے لیکن فیض رسانی پیسوں اور پیسوں کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔ خیرات صرف غریب کیلئے ہے لیکن فیض رسانی غریب اور امیر دونوں کیلئے ہے۔ خیرات زندوں کیلئے ہوتی ہے لیکن فیض رسانی زندوں اور مردوں دونوں کیلئے ہے۔

''تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو گے۔'' ہمارے لئے خدا کی پیروی کرنا کیسے ممکن ہے؟ اس کے کردار اور تعلیمات کی پیروی کرنے سے۔ خداوند نے ننگے کو کپڑے پہنائے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کر ان کو پہنائے۔'' پس ہمیں اسی طرح کرنا چاہیئے۔ خداوند نے بیمار کی تیمارداری کی۔ ''خداوند ممرؔے کے بلوطوں میں اسے نظر آیا...'' (جو کہ ختنے کے فوراً بعد واقعہ ہوا تھا) اس لئے ہمیں اسی طرح کرنا چاہیئے۔ خداوند ماتم کرنیوالے کو تسلی دیتا ہے۔ ''اور ابرہاؔہیم کی وفات کے بعد خدا نے اس کے بیٹے اسحاؔق کو برکت بخشی'' اس لئے ہمیں اسی طرح کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے ساتھی کی موت کی آخری رسومات میں شریک ہونا چاہیئے یہ زندوں اور مردوں کیلئے فیض رسانی کا ایک عمل ہے کیونکہ موت ماتم کرنے والوں پر بھی آنی ہے۔''

ربّی یہوداؔہ نے کہا کہ ''اگر ایک شخص اپنے مردہ رشتہ دار کیلئے بہت روتا اور ماتم کرتا ہے تو اس کا غم خدا کی مرضی کے خلاف بڑبڑاہٹ کا باعث بنتا ہے اور جلد ہی اسے دوسری موت کیلئے بھی رونا پڑ سکتا ہے۔'' ہمیں خدا کے کاموں میں راست ہونا چاہیئے اور پورے دل کے ساتھ پکارنا چاہیئے کہ ''خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا، خداوند کا نام مبارک ہو۔''

مہمان نوازی فیض رسانی کا دوسرا وصف ہے۔ ابراہیؔم کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ''اور اس نے ایک باغ لگایا'' یہ ایک باغ نہیں تھا جیسا کہ لفظ سے ہم سمجھتے ہیں بلکہ یہ ایک سرائے

تھا۔ ابراہیم نے اپنے گھر کو مسافروں کیلئے کھولا اور ان کی مہمان نوازی کی۔ جب اس کے مہمان اس کا شکریہ ادا کرتے تو ابراہیم انہیں جواب دیتا کہ ''میرا شکریہ ادا نہ کرو کیونکہ میں اس جگہ کا مالک نہیں ہوں بلکہ خدا کا شکر ادا کرو جس نے آسمان اور زمین بنائے۔'' اس طرح ابراہیم نے ملحدوں کے درمیان خدا کے نام کو مشہور کیا۔ اس لئے اس نے ہمیں مہمان نوازی کی ایک مثال دی جس کی ہمیں پیروی کرنی چاہیئے جیسا کہ بزرگوں کی امثال میں یہ لکھا ہے کہ ''تیرا گھر پناہ گاہ کے طور پر کھلا رہے اور اپنی دیواروں کے اندر غریب کا گرم جوشی سے استقبال کر۔'' جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوں تو دوستانہ روّیے کے ساتھ ان کا استقبال کر اور فوراً ان کے سامنے اپنا کھانا رکھ۔ شاید غریب بھوکا ہو اور تجھ سے کھانا مانگنے سے ہچکچائے۔ بلکہ اگر تجھے کوئی مشکل ہو تو اپنے احساسات کو اپنے مہمانوں سے چھپانا اور انہیں تسلی دینا اگر انہیں تسلی کی باتوں کی ضرورت ہے لیکن ان کے سامنے اپنی مشکل بیان نہ کرنا۔ یاد رکھو کہ ابراہیم کیسے ان تین فرشتوں سے مہربانی سے پیش آیا جنہیں اس نے آدمی سمجھا اور انہیں یہ کہتے ہوئے کیسی ان کی مہمان نوازی کی۔ ''...اے میرے آقا اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر ہے تو اپنے خادم کے پاس سے چلے نہ جائیں۔'' (تکوین 3:18) اپنے مہمانوں سے ہمیشہ دوستانہ رویہ رکھ تب تو خداوند کو پکارے گا تو وہ تجھے جواب دے گا۔

خدا ان کے دلوں کو جانتا ہے جو اس کے طالب ہیں اور اسے سب کچھ پیش کرتے ہیں جن کے وہ قابل ہیں۔ ہیکل کی موجودگی کے دوران خداوند نے بیل کی قربانی اور مٹھی بھر آٹے کے ہدیے کو برابر کی حیثیت کے ساتھ قبول کیا۔ اس لئے اب غریب کے ہدیے کو اسی طرح قبول کیا جاتا ہے جیسے ایک امیر آدمی زیادہ سے زیادہ پیش کرسکتا ہے اگر انکے دل خداوند کے ساتھ ایک ہیں۔

ربیّ ترفونؔ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک بہت دولت مند آدمی تھا جو اپنی استطاعت کے مطابق خیرات نہیں کرتا تھا۔ ایک دفعہ ربیّ اکیباؔ نے اسے کہا کہ ''کیا میں تیرے لئے ریاست میں کچھ پیسے خرچ کرسکتا ہوں جس سے تجھے بہت فائدہ ہوگا۔'' ربیّ ترفونؔ نے اس بات کو مان لیا اور ربیّ اکیباؔ کے پاس سونے کے چار ہزار دینار لایا تا کہ اسے خرچ کرے۔ ربیّ اکیبا نے فوراً اس رقم کو غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ربیّ ترفونؔ ربیّ اکیباؔ سے ملا اور اُس سے پوچھا کہ ''وہ ریاست کہاں ہے جس میں تم نے میرا پیسہ لگایا ہے۔ اکیبا اپنے دوست کو ایک مدرسے میں ایک چھوٹے لڑکے کے پاس لے گیا جو مزامیر 112 پڑھ رہا تھا جب اس نے نویں آیت پڑھی جس میں لکھا ہے کہ ''اس نے بانٹا اور محتاجوں کو دیا اس کی صداقت ہمیشہ قائم رہے گی۔'' تو ربیّ اکیباؔ نے کہا کہ ''تیری جائیداد اسرائیل کے بادشاہ داوؔد کے ساتھ ہے۔ جس نے کہا کہ ''اس نے بانٹا اور محتاجوں کو دیا۔''

ربیّ ترفونؔ نے پوچھا کہ ''تو نے یہ کس لئے کیا ہے؟''

ربیّ اکیباؔ نے جواب دیا کہ ''کیا تو نہیں جانتا کہ گریونؔ کے بیٹے نکدیمون کو سزا ملی کیونکہ اس نے اپنی استطاعت کے مطابق نہیں دیا؟''

ربیّ ترفونؔ نے کہا کہ ''اچھا، تو تو نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا تھا؟ کیا میں تیری مدد کے بغیر اپنی استطاعت کے مطابق بانٹ نہیں سکتا تھا؟''

ربیّ اکیباؔ نے کہا کہ ''نہیں، کیونکہ دوسروں کے ذریعے خیرات کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔''

اس سے ہم سیکھتے ہیں کہ وہ جو اپنی استطاعت کے مطابق خیرات نہیں کرتا سزا پائے گا۔

ایک دفعہ لکئ کا بیٹا ربیّ یوخانن یروشلیم کی طرف سفر کر رہا تھا اور اس کے شاگرد اس کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ایک غریب عورت کو عرب کے لوگوں کے کچھ ریوڑوں کے منہ سے گرتے ہوئے اور ان کی پنالیوں سے اناج کے دانے اکٹھے کرتے ہوئے دیکھا۔ جب اس عورت نے ربیّ کو دیکھا تو اس نے اسے ان الفاظ سے مخاطب کیا کہ ''اے ربیّ میری مدد کر'' اس نے اسے جواب میں کہا کہ ''تو کس کی بیٹی ہے؟''

اس نے کہا کہ ''میں گریون کے بیٹے نکدیمون کی بیٹی ہوں۔''

ربیّ نے پوچھا کہ ''تیرے باپ کی دولت کے ساتھ کیا ہوا اور ان پیسوں کے ساتھ بھی جو تو نے اپنی شادی کے دن جہیز میں حاصل کیے؟''

اس نے جواب دیا کہ ''کیا یروشلیم میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ 'نمک پیسوں کے بغیر تھا'۔'' (نمک گوشت کو محفوظ رکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور بغیر نمک کے گوشت سڑ جاتا ہے اس لئے جس طرح نمک گوشت کیلئے ہے اسی طرح خیرات دولت کیلئے ہے۔)

ربیّ نے پھر پوچھا کہ ''تیرے شوہر کی دولت کے ساتھ کیا ہوا؟''

اس نے جواب دیا کہ ''اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور میں نے ان دونوں کی دولت کو کھو دیا۔'' ربیّ اپنے شاگردوں کی طرف مڑا اور ان سے کہا کہ:

''مجھے یاد ہے کہ جب میں نے اس کی شادی کے معاہدے پر دستخط کیے تو اس کے باپ نے اسے جہیز میں دس لاکھ سونے کے دینار دیئے اور اس کا شوہر اس وجہ سے اور زیادہ دولت مند ہو گیا۔''

ربیّ نے اس عورت کی مدد کی اور اس کیلئے رویا۔

اس نے کہا کہ ''اے اسرائیل کے بیٹوں! شادمان ہو کیونکہ تم خدا کی مرضی کو پورا کرتے ہو اور کوئی تمہیں فتح نہیں کر سکتا لیکن اگر تم اس کی مرضی کو پورا کرنے میں ناکام ہو تو پھر جانور تم سے زیادہ بہتر ہیں۔''

وہ جو خیرات نہیں کرتا گناہ کرتا ہے یہ ناخوم کی زندگی میں ثابت ہوا۔

جب بھی ناخوم کے واقعہ کو بیان کیا گیا تو یہ کہا جاتا تھا کہ ''یہ بہتری کے لئے بھی ہے۔'' اپنے بڑھاپے میں وہ اندھا ہو گیا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں ٹانگیں کاٹ ڈالی گئی تھیں اور اس کا دھڑ بری طرح سوجا ہوا تھا۔ اس کے عالموں نے اس سے کہا کہ ''اگر تو راست باز آدمی ہے تو تجھ پر ایسی مصیبت کیوں آئی۔''

اس نے جواب دیا کہ ''یہ سب میں خود اپنے آپ پر لایا۔ ایک دفعہ میں اپنے سسر کے گھر جا رہا تھا اور مختلف قسم کی قیمتی چیزوں سے لدے ہوئے تیس گدھے میرے ساتھ تھے۔ راستے میں ایک آدمی نے مجھے بلایا اور کہا کہ ''اے ربیّ میری مدد کر!'' میں نے اسے کہا کہ میرا انتظار کر جب تک میں اپنے گدھوں سے سامان اتار آؤں۔ اپنے گدھوں سے سامان اتارنے کے بعد جب میں اس جگہ پہنچا جہاں وہ آدمی تھا تو میں نے دیکھا کہ غریب آدمی مر چکا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو زمین پر گرایا اور زار زار رویا اور کہا کہ ''میری یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں جنہوں نے ترس نہ کھایا۔ میرے یہ ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں جنہوں نے اس کی مدد نہ کی اور میرے پاؤں بھی کاٹ ڈالے جائیں جنہوں نے اس کی مدد کرنے کیلئے جلدی نہ کی'' میں نے تسلی نہ پائی جب تک میرا سارا جسم بری طرح سوج نہ گیا۔ ربیّ اکیبا نے مجھ سے کہا کہ 'مجھ پر

افسوس کہ میں نے تجھے اس ریاست میں پایا!' لیکن میں نے جواب دیا کہ 'تو شادمان ہو کہ اس ریاست میں تو مجھ سے ملا کیونکہ اس کے ذریعے مجھے امید ہے کہ میری بے انصافی سے مجھے معافی مل سکتی ہے اور میری ساری راستبازی ابھی تک مجھے فائدہ پہنچانے کے لئے مندرج اور قائم ہے تاکہ مستقبل کو دنیا میں مجھے ابدی زندگی کا انعام ملے'۔''

ربیّ یانے نے ایک آدمی کو عام جگہ پر خیرات دیتے ہوئے دیکھا اور اس سے کہا کہ ''یہ بہتر نہیں ہے کہ سرِ عام خیرات دی جائے اور غریب آدمی کو شرمندہ کیا جائے''۔

''بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ عام جگہ پر دوسروں کو خیرات دے کر شرمندہ کرنے کی بجائے انہیں آگ کی بھٹی میں پھینک دیا جائے''۔

رِبیّوں نے خاص طور پر یہ تاکید کی کہ ہمیں صرف اپنے ہی لوگوں کو خیرات نہیں دینی چاہیئے کیونکہ موسیٰ کی شریعت نے ہمیں ہمارے دروازوں کے اندر داخل ہونے والے مسافر کے ساتھ مہمان نوازی اور مہربانی سے پیش آنے کی تلقین کی ہے بلکہ خاص طور پر جانوروں کو بھی اس نے اپنے رحم دل قوانین میں یاد رکھا ہے۔

ربیّ یہوداہ نے کہا کہ ''کوئی بھی اپنا کھانا کھانے کے لئے نہ بیٹھے جب تک وہ اپنے جانوروں کو کھانا مہیا نہ کرے کیونکہ وہ اسی پر توکل کرتے ہیں''

ربیّ یوخانن نے کہا کہ یہ خدا کی نظر میں بھلا ہے اگر ہم مسافروں کے ساتھ مہمان نوازی اور مہربانی سے پیش آئیں جیسے ہم صبح سویرے اس کی شریعت کا مطالعہ کرتے ہیں کیونکہ حقیقت میں قدیم زمانے سے ہی اس کی شریعت پر عمل کیا جاتا ہے اُس نے یہ بھی کہا کہ ''وہ جو اپنے ساتھیوں سے مہربانی سے پیش آتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

ربیّ یوخانن اور ربیّ اباّ دونوں یہ کہتے ہیں کہ غریب آدمی کو ادھار دینا خیرات دینے سے بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنی عزت کی شرمندگی سے بچ جاتا ہے اور اس طرح خیرات کرنے کا یہ زیادہ بہتر طریقہ ہے۔ ربیّوں نے ہمیشہ یہ سکھایا کہ مہربانی محض خیرات دینے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ زیادہ حقیقی مدد کے ساتھ شفیق باتوں کو بھی شامل کرتی ہے۔

2- حلِم

ہم بائبل مُقدس میں بہت سی مثالوں میں عظیم خالق کے مہیا کردہ حلم اور عاجزی کو اس کی مخلوقات میں دیکھتے ہیں یعنی ہمارے آباؤ اجداد کے پاکباز شخص جو فخر سے آزاد تھے۔

ابراہیم جو پاکباز شخص تھا اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ زمین کی خاک ہے اور جب حت کے بیٹوں نے اسے ''خدا کا شہزادہ'' کہہ کر مخاطب کیا تو وہ ان کے سامنے نیچے تک جھک گیا۔

اسرائیل کے راہنماؤں موسیٰ اور ہارون نے پکار کر کہا کہ ''ہم کیا ہیں!'' اور حسد سے موسیٰ کو بتایا گیا کہ لشکر گاہ میں اس کے دو پیروکار نبوت کر رہے ہیں اور اس نے حلیمی سے کہا کہ ''... کاشکہ خداوند کے سب لوگ نبی ہوتے ...'' (عدد 29:11)

جب داؔ دنے ہیکل کی تعمیر کیلئے قیمتی سامان دیا تو اس نے حلیمی سے کہا کہ ''تیری ہی چیزوں میں سے ہم نے تجھے دیا ہے۔''

ہم قادر مطلق ابدی خدا سے حلم سیکھتے ہیں۔ اس نے اپنے احکامات دینے کیلئے کوہ سینا چنا جو بلند پہاڑوں میں سے نہیں تھا۔ اس نے موسیٰ کو بہت اونچے درخت سے نہیں بلکہ ایک جھاڑی سے پکارا۔ جب وہ ایلیاہ سے ہمکلام ہوا تو اس نے آندھی بھیجی، زمین لرز گئی اور اس کے بعد آگ آئی لیکن خدا نے ان کے درمیان ''ایک دبی ہوئی آواز'' میں بات کی۔

ربیّ حنّاہ نے کہا کہ ''وہ جو دل میں غرور رکھتا ہے بت

پرست کی طرح کا گناہگار ہے۔''

ربّی ایرہ نے کہا کہ ''وہ جو مغرور ہے پست ہوگا۔''

حِسکایاہ نے کہا کہ ''مغرور دل کی دعائیں کبھی سنی نہیں جاتی۔''

ربّی آشی نے کہا کہ ''وہ جو اپنے دل کو مغروری سے سخت کرتا ہے اپنے دماغ کے ساتھ اس کو بھی نرم کرے۔''

ربّی یوشعؔ نے کہا کہ ''حلم قربانی سے بہتر ہے'' کیونکہ لکھا ہے کہ ''شکستہ روح خدا کی قربانی ہے اے خدا تو شکستہ اور خستہ دل کو حقیر نہ جانے گا۔''

3- خدا کا خوف

ربّی حناہ کے بیٹے نے کہا کہ ''وہ جو خدا کے خوف کے بغیر اسکی شریعت پر عمل کرتا ہے وہ اس کی مانند ہے جس کے پاس خزانے کے اندرونی دروازے کی کنجی تو ہو لیکن اُن دروازوں کی کنجیاں نہ ہوں جو اس دروازے تک پہنچاتے ہیں۔''

ربّی سکندر نے کہا کہ ''وہ جو دنیاوی حکمت رکھتا ہے اور خداوند کا خوف نہیں رکھتا وہ اس کی مانند ہے جو ایک گھر کی تعمیر کا منصوبہ رکھتا ہے اور صرف اس کے دروازے مکمل کرتا ہے کیونکہ جیسے داؤد مزامیر 10:111 میں کہتا ہے کہ ''خداوند کا خوف حکمت کا آغاز ہے......''

جب ربّی یوخانن بیمار تھا تو اس کے شاگرد اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ ہمیں برکت دے۔ ربّی نے نحیف آواز میں اُن کو برکت دی اور کہا کہ ''تم خدا کا خوف رکھو جیسے تم آدمیوں کا خوف رکھتے ہو۔'' اس کے شاگردوں نے کہا ''کیا آدمیوں سے زیادہ خدا کا خوف نہیں رکھنا چاہیئے؟''

اس نے جواب دیا کہ ''تمہیں نیکی کا ارادہ رکھنا چاہیئے اگر تمہارے اعمال ثابت کرتے ہیں کہ تم خدا کا خوف رکھتے ہو اور جب تم کوئی غلطی کرتے ہو اور تمہیں یقین ہے کہ کوئی انسانی آنکھ تمہیں نہیں دیکھتی اور تم اس وقت بھی خدا کا خوف رکھتے ہو جو ہر جگہ دیکھتا ہے اور ہر وقت ہر چیز کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے۔

ربّی آبا کہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ باہمی روابط میں خدا کا خوف دکھا سکتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ''ہر ایک سے شفقت اور مہربانی سے بات کرو۔ اپنے غصے کو دور کرنے کی کوشش کرو اور اپنے بھائیوں بلکہ ساری دنیا کے ساتھ امن سے رہو اور اس سے تمہیں یہ فائدہ ہوگا کہ 'تم خدا اور انسان کی نظر میں مقبولیت حاصل کرو گے' جس طرح سلیمانؔ نے بہت مقبولیت حاصل کی۔''

ربّی یوخانن نے یوخائی کے بیٹے ربّی شمعونؔ کو ایک تمثیل دیتے ہوئے اِشعیاہ کی کتاب کی عبارت کو پڑھتے ہوئے سنا جس کے مطابق ''خداوند کو دیانتداری سے محبت لیکن ڈاکہ زنی کی سوختنی قربانی سے نفرت ہے۔''

ایک بادشاہ نے درآمدی اشیاء پر ٹیکس لگایا اور اپنے سرداروں کو حکم دیا کہ جیسے ہی کوئی درآمدی اشیاء کے ساتھ محصول چونگی سے گزرے تو اسے روکا جائے تاکہ وہ محصول ادا کرے۔

اس کے سرداروں نے بڑی حیرانگی سے اس سے یوں کہا کہ ''وہ سب کچھ جو جمع کیا جاتا ہے وہ تیری ہی مملکت کیلئے ہے تب وہ کیوں محصول ادا کریں کیونکہ آخر میں وہ تیرے ہی خزانے میں جمع کیا جاتا ہے۔''

بادشاہ نے جواب دیا کہ ''میری خواہش ہے کہ مسافر اس عمل سے کچھ سیکھیں جس کو کرنے کا حکم میں نے تمہیں دیا ہے خواہ میری نگاہ میں یہ کتنی نفرت انگیز بد دیانتی ہے۔''

بالکل اسی طرح زمین پر ہمارے ساتھ قادر مطلق خدا کا

تعلق ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے لیکن وہ ہماری دنیوی خوشی بڑھانے کیلئے مسلسل اس میں اضافہ کرتا ہے۔ اس لئے یہ تصور کرنا کہ دھوکے باز آدمی خدا کو ہدیہ پیش کرے جو کہ محض خدا کی ہی اجازت سے ہو۔ بائبل مُقدس کی تعلیم کے مطابق اس آدمی کا ہدیہ دینا بھی خداوند پسند نہیں کرتا۔ کیوں کہ اس نے ظلم کے ذریعے دولت کمائی اور ظلم خدا کو پسند نہیں۔''

اس سے ہم مثال کے طور پر یہ اخذ کرتے ہیں کہ عید المظال پر مقررہ رسموں کو ادا کرنے کیلئے چرائی ہوئی کھجور کے درخت کی شاخیں لی جائیں تو یہ استعمال کیلئے نامناسب ہیں کیونکہ وہ شاخیں غیر قانونی طریقے سے استعمال کرنے کیلئے حاصل کی گئیں۔

ربیؔ الیعازر نے کہا کہ ''جو اپنے سب کاموں میں راستی اور عدل سے چلتا ہے انصاف سے خدا کے لامحدود احسان کا دعویٰ کرسکتا ہے کیونکہ خدا کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ 'وہ راستی و عدل سے محبت رکھتا ہے' یہ اس لئے ہے کیونکہ ''زمین خدا کی شفقت سے بھری ہوئی ہے۔'' کیا ہم سوچ سکتے ہیں کہ اس طرح پیروی کرنا آسان کام ہے؟ نہیں! احسان کی پاکدامنی صرف بڑی کوششوں کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتی ہے کیا یہ مشکل ہوگا لیکن کیا وہ اس وصف کو پیدا کرنے کیلئے اپنی نظروں کے سامنے خدا کا خوف رکھتا ہے؟ وہ اسے آسانی سے حاصل کرے گا جس کا ہر عمل خداوند کے خوف میں ہوتا ہے۔

''فضل کا تاج سفید سر ہے اور یہ راست بازی کی راہ پر مل سکتا ہے۔''

پس سلیمانؔ نے اپنی امثال میں سکھایا۔ یہاں تک کہ مختلف ربیؔ جو بڑھاپے کی عمر تک پہنچے غالباً ان کے شاگردوں نے ان سے سوال کئے تھے کہ کیا یہ ان کیلئے الٰہی ہمدردی کا نشان ہے؟ اور ربیؔ نیکوماہؔ نے جواب دیا کہ خدا نے میری زندگی میں تین اصولوں کو منظم کیا جس پر میں نے عمل کرنے کی کوشش کی۔

پہلا اصول

میں نے کبھی اپنے سے نچلے طبقے کے لوگوں کے سامنے اپنے اعلیٰ مرتبے یا سرفرازی کا مقابلہ نہیں کیا۔ یہ بات ربیؔ حنّاہ کے ذریعے ایک مثال سے ثابت ہوئی جب وہ ایک دفعہ اپنے کندھوں پر بھاری بیلچہ اٹھائے ہوئے ربیؔ کوآنہ بنِ کینلائیؔ کو ملا تھا اور ربیؔ کوآنہ اس عظیم آدمی کو اس طرح کا کام کرتے ہوئے دیکھ کر اسے اس کے خلافِ شان خیال کیا اور اس ہتھیار کو خود اٹھانے کیلئے اسے مجبور کیا لیکن ربیؔ حنّاہ نے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ ''یہ میرا معمول ہے لیکن کسی دوسرے کو ایسا کام کرنے کی اجازت نہیں دوں گا، جو میں خود کروں چاہے وہ دوسروں کی نظر میں کتنا ہی معیوب معلوم ہو''۔

دوسرا اصول

میں اپنے ساتھیوں کے خلاف اپنے دل میں کوئی بات رکھے ہوئے رات کو کبھی نہیں سوتا تھا بلکہ مار زترہؔ کے مطابق عمل کرتا اور سونے سے پہلے یہ دعا کرتا تھا کہ ''اے خداوند، ان سب کو معاف کر جنہوں نے مجھے دکھ دیا ہے۔''

تیسرا اصول

میں کنجوس آدمی نہیں تھا بلکہ راست باز ایوبؔ کی مثال کے مطابق جسے دانا پیش کرتے ہیں کہ وہ خریداری کرنے کے بعد اس میں تبدیلی کرنے سے انکار کر دیتا تھا۔

ایک اور ربیؔ نے بھی نیکوماہ کی تصدیق کرتے ہوئے ربی اکیباؔ کو جواب دیا کہ وہ خود بھی اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اسے لمبی عمر کی برکت ملی کیونکہ اپنے عہدے کے لحاظ سے اس نے

اپنے آپ کو تحائف قبول کرنے سے باز رکھا اور سلیمانؔ کی طرح کی سوچ رکھی جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''... جو لالچ سے نفرت رکھتا ہے اس کی عمر دراز ہوگی'' اس کی دوسری خوبی یہ تھی کہ اس نے کبھی کسی قانون کی خلاف ورزی نہ کی۔ ربّی رَبّاؔ کی باتوں کے مطابق ''جو قصورواروں کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے خدا کی عدالت میں اس پر رحم ہوگا۔''

ربّی زیراؔ نے کہا کہ اس کی زیادہ عمر پانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زندگی کو خدا کے فضل کے تحت بسر کیا۔ اس نے نرمی اور صبر کے ساتھ اپنے بزرگوں کے سامنے معقول دلائل پیش کرنے سے باز رہا اور وہ خدا کے کلام کو ناپاک جگھوں پر پیش کرنے سے بھی دور رہا لیکن تمام جگھوں پر نہیں۔ وہ سارا دن چمڑے کا چھوٹا سا صندوق جو عبرانی آیات پر مشتمل ہوتا تھا پہنے رہتا تاکہ اپنے مذہبی فرائض سرانجام دینا یاد رکھے۔ اس نے کوئی مدرسہ تعمیر نہ کیا جس میں مقدس علم سکھایا جاسکے اور نہ ہی اس نے کوئی ایسی مناسب جگہ تیار کی جو آرام کیلئے ہو اور جہاں کوئی تقریب منعقد کی جاسکے وہ اپنے ساتھیوں کی پستی پر کبھی خوش نہ ہوا اور نہ ہی اس نے شخصی طور پر کسی کی تقرری پر یا اس خاندان پر جس کا وہ ممبر ہے اعتراض کیا۔

4- والدین کی عزت کرنا

بائبل مُقدس کہتی ہے کہ آدمی کے والدین قادر مطلق خدا کے ساتھ برابر کی عزت و تعظیم کے مستحق ہیں۔ ''اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا'' دس احکام میں سے ایک ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''اپنی دولت سے خداوند کی عزت کرنا'' اپنے باپ اور ماں کا خوف ماننا اور ''تم خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا'' بھی الٰہی دلیلیں ہیں جبکہ بے ادب بچے کی سزا ایک ہی ہے جو اپنے زمینی باپ یا کائنات کے عظیم باپ کے خلاف گناہ کرتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ ضرور جان سے مارا جائے'' اور ''وہ جو خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان سے مارا جائے۔''

ربّیوں نے کہا کہ ''آدمی کے تین دوست ہوتے ہیں۔ خدا، اس کا باپ اور اس کی ماں'' خدا کہتا ہے ''وہ جو اپنے والدین کی عزت کرتا ہے میری عزت کرتا ہے جیسے میں ان کے درمیان رہتا ہوں۔''

ربّی یہوداہؔ نے کہا کہ ''جاننا اور انکشاف کرنا آدمی کی راہیں ہیں۔ ماں مہربان اور شفیق باتوں سے اپنے بچے کی خوشامد کرتی ہے اور اسے منا لیتی ہے اور عزت اور محبت حاصل کرتی ہے۔ اس لئے بائبل مُقدس کہتی ہے کہ 'اپنی ماں کی عزت کرنے سے پہلے' اپنے باپ کی عزت کر' لیکن خوف رکھنے کے اعتبار سے جیسے باپ بچے کا استاد ہے جو اسے شریعت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے بائبل مُقدس کہتی ہے کہ ''لفظ 'باپ' سے پہلے' ہر آدمی اپنی ماں کا خوف مانے۔''

ربّی اُولاہؔ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ ''والدین کی کتنی زیادہ عزت کرنی چاہئے۔'' اس نے جواب دیا کہ:

''سنو، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ کیسے نتینیاؔ کے بیٹے ملحد دماہؔ کے ذریعے ثابت ہوا۔ وہ ہیروں کا سوداگر تھا اور دانا سردار کاہن کے افود کیلئے اس سے ہیرے خریدنا چاہتے تھے۔ جب وہ اس کے گھر پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ الماری جس میں ہیرے رکھے ہیں، اس کی چابی دماہؔ کے باپ کے پاس ہے جو اس وقت سو رہا تھا اور اس کے بیٹے نے اپنے باپ سے چابی حاصل کرنے کیلئے بالکل انکار کر دیا بلکہ داناؤں نے اپنی بے صبری میں اسے اصل رقم سے زیادہ پیسے دینے کی پیشکش کی اور جب اس کا باپ اٹھا اور اس نے انہیں ہیرے دیئے تو انہوں نے اسے اصل رقم سے زیادہ پیسے

دیئے لیکن اس نے اپنی اصل قیمت لی اور باقی پیسے انہیں یہ کہتے ہوئے واپس لوٹا دیئے کہ 'میں اپنے باپ کے احترام میں نفع نہیں لوں گا۔''

انسان دوسرے انسان کی صحیح طور سے عدالت نہیں کرسکتا۔ اولاد کے والدین کی عزت کرنے کے حوالے سے بھی دوسرا شخص درست اندازہ نہیں لگا سکتا۔ دنیاوی اندازِ فکر سچائی کی تلاش کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے والدین کو اچھی خوراک دیتا ہو لیکن پھر بھی بے ادبوں کی سی سزا پائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اپنے والدین کو کمانے کیلئے بھیجتا ہو لیکن باادبوں کی طرح بامراد ٹھہرے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

ایک آدمی نے اپنے باپ کے سامنے اچھا کھانا رکھا اور اسے کھانے کیلئے کہا اور جب اس کا باپ اپنا کھانا کھا چکا تو اپنے بیٹے کو کہا کہ:

''میرے بیٹے، تو نے میرے لئے بہت لذیذ کھانا تیار کروایا لیکن تو نے یہ مہارت کہاں سے حاصل کی ہے؟''

اور بیٹے نے بے ادبی سے جواب دیا کہ:

''بوڑھے آدمی، سوال پوچھے بغیر کھاؤ جیسے کتے کھاتے ہیں۔''

وہ بیٹا بے ادبی کی سزا کا وارث ہوا۔

ایک آدمی جو آٹا پیسنے والی چکی کا مالک تھا، اس کے ساتھ اس کا باپ رہتا تھا۔ اس وقت جب لوگ ان کیلئے کام نہیں کرتے تھے بلکہ مقررہ دنوں میں حکومت کیلئے کام کرنے پر مجبور تھے اور جب اس وقت اس کے بوڑھے باپ کو بھی کام کیلئے طلب کیا جاتا تو اس کا بیٹا اس سے کہتا کہ ''تم جاؤ اور چکی پر میرے لئے کام کرو اور میں جاؤں گا اور حکومت کیلئے کام کروں گا۔''

اس نے یہ اس لئے کہا کیونکہ وہ جو حکومت کیلئے کام کرتے تھے انہیں سزا دی جاتی تھی اگر ان کا کام غیر تسلی بخش ثابت ہوتا اور اس نے سوچا کہ ''یہ میرے لئے بہتر موقع ہے کہ میں اپنے باپ کو خطرے میں ڈالنے کی بجائے خود اس کیلئے کام کروں۔'' اس لئے وہ بیٹا انعام کا مستحق ہوا کیونکہ وہ ''اپنے باپ کی عزت کرتا تھا۔''

ربّی خیاؔہ نے دعویٰ سے کہا کہ خدا نے خود ہی اپنی طرف سے والدین کو عزت دینے پر ترجیح دی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ لکھا ہے ''اپنی دولت سے خداوند کی عزت کرنا'' کیسے؟ خیرات کے ذریعے، اچھے کاموں کے ذریعے، اپنے دروازے کی چوکھٹوں پر میزوزہ رکھنے سے اور عیدِ خیام کے دوران اپنے لئے خیمہ بنانے کے ذریعے یہ سب کرو اگر تم یہ کرنے کے قابل ہو اور اگر تم غریب ہو تو تمہارے لئے یہ گناہ نہیں گنا جائے گا لیکن یہ لکھا ہے کہ 'اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا' اور یہ امیر و غریب پر فرض ہے چاہے تجھے ان کیلئے دردر پر مانگنے کیلئے مجبور ہونا پڑے۔

ربّی اباؔہو نے کہا کہ ''میرے بیٹے ابیؔمی اس نصیحت کو مان اور اس پر عمل کر۔''

ابیؔمی کے پانچ بچے تھے لیکن اس نے ان کو ان کے دادا کیلئے دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی اور نہ ہی اس کیلئے کام کرنے کی اجازت دیتا جب وہ خود گھر پر موجود ہوتا تھا بلکہ اس نے اپنے باپ کی خواہش کے مطابق عزت کی۔ ایک موقع پر اس کے باپ نے اس سے پانی کا ایک گلاس مانگا۔ جب ابیؔمی پانی کا گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوا تو اس کا بوڑھا باپ سو چکا تھا اور وہ گلاس پکڑے ہوئے اپنے باپ کی طرف کھڑا رہا جب تک اس کا باپ اٹھ نہ گیا۔

ربّیوں نے پوچھا کہ ''ڈر کیا ہے؟'' اور عزت کیا ہے؟

اپنے باپ اور ماں کا ڈر مان۔ اس طرح کہ ان کی کرسیوں پر نہ بیٹھنا اوران کی جگہوں پر کھڑا نہ ہونا۔ ان کی باتوں پرغور سے توجہ کرنا اوران کی گفتگو میں مداخلت نہ کرنا اور احتیاط کرنا کہ ان کے دلائل کی عدالت یا تنقید نہ ہو۔

اپنے باپ اور ماں کی عزت کر۔ اس طرح کہ ان کی ضروریات پوری کرنا، انہیں کھانے اور پینے کو دینا اور انہیں کپڑے اور جوتے پہنانا اگر وہ اپنے لئے یہ کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

ربیّ الیعاؔزر سے پوچھا گیا کہ والدین کی کتنی زیادہ عزت کرنی چاہئے اوراس نے جواب دیا کہ ''اپنی ساری دولت سمندر میں ڈال دے لیکن اپنے باپ اور ماں کو دکھ نہ دے۔''

یوؔخائی کے بیٹے شمعوؔن نے کہا کہ ''وہ جو اپنے والدین کی عزت کرتا ہے اس کیلئے بڑا اجر ہے اسی طرح جو اس نصیحت پر عمل نہیں کرتا اس کیلئے بڑی سزا ہے۔''

بائبل مُقدس کی ہر نصیحت بیان کرتی ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے سے اجر ملے گا اوراس کیلئے ہم پڑھتے ہیں کہ ''تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔'' تیری عمر صرف اس دنیا میں ہی دراز نہ ہو بلکہ آنے والی دنیا میں بھی۔

5- شریعت کا مطالعہ

''خداوند اپنی راہ کے شروع میں مجھے رکھتا تھا، اس سے پیشتر کہ ابتدا میں کچھ بنایا۔'' (امثال 8:22) اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے دنیا کی تخلیق سے پہلے شریعت کو پیدا کیا۔ بہت سے داناؤں نے دن رات مسلسل مطالعہ کر کے اپنی زندگیوں کو کوّے کی طرح سیاہ بنایا یعنی اپنے آپ کو سخت کیا جیسے کوّا اپنے بچوں کیلئے ہوتا ہے۔

ربیّ یوحاؔنن نے کہا کہ ''رات کو مطالعہ کرنا بہتر ہے جب ہر طرف خاموشی ہوتی ہے اور جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''رات کے پہروں میں اس کی حمد کرو۔''

ربیّ لاکیشؔ نے کہا کہ ''دن اور رات مطالعہ کرو' جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ' تجھے دن اور رات اسی کا دھیان ہو۔''

زیپورؔہ کے ربیّ خوناؔن نے کہا ہے کہ ''شریعت کے مطالعہ کا مٹی کے ایک بڑے ڈھیر سے موازنہ کیا جاسکتا ہے جسے مکمل طور پر ہٹانا مقصود ہو۔'' احمق کہتا ہے کہ 'یہ ناممکن ہے کہ مجھے اس ڈھیر کو ہٹانے کے قابل ہونا چاہئے لیکن عقلمند آدمی کہتا ہے کہ ''میں آج تھوڑا سا ہٹاؤں گا اور کچھ کل اوراس کے بعد بھی ہٹاتا رہوں گا اور یوں میں یہ سارا ڈھیر ہٹالوں گا۔''

''بالکل اس طرح شریعت کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ہے ایک نکما شاگرد کہتا ہے کہ 'میرے لئے شریعت کا مطالعہ کرنا ناممکن ہے۔ ذرا سوچیں کہ پیدائش کے پچاس ابواب ہیں۔ اِشعیا کے چھیاسٹھ ابواب ہیں اور زبور کے ایک سو پچاس ابواب ہیں، یہ میں نہیں کرسکتا ہوں۔' لیکن ایک محنتی طالب علم کہتا ہے کہ 'میں ہر روز چھ ابواب کا مطالعہ کروں گا اور میں تمام ابواب ختم کر لوں گا۔''

امثال 24:7 میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''احمق کے لئے حکمت بہت بلند ہے...''

ربیّ یوخاؔنن اس آیت کی وضاحت چھت سے لٹکے ہوئے ایک سیب کے ساتھ کرتا ہے۔ احمق آدمی کہتا ہے کہ ''میں پھل تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ بہت بلندی پر ہے۔'' لیکن عقلمند آدمی کہتا ہے کہ ''یہ پھل چند قدم اوپر چڑھ کر جلدی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جب ہاتھ وہاں تک پہنچ جائے۔'' احمق کہتا ہے کہ ''صرف عقلمند آدمی تمام شریعت کا مطالعہ کرسکتا ہے۔'' لیکن عقلمند

آدمی اسے جواب دیتا ہے کہ ''کیا یہ تجھ پر لازم نہیں ہے کہ تمام شریعت کا مطالعہ کرے''۔

ربیّ لاوؔی نے ایک تمثیل کے ذریعے اس کی وضاحت کی ہے۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے پانی کی ایک بالٹی بھرنے کیلئے دو نوکر لئے۔ان میں سے ایک نے کہا کہ ''مجھے کیوں یہ بے فائدہ مزدوری کرنی چاہئے؟ میں ایک طرف سے پانی ڈالتا ہوں اور یہ فوراً دوسری طرف سے باہر نکل جاتا ہے اور اس سے مجھے کیا فائدہ ہے؟''

دوسرے عقلمند نوکر نے جواب دیا کہ ''ہمیں یہ کرنے کی اجرت ملتی ہے اسلئے ہمیں یہ کام کرنا چاہئے۔''

اسی طرح شریعت کا مطالعہ کرنے سے اجر ملتا ہے۔ایک آدمی کہتا ہے کہ ''مجھے شریعت کا مطالعہ کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے جب میں اسے مسلسل جاری رکھوں یا اسے بھول جاؤں جو میں نے سیکھا ہے؟'' لیکن دوسرا آدمی جواب دیتا ہے کہ ''خدا ہمیں اجر دے گا اس کیلئے جو ہم پر عیاں ہے اور اس کیلئے بھی جسے ہم بالکل بھول چکے ہیں۔''

ربیّ ذے ایرآہ نے کہا کہ اگر ہم شریعت کے ایک حرف کو کچھ اہمیت نہ دیں تو ہم ساری شریعت کو رد کرتے ہیں۔ہم تثنیۂ شرع میں پڑھتے ہیں کہ ''وہ بہت سی بیویاں بھی نہ رکھے تا نہ ہو کہ اس کا دل پھر جائے...''

سلیمانؔ نے اس نصیحت کی خلاف ورزی کی اور ربیّ شمعونؔ نے کہا ہے کہ فرشتوں نے اس کی بدی کا اعلان کیا اور خدا سے کہا کہ ''دنیا پر حکومت کرنے والے مالک، سلیمانؔ نے تیری شریعت کو توڑا اور اسے قانوناً تبدیل اور تقلیل کیا ہے۔اس نے ان تین نصیحتوں کی بے ادبی کی ہے کیونکہ اس نے اپنے لئے بہت سے گھوڑوں کو حاصل کیا اور بہت سی بیویوں کو اپنے لئے لیا اور اپنے لئے بہت سا سونا اور چاندی جمع کیا'' تب خداوند نے جواب دیا کہ ''سلیمانؔ ہمیشہ کیلئے زمین پر سے تباہ کر دیا جائے گا اور اس کے بعد سینکڑوں سلیمانوں کو بھی اور شریعت کا ایک چھوٹا سا حرف بھی منسوخ نہ ہوگا۔''

ربیّوں نے الہامی کتابوں کی مختلف عبارتوں کو اکثر مجازی حس میں لاگو کیا ہے جیسے اشعیاؔ کے پچپن ویں باب کی شروع کی آیت میں لکھا ہے کہ ''اے سب پیاسوں پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔آؤ مول لو اور کھاؤ۔ہاں آؤ! مے اور دودھ بے زر اور بے قیمت خریدو۔''

اسرائیلؔ کے داناؤں نے تین مائعات کو شریعت کے نمونے کے طور پر آدمیوں پر زور دینے کی کوشش کی ہے۔ایک ربی نے پوچھا کہ ''خدا کے کلام کا پانی کے ساتھ کیوں موازنہ کیا جاتا ہے؟''

اس سوال کے جواب میں یہ کہا گیا کہ ''جیسے پانی اونچائی (پہاڑوں) سے آتا ہے اور نچلی سطح (سمندر) میں ٹھہرتا ہے۔اسی طرح شریعت آسمان سے جاری ہوتی ہے اور ان میں قائم رہ سکتی ہے جو روح میں حلیم ہیں۔''

کسی اور ربیّ نے دریافت کیا کہ ''خدا کے کلام کو مے اور دودھ سے کس لئے تشبیہہ دی گئی ہے؟'' اور جواب یہ تھا کہ ''جیسے یہ مائعات سونے کے برتنوں میں محفوظ نہیں ہو سکتے بلکہ صرف مٹی کے برتنوں میں محفوظ ہو سکتے ہیں اسی طرح جو سیدھی سادھی طبیعت کے مالک ہیں ان کے ذہن سیکھنے کے بہتر ظروف ہونگے۔''

مثال کے طور پر ربی یوشؔع بن کنتاہؔ نے جو دیکھنے میں بہت سادہ لوح تھا۔وہ بڑی حکمت اور علم کا مالک تھا۔اس کی

پسندیدہ تمثیلات میں سے ایک یہ تھی کہ ''بہت سے لوگ وسیع علم رکھتے ہوئے اس کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنی شخصی کشش کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کرتے تاہم وہ کم فراخدل دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کا علم بہت دور تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔''

خدا کے کلام کا موخر الذکر مائعات کے ساتھ موازنہ کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انہیں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بہہ جائے اور اسی طرح بائبل مُقدس کے ساتھ ہماری واقفیت ہونی چاہیئے اور رسومات کو اگلی نسلوں میں منتقل کرنا چاہیئے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ختم ہو جائیں۔

نصیحتوں کا چراغ کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ خدا کی شریعت روشنی ہے۔ چراغ صرف اتنی ہی زیادہ روشنی دیتا ہے جتنا وہ تیل سے بھرا ہوا ہے۔ پس وہ جو نصیحتوں کا مشاہدہ کرتا ہے ان پر عمل کر کے اپنا اجر حاصل کرتا ہے۔ تاہم شریعت ایک دائمی روشنی ہے اور یہ ہمیشہ کیلئے اس کی حفاظت کرتی ہے جو اس کا مطالعہ کرتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ:

''یہ چلتے وقت تیری رہبری اور سوتے وقت تیری نگہبانی اور جاگتے وقت تجھ سے باتیں کرے گی۔''

جب تو چلے گا تو یہ اس دنیا میں تیری رہنمائی کرے گی اور جب تو سو جائے گا تو یہ قبر میں تیری نگہبانی کرے گی اور جب تو جاگے گا تو یہ آنے والی زندگی میں تجھ سے باتیں کرے گی۔

ایک مسافر جنگل میں رات کی گہری تاریکی میں سفر کر رہا تھا۔ وہ خوف زدہ تھا کیونکہ جس راستے سے وہ گزر رہا تھا وہاں ڈاکوؤں کا خطرہ تھا۔ وہ اس لئے بھی خوف زدہ تھا کہ کہیں وہ راستے میں پھسل کر کسی گڑھے میں نہ گر جائے اور اس پر کوئی جنگلی جانور حملہ نہ کر دے۔ اچانک اسے چیڑ کی لکڑی کی مشعل مل گئی اس نے اسے روشن کیا اور اس کی روشنی سے اسے بڑی تسلی ہوئی۔ اب وہ خاردار جھاڑیوں اور گڑھوں سے خوف زدہ نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے سامنے راستے کو دیکھ سکتا تھا لیکن ابھی بھی اسے جنگلی جانوروں اور ڈاکوؤں کا خوف تھا اور وہ صبح تک اسی خوف میں مبتلا رہا جب تک سورج نہ نکلا۔ ابھی تک وہ جنگل میں اپنے راستے کے بارے میں بے یقین تھا اور آخر کار وہ اپنے صحیح راستے پر پہنچ گیا تب اطمینان اس کے دل میں واپس لوٹا۔

تاریکی جس میں آدمی چلا مذہبی علم کی کمی تھی۔ مشعل جو اس نے دریافت کی خدا کی نصیحتوں کی نشاندہی کرتی ہے جس نے راستے پر اس کی راہنمائی کی جب تک اس نے سورج کی روشنی حاصل نہ کی جو بائبل مقدس کو پیش کرتی ہے۔ جب تک آدمی جنگل (دنیا) میں ہے وہ مکمل طور پر اطمینان میں نہیں ہے اس کا دل کمزور ہے اور وہ درست راستے کو کھو سکتا ہے لیکن جب وہ صحیح راستے (موت) پر پہنچتا ہے تب ہم اس کی راست بازی کا اعلان کر سکتے ہیں اور پکار کر کہہ سکتے ہیں کہ:

''ایک اچھا نام قیمتی عطر سے زیادہ خوشبودار ہے اور موت کا دن کسی کی پیدائش کے دن سے بہتر ہے۔''

بروکا کا بیٹا ربّی یوخانن اور حسماہ کا بیٹا ربّی الیعازر اپنے استاد ربّی یوساہ سے ملنے گئے اور اس نے ان سے کہا کہ:

''مدرسے کے بارے میں کیا خبریں ہیں اور وہ کیسا چل رہا ہے؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم نہیں بتا سکتے. کیونکہ ہم تیرے شاگرد ہیں اور آپ ہی صرف اس کے متعلق بول سکتے ہیں کیونکہ ہمیں صرف سننا ہے۔''

ربّی یوساہ نے جواب دیا کہ ''یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ مدرسے میں کوئی دن کسی بات کے رونما ہوئے بغیر گزرا ہو۔ آج کس نے درس دیا؟''

''عزرایاہ کے بیٹے ربی الیعازر نے''

''اوراس کا مضمون کیا تھا؟''

شاگرد نے جواب دیا کہ ''اس نے تثنیہ شرع کی کتاب سے اس آیت کو چنا کہ 'تو سب لوگوں کو یعنی مردوں اور عورتوں اور بچوں... کو جمع کرنا'' اور اس نے یوں اس کی وضاحت کی۔

''مرد سیکھنے کیلئے آئے اور عورتیں سننے کیلئے آئیں لیکن بچے کس لئے آئے؟ اس لئے کہ وہ جو خداوند کے خوف میں اپنے بچوں کو تربیت کیلئے لاتے ہیں اجر پائیں گے۔'' اس نے جامع کی کتاب سے بھی اس آیت کی تفسیر کی:

''دانش مند کی باتیں پینوں کی مانند ہیں اوران کھونٹیوں کی مانند جو صاحبانِ مجلس نے لگائی ہوں اور جو ایک ہی چرواہے کی طرف سے ملی ہوں۔''

خدا کی شریعت کو پینوں سے کیوں تشبیہ دی گئی ہے؟ اس نے کہا کہ 'پینا بیل کو سیدھا رکھنے کا سبب بنتا ہے اور باہن یا سیدھی لکیر آدمی کی زندگی کیلئے کثرت سے اچھی خوراک پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح خدا کی شریعت آدمی کے دل کو سیدھا رکھتی ہے تا کہ یہ ابدی زندگی کو مہیا کرنے کیلئے اچھی خوراک پیدا کر سکے لیکن تجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ 'پینا حرکت کے قابل ہے اس لئے شریعت ہونی چاہئے'' یہ بھی لکھا ہے کہ ''کھونٹیوں کی طرح'' اور اسی طرح ''کھونٹیاں کی مانند...... لگائی ہوں'' اور تجھے ایسی دلیل پیش نہیں کرنی چاہئے کہ کھونٹیاں لکڑی میں لگانے سے ہر ضرب کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہوتی جاتی ہیں اور اس موازنہ کے ذریعے خدا کی شریعت بھی تقلیل ہونے کے قابل ہوگی۔ ایسا نہیں ہے جیسے کھونٹی لگائی جاتی ہے بلکہ ایسے درخت کی مانند ہے جو پھل دیتا ہے اور بڑھتا پھولتا ہے۔

'صاحبانِ مجلس' وہ ہیں جو شریعت کا مطالعہ کرنے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان موثر تفسیریں بیان ہوتی ہیں اور تو کہتا ہے کہ ''بہت سے مختلف خیالات کے ساتھ میں کیسے شریعت کا مطالعہ کر سکتا ہوں؟'' اس کا جواب ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ ''اور جو ایک ہی چرواہے کی طرف سے ملی ہوں۔'' ایک ہی خدا سے سب قوانین جاری ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے کانوں کو چھلنی کی مانند بنا اور اپنے دل کو ان سب باتوں کی طرف مائل کر۔

تب ربی یوساہ نے کہا کہ ''مبارک ہے وہ نسل جسے ربی الیعازر تعلیم دیتا ہے۔''

جیناہ میں درس گاہوں کے داناؤں نے بنی نوع انسان کیلئے جو تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہیں اس انداز میں اپنے خیالات کو پیش کیا ہے:

''میں خدا کی مخلوق ہوں اور جو میرا ہمسایہ ہے وہ ملک میں کام کرنے کو ترجیح دیتا ہے اور میں شہر میں کام کرنے کو ترجیح دیتا ہوں میں اپنے فائدے کیلئے صبح سویرے اٹھتا ہوں اور وہ بھی اپنے مفاد کیلئے صبح سویرے اٹھتا ہے جیسے وہ میری جگہ لینے کا طالب نہیں ہوتا۔ میں بھی اس کے کاروبار کو نقصان پہنچانے کا طالب نہیں ہوتا۔ کیا میں تصور کروں گا کہ میں خدا کے نزدیک ہوں کیونکہ میرا پیشہ تعلیم یافتہ لوگوں کا ہے اور اس کا پیشہ ایسا نہیں ہے؟ نہیں، خواہ ہم زیادہ اچھا یا کم اچھا کام کریں قادر مطلق ہمیں ہماری راست بازی کے مطابق اجر دے گا۔''

ابایاہ نے درج ذیل اپنی بہترین نصیحت کو پیش کیا:

''... اسے خوش اخلاق بھی ہونا چاہیئے اور سب لوگوں کے درمیان شفیق باتوں کو سرانجام دینا چاہیئے اس طرح کہ وہ خود ہی اپنے کاموں سے خدا اور اس کی مخلوق سے محبت کو حاصل کرے۔''

ربا اکثر یہ کہتا تھا کہ حکمت اور شریعت کا علم توبہ اور اچھے

کاموں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ ''وسیع علم حاصل کرنا، بائبل مُقدس کا استاد ہونا اور رسماً شریعت کو پورا کرنا بے فائدہ ہے اگر کوئی والدین، بزرگوں یا عالموں سے بے ادبی کرے۔''

''خداوند کا خوف حکمت کا آغاز ہے، جو اس پر عمل کرتے ہیں وہ سب صاحبِ امتیاز ہیں۔''

رَبّا نے کہا کہ ''الہامی کتابیں ہمیں یہ نہیں کہتی ہیں کہ خدا کے حکموں کا مطالعہ کر کے اچھی معرفت ثابت کرو بلکہ انہیں عمل کرنے کو کہتی ہیں لیکن ہمیں سیکھنا چاہیئے اس سے پہلے کہ ہم ان پر عمل کرنے کے قابل ہوں۔ وہ جو اپنی زندگی کے برعکس قادر مطلق کی تعلیم پر عمل کرتا ہے بہتر ہے اور اس جیسا کبھی پیدا نہیں ہوا۔''

''عقلمند آدمی اپنے چھوٹے سے عمل میں بڑا ہے جبکہ احمق اپنے بڑے عمل میں چھوٹا ہے۔''

ایک دفعہ ایک شاگرد نے اپنے استاد سے پوچھا کہ ''حقیقی حکمت کیا ہے؟'' استاد نے جواب دیا کہ ''فیاضی سے انصاف کرو، پاکیزگی سے سوچو اور اپنے ہمسائے سے محبت کرو۔'' ایک دوسرے استاد نے جواب دیا کہ ''سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ اپنے آپ کو جانو۔''

''سیکھنے کے فخر اور تکبر سے آگاہ ہو۔ اپنی زبان کو یہ سکھا کہ میں نہیں جانتا ہوں''

اگر ایک آدمی اپنے آپ کو مطالعہ کیلئے وقف کرتا ہے اور عالم بن جاتا ہے تو وہ اپنے استادوں کیلئے تسکین اور خوشی کا باعث ہے اور اگر وہ گفتگو میں کم ذہین لوگوں کے ساتھ پاکباز ہے دوسروں کے ساتھ معاملات میں دیانتدار ہے اور اپنے روزمرہ کے کام کاج میں سچا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ ''مبارک ہے وہ باپ جس نے اسے خدا کی شریعت کا مطالعہ کرنے کی اجازت دی۔ مبارک ہیں وہ استاد جنہوں نے اس کی سچائی کی راہوں میں راہنمائی کی۔ اس کی راہیں کتنی خوبصورت ہیں اور اس کے کام کتنے قابل تعریف ہیں! اور بائبل مُقدس کہتی ہے کہ آہ، اسرائیؔل تو میرا خادم ہے، تیرے وسیلہ سے میں جلال پاؤں گا۔''

لیکن جب ایک آدمی اپنے آپ کو مطالعہ کیلئے وقف کرتا ہے اور عالم بن جاتا ہے اور اگر وہ اپنے آپ سے کم تعلیم یافتہ کی تحقیر کرتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ معاملات میں نفاست پسند نہیں ہے تب لوگ اسے کہتے ہیں کہ ''افسوس اس باپ پر جس نے اسے خدا کی شریعت کا مطالعہ کرنے کی اجازت دی، افسوس ان پر جنہوں نے اس کی راہنمائی کی۔ اس کا علم کتنا مذمت کے لائق ہے اور اس کی راہیں کتنی قابلِ نفرت ہیں! اور بائبل مُقدس کہتی ہے کہ اور اس کے ملک سے خداوند کے لوگ روانہ ہوئے۔''

جب روحیں خدا کے تخت عدالت کے سامنے کھڑی ہوتی ہیں تو امیر، غریب اور شریر سے کئی بار پوچھا جاتا ہے کہ شریعت کا مطالعہ نہ کرنے کیلئے انہوں نے کیا معذرت کی۔ اگر غریب آدمی اپنی غربت کا عذر پیش کرتا ہے تو اسے ہِلّل کی یاد دلائی جاتی ہے۔ ہِلّل کی آمدنی تھوڑی تھی لیکن وہ ہر روز کی آدھی آمدنی کالج میں داخلے کیلئے دیتا تھا۔

جب امیر آدمی سے سوال کیا جاتا ہے اور جواب ملتا ہے کہ اس کی قسمت کی حفاظت اس کے وقت پر قابض ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ ربّی الیعازر کے پاس ہزاروں جنگلات اور ہزاروں بحری جہاز اور عیش وعشرت کیلئے دولت تھی اور وہ شہر شہر سفر کرتا اور شریعت کی تفسیر بیان کرتا تھا۔

جب شریر آدمی اپنی معذرت کا یہ عذر پیش کرتا ہے کہ اپنے بدی کے کاموں کی وجہ سے وہ آزمائش میں پڑا تو اس سے

پوچھا جاتا ہے کہ اگر وہ یوسفؑ سے زیادہ بڑی آزمائش میں پڑا ہے تو اپنی اچھی یا بری قسمت کیلئے تم نے اس سے زیادہ کوشش کی تھی۔

تاہم ہمیں خدا کی شریعت کا مطالعہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ہمیں اسے بوجھ نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ ہی ہمیں کسی دوسرے فرض یا معقول تفریح سے اسے رد کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ ایک شاگرد نے پوچھا کہ ''یہ الٰہی حکم کیوں ہے کہ تم اناج کے موسم میں اپنا اناج جمع کرو گے؟'' کیا لوگ اپنا اناج جمع نہ کریں گے جب فصل پک چکی ہو؟ حکم ضرورت سے زیادہ ہے۔''

ربّیوں نے جواب دیا کہ ''ایسا نہیں ہے۔ اناج آدمی سے تعلق رکھتا ہے جو مطالعہ کی خاطر کام کرنے کو رد نہیں کرے گا۔ کام پاک ہے اور خدا کی نظر میں قابلِ احترام ہے اور وہ ایسے آدمی نہیں رکھتا جو اپنے روز مرّہ کے کاموں کو کرنے میں ناکام ہوں بلکہ اسکی شریعت کا مطالعہ کرنے میں بھی۔''

6- دُعا

اچھائی اور برائی کیلئے خدا مبارک ہو۔ جب آپ موت کی خبر سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ''راست باز کی عدالت مبارک ہے۔''

دُعا اسرائیل کا صرف ہتھیار ہے جو انہیں اپنے باپ دادا سے وراثت کے طور پر ملا ہے۔ یہ ہتھیار ہزاروں جنگوں میں ثابت ہوا ہے جب دعا کے دروازے آسمان میں بند ہوتے ہیں تو آنسوؤں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ہم خروج 11:17 میں عمالیق کے ساتھ جنگ کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ جب تک موسیٰؑ اپنا ہاتھ اُٹھائے رہتا تھا تو اسرائیل غالب رہتے تھے کیا موسیٰؑ کے ہاتھ جنگ ختم کرنے یا شروع کرنے میں اثر انداز ہوتے تھے؟ نہیں، بلکہ جب اسرائیلی آسمان کی طرف حلیم دل کے ساتھ عظیم باپ کی طرف دیکھتے تو کوئی بدی ان کے خلاف غالب نہیں آسکتی تھی۔

''تب موسیٰؑ نے پیتل کا سانپ بنایا اور اس کو بلّے پر رکھا تو ایسا ہوا کہ اگر کسی انسان کو سانپ نے کاٹا اور اس نے پیتل کے سانپ پر نظر کی تو وہ جیتا رہا'' (عدد 9:21)

کیا پیتل کا سانپ ہلاک کرنے یا زندگی دینے کی طاقت رکھتا تھا؟ نہیں۔ بلکہ جب اسرائیلی آسمان میں عظیم باپ کی طرف دیکھتے تو وہ زندگی کو بحال کرتا۔

نبیوں نے پوچھا کہ ''کیا خدا گوشت اور خون کی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے؟''

نہیں، اس نے انہیں قربانیاں چڑھانے کا اتنا زیادہ حکم نہیں دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ''جو تم پیش کرتے ہو وہ تمہارے لئے ہے میرے لئے نہیں ہے۔''

ایک بادشاہ کا ایک بیٹا تھا جو ہر روز اپنے بدچلن ساتھیوں کے ساتھ عیاشی اور شراب نوشی کرتا تھا۔

بادشاہ نے اس سے کہا کہ ''اے میرے بیٹے اپنی خوشی سے کھاؤ اور پیو لیکن میری میز پر اپنے بدچلن ساتھیوں کے ساتھ نہیں۔''

لوگ قربانی سے محبت کرتے ہیں اور وہ دیوتاؤں کیلئے قربانیاں چڑھاتے ہیں اس لئے خدا نے ان سے کہا کہ ''اگر تم قربانی کرو گے تو کم از کم اپنی قربانی میرے لئے لاؤ۔''

الہامی کتب میں مرقوم ہے کہ عبرانی غلام جو اپنی غلامی کو پسند کرتے تھے اپنے کانوں کو اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر چھدوا

دیتے تھے کیوں؟

کیونکہ ان کے کانوں نے کوہ سیناؔ پر ان الفاظ کو سنا کہ ''وہ میرے خادم ہیں... وہ غلاموں کی طرح بیچے نہ جائیں۔'' میرے خادم میرے خادموں کے خادم نہ ہوں اس لئے ان کے کان چھدوا دیئے جائیں جو اپنی غلامی کو پسند کرتے ہیں اور اپنی آزادی کی پیشکش کو رد کرتے ہیں۔

وہ جو آتشیں قربانی کا چڑھاوا چڑھاتا ہے آتشیں قربانی کا اجر پائے گا اور وہ جو سوختنی قربانی کا چڑھاوا چڑھاتا ہے سوختنی قربانی کا اجر پائے گا لیکن وہ جو خدا کو حلیمی پیش کرتا ہے وہ آدمی اتنا بڑا اجر پائے گا جیسے اس نے دنیا کی ساری قربانیوں کا چڑھاوا چڑھایا ہے۔

ابراہیمؔ کا خدا اس کی مدد کرے گا جو خداوند سے دعا کیلئے مخصوص جگہ مقرر کرتا ہے۔ ربیؔ حنہ نے کہا کہ ''جب وہ آدمی مرتا ہے تو لوگ اس کے بارے میں کہیں گے کہ ایک پاکباز اور حلیم آدمی مر گیا جس نے ہمارے باپ ابراہیمؔ کی مثال کی پیروی کی۔''

ہم کیسے جانتے ہیں کہ ابراہیمؔ نے دعا کیلئے مخصوص جگہ مقرر کی؟

''ابراہیمؔ صبح سویرے اٹھا اور ایک جگہ گیا جہاں وہ خداوند کے سامنے کھڑا ہوا۔''

ربیؔ خلبوہ نے کہا کہ ''ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہئے جب ہم عبادت کی جگہ کو چھوڑیں۔''

ربیؔ ابایاہ نے کہا کہ ''عبادت کی جگہ چھوڑنے کا ایک حوالہ دیا گیا ہے لیکن ہمیں اپنے راستے پر اس جگہ کو نہیں چھوڑنا چاہئے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''آؤ ہم جان لیں اور خداوند کی عبادت کرنے میں جلدی کریں۔''

ربیؔ زابدؔ نے کہا کہ ''جب میں نے ان کی خواہش کے مطابق ربیوں کو سننے کیلئے انہیں اچھی جگہ حاصل کرتے دیکھا تو میں نے سوچا کہ وہ سبت کی بے حرمتی کر رہے ہیں لیکن جب میں نے ربیؔ ترفون کو یہ کہتے سنا کہ ہر ایک کو سبت کے دن احکامات کو ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ وہ (خداوند) شیر کی طرح گرجے گا تو وہ خداوند کی پیروی کریں گے۔ تو میں نے بھی جماعت میں داخل ہونے کیلئے جلدی کی۔''

وہ جگہ جہاں ہم خدا سے بہتر دعا کر سکتے ہیں وہ اس کا گھر ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ:

''تو دعا اور تعریف کو سن جو تیرا خادم تیرے سامنے کرتا ہے۔'' یہ خدا کے گھر میں خدمت کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

آدا کے بیٹے رابنؔ نے کہا کہ ''ہمیں یہ روایت کہاں سے ملتی ہے کہ جب دس آدمی خدا کے گھر میں دعا کر رہے ہوں تو ان کے درمیان الٰہی حضوری ٹھہرتی ہے؟''

''یہ لکھا ہے کہ خدا کی جماعت میں خدا موجود ہے ایک اجتماع یا جماعت دس سے کم افراد پر مشتمل نہیں ہوتی ہے ہم خدا کے الفاظ میں موسیٰؔ سے یہ سیکھتے ہیں کہ جب اس نے کنعانؔ کی زمین کے بارے میں جاننے کیلئے جاسوس بھیجے تو اس نے کہا کہ اس میں بری خبر دینے والوں کی جماعت کتنی ہو گی؟ جاسوس آدمیوں کی تعداد بارہ تھی۔ یوشعؔ اور کالبؔ سچے اور ایماندار نکلے جبکہ بدی کی جماعت'' میں باقی دس افراد شامل تھے۔''

ہمیں یہ روایت کہاں سے ملتی ہے کہ ''جب ایک شخص شریعت کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ الٰہی حضوری ٹھہرتی ہے؟''

یہ لکھا ہے کہ ''جہاں بھی میرا نام لیا جائے گا میں وہاں حاضر ہوں گا اوران کو برکت دوں گا۔''

بائبل مُقدس کے چار کرداروں نے بے احتیاطی سے اور بے سوچے سمجھے اپنی دعائیں کیں جن میں سے تین کو خدا نے کامیاب کیا جبکہ ایک کو صدمہ پہنچا۔ وہ ابراہیم کا نوکر الیعاذر، یفُنّے کا بیٹا کالب، قیش کا بیٹا شاؤل اور جلعاد کا بیٹا یفتاح تھے۔

الیعاذر نے دعا کی کہ ''اے خداوند میرے آقا ابراہیم کے خدا اگر تو میرے سفر کو جو میں کر رہا ہوں مبارک کرتا ہے تو دیکھ میں پانی کے چشمہ کے پاس کھڑا ہوتا ہوں اور ایسا ہو کہ جو لڑکی پانی بھرنے نکلے اور میں اس سے کہوں کہ ذرا اپنے گھڑے سے تھوڑا پانی مجھے پلا دے اور وہ مجھے کہے کہ تو بھی پی اور میں تیرے اونٹوں کیلئے بھی بھر دوں گی تو وہ وہی عورت ہو جسے خداوند نے میرے آقا کے بیٹے کیلئے ٹھہرایا ہے۔''

فرض کریں کہ اگر ایک غلام سامنے آجاتا اور ان سب باتوں کو انجام دیتا جو الیعاذر نے تجویز کیں تھیں تو کیا ابراہیم اور اسحاق تسلی پاتے؟ لیکن خدا نے اس کے مقصد میں اسے کامیاب کیا اور ''رفقہ اپنا گھڑا کندھے پر لئے ہوئے باہر نکلی۔''

کالب نے کہا کہ ''جو کوئی قریت سفر کو مارے اور اسے لے لے تو میں اسے اپنی بیٹی عکسہ بیاہ دُوں گا۔'' (قُضّات 12:1)

کیا وہ اپنی بیٹی عکسہ کسی غلام یا ملحد کو دے گا؟

لیکن خدا نے اسے کامیاب کیا اور کالب کے چھوٹے بھائی قناز کے بیٹے غتنی ایل نے اس پر فتح پائی اور کالب نے اپنی بیٹی عکسہ بیاہ دی۔

شاؤل نے کہا کہ ''... جو کوئی اس کو قتل کرے گا، بادشاہ اس کو بڑی دولت سے مالدار بنائے گا اور اپنی بیٹی اس کو بیاہ دیگا...'' (1- سموئیل 25:17)

اس نے کالب کی طرح خطرہ مول لیا اور خدا نے اس کے ساتھ بھی بھلائی کی اور یسّی کے بیٹے داؤد نے یہ کام سرانجام دیا کیونکہ داؤد نے اس سے درخواست کی تھی۔

یفتاح نے یوں منت مانی کہ ''...اگر تو بنی عمون کو میرے ہاتھ میں دے دے تو جب میں بنی عمون کے پاس سے سلامتی کے ساتھ پھروں گا۔ تو میرے گھر کے دروازے میں سے جو کوئی مجھے ملنے کو باہر نکلے گا، وہ خداوند کا ہوگا میں اس کو سوختنی قربانی گزارنوں گا''۔ (قُضّات 11:30,31)

فرض کریں کہ اگر اس کی واپسی پر اس کے گھر سے پہلے گدھا یا کتا یا بلی نکل کر آتی تو کیا وہ اسے سوختنی قربانی کے طور پر گزرانتا؟ خدا نے اس خطرے میں اسے کامیاب نہیں کیا اور بائبل مُقدس کہتی ہے کہ ''یفتاح مِصفہ میں اپنے گھر آیا اور اس کی بیٹی طبلے بجاتی اور ناچتی ہوئی اس کے استقبال کو نکل کر آئی...''

ربیّ شمعون بن جوکائی نے کہا کہ ''تین اشخاص یعنی الیعاذر، موسیٰ اور سلیمان کی درخواستیں ان کی دعاؤں کے اختتام سے پہلے سن لی گئیں۔''

الیعاذر کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ رفقہ... اپنا گھڑا کندھے پر لئے ہوئی نکلی۔''

موسیٰ کے متعلق ہم پڑھتے ہیں کہ ''اس نے یہ باتیں ختم ہی کی تھیں کہ زمین ان کے پاؤں تلے پھٹ گئی اور زمین نے اپنا منہ کھول دیا اور ان کے گھر بار کو اور قورح کے ہاں کے سب آدمیوں کو اوران کے سارے مال واسباب کو نگل گئی۔''

سلیمان کے متعلق ہم پڑھتے ہیں کہ ''اور جب سلیمان دعا کر چکا تو آسمان پر سے آگ اتری۔''

7- سَبّت

ربّی یوساہ کے مطابق ربّی یوخانن نے کہا کہ ''وہ جو خوشی سے سبت کے دن کو مانتے ہیں خدا انہیں نہ ختم ہونے والی میراث دے گا'' جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''تب تو خداوند میں مسرور ہوگا اور میں تجھے دنیا کی بلندیوں پر لے چلونگا اور میں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کھلاؤنگا'' کیا یہ ابراہیم کے ساتھ وعدہ نہیں تھا کہ ''اٹھ اور اس ملک کے طول وعرض میں سیر کر'' کیا یہ اسحاق کے ساتھ وعدہ نہیں تھا کہ ''میں یہ ساری زمین تجھے دونگا'' بلکہ یہ وعدہ یعقوب کے ساتھ بھی تھا کہ ''تو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیل جائے گا۔''

ربّی یہوداہ نے کہا کہ ساتویں دن کو مقدس قرار دینے کے حکم کے بعد اگر اسرائیلی سختی سے پہلے سبت کو مانتے جب وہ اسیری سے چھوٹ گئے تھے اور جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور ساتویں دن ایسا ہوا کہ ان میں سے بعض آدمی من بٹورنے گئے پر ان کو کچھ نہ ملا'' اور اگلے باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''تب عمالیقی آ کر رفیدیم میں بنی اسرائیل سے لڑنے لگے۔''

درج ذیل کہانیوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سبت کے دن کو ماننے پر اجر ملتا ہے:

ایک یہودی یوسف سبت کا بڑا احترام کرتا تھا اس کا ایک بہت امیر ہمسایہ تھا جو علم نجوم پر یقین رکھتا تھا اس کے ایک پیشہ ور نجومی نے اس سے کہا کہ اس کی دولت یوسف کی ہو جائے گی۔ اس لئے اس نے اپنی جائیداد کو بیچ کر ایک ہیرا خرید لیا جو اس نے اپنی ٹوپی میں یہ کہتے ہوئے سی لیا کہ ''یوسف اس ہیرے کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا'' اور یوں واقعہ ہوا کہ ایک دن جب وہ سمندر کو پار کرنے کیلئے جہاز کے عرشے پر کھڑا ہوا تھا تو تیز ہوا چلی اور اس کے سر سے ٹوپی اڑا لے گئی۔ ایک مچھلی نے اس ہیرے کو نگل لیا اور وہ پکڑی گئی اور بازار میں فروخت کیلئے لائی گئی جسے یوسف نے خرید لیا اور سبت کے دن کی شام کھانے کی میز پر رکھی گئی۔ بے شک جب اسے کھولا گیا تو یوسف کو وہ ہیرا مل گیا۔

یوشع کے بیٹے ربّی اسماعیل نے پوچھا کہ ''اسرائیل کی زمین کے لوگ اتنے زیادہ دولت مند کیسے ہوگئے؟'' اس نے جواب دیا کہ ''وہ مقررہ موسم میں اپنی دہ یکیاں دیتے ہیں جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''تو دہ یکی دیا کرتا کہ تو امیر ہو جائے'' اس نے پھر پوچھا کہ دہ یکیاں تو لاویوں کو دی جاتی ہیں جب صرف مقدس ہیکل موجود ہو۔ ان کے پاس کیا ملکیت تھی جب وہ بابل میں رہتے تھے کہ وہ وہاں بھی دولت مند بن گئے؟ ربّی نے جواب دیا کہ ''انہوں نے مقدس شریعت کی تفسیر بیان کرنے سے اس کا احترام کیا۔'' اس نے کہا کہ ''انہوں نے دوسرے ممالک میں شریعت کی تفسیر بیان نہیں کی تو وہ کیسے دولت مند ہوگئے؟'' ربّی نے جواب دیا کہ ''سبت کے دن کو ماننے کی وجہ سے۔''

اباہ کے بیٹے ربّی آخیا نے کہا کہ ''میں نے ایک دفعہ لُودِک کا سفر کیا اور سبت کے دن میں ایک دولت مند شخص کا مہمان تھا۔ میز پر لذیذ کھانا سونے اور چاندی کے برتنوں میں سجا ہوا تھا۔ کھانے پر برکت دیتے ہوئے گھر کے مالک نے کہا کہ ''آسمانوں کے آسمان خداوند کے ہیں لیکن اس نے زمین آدمیوں کے بچوں کو دی ہے'' میں نے اپنے میزبان سے کہا ''کہ میں معذرت سے آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے اس خوشحالی کو کیسے حاصل کیا؟'' اس نے جواب دیا کہ ''پہلے میں ایک قصاب تھا اور میں ہمیشہ سبت کے دن بہترین جانور ذبح کرنے کیلئے چنتا تھا تاکہ اس دن لوگ بہترین گوشت لیں۔ اس وجہ سے میرا پورا یقین ہے کہ میں نے اپنی خوشحالی کو حاصل کیا'' میں نے جواب دیا کہ ''خداوند مبارک ہو جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا۔''

ایک دفعہ گورنر طُرنوسُکرپس نے ربی اکیبا سے پوچھا کہ ''تم ساتویں دن کو دوسرے دنوں کے مقابلے میں سبت کیوں مانتے ہو؟'' ربی نے جواب دیا کہ ''تم دوسرے اشخاص کے مقابلے میں کیا ہو؟'' اس نے جواب دیا کہ ''میں دوسروں سے برتر ہوں کیونکہ بادشاہ نے مجھے ان پر گورنر مقرر کیا ہے۔''

تب اکیبا نے کہا کہ ''خداوند ہمارا خدا جو تمہارے بادشاہ سے بڑا ہے اس نے سبت کے دن کو دوسرے دنوں سے زیادہ پاک ٹھہرایا ہے۔''

سبت کے دن کو ماننے کی روایت خوبصورت ہے۔

جب آدمی گھر جانے کیلئے عبادت خانے سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ایک بدی کا اور ایک نیکی کا فرشتہ ہوتا ہے اگر وہ اپنے گھر میں میز کو سجا ہوا اور سبت کے چراغ کو روشن اور اپنی بیوی اور بچوں کو تہوار کے لباس میں آرام کے مقدس دن کو منانے کیلئے تیار دیکھتا ہے تب نیکی کا فرشتہ کہتا ہے کہ:

''تیرا اگلا سبت کا دن بلکہ تیرے سارے سبت کے دن اسی طرح کے ہوں اور تم میں اطمینان بسا رہے'' اور بدی کا فرشتہ زبردستی کہتا ہے کہ ''آمین!''

لیکن اگر گھر تیار نہ ہو اور نہ ہی سبت منانے کیلئے تیاری کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی دل یہ گائے کہ ''میرے پیارو، آؤ اور دلہن کو ملو اور سبت کے دن کی حضوری کو حاصل کرو۔'' تب بدی کا فرشتہ کہتا ہے کہ:

''تیرے سارے سبت کے دن اسی طرح کے ہوں'' اور نیکی کا فرشتہ روتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ ''آمین!''

8- جزا اور سزا

شمشون نے اپنی آنکھوں سے خداوند کے خلاف گناہ کیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''...میں نے تمنہ میں فلسطینیوں کی بیٹیوں میں سے ایک لڑکی دیکھی ہے، سو تم اس کو میری بیوی ہونے کے لئے لو...کیونکہ وہ میری آنکھوں میں اچھی لگی ہے'' (قضات 3,2:14) اس لئے اسے یہ سزا ملی جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''تب فلسطینیوں نے اسے پکڑ کر اس کی آنکھیں نکال ڈالیں۔''

اَب شالوم اپنے بالوں پر فخر کرتا تھا۔ یہ لکھا ہے کہ ''اور سارے اسرائیل میں کوئی شخص اَب شالوم کی طرح اس کے حسن کے سبب سے تعریف کے قابل نہ تھا کیونکہ اس کے پاؤں کے تلوے سے سر کے چاند تک اس میں کوئی عیب نہ تھا اور جب وہ اپنا سر منڈواتا تھا (کیونکہ ہر سال کے آخر میں وہ اسے منڈواتا تھا اس لئے کہ اس کے بال گھنے تھے سو وہ ان کو منڈواتا تھا) تو اپنے سر کے بال وزن میں شاہی تول کے مطابق دو سو مثقال کے برابر پاتا تھا۔'' اس لئے وہ اپنے بالوں کے ذریعے لٹکایا گیا تھا۔

مریم نے ایک گھنٹے تک موسیٰ کا انتظار کیا (جب وہ نَرسَل کے صندوق میں تھا) اسی لئے اسرائیلیوں نے سات دن تک مریم کا انتظار کیا جب وہ کوڑھی ہوگئی۔ ''اور لوگوں نے جب تک وہ اندر آنے نہ پائی کوچ نہ کیا۔''

یوسف نے اپنے باپ کو دفن کیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور یوسف اپنے باپ کو دفن کرنے چلا'' وہاں بنی اسرائیل کے درمیان یوسف سے بڑا کوئی نہیں تھا۔ اس کے بعد موسیٰ یوسف کی لاش کو لے گیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور موسیٰ یوسف کی ہڈیوں کو ساتھ لیتا گیا۔'' لیکن دنیا جانتی ہے کہ موسیٰ سے بڑا کوئی نہیں تھا اس لئے یہ لکھا ہے کہ ''اور اس (خدا) نے اسے ... وادی میں ...

دفن کیا۔''

جب دکھ اور مصیبت اسرائیل پر آتی تو ان لوگوں کے درمیان سے کمزور دل الگ کر دیا جاتا اور دو فرشتے اپنے ہاتھ اس کے سر پر رکھتے جو نکال دیا جاتا تھا اور یہ کہتے کہ ''یہ مقدس مجمع کی تسلی کو دیکھ نہ سکے گا۔''

جب کوئی مصیبت مقدس مجمع پر آتی ہے تو آدمی کیلئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ''میں گھر جاؤں گا اور کھاؤں اور پیئوں گا اور میرے لئے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔'' اس لئے بائبل مُقدس کہتی ہے کہ ''لیکن دیکھ، خوشی اور شادمانی اور گائے بیل کا ذبح کرنا اور بھیڑ بکری کا حلال کرنا اور گوشت کھانا اور مے پینا ہے۔ آؤ کھائیں اور پیئیں۔ کیونکہ کل ہم مر جائیں گے، تو رَب الافواج نے میرے کان میں پیغام بھیجا کہ اس بدی کا تم سے کفارہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ تم مر نہ جاؤ۔ خداوند رب الافواج فرماتا ہے'' (اشعیا 14,13:22)

ہمارا استاد موسیٰ ہمیشہ مجمع کی مصیبتوں میں شریک ہوتا تھا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''انہوں نے ایک پتھر لیا اور اس کے نیچے رکھا اور وہ اس پر بیٹھ گیا...'' (خروج 12:17) کیا وہ اسے کرسی یا تکیہ نہ دے سکے؟ لیکن موسیٰ نے کہا کہ جب تک اسرائیلی مصیبت (عمالیق کے ساتھ جنگ کے دوران) میں ہیں میں ان کے ساتھ اپنا حصہ بانٹوں گا اور برداشت کروں گا کیونکہ وہ جو اپنے بوجھ کا حصہ برداشت کرتا ہے تسلی کے وقت خوشی سے رہے گا۔ افسوس اس پر جو کہتا ہے کہ آہ، اچھا میں اپنا فرض ادا نہیں کروں گا کون جان سکتا ہے کہ میں نے اپنا حصہ برداشت کیا ہے یا نہیں اس لئے اس کے گھر کے پتھر اور چھت کے شہتیر اس کے خلاف گواہی دیں گے جیسا کہ یہ لکھا ہے ''کیونکہ دیوار سے پتھر چلائیں گے اور چھت سے شہتیر جواب دیں گے۔''

9- تجارت

ربّی میئر نے کہا کہ ''جب ایک آدمی اپنے بیٹے کو تجارت سکھاتا ہے تو اسے دنیا کے مالک سے دعا کرنی چاہئے جو دولت اور غربت کا دواساز ہے کیونکہ غریب و امیر دونوں ہر تجارت میں ہوتے ہیں یہ کسی سے کہنا بیوقوفی ہے کہ یہ بُرا کاروبار ہے اس سے زندگی کی ضروریات پوری نہیں ہونگی، کیونکہ وہ اس پیشے میں بہت سے لوگوں کو خوشحال پائے گا اور نہ ہی ایک کامیاب آدمی کو فخر کرنا اور کہنا چاہئے کہ یہ ایک وسیع اور شاندار کاروبار ہے کیونکہ اس نے مجھے دولت مند بنایا ہے، لیکن اس پیشے میں موجود کئی افراد غربت کا شکار ہیں۔ سب لوگ یاد رکھیں کہ ہر چیز خدا کے لامحدود رحم اور حکمت سے ملتی ہے۔''

اِلیفاز کے بیٹے ربّی شمعون نے کہا ہے کہ ''کیا تم نے ہوا کے پرندوں اور جنگل کے جانوروں پر غور کیا ہے کہ کتنی آسانی سے انہیں سب کچھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ وہ صرف میری خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کیا اب مجھے تھوڑی مشکل سے روزگار تلاش کرنا چاہئے کیونکہ میں اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہوں؟ لیکن افسوس، میں نے اپنے خالق کے خلاف گناہ کیا اس لئے مجھے غربت کی سزا ملی ہے اور میں مزدوری کرنے پر مجبور ہوں!''

ربّی یہوداہ نے کہا کہ ''بہت سے خچر سوار ظالم ہیں وہ اپنے خچروں کو بے رحمی سے مارتے ہیں جبکہ بہت سے اونٹ سوار راست ہیں۔ وہ ریگستانوں اور خطرناک جگہوں میں سفر کرتے ہیں اور خدا کے بارے میں سوچ وچار کرتے ہیں سمندری آدمیوں کی اکثریت مذہبی ہے ان کے لئے ہر روز سخت خطرہ ہوتا ہے۔ بہترین ڈاکٹر سزا کے مستحق ہو رہے ہیں کیونکہ وہ علم کے حصول کیلئے اپنے

مریضوں پر تجربات کرتے ہیں اور اکثر بہت مہلک نتائج نکلتے ہیں۔ بہترین قصابوں کا شمار شرح اموات کی وجہ سے سزا کے لئے عمالیقیوں کے ساتھ شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ ظالم اور خون بہانے کے عادی ہیں جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ وہ راستہ میں تیرے مقابل آئے اور گو تو تھکا ماندہ تھا تو بھی انہوں نے انکو جو کمزور اور سب سے پیچھے تھے مارا اور ان کو خدا کا خوف نہ آیا۔"

10- موت

آدمی اپنے ہاتھوں کو گرفت میں لئے ہوئے پیدا ہوتا ہے اور اپنے کھلے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ مرتا ہے زندگی میں وہ ہر چیز کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے وہ اپنا سب کچھ چھوڑ جاتا ہے۔

آدمی بالکل ایک ایسے لومڑ کی طرح ہے جس نے ایک انگور کے تاکستان کو دیکھا اور اس کے انگور کھانے کی خواہش کی لیکن تنگ راستے پر جنگلے لگے ہوئے تھے اور لومڑ ان کے درمیان رینگ کر نہ گزر سکا کیونکہ وہ بہت موٹا تھا تین دن تک اس نے روزہ رکھا اور جب وہ پتلا ہو گیا تب وہ تاکستان میں داخل ہوا اس نے جی بھر کر انگور کھائے اور صبح تک اپنی خوشی میں سب کچھ بھول گیا اور وہ دوبارہ موٹا ہو چکا تھا اور تاکستان سے نکلنے کے قابل نہیں تھا اس لئے اس نے مزید تین دن تک روزہ رکھا اور جب وہ دوبارہ پتلا ہو گیا تب وہ جنگلے میں سے گزر گیا اور تاکستان سے باہر آیا اور وہ اتنا ہی لاغر تھا جتنا وہ تاکستان میں داخل ہونے کے وقت تھا۔

اسی طرح آدمی کے ساتھ ہوتا ہے وہ غریب اور ننگا دنیا میں داخل ہوتا ہے اور غریب اور ننگا ہی دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔

ایک معنی خیز روایت ہے جو سکندر اعظم سے منسوب ہے کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچا اور اس میں داخل ہونے کے لئے دستک دی۔

فرشتے نے پوچھا "کون دستک دیتا ہے؟"

"سکندر"

"سکندر کون ہے؟"

"سکندر، سکندر، سکندر اعظم، دنیا کا فاتح"

فرشتے نے جواب دیا "ہم اسے نہیں جانتے یہ خداوند کا دروازہ ہے اور یہاں صرف راستباز داخل ہوتے ہیں"۔

سکندر اعظم نے کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچ چکا ہے اور اسے کھوپڑی کا ایک ٹکڑا دیا گیا اس نے یہ اپنے عقلمند آدمیوں کو دکھایا اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا اور دوسرے پلڑے میں سکندر اعظم نے سونا اور چاندی رکھا اس میں اس نے اپنا تاج، زیورات اور اپنا کلاہ شاہی بھی رکھا لیکن ابھی تک ہڈی ان سب سے زیادہ وزنی تھی تب ایک عقلمند آدمی نے زمین سے مٹی کا ایک ذرّہ لیا اور اسے ہڈی پر رکھا اور پلڑا اوپر اٹھ گیا۔

یہ وہ ہڈی تھی جس نے آنکھ کو گھیرا ہوتا ہے لیکن آدمی کی آنکھ اس مٹی سے محفوظ نہیں رہ سکتی جس نے اسے قبر میں ڈھانپا ہوا ہے۔

جب راستباز مرتا ہے تو اس سے زمین کو نقصان پہنچتا ہے۔ سونا ہمیشہ سونا ہی رہتا ہے لیکن یہ اپنے پہلے والے مالک کی ملکیت میں چلا جاتا ہے یہ اچھا ہے کہ نقصان اٹھانے والا روئے۔

الہامی کتب کہتی ہیں کہ زندگی سائے کی مانند ہے، مینار یا درخت کا سایہ، کیا سایہ وقت پر غالب آتا ہے؟ نہیں بلکہ پرندے

کا سایہ اس کی پرواز کے ساتھ چلا جاتا ہے اور ہماری نظروں سے بھی اوجھل ہو جاتا ہے اور نہ ہی پرندے اور نہ ہی سایہ باقی رہتا ہے۔

11- ربیّ کی وفات پر وعظ

''میرا محبوب اپنے باغ میں بلسان کی کیاریوں کی طرف گیا تاکہ باغوں میں چرائے اور سوسن جمع کرے'' (نشید الا ناشید 2:6)

دنیا میرے محبوب کا باغ ہے اور میرا محبوب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اسرائیل بلسان کی کیاریوں کی طرح ہے اور خدا ترسی کی خوشبودار مہلک ہوا کے ساتھ چلتی ہوئی بلندی پر پہنچتی ہے اور خوبصورت بستر کے گرد پرامن جنگلا لگا ہے۔ درخت لہلہاتے اور ان کے پتے بڑھتے ہیں اور انہیں ٹھنڈا سایہ فراہم کرتے ہیں جو زندگی کی مایوسیوں اور گرمی کی شدت سے دکھ سہتے ہیں اور میرا محبوب خوبصورت سوسن کا طالب ہے اور پھولوں کو توڑتا ہے اور شریعت سیکھنے والے طالب علم اپنی خوشی پر یقین رکھتے ہیں۔

جب صنوبر کے درخت کو آگ کے شعلے بھسم کر دیتے ہیں تو کیا تنہا جھاڑی کپکپائے گی اور خوف نہ کرے گی؟

جب بنسی باز نہایت گہرائی سے بہت بڑی چیز نکالے گا تو کیا وہ کم گہرے تالاب سے مچھلی نکالنے کی امید رکھے گا؟ جب ڈوری موسلا دھار بارش میں ڈالی جائے تو کیا وہ سرسر بہتے ہوئے پانی میں بے خطر رہ سکتے ہیں؟

ان کے لئے ماتم کرو جو کھو گئے ہیں اور ان کے لئے ماتم نہ کرو جنہیں خدا نے زمین سے اٹھالیا ہے، وہ ابدی آرام میں داخل ہوتے ہیں جبکہ ہم افسوس کے ساتھ جھکتے ہیں۔

ربیّوں کی زندگی کے واقعات

1- ربیّ اکیبا

یہ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اچھائی کے رونما ہونے بلکہ برائی کے رونما ہونے پر بھی خدا کا شکر ادا کرے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ''۔

''اپنے سارے دل سے'' یعنی اچھائی اور برائی کے لئے اپنے رجحان کے ساتھ۔

''اپنی ساری جان سے'' بلکہ اگر وہ تیری زندگی تجھ سے طلب کرے۔

''اپنی ساری طاقت سے'' یعنی اپنی ساری ملکیت سے یہ اصل بات نہیں ہے کہ تم کس پیمانے سے ناپتے ہو بلکہ اچھائی اور برائی کے لئے سنجیدگی سے شکرگزاری کرو۔

ایک دفعہ ربیّ اکیبا ملک میں سفر کر رہا تھا اور اس کے پاس ایک گدھا، ایک مرغا اور ایک چراغ تھا۔ رات کے وقت وہ ایک گاؤں میں پہنچا اور وہاں اسے رات بسر کرنے کے لئے جگہ نہ ملی۔ ربیّ نے کہا کہ ''جو کچھ خدا کرتا ہے اچھا کرتا ہے'' اور ایک جنگل کی طرف روانہ ہو گیا اور وہاں اس نے رات بسر کی اس نے اپنا چراغ جلایا لیکن ہوا نے اسے بجھا دیا۔ لیکن اس نے کہا کہ ''جو کچھ خدا کرتا ہے اچھا کرتا ہے''۔ گدھے اور مرغے کو جنگلی جانوروں نے کھالیا۔ تب بھی اس نے یہی کہا کہ ''جو کچھ خدا کرتا ہے اچھا کرتا ہے''۔ اگلے روز اسے پتہ چلا کہ دشمن کے سپاہیوں کا ایک گروہ رات کو جنگل سے گزرا تھا اور اگر گدھا رینگتا اور مرغا

بانگ دیتا یا اگر سپاہی اس کے چراغ کی روشنی کو دیکھ لیتے تو وہ یقیناً مارا جاتا اس لئے اس نے دوبارہ کہا کہ ''جو کچھ خدا کرتا ہے اچھا کرتا ہے''۔

ایک دفعہ یوں ہوا کہ جب ربی گملی ایل، عزوریا کا بیٹا ربیّ الیعازر، ربیّ یہوداہ اور ربیّ اکیبا اکٹھے سفر کر رہے تھے، تو انہوں نے کچھ فاصلے پر لوگوں کے ہجوم کو بلند آواز میں ہنستے اور خوشی مناتے سنا۔ تب ربیّوں میں سے تین روئے لیکن اکیبا بلند آواز میں ہنسا۔

دوسروں نے اس سے کہا کہ ''اکیبا، تو کس لئے ہنستا ہے؟ یہ ملحد جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں امن میں رہتے ہیں اور شادی کرتے ہیں جبکہ ہمارا مقدس شہر ویران پڑا ہے اس لئے رو اور مت ہنسو''۔

ربیّ اکیبا نے جواب دیا کہ ''اس کی ایک وجہ ہے کہ میں ہنسا اور خوش ہوا۔ اگر خدا ان کو زمین پر خوشی سے رہنے کی اجازت دیتا ہے جو اس کی مرضی کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو آنے والی دنیا میں خدا نے ان کیلئے کتنی زیادہ خوشی رکھی ہے جو اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں!''

ایک اور موقع پر یہی ربیّ یروشلیم کو گئے۔ جب وہ کوہِ صوفیم پر پہنچے اور اسے ویران دیکھا تو انہوں نے کپڑے پھاڑے اور جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں ہیکل تعمیر ہوئی تھی اور پاک ترین مقام کی جگہ پر ایک لومڑ کو دوڑتے ہوئے دیکھا تو وہ زار زار روئے۔ لیکن ربیّ اکیبا دوبارہ بہت خوش ہوا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی اس حرکت پر اسے دوبارہ جھڑکا۔

اس نے کہا ''تم مجھے کیوں پوچھتے ہو کہ میں خوش ہوں لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیوں روتے ہو؟''

''کیونکہ بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ایک اجنبی (جو ہارونؔ کی نسل سے نہیں) جو پاک ترین مقام پر پہنچتا ہے اس کی موت ہوگی اور اب دیکھو اس جگہ پر لومڑ رہتے ہیں تو ہمیں کیوں رونا نہیں چاہئے؟''

اکیبا نے کہا کہ ''تم روتے ہو لیکن ایک وجہ سے میرا دل خوشی سے بھرا ہے کیا یہ نہیں لکھا ہے کہ ''دو دیانتدار گواہوں کو یعنی اُوریاہ کاہن کو اور زکریاہ بن بارکیاہ کو شاہد بنا۔'' اب اُوریاہ نے زکریاہ کے ساتھ کیا کیا؟ اُوریاہ پہلی ہیکل کی موجودگی کے وقت زندہ تھا اور زکریاہ دوسری دفعہ ہیکل کی موجودگی کے دوران زندہ تھا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُوریاہ کی نبوت اور زکریاہ کی نبوت میں کیا مطابقت ہے؟ اُوریاہ کی نبوت میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''تمہارے سبب سے صیحونؔ ہل چلاتے ہوئے کھیت کی مانند ہوگا اور یروشلیم برباد ہوگا اور کوہِ صیحونؔ جنگل کی مانند ہو جائے گا۔''

زکریاہ کی نبوت میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''عمر رسیدہ مرد و زن یروشلیم کی گلیوں میں بیٹھیں گے'' اُوریاہ کی نبوت پوری ہونے سے پہلے مجھے زکریاہ کی تسلی کی باتوں پر شک ہوا لیکن اب پہلی نبوت پوری ہو چکی ہے اور مجھے یقین ہے کہ زکریاہ کی نبوت بھی پوری ہوگی اس لئے میں خوش ہوں۔

''اکیبا تیری باتوں سے ہمیں تسلی ہوئی۔'' اس کے ساتھیوں نے جواب دیا۔

''خدا ہمیشہ ہمیں تسلی فراہم کرتا ہے۔''

ایک موقع پر جب ربیّ الیعازر بہت بیمار تھا اور اس کے دوست اور طالب علم رو رہے تھے تو ربیّ اکیبا خوش ہوتا ہوا اس کے سامنے حاضر ہوا اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں روتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہمارا پیارا ربی زندگی اور موت کے درمیان لٹکا

ہوا ہے۔'' اس نے جواب دیا کہ '' رومت بلکہ اس کے برعکس خوش ہو'' اگر اس کی مے کھٹی نہیں ہوئی اور اس کا جھنڈا نیچے نہیں گرا ہے تو میں سوچتا ہوں کہ زمین پر اس نے اپنی راست بازی کا اجر پایا ہے لیکن اب میں اپنے استاد کو اس بدی کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہوں جو اس نے دنیا میں کی ہے اس لئے میں خوش ہوں کیونکہ اس نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمارے درمیان سب سے راست باز کچھ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اس لئے آنے والی دنیا میں وہ اطمینان پائے گا۔

جب ربیّ الیعازر بیمار تھا تو اس نے چار بزرگوں ربیّ ترفون، ربیّ یوشع، عزوریا کے بیٹے ربیّ الیعازر اور ربیّ اکیبا کو بلایا۔

ربیّ ترفون نے کہا کہ '' تو اسرائیل کیلئے زمین پر بارش کے قطروں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ بارش کے قطرے صرف اس دنیا کیلئے ہیں جبکہ میرے استاد تو نے اس دنیا اور آنے والی دنیا کیلئے پھل تیار کرنے میں مدد کی۔''

ربیّ یوشع نے کہا کہ '' تو اسرائیل کیلئے سورج سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ سورج اس دنیا کیلئے تنہا ہے لیکن تو نے اس دنیا اور آنے والی دنیا کیلئے روشنی دی۔''

تب عزوریا کے بیٹے ربیّ الیعازر نے کہا کہ '' تو اسرائیل کیلئے آدمی کے باپ اور ماں سے زیادہ بہتر ہے۔ وہ اسے دنیا میں لائے لیکن میرے استاد تو نے اسے اس دنیا میں ابدی زندگی کا راستہ دکھایا۔''

تب ربیّ اکیبا نے کہا کہ '' یہ اچھا ہے کہ آدمی کو دکھ اٹھانا چاہیئے کیونکہ یہ اس کے اپنے گناہوں کے کفارے کیلئے ہے۔''

اس کے استاد نے پوچھا کہ '' اکیبا کیا بائبل مُقدس اس بات کو ثابت کرتی ہے؟''

اکیبا نے جواب دیا کہ '' ہاں، جب منسّی سلطنت کرنے لگا تو بارہ برس کا تھا اور اس نے یروشلیم میں پچپن سال حکومت کی اور اس نے وہی کام کیا جو خداوند کی نظر میں برا تھا۔'' ایسا کیوں ہوا؟ کیا حزقیاؔل نے ساری دنیا کو شریعت کی تعلیم دی اور اپنے بیٹے منسّی کو نہیں؟ یقیناً نہیں، بلکہ منسّی نے اس کی نصیحتوں پر توجہ نہ دی اور خدا کے کلام کو رد کیا جب تک اس نے جسمانی اذیت کا دکھ نہ سہا۔ جیسا کہ (2 اخبار 33:10) میں لکھا ہے کہ

'' اور خداوند نے منسّی اور اس کے لوگوں سے کلام کیا پر انہوں نے نہ سنا۔ تب خداوند ان پر شاہ اُشور کے لشکر کے سپہ سالاروں کو لایا۔ انہوں نے منسّی کو زنجیروں سے جکڑا اور بیڑیاں ڈال کر بابل کو لے گئے جب وہ دکھ میں ہوا اس نے خداوند خدا کے چہرے کو ڈھونڈا اور اپنے باپ دادا کے خدا کے آگے بڑی عاجزی کی اور اس سے دعا مانگی اور اس کی دعا قبول ہوئی اور اس کی زاری سنی گئی اور وہ اس کو یروشلیم میں اس کی مملکت کے درمیان پھر لایا۔ تب منسّی نے جانا کہ خداوند ہی خدا ہے''۔

'شاہِ اشور نے منسّی کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے اسے تانبے کے بیرل میں رکھا اور اس کے نیچے آگ جلائی اور نہ صرف منسّی نے سخت جسمانی اذیت سہی بلکہ اس نے ذہنی طور پر بھی اذیت برداشت کی۔ اس نے سوچا کہ 'کیا میں قادر مطلق خدا کو پکاروں گا، افسوس! اس کا قہر میرے خلاف بھڑکا ہے۔ اپنے بتوں کو پکارنا بے فائدہ ہے۔ افسوس۔ افسوس۔ میرے لئے کوئی امید باقی نہیں ہے!'''

'' اس نے اپنے بڑے بتوں سے دعا کی اور اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے چھوٹے دیوتاؤں کو بھی پکارا لیکن اسے کوئی جواب نہ ملا۔ تب اس نے لرزتے ہوئے دل سے ابدی خدا سے

یوں دعا کی۔

''اے ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور ان کی نسل کے ابدی خدا، آسمان اور زمین تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں۔ تو نے سمندر کی حد مقرر کی اور اس کی گہرائی کی قوت کو قابو کرتا ہے تو جتنا رحیم ہے اتنا ہی عظیم ہے اور تو نے اسے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے جو توبہ کر کے راست دل کے ساتھ تیرے پاس واپس آتا ہے۔ میرے گناہ ساحل سمندر کی ریت کی طرح بہت سے ہیں۔ میں نے تیرے خلاف بدی کی اور تیری حضوری میں نفرت انگیز کام کئے اور بدکاری کی۔ میں زنجیروں سے جکڑا ہوا تیرے حضور آتا ہوں اور اپنے گھٹنوں پر جھکا ہوا تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اے خداوند میری مصیبت میں مجھ پر رحم کر اور مجھے معاف کر۔ میری سزا ہمیشہ تک قائم نہ رہے۔ اے خداوند میں تیری شفقت کے لائق نہیں ہوں لیکن تو اپنے رحم کی بدولت مجھے بچالے۔ آج سے لیکر اپنی زندگی کے سب دنوں میں میں تیری تعریف کروں گا کیونکہ تیری ساری مخلوق تیری تعریف میں مسرور ہوتی ہے اور تیری شفقت پشت در پشت قائم رہتی ہے۔''

خدا نے اس کی دعا کو سنا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اس نے اس کی دعا قبول کر کے اس کی فریاد سنی اور اسے اس کی مملکت میں یروشلیم کو واپس لایا۔''

اکیبا نے یہ بھی کہا کہ ''ہم اس سے یہ سیکھتے ہیں کہ دکھ گناہ کا کفارہ ہے۔''

ربیّ الیعازر نے کہا کہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ '' تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھ۔''

''اپنی ساری جان سے، محبت رکھنے میں اپنے سارے دل سے، محبت رکھنا شامل نہیں ہوتا ہے''، کچھ لوگ اپنی دولت سے زیادہ اپنے آپ سے محبت رکھتے ہیں اس لئے ان کیلئے یہ لکھا ہے کہ ''اپنی ساری جان سے محبت رکھ'' جب کہ وہ جو اپنے آپ سے زیادہ اپنی دولت سے محبت رکھتے ہیں ان کیلئے یہ حکم ہے کہ ''اپنے سارے دل سے محبت رکھ۔''

ربیّ اکیبا ''اپنی ساری جان سے'' کی یہی تفسیر کرتے تھے کہ اگر جان دینے کی ضرورت بھی پیش آئے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے گا۔

اس کے دور میں جب یہودیوں کیلئے شرعی تعلیم کے حصول پر ممانعت تھی تو اس نے چند خفیہ جماعتیں تشکیل دیں اور انہیں چوری چھپے تعلیم دیتا تھا۔

اس وقت پاپُس یہوداہ نے اس سے پوچھا ''کیا تمہیں خوف نہیں آتا، تمہاری حرکات وسکنات کا پتہ چل سکتا ہے اور تمہیں حکومتی بغاوت کی سزا ملے گی۔''

ربیّ اکیبا نے کہا کہ ''ایک دفعہ ایک لومڑی نے دریا میں ادھر ادھر ہوشیاری کے ساتھ تیرتی ہوئی مچھلیوں کو دیکھا۔''

اس نے ان مچھلیوں سے پوچھا، ''تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو؟''

انہوں نے جواب دیا کہ ماہی گیروں کے جال ہمارے لئے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ اس پر لومڑی نے فوراً کہا کہ یہاں میرے پاس خشکی پر آ جاؤ۔ تم ایسی جگہ کیوں رہتی ہو جو تمہارے لئے خطرناک ہے۔ مچھلیوں نے جواب دیا کہ تم تمام جانوروں میں سب سے عقلمند سمجھی جاتی ہو، لیکن ہم نے تمہیں انتہائی بیوقوف پایا ہے۔ اگر ہم اپنے ہی علاقے اور گھر میں خطروں سے گھرے

ہوئے ہیں تو یہاں سے دور جا کر کیسے محفوظ ہوں گی۔

اسی طرح ہم نے شریعت سیکھی ہے اور یہ ہماری زندگی اور تمام ایاّم میں ہمارا تحفظ ہے اور یہ اس وقت ہے جب حالات پرامن ہوں اور معمول کے مطابق چل رہے ہوں۔ اندازہ کریں جب ابتری کا شکار ہوں تو شریعت کی تعلیم کس حد تک اہم ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ اس واقعے کے کچھ عرصہ کے بعد ربیّ اکیبا پابندِ سلاسل کر دیا گیا کیوں کہ وہ لوگوں کو شریعت کی تعلیم دیتا تھا اور پاَپس بھی کسی اور جرم کی پاداش میں قید خانے میں بھیج دیا گیا۔

ربیّ اکیبا نے اس سے پوچھا، ''پاَپس تو یہاں کیسے آیا؟''

پاَپس نے جواب دیا کہ:

''مبارک ہے تو جو خدا کی شریعت کی تعلیم دینے کی وجہ سے قید میں ہے لیکن مجھ پر افسوس کہ میں بے فائدہ قید میں ہوں۔''

جب ربیّ اکیبا کو پھانسی دینے کیلئے لے جایا جا رہا تھا تو اس وقت صبح کی عبادت کا وقت تھا۔

اس نے بلند آواز میں کہا کہ ''سن اے اسرائیل، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔''

اذیت دینے والے نے اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ''خداوند ایک ہے۔''

اس نے یہ بھی کہا کہ ''میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اپنی ساری جان سے خداوند سے محبت رکھو'' جس کا مطلب ہے کہ اگر وہ تم سے تمہاری زندگی بھی طلب کرے اور میں نے ہمیشہ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی اور اب دیکھو آج میں نے ایسا ہی کیا ''خداوند ایک ہی ہے۔''

یہ باتیں کہتے ہوئے وہ مر گیا۔

تو مبارک ہے ربیّ اکیبا کیونکہ تیری روح پاکیزگی میں ابدی جہان میں جانے کیلئے پرواز کر گئی ہے۔

2- ربیّ الیشع بن ابویاہ

الیشع بن ابویاہ ایک عالم شخص تھا جو بعد میں برگشتہ ہو گیا۔ ربیّ میئر اس کے شاگردوں میں سے ایک تھا اور اس نے اپنے استاد سے محبت کو کبھی ناکام نہ ہونے دیا۔

ایک موقع پر یوں ہوا کہ جب ربیّ میئر مدرسہ میں پڑھا رہا تھا تو کچھ طالب علم داخل ہوئے اور اس سے کہا کہ:

''تیرا استاد الیشع مقدس سبت کے دن گھوڑے پر سواری کر رہا ہے۔''

ربیّ میئر مدرسے سے نکلا اور الیشع کو جا لیا۔

اس نے اسے سلام کیا اور پوچھا کہ:

''تو نے ایوبؔ کی کتاب میں سے اس آیت کی کیا تفسیر بیان کی ہے؟ خداوند نے ایوبؔ کے آخری ایاّم میں ابتدائی ایاّم کی نسبت زیادہ برکت بخشی۔''

الیشع نے کہا کہ ''اور تو اس آیت کی کیا وضاحت کرتا ہے؟ کہ خداوند نے ایوبؔ کو جتنا اس کے پاس پہلے تھا اس کا دو چند دیا'' اور تیرے استاد اکیبا نے ایسا نہیں کہا کہ ''خداوند نے ایوبؔ

کے آخری ایام میں توبہ اور اچھے کاموں کے دو چند کے ساتھ اسے برکت بخشی۔‘‘

ربی میئر نے پوچھا کہ ’’تو کیسے اس آیت کی وضاحت کرے گا کہ ’’کسی بات کا انجام اس کے آغاز سے بہتر ہے‘‘ اگر ایک آدمی اپنی جوانی میں تجارت کیلئے مال خریدتا ہے اور اسے نقصان ہوتا ہے تو یہ اسی طرح ہے کہ وہ کیسے بڑھاپے میں اپنا نقصان پورا کرے گا؟ یا اگر ایک شخص اپنی جوانی میں خدا کی شریعت کا مطالعہ کرتا ہے اور اسے بھول جاتا ہے غالباً اس کے آخری دنوں میں اسے وہ سب کچھ یاد آئے گا؟‘‘

الیشع نے جواب دیا کہ ’’میرے استاد اکیبا نے تو ایسا نہیں کہا بلکہ اس نے اس آیت کی وضاحت یوں کی ہے کہ ’’کسی بات کا انجام بہتر ہے جب اس کا آغاز اچھا ہے‘‘۔ میری اپنی زندگی اس وضاحت کو ثابت کرتی ہے۔ ایک دن جب میں ابراہیم کے عہد میں شامل ہوا میرے باپ نے ایک بڑی ضیافت کی۔ کچھ مہمانوں نے گیت گائے اور کچھ مہمان ناچے لیکن ربیوں نے خدا کی حکمت اور اس کی شریعت کی باتیں کیں اس کے بعد میرا باپ ابویاہ خوش ہوا اور اس نے کہا کہ جب میرا بیٹا بڑا ہوگا تو تم اسے تعلیم دینا اور وہ تمہاری مانند بنے گا۔ وہ میری وجہ سے نہیں بلکہ خدا کی خاطر شریعت کا مطالعہ کرے گا لیکن صرف اس کے مشہور نام کے ساتھ میرا نام ہوگا۔ اس لئے آخری دنوں میں میں شریر اور برگشتہ ہوگیا اور اب میں گھر واپس جاتا ہوں۔‘‘

’’کس لئے؟‘‘

’’سبت کے دن دور تک سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے اور تو نے میرے گھوڑے کے قدموں کے ساتھ بہت سفر کیا ہے۔‘‘

ربی میئر نے کہا کہ ’’اگر تو عقلمند ہے تو جیسے تو نے خیال کیا ہے کہ میں تیرے گھوڑے کے قدموں کے ساتھ سفر کر سکتا ہوں تو خصوصاً میرے سبب تو کیوں خدا کے پاس واپس نہیں لوٹتا اور اپنی برگشتگی سے توبہ کیوں نہیں کرتا؟‘‘

الیشع نے جواب دیا کہ:

’’یہ میری طاقت میں نہیں ہے۔ ایک دفعہ میں نے عہد کے دن گھوڑے پر سفر کیا اور اس دن سبت کا دن تھا اور جب میں عبادت خانے کے پاس سے گزرا تو میں نے یہ بلند آواز سنی کہ واپس آؤ ! اے برگشتہ بچو! میرے پاس واپس آؤ اور میں تمہارے پاس آؤں گا۔ ابویاہ کے بیٹے الیشع کے سوا، وہ اپنے مالک کو جانتا ہے اور اس نے اس (خدا) کے خلاف بغاوت کی۔‘‘

کس سبب سے یہ عالم شخص الیشع بدی کی راہوں پر چل نکلا؟

ایک دفعہ جب وہ گینوسان کی وادی میں شریعت کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے ایک شخص کو درخت پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس نے درخت میں گھونسلے کو ڈھونڈا اور اس میں سے بچوں اور اس کی ماں کو لے کر اطمینان سے چلا گیا۔ اس نے ایک دوسرے شخص کو دیکھا جو پرندے کا گھونسلا تلاش کر رہا تھا۔ اس نے بائبل مُقدس کے حکم کے مطابق بچوں کو لے لیا اور ان کی ماں کو اڑا دیا اور ایک سانپ نے اس شخص کو ڈس لیا جیسے ہی وہ نیچے اترا، وہ مر گیا۔ الیشع نے سوچا کہ اب بائبل مُقدس کی سچائی اور وعدے کہاں ہیں؟ کیا یہ نہیں لکھا ہے کہ ’’بچوں کو تو لے پر ماں کو ضرور چھوڑ دینا تاکہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر دراز ہو‘‘۔ اب اس شخص کیلئے عمر کی درازی کہاں ہے جس نے اس نصیحت پر عمل کیا جبکہ وہ شخص جس نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا زخمی تک نہ ہوا؟

اس نے یہ نہیں سنا تھا کہ ربی اکیبا نے اس آیت کی کیسی

تفسیر بیان کی ہے اس نے کہا تھا کہ مستقبل کی دنیا میں اس کے دن بہت ہونگے جہاں ہر طرف خوشی ہی خوشی ہوگی۔

الیشع کی برگشتگی کا دوسرا سبب یہ تھا۔

مذہبی ایذارسانی کے خوفناک عرصہ کے دوران عالم ربیّ یہوداہ جس کی زندگی شریعت کا مطالعہ اور خدا کی نصیحتوں پر عمل کرنے میں گزری اسے ایک ظالم اذیت دینے والے کے اختیار سے رہائی نہ ملی۔ اس کی زبان کو ایک کتے کے منہ میں رکھا گیا اور کتے نے اس کی زبان کا نوالہ لے لیا۔

اس لئے الیشع نے کہا کہ "اگر ایک عقلمند آدمی کی زبان کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا جواب بول نہیں سکتا جس نے سچائی کی تعلیم کو استعمال کرنا سیکھا جبکہ جھوٹی اور جاہل زبان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہوا۔ اگر اس طرح کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو یقیناً راست باز کیلئے کوئی اجر نہیں ہے اور نہ ہی مردوں کی قیامت ہے۔"

الیشع اپنے بڑھاپے میں بیمار ہوگیا اور جب ربیّ میئر نے اپنے استاد کی بیماری کے متعلق سنا تو اسے ملنے کیلئے گیا۔

ربی میئر نے التجا کی کہ "اپنے خدا کی طرف واپس آؤ۔"

الیشع نے کہا کہ "کیا، واپس آؤں! کیا اس نے میری برگشتگی کی توبہ کو قبول کیا جس کے خلاف میں نے بغاوت کی؟"

ربی میئر نے کہا کہ "کیا یہ نہیں لکھا ہے کہ اے بنی آدم! لوٹ آؤ؟ ایسی بات نہیں ہے کہ آدمی کی جان کتنی کچل سکتی ہے لیکن وہ ابھی تک اپنے خدا کی طرف واپس آسکتا ہے اور رہائی پاسکتا ہے۔"

الیشع نے ان باتوں کو سنا اور زار زار رویا اور مر گیا۔ اس کی موت کے بعد اس کی بیٹیاں بہت غریبی کی حالت میں مدرسے سے مدد مانگنے کیلئے آئیں۔ انہوں نے اس سے کہا کہ "یاد رکھو کہ یہ تمہارے باپ کے طرزِ عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے سیکھنے کی خوبی کی وجہ سے ہے۔" مدرسے کے منتظمین نے ان کی درخواست کو سنا اور ان کی مدد کی۔

3- ربیّ شمعونؔ

ایک دن ربیّ یہوداؔ، ربیّ یوساؔہ اور ربیّ شمعونؔ گفتگو کر رہے تھے تو یہوداؔ بن گیریمؔ کمرے میں داخل ہوا اور ان تینوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ربیّ یہوداؔ غیر اقوام (رومیوں) کے تعمیراتی کاموں کی تعریف میں بول رہا تھا۔ اس نے کہا کہ "انہوں نے کیسے اپنے شہروں کو بہتر کیا۔ انہوں نے انہیں کیسا خوبصورت بنایا اور شہریوں کو کتنی سہولتیں فراہم کیں۔ انہیں غسل خانے، پل اور خوبصورت وسیع سڑکیں تعمیر کروا کر دیں۔ یقیناً ان کیلئے یہ بڑا فائدہ مند ہے۔"

ربیّ شمعونؔ نے جواب دیا کہ "نہیں، انہوں نے یہ سب خودغرضانہ مقصد سے کیا ہے۔ پل انہوں نے اپنی آمدنی کیلئے تعمیر کئے ہیں وہ سب جو ان پر سے گزرتے ہیں محصول ادا کرتے ہیں۔ غسل خانے ان کے اپنے استعمال کیلئے ہیں اور یہ خودغرضی ہے حب الوطنی نہیں ہے۔"

یہوداہ بن گیریمؔ نے اپنے دوستوں کی ان باتوں کو دھرایا اور آخرکار وہ بادشاہ کے کانوں تک پہنچ گئیں۔ اس نے حکم دیا کہ یہوداؔہ جو قوم کی بھلائی کیلئے بولا اسے عزت دی جائے اور یوساہ جو بیان دینے کی بجائے خاموش رہا۔ اسے زپورؔے کو جلاوطن کر دیا جائے اور شمعونؔ جس نے شکایت کی اور جھگڑا کیا اسے موت کی سزا دی جائے۔

جب شمعونؔ کو اس حکم کا پتہ چلا تو وہ اپنے بیٹے کے ساتھ

بھاگ گیا اور ایک درس گاہ میں پناہ لی۔ کچھ عرصہ تک وہ اس جگہ محفوظ رہا اور اس کی بیوی ہر روز ان کیلئے کھانا لاتی تھی لیکن جب اہلکاروں نے تحقیق کی تو وہ خوف زدہ ہوگیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بیوی غیر دانشمندی سے اس کے چھپنے کی جگہ کا پتہ بتا دے۔

اس نے کہا کہ ''عورت کا ذہن کمزور اور تغیر پذیر ہے شاید وہ اس سے سوال کریں اور اسے پریشان کر دیں اور یوں مجھ پر موت آئے۔''

اس لئے ربیّ شمعونؔ نے اپنے بیٹے کے ساتھ شہر چھوڑ دیا اور ایک غار میں پناہ لی۔ غار کے نزدیک کچھ پھلدار درخت اُگے ہوئے تھے جو انہیں کھانا مہیا کرتے اور اردگرد کی چٹانوں سے صاف پانی کا ایک چشمہ نکلا ہوا تھا۔ وہ تیرہ سال تک وہاں رہا جب تک بادشاہ مر نہ گیا اور اس کے فرمان منسوخ نہ ہوگئے۔ تب وہ شہر میں واپس آیا۔

جب اس کے بھتیجے ربیّ فینیاسؔ نے اس کی واپسی کے متعلق سنا تو وہ اس سے ملنے کیلئے گیا اور اپنے رشتہ دار کی وضع قطع کو دیکھ کر اس نے کہا کہ ''افسوس۔ افسوس کہ میں تجھے اس بری حالت میں ملا۔''

لیکن ربیّ شمعونؔ نے جواب دیا کہ:

''ایسا نہیں ہے بلکہ تو خوش ہو کہ تو نے مجھے اس حالت میں پایا ہے کیونکہ تو مجھے پہلے کی طرح کم راست باز نہ پائے گا۔ خدا نے مجھے محفوظ رکھا اور میرا ایمان اس میں قائم رہا اور یوں میں نے بائبل مُقدس کی اس آیت کی تفسیر کی۔ 'اور یعقوب کامل ہوگیا۔' اپنی طبعی حالت میں کامل، اپنی دنیوی حالت میں کامل اور خدا کے علم میں کامل ہوگیا۔''

4- ربیّ یہوداہؔ

روح اور بدن دونوں خدا کے حضور جواب دہ ہیں

انتونینسؔ ربیّ یہوداہؔ سے گفتگو کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ ''آنے والی دنیا میں جب روح قادر مطلق خدا کے تختِ عدالت کے سامنے آئے گی تو کیا وہ دنیوی شرارت سے معذرت کیلئے اس بات کا دعویٰ کر سکتی ہے کہ دیکھو، گناہ بدن کا ہے اور اب میں بدن سے آزاد ہوں اور گناہ میرے نہیں ہیں؟''

ربیّ یہوداہؔ نے جواب دیا کہ ''ایک تمثیل سنو، ایک بادشاہ کا خوبصورت انجیر کے درختوں کا باغ تھا جس کے پھل کی قیمت اس نے بہت زیادہ رکھی ہوئی تھی تا کہ پھل چرایا یا ضائع نہ ہو سکے۔ اس نے باغ میں دو ایسے باغبان رکھے جو خود بھی پھل توڑ کر نہ کھا سکیں۔ اس لئے اس نے ایک اندھے آدمی اور دوسرے لنگڑے آدمی کا انتخاب کیا لیکن جب وہ تاکستان میں تھے۔ لنگڑے آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ''میں بہت خوبصورت انجیریں دیکھتا ہوں وہ بہت شیریں ہیں مجھے اس درخت کے پاس اٹھا کر لے جاؤ تا کہ ہم دونوں ان میں سے لیں اور کھائیں۔''

پس اندھا آدمی لنگڑے آدمی کو اٹھا کر لے گیا اور انہوں نے درختوں میں سے انجیریں توڑ کر کھائیں۔

جب بادشاہ باغ میں داخل ہوا تو وہ جان گیا کہ اس کے خوبصورت انجیر کے درختوں میں سے کچھ لیا گیا ہے اور اس نے باغبانوں سے پوچھا کہ ان درختوں میں سے کس نے انجیریں توڑیں۔

اندھے آدمی نے جواب دیا کہ:

''میں نہیں جانتا اور نہ ہی میں انہیں چرا سکتا ہوں کیونکہ

میں اندھا ہوں اور انہیں دیکھ بھی نہیں سکتا۔''

لنگڑے آدمی نے جواب دیا کہ:

''میں نے انہیں نہیں چرایا اور نہ ہی میں ان درختوں تک پہنچ سکتا ہوں۔''

لیکن بادشاہ عقلمند تھا اور اس نے جواب دیا کہ:

''دیکھو، اندھا آدمی لنگڑے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔'' اور اس نے انہیں سزا دی۔

بالکل اسی طرح ہمارے ساتھ ہے۔ دنیا ایک باغ ہے جس میں ابدی بادشاہ نے ہمیں رکھا ہے کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کریں لیکن روح اور بدن آدمی کے ہیں اگر ایک قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو دوسرا بھی کرتا ہے اور موت کے بعد روح یہ نہیں کہہ سکتی کہ 'یہ بدن کا قصور ہے جس میں میں بندھی ہوئی تھی کہ میں گناہ کی مرتکب ہوئی' نہیں، خدا جو باغ کا مالک ہے ایسا نہیں کرے گا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ:

''وہ اوپر کے آسمان کو بلاتا ہے اور زمین کو بھی، جب کہ اپنی ملت کی عدالت کرنے کو ہے'' (مزامیر 4:50)

''وہ 'آسمان' کو بلائے گا جو روح ہے اور 'زمین' کو بلائے گا جو بدن ہے اور خاک کے ساتھ ملا ہوا ہے نکل پڑے گا۔''

5- ربیّ یوشع

مستقبل کے متعلق خدا کا علم

ایک ملحد نے ربیّ یوشع سے کہا کہ ''کیا تو یقین رکھتا ہے کہ خدا مستقبل کو جانتا ہے؟'' ربیّ نے جواب دیا کہ ''ہاں۔''

اس نے کہا کہ ''تب یہ کس لئے لکھا ہے کہ خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا مٹا ڈالونگا کیونکہ میں ان کے بنانے سے ملول ہوں؟ کیا خداوند نے انسان کو مستقبل میں نہیں دیکھا کہ وہ بدعنوان ہوگا؟''

تب ربیّ یوشع نے کہا کہ ''کیا تیرے بچے ہیں؟''

اس نے جواب دیا کہ ''ہاں۔''

''جب پہلا بچہ پیدا ہوا تو تو نے کیا کیا؟''

''میں نے بڑی خوشی کی۔''

''تو نے اس کیلئے کیوں خوشی کی؟ کیا تو نہیں جانتا ہے کہ وہ مرجائے گا؟''

''ہاں، یہ سچ ہے لیکن خوشی کے وقت میں نے اس کے مستقبل کے متعلق نہیں سوچا۔''

رَبیّ یوشع نے کہا کہ ''اسی طرح خدا جانتا ہے کہ آدمی گناہ کریں گے اور وہ انہیں پیدا کرنے کے اپنے رحمدل مقصد سے باز نہیں آتا ہے۔''

6- ربیّ گملی ایل

پسلی کے بدلے بیوی

بادشاہوں میں سے ایک نے ربیّ گملی ایل سے کہا کہ:

تمہارا خدا ایک چور ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔'''

ربیؔ کی بیٹی نے کہا کہ ''مجھے اس سوال کا جواب دینے دیں۔ رات کو میرے کمرے میں چور آئے اور ایک چاندی کا برتن چرالے گئے لیکن وہ اس کی بجائے ایک سونے کا برتن چھوڑ گئے۔''

بادشاہ نے کہا کہ ''میری خواہش ہے کہ اس طرح کے چور ہر رات آئیں۔''

اسی طرح آدمؔ کے ساتھ ہوا۔ خدا نے اس سے پسلی نکالی لیکن اس کی جگہ ایک عورت رکھ دی۔

7- ربیؔ یوشعؔ

عورت کیوں آدمی کی پسلی سے بنی؟

ربی لاویؔ کے مطابق سکنینؔ کے ربیؔ یوشعؔ نے کہا کہ ''خداوند نے عورت بنانے کیلئے آدمی کے اس (پسلی) حصے کا انتخاب کیا۔ سر سے نہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ فخر کرے، آنکھوں سے نہیں کہ کہیں وہ ہر چیز کو دیکھنے کی خواہش نہ کرے، منہ سے نہیں کہ کہیں وہ باتونی نہ ہو جائے، اور نہ کان سے کہ کہیں وہ ہر بات کو سننے کی خواہش نہ کرے، اور نہ دل سے کہ کہیں وہ حسد نہ کرے، اور نہ ہاتھ سے کہ کہیں وہ ہر چیز کو تلاش نہ کرلے اور نہ پاؤں سے کہ کہیں وہ آوارہ نہ ہو جائے بلکہ صرف سب سے چھپی ہوئی جگہ یعنی پسلی سے کہ اگر آدمی ننگا ہو تو بھی وہ جگہ چھپی ہوئی ہے۔

8- ربیؔ شمعونؔ بن یوخائیؔ

مَن روزانہ کیوں گرتا تھا؟

ربی شمعونؔ بن یوخائیؔ کے طالب علموں نے اس سے پوچھا کہ:

''خداوند نے اسرائیلؔ کو ہر روز من دینے کی بجائے ایک ہی بار ایک سال کیلئے من کیوں نہ دیا؟''

ربیؔ نے جواب دیا کہ:

''میں تمہیں ایک تمثیل کے ذریعے جواب دوں گا۔ ایک بادشاہ تھا جو سال میں ایک بار ایک مقررہ دن پر اپنے بیٹے کو سالانہ وظیفہ دیا کرتا تھا اور یوں ہوا کہ وہی ایک دن تھا جس دن وہ سال میں ایک بار اپنے بیٹے کو دیکھتا اور اس سے ملاقات کرتا تھا۔ اس لئے بادشاہ نے اپنے اس اصول کو تبدیل کر دیا اور وہ ہر روز اپنے بیٹے کو صرف ایک ہی دن کی ضرورت کے مطابق دیتا اور تب اس کا بیٹا ہر روز سورج کی واپسی کے ساتھ ہی اپنے باپ سے ملنے کیلئے جاتا تھا۔

اسی طرح اسرائیلؔ کے ساتھ تھا۔ خدا ہر خاندان کے ہر باپ کو من مہیا کرتا تھا کیونکہ ہر باپ کے خاندان کا سہارا عظیم مہیا کرنے والا اور زندگی کو سنبھالے رکھنے والا تھا۔

9- ربیؔ الیعآزر

زندگی کا راستہ

جب ربیؔ الیعآزر بیمار تھا تو اس کے طالب علم اس سے ملنے کیلئے آئے اور اس سے کہا کہ ''ربی ہمیں زندگی کی راہ کی تعلیم دے تا کہ ہم ابدیت کے وارث ہو سکیں۔''

ربیؔ نے جواب دیا کہ ''اپنے ساتھیوں کی عزت کرو۔ جنہیں تم جانتے ہو ان کیلئے دعا کرو۔ اپنے بچوں کو غیر سنجیدہ گفتگو کرنے سے باز رکھو اور انہیں عالم لوگوں کے درمیان رکھو تا کہ وہ

حکمت حاصل کریں اس طرح تو مستقبل کی دنیا میں اپنے اس وصف کی وجہ سے جا سکتا ہے۔''

جب ربّی یوحانن بیمار تھا تو اس کے طالب علم بھی اس کے پاس آئے۔ جب اس نے انہیں دیکھا تو وہ زار زار رونے لگا۔

انہوں نے کہا کہ ''اے ربی، اسرائیل کی روشنی! اور اسرائیل کے ستون! تو کیوں روتا ہے؟''

ربّی نے جواب دیا ''کیا میں بادشاہ کے سامنے لایا گیا تھا جو آج یہاں ہے اور کل قبر میں ہوگا۔ جو ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض نہیں ہوسکتا، جو ہمیشہ کیلئے مجھے قید میں نہیں رکھ سکتا اور جو مجھے صرف اس دنیا میں قتل کرسکتا ہے جسے میں بعض اوقات رشوت بھی دے سکتا ہوں جب میں اس سے خوف زدہ ہوں گا۔ لیکن اب میں بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے لے جایا جاؤں گا۔ مبارک ہے وہ جو اس کے ساتھ ابدیت میں رہتا ہے اگر وہ مجھ پر قہر کرتا ہے تو یہ ہمیشہ کیلئے ہے، اگر وہ مجھے قید کرتا ہے تو یہ ہمیشہ کیلئے ہے، اگر وہ مجھے مار دے تو یہ مستقبل کی دنیا کیلئے ہے اور میں اسے باتوں یا پیسوں سے رشوت نہیں دے سکتا۔ صرف یہی نہیں بلکہ میرے سامنے دو راستے ہیں ایک سزا کا اور دوسرا جزا کا، اور میں نہیں جانتا کہ مجھے کس راستے پر سفر کرنا ہے اس لئے کیا مجھے رونا نہیں چاہیئے؟''

10- ربّی یوحانن

چور اور ڈاکو

طالب علموں نے اپنے استاد زکائی کے بیٹے ربی یوحانن سے یہ سوال کیا کہ:

''شریعت کے مطابق ایک رہزن کی سزا ایک چور کی سزا سے سخت کیوں نہیں ہے؟ موسیٰ کی شریعت کے مطابق، 'اگر کوئی آدمی بیل یا بھیڑ چرائے اور اسے ذبح کرے یا اسے بیچ دے تو وہ ایک بیل کے عوض پانچ بیل اور ایک بھیڑ کے عوض چار بھیڑیں دے' (خروج 22:1) لیکن ایک رہزن کیلئے ہم پڑھتے ہیں کہ ''جو گناہ اس نے کیا ہے وہ اس کا اقرار کرے اور اپنی تقصیر کے معاوضہ میں پورا دام اور اس میں اس کا پانچواں حصہ اور ملا کر اس شخص کو دے جس کا اس نے قصور کیا ہے۔''

اس لئے جو رہزن چوری کرتا ہے اس مال کا پانچواں حصہ ادا کرے جبکہ ایک چور ایک بیل کے بدلے پانچ بیل اور ایک بھیڑ کے بدلے چار بھیڑیں بھرے۔ ایسا کیوں ہے؟

استاد نے جواب دیا کہ ''رہزن نوکر سے مالک کی طرح پیش آتا ہے وہ زبردستی نوکر کی موجودگی میں آدمی سے چیزیں چھین لیتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کی نظر اس پر ہے لیکن ایک چور خیال کرتا ہے کہ خدا کی نظر اس پر نہیں ہے اس لئے چھپ کر چوری کرتا ہے اور زبُورنویس کی طرح کہتا ہے کہ '... خداوند نہیں دیکھتا، یعقوب کا خدا خیال نہیں کرتا' (مزامیر 94:7) ایک تمثیل سنو: دو آدمیوں نے ضیافت کی، ایک آدمی نے شہر کے سب باشندوں کو دعوت دی اور بادشاہ کو دعوت نہ دی جبکہ دوسرے آدمی نے نہ بادشاہ اور نہ ہی اس کے باشندوں کو دعوت دی۔ ان دونوں میں سے کون سزا کا مستحق ہے؟ یقیناً وہی جس نے سب باشندوں کو بلایا لیکن بادشاہ کو نہ بلایا۔ زمین کے لوگ خدا کے باشندے ہیں۔ ایک چور باشندوں کی نظروں سے ڈرتا ہے لیکن وہ بادشاہ یعنی خدا کی نظر کی عزت نہیں کرتا جو اس کے کاموں کو دیکھتا ہے۔''

ربّی میئر کہتا ہے کہ ''یہ قانون ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا مشقت کرنے کو اور اس کے ذرائع کو بھی پسند کرتا ہے۔ اگر ایک

شخص ایک بیل چراتا ہے تو اس کے بدلے میں پانچ بیل واپس کرتا ہے کیونکہ جب ایک جانور اس کی غیر قانونی ملکیت میں ہے تو یہ اپنے اصل مالک کیلئے کام نہیں کرتا لیکن ایک بھیڑ جو کام نہیں کرتی اور اس کیلئے فائدہ مند بھی نہیں ہے اس لئے وہ صرف اس کے بدلے میں چار بھیڑیں بھرتا ہے۔''

11- ربّی نکمانؔ

ربّی یتکاحؔ کی برکت

رَبّی نکمانؔ نے اپنے استاد رَبّی یتکاحؔ کے ساتھ کھانا کھایا اور کھانے کے بعد روانگی پر اس نے کہا کہ ''استاد، مجھے برکت دے!''

ربّی یتکاحؔ نے جواب دیا کہ ''سنو، ایک دفعہ ایک مسافر صحرا میں سفر کر رہا تھا اور جب وہ بھوکا، پیاسا اور تھکا ہوا تھا تو وہ ایک نخلستان میں پہنچا جہاں ایک پھلدار درخت اُگا ہوا تھا جس کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے نیچے صاف ٹھنڈے پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا۔

مسافر نے خوشی سے اس درخت کے پھل کھائے اور اس کے سائے میں آرام کیا اور اس کے نیچے بہتے ہوئے چشمے کے پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔

جب وہ اپنے سفر پر روانہ ہونے لگا تو اس نے درخت سے کہا کہ:

''اے مہربان درخت، میں کن الفاظ سے تجھے برکت دوں اور کن الفاظ سے تجھے دعا دوں؟ میں تجھے اچھے پھل کیلئے برکت نہیں دے سکتا کیونکہ یہ پہلے ہی تیرے پاس ہے اور پانی کی برکت بھی تیرے پاس ہے اور خدا نے تجھے پہلے ہی خوبصورت شاخوں کے ذریعے سایہ دار بنایا ہے جو میری طرح ان مسافروں کیلئے ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں اس لئے میں خدا سے یہی دعا کرتا ہوں کہ تیری قسم کے سب درخت تیری طرح کے ہوں۔

اسی طرح اے میرے شاگرد تیرے ساتھ ہے میں تجھے کیا برکت دوں؟ تو شریعت میں کامل اور زمین پر ممتاز ہے اور تجھے ہر طرح سے عزت و دولت کی برکت ملی ہے۔ خدا تیری نسلوں کو تیری طرح کی برکت دے۔''

12- گبیاؔہ بن پسی ساؔہ

ربّیوں میں سے ایک عقلمند آدمی گبیاؔہ بن پسی ساؔہ تھا۔ جب کنعانؔ کے لوگوں نے اسرائیلیوں پر اپنی زمین چرانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ''کنعانؔ کی زمین ہماری ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ 'کنعانؔ کی زمین اور اس کی سرحدیں کنعانیوں کی ہیں اور کنعانؔ کی زمین واپس طلب کی تو گبیاؔہ نے حکمران کے سامنے یہ دلیل پیش کی۔

گبیاؔہ نے افریقیوں سے کہا کہ ''تم تورات میں سے اپنا ثبوت لاتے ہو اور تورات میں سے ہی میں اس کی تردید کروں گا کہ کنعانؔ ملعون ہو۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا' (تکوین 25:9) غلام کی جائیداد کس کی ہوتی ہے؟ اس کے مالک کی۔ زمین تمہاری ملکیت تھی لیکن تمہاری غلامی کے سبب یہ اسرائیل کی ہوگئی۔''

حکمران نے کہا کہ 'اسے جواب دو۔''

الزام لگانے والوں نے اپنے جواب کو تیار کرنے کیلئے تین دن کا وقت مانگا لیکن تیسرے دن کے اختتام پر وہ غائب ہو

چکے تھے۔

تب مصری یہ کہتے ہوئے آئے کہ '' خدا نے اسرائیلیوں کو مصریوں کی نظروں میں مقبول ٹھہرایا اور انہوں نے مصریوں سے سونا اور چاندی ادھار لیا' اب ہمیں ہمارا سونا اور چاندی واپس کرو جو تم نے ہمارے آباؤ اجداد سے ادھار لیا تھا۔''

گبیاہ دوبارہ اسرائیل کے داناؤں کی طرف سے پیش ہوا۔

اس نے کہا کہ '' بنی اسرائیل چار سو تیس سال تک مصر میں رہے۔ اب آؤ اور ہمیں چھ لاکھ آدمیوں کی اجرت دو جنہوں نے تمہارے لئے کام کیا اور پھر ہم سونا اور چاندی واپس کریں گے۔''

تب اسماعیل اور کیتورا کے بچے مکدون کے سکندر کے سامنے یہ کہتے ہوئے آئے کہ '' کنعان کی زمین ہماری ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ 'یہ ابراہیم کے بیٹے اسماعیل کی نسل ہیں' بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ 'یہ ابراہیم کے بیٹے اسحاق کی نسل ہیں۔' ایک بیٹا دوسرے کے برابر ہے اس لئے آؤ اور ہمارا حصّہ ہمیں دو۔''

تب گبیاہ دوبارہ داناؤں کی صلاح کیلئے سامنے آیا۔

اس نے کہا کہ '' تورات سے تم نے ثابت کیا اور تورات سے ہی میں تمہیں جواب دوں گا۔ کیا یہ نہیں لکھا ہے کہ 'ابراہیم نے اپنا سب کچھ اسحاق کو دیا اور اپنی حرموں کے بیٹوں کو ابراہیم نے بہت کچھ انعام دے کر اپنے جیتے جی ان کو اپنے بیٹے اسحاق کے پاس سے مشرق کی طرف یعنی مشرق کے ملک میں بھیج دیا۔' وہ شخص جو اپنے جیتے جی اپنی وراثت اپنے بچوں کو دیتا ہے اپنی موت کے بعد دوبارہ اپنے بچوں کیلئے کوئی منصوبہ نہیں رکھتا ہے۔ ابراہیم نے اسحاق کو اپنا سب کچھ دیا اور اپنے دوسرے بچوں کو اس نے انعام دے کر انہیں دور بھیج دیا۔''

13- عقلمند بادشاہ

ربّی کہتے ہیں کہ ہاشمونی کی نسل کا منماز بادشاہ اچھا آدمی تھا۔ قحط کے عرصہ کے دوران اس نے اپنے خزانے اور اپنے باپ کے خزانے کو غریبوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے رشتے داروں نے اس کی سخاوت کی سرزنش کی۔ انہوں نے کہا کہ '' کیا تیرے باپ نے اس لئے بچایا تھا کہ تو اسے دور پھینک دے۔''

تب منماز نے جواب دیا کہ:

'' میرے باپ نے زمین پر خزانہ جمع کیا اور میں اسے اوپر آسمان میں جمع کرتا ہوں۔ 'سچائی زمین سے آتی ہے لیکن احسان مندی آسمان سے آتی ہے۔' میرے باپ نے اسے ذخیرہ کیا جہاں ہاتھ اس کے اوپر پھیلے ہوئے تھے لیکن میں نے اسے انسانی ہاتھوں کی پہنچ سے پرے رکھا ہے۔ 'میرا تخت انصاف اور احسان مندی میں قائم ہوا ہے۔' کیونکہ میرے باپ کیلئے اس نے کوئی پھل پیدا نہیں کیا لیکن میرے لئے اس نے بہت سا پھل پیدا کیا۔ 'راست باز سے کہہ کہ یہ اچھا ہے کہ وہ اپنی مزدوری کا پھل کھائیں۔' میرے باپ نے پیسہ بچایا لیکن میں نے زندگی بچائی۔ 'راست باز کا پھل زندگی کا درخت ہے جو زندگیاں بچاتا ہے عقلمند آدمی ہے۔' میرے باپ نے دوسروں کیلئے بچایا لیکن میں نے اپنے آپ کو بچایا۔ میرے باپ نے اس دنیا کیلئے بچایا لیکن میں نے اگلے جہان کیلئے بچایا اس لئے 'نیکی میرے آگے آگے ہو گی اور خداوند کا جلال مجھ پر ٹھہرے گا۔''

حصّہ چہارم

ربیوّں کے اقوال، امثال اور روایات

1- ربّیوں کے اقوال

ان بچوں پر افسوس جو اپنے باپ کے دستر خوان سے دور ہیں۔

مٹھی بھر کھانا شیر کیلئے کافی نہیں ہوگا اور نہ ہی گڑھا دوبارہ اپنی مٹی سے بھرا جا سکتا ہے۔

خدا سے رحم کیلئے دعا کر جب تک کہ تیری قبر پر مٹی کا آخری بیلچہ نہ ڈالا جائے۔

دعا کرنے سے باز نہ آ بلکہ جب تیری گردن پر چھری بھی رکھی ہو۔

اپنے منہ کو بدی کہنے کیلئے نہ کھول۔

بعض اوقات بیمار ہونا زیادہ دولت رکھنے سے بہتر ہے۔

گھوڑے کو بہت آزادی سے کھلایا جائے تو بھی وہ بے قابو ہو جاتا ہے۔

جب کھیرے پوری طرح تیار ہوں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ کھانے کیلئے اچھے ہوں گے۔

دوسروں کو وہ کام کرنے کیلئے نہ کہو جو تم خود دوسروں کیلئے نہیں کرتے ہو۔

گدھا جولائی (تموز) میں سردی کی شکایت کرتا ہے۔

پہلے سیکھو اور پھر سکھاؤ۔

وہ تھوڑے ہیں جو اپنی غلطیاں دیکھتے ہیں۔

ایک چراغ جتنی سو آدمیوں کو روشنی فراہم کرتا ہے اتنی ہی وہ ایک آدمی کو فراہم کرتا ہے۔

بہت سے باورچیوں کے ذریعے تیار کیا گیا کھانا نہ ہی گرم اور نہ ہی ٹھنڈا ہوگا۔

دنیا ایک شادی ہے۔

جوانی پھولوں کا ایک لچھا ہے۔

آس کا درخت صحرا میں بھی درخت ہی رہتا ہے۔

اپنی زبان کو یہ کہنا سکھاؤ ''میں نہیں جانتا ہوں۔''

وہ گھر جو غریب کیلئے نہیں کھلتا ڈاکٹر کیلئے کھلے گا۔

پرندے کنجوس سے نفرت کرتے ہیں۔

مہمان نوازی الٰہی عبادت کا اظہار ہے۔

تیرے دوست کا ایک دوست ہے اور تیرے دوست کے دوست کا بھی ایک دوست ہے اس لئے دور اندیش ہو۔

اپنے ہی بدن پر داغ نہ لگا۔

اگر تیرے پاس پیسے نہیں تو نیلام میں نہ جا۔

ان کے ساتھ تعلقات رکھ جو خوش قسمت ہیں۔

بھکاری جو دوسروں سے مانگ کر پیٹ پالتا ہے زندہ لاش کی مانند ہے یا دوسروں کے حال پر چلنے والا بازار میں پڑی ہوئی مردہ لاش کی مانند ہے۔

تیری دیواروں کی کمزوری چور کو دعوت دیتی ہیں۔

عہدہ آدمی کو عزت نہیں دیتا ہے بلکہ آدمی عہدے کو عزت دیتا ہے۔

حلیم آدمی اپنے گھر پر حکمران ہے۔

اگر لومڑ بھی بادشاہ ہے تو اس کے سامنے جھک۔

باموقع باتیں سکوّں کی مانند ہیں اور حالات کی نزاکت دیکھ کر خاموش رہنا عقلمندی ہے۔

طوبیاؔس نے گناہ کئے اور اس کے ہمسائے کو سزا ملی۔

غربت کچھ لوگوں پر اس سلیقے سے آتی ہے جیسے لال زین سفید گھوڑے پر۔

اپنے کنویں کے پانی کو بہنے نہ دے حالانکہ دوسرے لوگ اس کی خواہش کریں۔

جو ڈاکٹر بلامعاوضہ نسخہ دیتا ہے بے فائدہ ہدایت کرتا ہے۔

پھول کانٹوں کے درمیان اُگتا ہے۔

شراب مالک کی ہوتی ہے لیکن بیرے کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

وہ جو ناپاک چیزوں کے ساتھ مل جاتا ہے خود ہی ناپاک ہو جاتا ہے لیکن وہ جو پاک چیزوں سے تعلق رکھتا ہے ہر روز اور زیادہ پاک ہی ہوتا جاتا ہے۔

کوئی آدمی اپنے قرض خواہوں کیساتھ بے صبر نہیں ہے

فروخت کنندہ تاجر کہلاتا ہے۔

اگر مال ایک شہر میں فروخت نہیں ہوتا تو دوسری جگہ پر کوشش کر۔

وہ جو خط پڑھتا ہے اسے پیغام کی تعمیل کرنی چاہئے۔

ایک برتن جو مقدس مقاصد کیلئے استعمال ہو وہ کم مقدس مقاصد کیلئے استعمال نہیں ہونا چاہئے۔

پہلے اپنے زیور کی نمائش کر تب دوسروں سے بیان کر۔

ایک تھیلے میں سکّے کے دو ٹکڑے سو سکوّں سے زیادہ شور کرتے ہیں۔

آدمی اپنے ہمسائے کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے لیکن اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔

عالموں کا نقاد ہونا علم کی ترقی کا باعث ہے۔

اگر تو اپنے راز کو تین شخصوں پر ظاہر کرے تو اسے دس آدمی جانتے ہیں۔

پیار و محبت میں تھوڑی سی جگہ بھی کافی ہوتی ہے جبکہ نفرت میں کشادہ مکان بھی تنگ لگے گا۔

جب شراب سر میں داخل ہوتی ہے تو راز کھل جاتا ہے۔

جب ایک جھوٹا سچ بولتا ہے تو بے اعتباری کے باعث سزا پاتا ہے۔

اونٹ نے سینگوں کی خواہش کی تو اس کے کان بھی اس سے لے لئے گئے۔

افسوس ان پر جو غائب ہو کر کبھی نہیں ملے۔

وہ جو مطالعہ کرتا ہے تجارت نہیں کر سکتا اور نہ ہی سوداگر اپنے وقت کو مطالعہ کیلئے وقف کر سکتا ہے۔

دوپہر کو چراغ روشن کرنے کا موقع نہیں ہے۔

پھل کو پتے کی فلاح کیلئے دعا کرنی چاہئے۔

نمک کے بغیر گوشت صرف کتوں کیلئے موزوں ہے۔

اپنی موت کے دن تک بھی اپنے آپ پر توکل نہ کر۔

اس ملک پر افسوس جو اپنا لیڈر کھو چکا ہے اور اس کشتی پر بھی افسوس جس کا کوئی کپتان نہیں ہے۔

وہ جو اپنا جسم بڑھاتا ہے کیڑوں کیلئے کھانا بڑھاتا ہے۔

دن مختصر ہے، کام بہت ہے اور مزدور سست ہیں۔

اپنے بزرگوں کی باتوں کو مانو، نوجوانوں سے خوش اخلاقی سے بات کرو اور سب انسانوں سے دوستانہ رویہ رکھو۔

خاموشی دانشمندی کی محافظ ہے۔

قانون کے بغیر تہذیب تباہ ہو جاتی ہے۔

یقیناً ہر آدمی کا اپنا وقت ہے۔

شیر کی دم لومڑ کے سر سے بہتر ہے۔

اس کنویں میں پتھر نہ پھینکو جو تمہیں پانی فراہم کرتا ہے۔

سچ بھاری ہے اس لئے چند لوگ اسے احتیاط سے اٹھائے رکھتے ہیں۔

تھوڑا کہو اور زیادہ کرو۔

اپنی طرف سے باتوں میں اضافہ کرنا گناہ کے مترادف ہے۔

دوسروں کیلئے اپنی مرضی کی قربانی دے تاکہ وہ تیرے لئے اپنی مرضی کی قربانی کو انجام دے سکیں۔

آج ہی مطالعہ کرو اور دیر نہ کرو۔

اپنی دعاؤں پر اس طرح نگاہ نہ کرو کہ جیسے وہ ایک کام ہے بلکہ تیری مناجات اخلاص پر مبنی ہوں۔

غریب کے بیٹوں کی عزت کر کیونکہ وہ محنت کے ذریعے تخیل کو تجرباتی حقیقت بنا دیتے ہیں۔

دیندار احمق کے نزدیک نہ رہ۔

ایک بڑے مرتبان میں ایک چھوٹا سکہ بہت شور پیدا کرتا ہے۔

آج اپنے عالی ظرف مرتبان کو استعمال کر لو کیونکہ یہ کل کو ٹوٹ سکتا ہے۔

بلی اور چوہا جانور کی بے سری لاش پر امن پیدا کرتے ہیں۔

وہ جو ہر روز اپنی ریاست میں جاتا ہے روزانہ ایک سکہ پاتا ہے۔

کتا روٹی کے ٹکڑے کیلئے تیرا پیچھا کرتا ہے۔

سپاہی لڑتے ہیں اور بادشاہ ہیرو ہوتے ہیں۔

بیوی کا انتخاب کرنے کیلئے جلدی نہ کرو اور اپنے دوست کا انتخاب کرنے کیلئے دیر نہ کرو۔

دیوتاؤں کو مارو اور ان کے پجاری لرزیں گے۔

سورج اپنی مدد کے بغیر غروب ہوگا۔

غم کے وقت میں کوئی آدمی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھتا۔

ایک آدمی کھاتا ہے اور دوسرا فضل کہتا ہے۔

گناہ کرنے کا عادی گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا ہے۔

وہ جو اپنے غصے پر قابو رکھتا ہے اپنے گناہوں کی معافی کا حق رکھتا ہے۔

جو انسان کو پیار کرتا ہے خدا کو پیار کرتا ہے۔

گرے ہوئے کو ہر ایک مارتا ہے یا مصیبت کے وقت تمام چھوڑ جاتے ہیں۔

جب ہماری محبت مضبوط تھی تو ہم تلوار کے کنارے پر لیٹ سکتے تھے لیکن اب ہمارے لئے ساٹھ گز چوڑا بستر بھی تنگ ہے۔

مطالعہ کرنا قربانی چڑھانے سے زیادہ قابل ستائش ہے۔

یروشلیم برباد ہوگیا تھا کیونکہ نوجوانوں کو ہدایت دینا رد کیا گیا تھا۔

دنیا سکول کے بچوں کی سانس کے باعث بچی ہوئی ہے بلکہ اگر ہیکل کو نئے سرے سے تعمیر کیا جائے تو سکول بند نہیں ہونے چاہئیں۔

مبارک ہے وہ بیٹا جو اپنے باپ سے مطالعہ کرتا ہے اور مبارک ہے وہ باپ جو اپنے بیٹے کو ہدایت دیتا ہے۔

قہر کو دور کر اور تُو گناہ سے بچا رہے گا، مے خواری سے دور رہ اور تو خدا کے فضل کے خلاف طیش میں نہ آئے گا۔

جب لوگ بکھیریں تو تو اکٹھا کر اور جب لوگ اکٹھا کریں تو تم بکھیرو۔

جب تُو اکیلا خریدار ہے تو خریداری کر لیکن جب دوسرے خریدار حاضر ہیں تو تو بے حیثیت آدمی ہے۔

احمق آدمی بے عزتی کو نہیں جانتا ہے اور نہ ہی مردہ آدمی چھری سے کاٹنے کو محسوس کرتا ہے۔

الو اور مرغ دن کی روشنی کا انتظار کرتے ہیں۔ مرغ خوشی کا اظہار کرتا ہے لیکن الو...؟

وہ چور جو چوری کرنے کا کوئی موقع نہیں پاتا خود ہی ایک دیانتدار آدمی خیال کیا جاتا ہے۔

ایک گلیلی نے کہا کہ ''جب چرواہا اپنے ریوڑ سے ناراض ہو جاتا ہے تو وہ ایک بھیڑ کو آگے لگا دیتا ہے یعنی بھیڑیں ایک بھیڑ کے پیچھے چلتی ہیں اور اگر وہ اندھی ہو تو دوسری بھیڑیں گڑھے میں گر جائیں گی۔

اگرچہ یہ تجھ پر فرض نہیں ہے کہ کام مکمل کرے اس لئے تجھے اس کا تعاقب کرنے سے باز نہیں آنا چاہیئے اگر کام زیادہ ہے تو اجر بھی زیادہ ہوگا اور تیرا مالک اپنی ادائیگی میں وفادار رہے گا۔

تین تاج ہیں شریعت کا، کاہن کا اور بادشاہ کا... لیکن نیک نامی کا تاج ان سب سے بڑا ہے۔

کون حکمت حاصل کرتا ہے؟ وہ جو سب ذرائع سے راہنمائی حاصل کرنے پر راضی ہوا ہے۔ کون طاقتور آدمی ہے؟ وہ جو اپنے غصے کو قابو میں رکھتا ہے۔ کون امیر ہے؟ وہ جو اپنی قسمت سے مطمئن ہے کون عزت کا مستحق ہے؟ وہ جو انسانوں کی عزت کرتا ہے۔

کسی آدمی کی حقارت نہ کرنا اور نہ ناممکن کو کچھ سمجھنا۔ ہر آدمی کو اپنا وقت اور ہر چیز اپنی جگہ رکھتی ہے۔

لوہا پتھر کو توڑتا ہے، آگ لوہے کو پگھلاتی ہے، پانی آگ کو بجھاتا ہے، بادل پانی کو صرف کر دیتے ہیں، طوفان بادلوں کو دور کر دیتا ہے، آدمی طوفان کا مقابلہ کرتا ہے، خوف آدمی پر غالب آتا ہے، شراب خوف کو دور کرتی ہے، نیند شراب پر غالب آتی ہے اور موت نیند کی مالک ہے لیکن ''خیرات'' سلیمانؑ کہتا ہے کہ ''موت سے بچاتی ہے۔''

تُو کیسے گناہ سے بچ سکتا ہے؟ تین چیزوں پر دھیان دے، تو کہاں سے آتا ہے، تو کدھر جاتا ہے اور تجھے پہلے کس کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ تمسخر اڑانے والا، جھوٹا، منافق اور تہمت باندھنے والوں کا مستقبل کی دنیا میں کوئی حصہ بخرہ نہیں ہے۔ تہمت باندھنا قتل کرنے کے مترادف ہے۔

اپنی موت کے دن سے پہلے توبہ کر۔ (جس ربیؔ نے یہ کہا کہ ''اپنی موت کے دن سے پہلے توبہ کر'' اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیسے اس نصیحت کی پیروی کر سکتے ہیں کیونکہ کوئی آدمی بھی یہ بتانے سے قاصر ہے کہ اس کی موت کا دن کب وقوع میں آئے گا تو اس نے جواب دیا کہ ''ہر دن کو اپنا آخری دن سمجھو ہمیشہ توبہ اور اچھے کاموں کے لئے تیار رہو'')

دنیا میں حکمت کے دس پیمانے آئے، اسرائیل نے نو پیمانے اور باقی ایک دنیا نے حاصل کیا۔ دنیا میں خوبصورتی کے دس پیمانے آئے اور یروشلیمؔ نے نو پیمانے اور باقی ایک دنیا نے حاصل کیا۔

ربیؔ شمعونؔ نے کہا کہ:

''دنیا تین ستونوں پر قائم ہے: شریعت، عبادت اور خیرات۔''

ربیؔ آداؔ نے کہا کہ ''ہیکل کے کاہن کی غیر حاضری پر خدا اس سے جواب طلبی کرتا ہے۔''

یوشعؔ کے بیٹے ربیؔ شمعونؔ نے کہا کہ:

''جو عبادت کیلئے جگہ تعمیر کرواتا ہے اس کے سامنے اس کے دشمن خود ہی حلیم ہونگے۔''

ربیؔ لاکیشؔ نے کہا کہ:

''وہ جو عبادت خانے جانے کے قابل ہے اور ایسا نہیں کرتا ایک برا ہمسایہ ہے۔''

ربیؔ یوسیؔ نے کہا کہ:

کسی کو دعا کرنے کیلئے اونچی جگہ پر کھڑے ہونے کی

ضرورت نہیں کیونکہ یہ لکھا ہے کہ ''اے خداوند! تو میری جان کو پاتال سے نکال لایا ہے'' (مزامیر 3:30)۔ اسی ربیّ نے دعا کے دوران باتیں کرنا اور ادھر ادھر حرکت ممنوع قرار دی۔ سلیمانؔ کی نصیحت کے مطابق جب تو خدا کے گھر کو جاتا ہے تو سنجیدگی سے قدم رکھ کیونکہ شنوا ہونے کیلئے جانا احمق کے سے ذبیحے گزراننے سے بہتر ہے۔'' (جامع 1:5)

آبّاؔ کے بیٹے ربیّ حِیاؔ نے کہا کہ:

''بلند آواز میں دعا کرنا عبادت کیلئے ضروری نہیں ہے بلکہ جب ہم دعا کریں تو ہمیں براہ راست اپنے دل آسمان کی طرف لگانے چاہئیں۔''

ہمارے باپ دادا بیابان میں پتیل کے سانپ پر نگاہ کرنے سے بچ گئے تھے لیکن وہ سانپ قتل کرنے یا بچانے کی قوت نہیں رکھتا تھا بلکہ یہ آسمانی باپ کی طرف ایک قابلِ اعتبار درخواست تھی۔

ربیّ کہتے ہیں کہ ''برائی اور اچھائی کیلئے خداوند کی تعریف کرو۔'' اور داؤدؔ نے ایک مثال دی جب اس نے کہا کہ ''میں دکھ اور غم میں گرفتار ہوا۔ تب میں نے خداوند سے دعا کی۔'' (مزامیر 4,3:116)

ربیّ آشؔی نے کہا کہ:

''خیرات سب سے افضل ہے۔''

ربیّ الیعازرؔ نے کہا کہ:

''جو پوشیدگی میں خیرات دیتا ہے موسیٰؔ سے بڑا ہے۔'' اس نے یہ قول موسیٰؔ کے ان الفاظ میں دریافت کیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''میں خداوند کے قہر اور غضب سے ڈر رہا تھا۔'' (تثنیۂ شرع 19:9) اور سلیمانؔ کے الفاظ میں جو ایک جواز پیش کرتا ہے کہ ''پوشیدگی میں ہدیہ دینا قہر کو ٹھنڈا کرتا ہے۔'' (امثال 14:21)

ربیّ یوشعؔ نے کہا کہ:

''کنجوس آدمی بُت پرست کی طرح شریر ہے۔''

ربیّ الیعازرؔ نے کہا کہ:

''خیرات قربانیاں چڑھانے سے افضل ہے۔''

ربیّ یوخاننؔ نے کہا کہ:

''وہ جو خیرات دیتا ہے امیر ہو جاتا ہے'' یا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''فیاض روح ہمیشہ خوش رہے گی۔''

ایک دن ایک فلسفی نے ربیّ اکیباؔ سے پوچھا کہ ''اگر تمہارا خدا غریبوں سے محبت کرتا ہے تو وہ کیوں ان کی مدد نہیں کرتا؟'' اکیباؔ نے جواب دیا کہ ''خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ غریبوں کو رکھتا ہے تاکہ اچھے کام کرنے کے مواقع کبھی ختم نہ ہو سکیں۔'' فلسفی نے کہا کہ ''تم کیسے جانتے ہو کہ خیرات کی اس نیکی سے خدا خوش ہوتا ہے؟ اگر ایک مالک اپنے غلاموں کو یہ سزا دیتا ہے کہ انہیں کھانا اور کپڑے مہیا نہیں کرتا تو کیا وہ خوشی محسوس کرتا ہے جب دوسرے انہیں کھانا اور کپڑے مہیا کرتے ہیں۔'' ربیّ نے کہا کہ ''فرض کریں کہ اگر ایک نگران باپ اپنے بچوں کی طویل عرصہ تک مدد نہ کر سکے اور غربت میں گر جائے تو کیا وہ ناخوش ہوگا جب مہربان لوگ ان بچوں پر ترس کھائیں اور ان کی مدد کریں؟ ہم سخت مالک کے غلام نہیں ہیں۔ خدا ہمیں اپنے بچے کہہ کر پکارتا ہے اور ہم اسے اپنا باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔''

رَبّاہؔ نے کہا کہ:

''جب کوئی آدمی خدا کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو درج ذیل سوال اس سے پوچھے جاتے ہیں:

''کیا تو اپنے سب معاملات میں دیانت دار رہا؟''

''کیا تو نے شریعت کے مطالعہ کیلئے اپنے وقت کا حصہ نکالا؟''

''کیا تو نے پہلے حکم پر عمل کیا؟''

''کیا تو نے مصیبت میں خدا پر ایمان اور امید رکھی؟''

''کیا تو عقلمندی سے بولا؟''

''گھر کی سب برکتیں بیوی کے ذریعے آتی ہیں اس لئے اس کے شوہر کو اس کی عزت کرنی چاہیئے۔''

ربیؔ رابؔ نے کہا کہ:

''آدمیوں کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ عورتوں کو رلانے کا سبب بنیں کیونکہ خدا ان کے آنسو جمع کرتا ہے۔''

''خیرات کیلئے آدمی اور عورتیں دونوں مدد کیلئے دعویٰ کرتے ہیں لیکن عورتوں کی پہلے مدد کرنی چاہیئے اور اگر دونوں کیلئے خیرات ناکافی ہو تو آدمیوں کو خوشی سے اپنے دعوؤں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔''

ایک عورت کی موت کے غم کا احساس جتنا اُس کے خاوند کو ہوتا ہے کسی اور کو نہیں ہوتا۔

''خدا کی قربان گاہ پر اس کیلئے آنسو بہتے ہیں جو اپنی پہلی محبت کو چھوڑ دیتا ہے۔''

''وہ جو اپنی بیوی سے اپنی مانند محبت کرتا ہے اور اپنے سے زیادہ اس کی عزت کرتا ہے وہ اپنے بچوں کی ٹھیک طور سے تربیت کرے گا اور وہ اس آیت کو بھی پورا کرے گا کہ'' اور تو جانے گا کہ تیرا خیمہ امن میں ہے، تو اپنی چراگاہ کو دیکھے گا اور اس میں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔'' (ایوب 24:5)

ربیؔ یوسیؔ نے کہا کہ:

''میں اپنی بیوی کو کبھی 'بیوی' نہیں کہتا بلکہ 'گھر' کہتا ہوں کیونکہ حقیقت میں وہ میرے گھر کو بناتی ہے۔''

''وہ جو خدا کا علم اور انسان کا علم رکھتا ہے آسانی سے گناہ کا مرتکب نہ ہوگا۔''

''بائبل مُقدس ہمیں امن قائم رکھنے کیلئے دی گئی ہے۔''

''وہ جو اپنے دوست کا دل دکھاتا ہے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ دل دکھانا یا توڑنا قتل کے مترادف ہے۔''

''وہ جو غصے میں اپنے ساتھی کے خلاف اپنا ہاتھ اٹھاتا ہے گناہ گار ہے۔''

''ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جس کا ظاہر اور باطن ایک سا نہ ہو۔''

ربیؔ شمعونؔ نے کہا کہ:

''جو جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا زناکار کی مانند ہے۔''

''مہمان نوازی شریعت کا مطالعہ کرنے کی طرح ایک بڑی نیکی ہے۔''

ربیؔ یہوداہؔ نے نصیحت کی کہ ''اپنے آپ کو کبھی آزمائش

کی راہ میں نہ ڈال۔ یہاں تک کہ داؤد بھی اس کا مقابلہ نہ کرسکا۔"

ربیّ تائرا کے شاگردوں نے اس کے اطمینان بخش بڑھاپے میں اس کی خوشی کا راز پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ "میں کبھی اپنے خاندان کے افراد سے غصے نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی اپنے سے بڑوں سے حسد کیا اور نہ میں کبھی کسی کے پست ہونے پر خوش ہوا۔"

"تیرا گزرا ہوا دن تیرا ماضی ہے، تیرا آج کا دن تیرا مستقبل ہے اور تیرا آنے والا دن ایک بھید ہے۔"

"بہترین مبلغ دل ہے، بہترین استاد وقت ہے، بہترین کتاب دنیا ہے اور بہترین دوست خدا ہے۔"

"احمق ہے وہ شخص جو دوسروں کو سائے سے محروم کرتا ہے۔"

"زندگی آدمی کیلئے ایک قرض ہے اور موت قرض خواہ ہے جو ایک دن اس کا دعویٰ کرے گی۔"

"آدمی اپنے ہی کاموں اور باتوں سے جانا جاتا ہے اور دوسروں کے تصورات غلط فیصلوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔"

ربیّ اسحاق نے کہا کہ:

"بدمزاج آدمی کے گناہ اس کی خوبیوں سے بڑھ کر ہیں۔"

ربیّ لاکیش نے کہا کہ:

"جو آدمی گناہ کرتا ہے شریر اور احمق ہے۔"

ربیّ سیموئیل نے کہا کہ:

"ہر اچھے کام جو ہم اس دنیا میں کرتے ہیں ان کا اجر ہمیں مستقبل کی دنیا میں ملے گا۔"

"جھوٹا الزام سن کر خاموش رہنا بہتر ہے بجائے اس کے کہ الزام لگانے والے کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور جھوٹا ثابت کیا جائے۔"

"وہ جو شرم محسوس کرتا ہے غلط کام کرنے پر تیار نہ ہوگا۔"

"وہ جو اپنی ہی جان کے آگے شرم محسوس کرتا ہے اور وہ جو صرف اپنے ساتھی کے آگے شرم محسوس کرتا ہے ان کے درمیان بڑا فرق ہے۔"

ربیّ اکیبا نے کہا کہ:

"ہمارے ساتھ خدا کا جو عہد ہے اس کے ساتھ کام کرنا شامل ہے کیونکہ حکم کے مطابق 'چھ دن کام کرنا اور ساتویں دن آرام کرنا ہے' لیکن 'آرام' کے ساتھ کام کرنا شرط ہے۔ ربیّ یعقوب نے کہا کہ "بے انصاف خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔"

ربیّ شمعون نے اسی موضوع پر کہا کہ:

"خداوند خدا نے پہلے آدم کو باغ کی باغبانی اور نگہبانی کرنے کا حکم دیا اور پھر اس کی مزدوری کے عوض اسے پھل کھانے کی اجازت دی۔"

ربیّ ترفون نے کہا کہ:

''خدا نے اس وقت تک اسرائیل کے درمیان سکونت نہ کی جب تک انہوں نے اپنے آپ کو خدا کی حضوری کے قابل نہ کیا کیونکہ خدا نے فرمایا کہ وہ میرے لئے گھر بنائیں گے اور میں ان کے درمیان سکونت کروں گا۔''

جب یروشلیم رومیوں کے قبضے میں تھا تو ان کے فلسفیوں میں سے ایک نے ربیوں سے پوچھا کہ:

''اگر تمہارا خدا بت پرستی کو پسند نہیں کرتا ہے تو وہ کیوں بتوں کو نیست و نابود نہیں کرتا اور اس طرح آزمائش کو راستے سے پرے کیوں نہیں ہٹاتا ہے؟''

داناؤں نے جواب دیا کہ:

''کیا تم احمقوں کے باعث سورج اور چاند کو تباہ کرو گے جن کی وہ پرستش کرتے ہیں؟ گناہ گاروں کو سزا دینے کیلئے قدرت کے نظام کو تبدیل کرنے سے بے گناہوں پر بھی مصیبت آئے گی۔''

جامع 15,14:9 میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ:

''ایک چھوٹا شہر تھا اور اس میں تھوڑے سے لوگ تھے اس پر ایک بڑا بادشاہ چڑھ آیا اور اس کا محاصرہ کیا اور اس کے مقابل بڑے بڑے دمدمے باندھے مگر اس شہر میں ایک کنگال دانشور مرد پایا گیا اور اس نے اپنی حکمت سے اس شہر کو بچا لیا۔''

داناؤں نے ان آیات کی بڑی خوبصورت تفسیر کی ہے۔ ''چھوٹا شہر'' آدمی ہے اور ''تھوڑے سے لوگ'' اس کی مختلف خوبیاں ہیں ''بادشاہ'' جس نے اس شہر کا محاصرہ کیا بدی کی رغبت ہے اور ''بڑے بڑے دمدمے'' جو اس نے شہر کے گرد باندھے ''بدی کے کام'' ہیں۔ ''کنگال دانشور مرد'' جس نے شہر کو بچایا ''اچھے کام'' ہیں جنہیں غریب لوگ کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

ربی یہوداہ نے کہا کہ:

''وہ جو اپنے شاگرد کو الٰہی اصول کی تعلیم دینے سے انکار کرتا ہے چور کی طرح جرم کرتا ہے بالکل جیسے کوئی اپنے باپ کی وراثت سے چوری کرتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ 'موسیٰ نے ہم کو شریعت اور یعقوب کی جماعت کیلئے میراث دی' (تثنیہ شرع 4:33) لیکن اگر وہ اس کو تعلیم دیتا ہے تو اس کا کیا اجر ہے؟''

راَبا کہتا ہے کہ ''وہ یوسف کی برکت حاصل کرے گا۔''

ربی الیعازر نے کہا کہ:

''وہ گھر جہاں رات کو شریعت کا مطالعہ نہیں کیا جاتا ہے تباہ ہونا چاہئے۔''

''دولت مند آدمی جو شریعت کا مطالعہ کرنے والے طالب علم کی مدد نہیں کرتا ہے خوشحال نہ ہوگا۔''

''وہ جو اپنی بات کو بدلتا ہے یعنی ایک بات کہتا اور دوسری کرتا ہے بالکل اس کی مانند ہے جو بتوں کی خدمت کرتا ہے۔''

پاپا کے بیٹے ربی خاماہ نے کہا کہ:

''وہ جو کھاتا یا پیتا ہے اور خداوند کو مبارک نہیں کہتا بالکل اسی کی مانند ہے جو چوری کرتا ہے کیونکہ یہ لکھا ہے کہ 'آسمانوں کے آسمان خداوند کے ہیں اور زمین اس نے بنی آدم کو دی ہے۔''

لاکیش کے بیٹے ربی شمعون نے کہا کہ:

''وہ جو اس دنیا میں ایک الٰہی اصول کو سرانجام دیتے

ہیں آنے والی دنیا میں ان کے فائدے کیلئے یہ مندرج ہوگا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ 'نیکی میرے آگے آگے ہوگی اور خداوند کا جلال مجھ پرٹھہرے گا' اور اسی طرح ان کا بھی موازنہ کیا گیا ہے جو گناہ کرتے ہیں کیونکہ بائبل مُقدس یہ کہتی ہے کہ 'جن باتوں کا حکم اس دن میں تمہیں دیتا ہوں ان پر عمل کرنا۔' آج الٰہی اصولوں کو سرانجام دینے سے اگر چہ آج اجر دینے کا وعدہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ مستقبل میں اس کا اجر ملے گا۔ مذہبی فریضوں کی فرمانبرداری کرنا تیری پاسداری میں گواہی ہوگی کیونکہ نیکی تیرے آگے آگے ہوگی۔''

ربّیوں نے اعلان کیا کہ وہ ''خدا کے دوست'' ہیں جنہوں نے بدلہ لینے کی سوچ نہیں رکھی اور جنہوں نے خدا کی محبت کے ذریعے اچھے کام کئے ہیں اور جو مصیبت اور مشکلات میں خوش تھے۔ جس طرح اشعیا نے لکھا ہے کہ ''وہ دوپہر کے سورج کی مانند چمکیں گے۔''

اپنی بیوی سے اپنی مانند محبت رکھ اور اپنے سے زیادہ اس کی عزت کر۔ وہ جو غیر شادی شدہ رہتا ہے خوشی کے بغیر رہتا ہے اگر تیری بیوی کا قد چھوٹا ہے تو اس کیلئے نیچے جھک اور اس کے کان میں سرگوشی کر۔

بنی آدم کے بچے جو پیسوں کیلئے شادی کرتے ہیں ان کیلئے یہ لعنت منسوب ہوگی۔

وہ جو اچھے کاموں سے زیادہ علم رکھتا ہے اس درخت کی مانند ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں لیکن جڑیں کمزور ہیں اور پہلا ہی شدید طوفان اسے زمین سے اکھاڑ پھینکے گا لیکن وہ جس کے اچھے کام علم سے زیادہ ہیں اس درخت کی مانند ہے جس کی شاخیں تو تھوڑی سی ہیں لیکن جڑیں مضبوط اور پھیلی ہوئی ہیں یعنی ایک ایسا درخت جسے آسمان کی ساری ہوائیں جڑ سے اکھاڑ نہیں سکتی ہیں۔

راست باز کی لعنت شریر کی برکت سے بہتر ہے اَخی یاہ سلونیت کی لعنت بعور کے بیٹے بلعام کی برکت سے بہتر تھی۔ اَخی یاہ نے اسرائیلیوں پر یوں لعنت کی کہ'' خداوند اسرائیل کو ایسا مارے گا جیسے سرکنڈا پانی میں ہلایا جاتا ہے...'' (1 - ملوک 15:14) سرکنڈا مڑ جاتا ہے لیکن یہ ٹوٹتا نہیں ہے کیونکہ یہ پانی کے ذریعے بڑھتا ہے اور اس کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بلعام نے اسرائیل کو یوں برکت دی کہ''...ندیوں کے کنارے دیودار کے درخت'' (عدد 6:24) دیودار ندیوں کے کنارے نہیں بڑھتے ہیں اس لئے ان کی جڑیں کمزور ہوتی ہیں اور جب تیز ہوائیں چلتی ہیں تو وہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہیں۔

2- صحرائی جزیرہ

ایک بہت دولت مند آدمی تھا جو مہربان اور فیض رسانی کرنے والا شخص تھا۔ وہ اپنے غلام کو خوش کرنا چاہتا تھا اسلئے اس نے اسے آزاد کر دیا اور اسے تجارتی مال سے بھرا بحری جہاز دیا۔

اس نے کہا کہ ''جاؤ اور مختلف ممالک میں ان اشیاء کو فروخت کرواور ان سے جو کچھ حاصل ہو وہ تیرا ہوگا۔''

غلام نے وسیع سمندر پر اپنے سفر کا آغاز کیا لیکن بہت لمبا سفر طے کرنے سے پہلے ہی طوفان نے اسے گھیر لیا اور اس کا جہاز ایک چٹان سے ٹکرا گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ غلام کے سوا سب کچھ تباہ ہوگیا وہ تیرتا ہوا ساحل کے قریب ایک جزیرے پر پہنچا وہ بہت اداس اور دل شکستہ تھا کیونکہ دنیا میں اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ اس نے جزیرے پر سفر کیا یہاں تک کہ وہ ایک بڑے اور خوبصورت شہر میں پہنچا اور بہت سے لوگ خوشی سے چلاتے ہوئے اس کے پاس آئے۔ ''خوش آمدید! خوش آمدید! بادشاہ جیتا رہے!'' وہ ایک قیمتی گھوڑا گاڑی لائے اور اسے اس میں بٹھایا اور

اسے حفاظتی دستے کے ساتھ ایک شاندار محل میں لائے جہاں اس کے اردگرد بہت سے نوکر جمع ہوئے اور اسے شاہی لباس پہنایا اور اس سے اس طرح مخاطب ہوئے جیسے کہ وہ ان کا بادشاہ ہے اور اس کی مرضی کو جاننے کیلئے اپنی فرمانبرداری کا اظہار کرتے تھے۔

غلام بہت حیران اور چندھایا ہوا تھا یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے اور سب کچھ جو اس نے دیکھا، سنا اور تجربہ کیا اسے محض گزرتا ہوا ایک خواب لگ رہا تھا۔ اپنی اس صورتِ حال کا یقین کرنے کیلئے اس نے کچھ آدمیوں سے اپنے بارے میں پوچھا جن کے ساتھ اس نے دوستانہ رویے کا تجربہ کیا۔

''یہ کیسا ہے؟ میں اسے سمجھ نہیں سکتا ہوں۔ تم نے اس آدمی کو سربلند کیا اور اسے عزت بخشی ہے جسے تم نہیں جانتے ہو۔ ایک کنگال اور ننگا سیلانی جسے تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ہے اور اسے تم اپنا حکمران بناتے ہو۔ میرے لئے یہ بڑی حیرت کی بات ہے جس کا میں اظہار کرسکتا ہوں۔''

انہوں نے جواب دیا کہ ''جناب، اس جزیرے پر روحوں کی سکونت ہے۔ بہت عرصہ تک انہوں نے خدا سے دعا کی کہ وہ ان کیلئے ہر سال بنی آدم کا ایک مرد ان پر حکومت کرنے کیلئے بھیجے اور اس نے ان کی دعاؤں کا جواب دیا۔ ہر سال وہ ان کیلئے بنی آدم کا ایک بیٹا بھیجتا ہے جسے وہ بڑی عزت کے ساتھ خوش آمدید کہتے اور اسے تخت پر بٹھاتے ہیں لیکن اس کا کام اور اختیار سال کے آخر میں ختم ہوجاتا ہے پھر اس کا شاہی لباس اس سے لے لیا جاتا ہے اور اسے بحری جہاز پر بٹھا کر ایک وسیع اور سنسان جزیرے پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور وہ تھکا ہوا، تنہا اور سخت غمزدہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے تب یہاں ایک نیا بادشاہ منتخب کیا جاتا ہے اور اسی طرح ہر سال ہوتا ہے وہ بادشاہ جو تجھ سے پہلے منتخب ہوئے بہت لاپرواہ اور بدکار تھے وہ اپنے اختیار سے لطف اندوز ہوتے رہے اور اپنے آخری دن کے بارے میں نہ سوچا۔ اس لئے تو دانشمند بن اور ہماری باتیں تیرے دل میں رہیں۔''

نئے بادشاہ نے ان سب باتوں کو غور سے سنا اور غم زدہ ہوا۔ اس نے سوچا کہ مجھے اس وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنے اختیار کے ختم ہونے سے پہلے تیاری کرنی چاہیئے۔

وہ اس عقلمند آدمی سے جو اس سے باتیں کرچکا تھا مخاطب ہوا کہ ''اے حکمت کی روح، مجھے نصیحت کر کہ میں کیسے ان دنوں کیلئے تیاری کرسکتا ہوں جو مستقبل میں مجھ پر آئیں گے۔''

اس نے جواب دیا کہ ''تو ننگا ہمارے پاس آیا اور تو ننگا ہی سنسان جزیرے پر بھیج دیا جائے گا جو میں تجھے پہلے بتا چکا ہوں۔ اس وقت تو بادشاہ ہے اور ویسا ہی کر جو تجھے بھلا لگے تو اس جزیرے پر مزدور بھیج کہ وہ وہاں پر گھر تعمیر کریں اور زمین پر ہل چلائیں اور گردونواح کو خوبصورت بنائیں اس طرح بنجر زمین پھل دار کھیتوں میں تبدیل ہوجائے گی اور لوگ وہاں رہنے کیلئے جائیں گے اور تو وہاں اپنے لئے ایک نئی بادشاہت قائم کرنا جب یہاں سے تیرا اختیار چھین لیا جائے گا۔ ایک سال کا عرصہ تھوڑا ہے اور کام بہت ہے اس لئے تو سنجیدہ اور مستعد ہو۔''

بادشاہ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اس سنسان جزیرے پر مزدوروں اور خام مال کو بھیجا اور اس کا اختیار ختم ہونے سے پہلے وہ سنسان جزیرہ ایک دلکش اور خوشگوار جگہ بن گئی۔ اس بادشاہ سے پہلے کے حکمران اپنے اختیار کے دن ختم ہونے سے پہلے دہشت یا اپنی بدکار سوچ کے مطابق حکمرانی کے وقت مرچکے تھے لیکن اس نے خوشی کے دن کے آگے کی طرف دھیان رکھا کہ وہ کامل اطمینان اور خوشی سے اپنی نئی بادشاہت میں داخل ہوگا۔

اور وہ دن آیا جب آزاد غلام جو بادشاہ بنا ہوا تھا اپنے

اختیار سے محروم کر دیا گیا اور اس کے اختیار کے ساتھ اس سے شاہی لباس بھی لے لیا گیا اور اسے ننگا جہاز پر سوار کیا گیا اور اسکے جہاز کو سنسان جزیرے کی طرف روانہ کر دیا گیا۔

جب وہ اس جزیرے کے ساحل پر پہنچا تو لوگ جنہیں اس نے بھیجا ہوا تھا۔ وہ سازوں کے ساتھ گیت گاتے ہوئے خوشی کے ساتھ اسے ملنے کیلئے آئے۔ انہوں نے اسے اپنے درمیان بادشاہ بنایا اور وہ ان کے ساتھ ہمیشہ تک خوشی اور اطمینان میں رہا۔

مہربان اور فیض رسانی کرنے والا دولت مند شخص خدا ہے اور وہ غلام جسے اس نے آزادی بخشی روح ہے جو وہ آدمی کو دیتا ہے وہ جزیرہ جہاں وہ غلام ننگا اور روتا ہوا پہنچا دنیا ہے اور وہ باشندے جنہوں نے اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا اور اسے اپنا بادشاہ بنایا اس کے والدین ہیں۔ وہ دوست جنہوں نے اسے ملک کے بارے میں بتایا اس کی ''اچھی رغبتیں'' ہیں۔ اس کی حکومت کا سال اسکی زندگی کی درمیانی مدت ہے اور سنسان جزیرہ مستقبل کی دنیا ہے جسے اس نے اپنے اچھے کاموں کے ذریعے خوبصورت بنایا اور ''مزدور اور خام مال'' جو ہمیشہ تنہا اور سنسان جگہ پر رہتے ہیں۔

3- بادشاہ اور بوڑھا آدمی

بادشاہ ایڈرین طبار یہ کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک بوڑھے آدمی کو انجیر کا درخت لگاتے ہوئے دیکھا اور بادشاہ اس کے پاس رکا اور کہا کہ:

''تو کس لئے یہ درخت لگاتا ہے؟ اگر تو ایسا درخت اپنی جوانی میں لگاتا تو اب اپنے بڑھاپے میں تو اس کا پھل کھا سکتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ تو اس درخت کا پھل کھانے کی امید نہیں رکھ سکتا ہے۔''

بوڑھے آدمی نے جواب دیا کہ:

''اپنی جوانی میں میں نے کام کیا اور میں اب تک کام کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے میں اس درخت کا پھل کھا سکتا ہوں کیونکہ میں اس کے ہاتھوں میں ہوں۔''

بادشاہ نے کہا کہ:

''مجھے اپنی عمر بتا''

''میری عمر سو سال ہے۔''

''تو سو سال کا ہو کر بھی اس درخت کا پھل کھانے کی توقع رکھتا ہے؟''

بوڑھے آدمی نے جواب دیا کہ ''اگر خدا کی مرضی ہوئی تو میں اس درخت کا پھل کھاؤں گا اور اگر نہیں تو میں اسے اپنے بیٹے کیلئے چھوڑ جاؤں گا جس طرح میرا باپ میرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے درخت کا پھل چھوڑ گیا۔''

بادشاہ نے کہا کہ ''اچھا، اگر تو اس درخت کے انجیر پکنے تک زندہ رہے تو میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے بھی اس پھل کے ساتھ یاد کرنا۔''

بوڑھا آدمی اس درخت کے پھل پکنے تک زندہ رہا اور اسے بادشاہ کی باتیں یاد آئیں اور اس نے اسے ملنے کا ارادہ کیا۔ اس نے ایک چھوٹی ٹوکری لی اور اسے درخت کے بہترین انجیروں سے بھرا اور اپنے سفر کیلئے روانہ ہوا۔ بادشاہ کے محل میں پہنچ کر اس نے دربان کو اپنا مقصد بتایا اور وہ بادشاہ کی حضوری میں داخل ہوا۔

بادشاہ نے پوچھا کہ ''تو کیا چاہتا ہے؟''

بوڑھے آدمی نے جواب دیا کہ:

''دیکھ، میں وہی بوڑھا آدمی ہوں جسے تو نے انجیر کا درخت لگاتے ہوئے دیکھا تھا اور تو نے مجھ سے کہا کہ ''اگر تو اس

درخت کے انجیر پکنے تک زندہ رہے تو میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے یاد کرنا'' اور دیکھو میں آیا ہوں اور تیرے لئے درخت کا پھل لایا ہوں کہ تو بھی اس کا پھل کھانے میں شریک ہو۔''

بادشاہ بہت خوش ہوا اور اس کی انجیر سے بھری ہوئی ٹوکری کو خالی کیا اور حکم دیا کہ اسے سونے کے سکّوں سے بھر دو۔

جب بوڑھا آدمی واپس گیا تو اس کے درباریوں نے بادشاہ سے کہا کہ:

''تو نے کیوں اس بوڑھے یہودی کو اتنی عزت دی۔''

بادشاہ نے جواب دیا کہ ''خداوند نے اسے عزت دی تو میں کیوں اسے عزت نہ دوں؟''

اب یوں ہوا کہ اس بوڑھے آدمی کے گھر کے پاس ایک عورت رہتی تھی جب اس نے اپنے ہمسائے کی اچھی قسمت کے بارے میں سنا تو اس نے اپنے شوہر کو اسی طرح اپنی قسمت آزمانے کیلئے کہا۔ اس نے ایک بڑی ٹوکری انجیروں سے بھری اور اسے اپنے شوہر کے کندھوں سے باندھا اور کہا کہ ''اب اسے بادشاہ کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ انجیر کھانا پسند کرتا ہے اور وہ تیری ٹوکری کو سونے کے سکّوں سے بھر دے گا۔''

جب اس کا شوہر محل کے دروازے پر پہنچا تو اس نے دربانوں کو اپنے سفر کے متعلق یہ کہتے ہوئے بتایا کہ ''میں انجیر بادشاہ کیلئے لایا ہوں اور میں درخواست کرتا ہوں کہ میری ٹوکری خالی کر دو اور اسے سونے کے سکوں سے بھر دو۔''

جب یہ بادشاہ کو بتایا گیا تو اس نے اسے محل کے دیوان خانہ میں کھڑا کرنے کا حکم دیا اور لوگ جو وہاں سے گزرے انہوں نے اسے اس کی انجیریں زور زور سے ماریں۔ وہ زخموں سے چور اور پٹا ہوا اپنی مایوس بیوی کے پاس پہنچا۔

''اُس کی بیوی نے اُس سے کہا کہ '' پرواہ نہ کیجئے، تیرے پاس تسلی ہے اگر وہ انجیر کی بجائے ناریل ہوتے تو تجھے زیادہ ضربات برداشت کرنا پڑتی''۔

4- دعویٰ کا ثبوت

یروشلیم کا ایک شہری ملک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک سرائے میں وہ بہت بیمار ہو گیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ میرے مرنے کا وقت نزدیک ہے اس نے سرائے کے مالک کو بلایا اور اس سے کہا کہ ''میں مرنے کے قریب ہوں اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی یروشلیم سے آئے اور میری جائیداد کا دعویٰ کرے تو میری جائیداد اس کے حوالے نہ کرنا جب تک وہ تیرے سامنے تین کاموں کو حکمت سے ثابت نہ کرے جن کا میں نے ان کو عنوان دیا ہے کیونکہ میں نے اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے بیٹے سے یہ عہد لیا کہ اگر میں راستے میں مر جاؤں تو اسے میری ملکیت حاصل کرنے سے پہلے اپنی حکمت ثابت کرنا ہوگا۔''

وہ شخص مر گیا اور یہودی رسوم کے مطابق دفن ہوا اور لوگوں اور اس کے وارثوں کو اس کی موت کا پتہ چلا۔ جب اس کے بیٹے نے بھی سنا کہ اس کا باپ مر گیا ہے تو اس نے اس جگہ جانے کیلئے یروشلیم سے سفر کیا جہاں اس کا باپ مرا تھا۔ شہر کے دروازے کے قریب اسے ایک آدمی ملا جو فروخت کرنے کیلئے لکڑیاں اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے وہ لکڑیاں خرید لیں اور اس آدمی کو حکم دیا کہ یہ لکڑیاں اس سرائے میں پہنچائے جہاں وہ جا رہا تھا وہ آدمی اسے سرائے میں لے گیا اور سرائے کے مالک سے کہا کہ ''لکڑیاں یہاں ہیں۔''

سرائے کے مالک نے اس سے کہا کہ ''کونسی لکڑیاں، میں نے لکڑیاں نہیں منگوائیں۔''

آدمی نے جواب دیا کہ ''تم نے نہیں لیکن جو آدمی میرے ساتھ آیا ہے اس نے منگوائیں ہیں۔''

یوں سوداگر کے بیٹے نے خود ہی اپنی لئے خوش آمدید کروانے کیلئے چیزیں مہیا کیں جب وہ سرائے میں پہنچا جو اس کا پہلا حکمت کا کام تھا۔

سرائے کے مالک نے اس سے کہا کہ ''تو کون ہے؟''

اس نے جواب دیا کہ ''میں اس سوداگر کا بیٹا ہوں جو تیرے گھر میں مر گیا۔''

انہوں نے اس کیلئے شام کا کھانا تیار کروایا اور کھانے کیلئے میز پر پانچ کبوتر اور ایک مرغی تھی اور میز پر سرائے کا مالک، اس کی بیوی، اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں بیٹھیں۔

سرائے کے مالک نے اس سے کہا کہ ''کھانا تقسیم کرو۔''

سوداگر کے بیٹے نے جواب دیا کہ ''نہیں، تو اس گھر کا مالک ہے اس لئے یہ تیرا حق ہے۔''

مالک نے کہا کہ ''تو میرے مہمان سوداگر کا بیٹا ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ تو کھانا تقسیم کرنے میں مدد کرے۔''

پس سوداگر کے بیٹے نے ایک کبوتر دو بیٹوں کے درمیان، دوسرا کبوتر دو بیٹیوں کے درمیان اور تیسرا کبوتر سرائے کے مالک اور اس کی بیوی کے درمیان تقسیم کیا اور باقی دو کبوتر اپنے لئے رکھے۔ یہ اس کا دوسرا حکمت کا کام تھا۔

سرائے کا مالک اس تقسیم کے طریقے پر بہت حیران ہوا لیکن اس نے کچھ نہ کہا۔

تب سوداگر کے بیٹے نے مرغی کو تقسیم کیا۔ اس نے مالک اور اس کی بیوی کو سر، اس کے دونوں بیٹوں کو ٹانگیں اور اس کی بیٹیوں کو پر دیئے لیکن اپنے لئے مرغی کا دھڑ رکھا۔ یہ اس کا تیسرا حکمت کا کام تھا۔

سرائے کے مالک نے کہا کہ:

''کیا تیرے ملک میں چیزوں کو تقسیم کرنے کا یہی طریقہ ہے؟ میں نے تیرے کبوتروں کی تقسیم کرنے کے طریقہ کا جائزہ لیا لیکن کچھ نہیں کہا لیکن میرے پیارے بیٹے مجھے اس مرغی کی تقسیم کرنے کے طریقے کا مطلب بتا دے۔''

تب سوداگر کے بیٹے نے جواب دیا کہ:

''میں نے تجھے بتایا تھا کہ کھانا تقسیم کرنا میرا حق نہیں ہے تاہم جب تو نے مجبور کیا تو میں نے بہتر طریقے سے جیسے میں نے چاہا کھانا تقسیم کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میں کامیاب ہوا ہوں۔ تو، تیری بیوی اور ایک کبوتر تین ہو گئے۔ تیرے دو بیٹے اور ایک کبوتر تین ہوئے اور اسی طرح تیری دو بیٹیاں اور ایک کبوتر تین ہو گئے اور میں اور دو کبوتر بھی تین ہوئے۔ اس لئے یہی بہتر تقسیم ہے اور مرغی کی تقسیم میں میں نے تجھے اور تیری بیوی کو سر دیا کیونکہ تم اس خاندان کے سر ہو اور میں نے تیرے بیٹوں کو ایک ایک ٹانگ دی کیونکہ وہ اس خاندان کے ستون ہیں جنہوں نے اس خاندان کا نام قائم رکھنا ہے۔ میں نے تیری بیٹیوں کو ایک ایک پر دیا کیونکہ قدرتی انتظام کے مطابق وہ اپنے پر لیں گی اور اپنے اپنے شوہروں کے گھر میں چلی جائیں گی۔ میں نے مرغی کے دھڑ کو لیا کیونکہ یہ کشتی کی طرح دکھائی دیتا ہے اور کشتی میں بیٹھ کر میں یہاں آیا اور کشتی میں ہی میں واپس جاؤں گا۔ میں اس سوداگر کا بیٹا ہوں جس نے تیرے گھر میں وفات پائی اس لئے میرے باپ کی جائیداد مجھے دے۔''

سرائے کے مالک نے کہا کہ ''اسے لو اور جاؤ۔'' اور سوداگر کا بیٹا اپنے باپ کی جائیداد لے کر اطمینان سے روانہ ہوا۔

5- سود کے ساتھ ادائیگی

ایک آدمی نے جو اتھینا (یروشلیم کے نزدیک ایک شہر) کا باشندہ تھا یروشلیم کے شہر میں آیا اور یروشلیم سے جانے کے بعد اس نے اس شہر اور اس کے باشندوں کا مذاق اُڑایا۔ یروشلیمی اس کے اس فعل پر بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے اپنے لوگوں میں سے ایک کو آمادہ کیا کہ وہ اتھینا جائے اور اس آدمی کو یروشلیم میں واپس لائے تاکہ اسے اسکی گستاخی کی سزا دیں۔

پس وہ شہری اِتھینا پہنچا اور بہت جلد اسے وہ آدمی مل گیا جسے وہ ملنے کیلئے آیا تھا ایک دن وہ دونوں گلیوں میں گزر رہے تھے کہ یروشلیم کے آدمی نے اس سے کہا کہ ''دیکھو، میری جوتی کی ڈوری ٹوٹ گئی ہے اور میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے موچی کے پاس لیجاؤ۔''

موچی نے جوتی مرمت کی اور اس آدمی نے جوتے کی قیمت سے زیادہ ایک سکّہ اُسے دیا۔

اگلے دن جب وہ پھر دونوں راستے میں جا رہے تھے کہ اس آدمی نے اپنی دوسری جوتی کی ڈوری بھی توڑ دی اور موچی کے پاس گئے اور اس نے پھر اتنے ہی پیسے اسے مرمت کیلئے دیئے۔

اِتھینا کے آدمی نے اس سے کہا کہ ''کیا یروشلیم میں جوتے بہت مہنگے ہیں کہ تو ایک جوتی کی مرمت کیلئے اتنے زیادہ پیسے دیتا ہے۔''

اس نے جواب دیا کہ ''ہاں، وہ نو اطالوی طلائی سکوّں کا ایک جوتا بتاتے ہیں اور سستا کر کے سات سے آٹھ سکوّں میں بیچ دیتے ہیں۔''

''تب تو یہ میرے لئے بڑا منافع بخش کاروبار ہوگا کہ میں اپنے شہر سے جوتے لوں گا اور انہیں تمہارے شہر میں فروخت کروں گا۔''

''ہاں، واقعی ایسا ہی ہوگا لیکن جب تو جوتے فروخت کرنے کیلئے آئے تو مجھے اطلاع دینا کیونکہ میں تیرے لئے گاہک تیار رکھوں گا۔''

پس اِتھینا کا آدمی یروشلیمی سے بہت خوش ہوا اور جوتوں کا ایک بڑا انبار خریدا اور یروشلیم کی طرف روانہ ہوا اور اپنے دوست یعنی اس یروشلیمی کو جو اس کے پاس آیا تھا اطلاع دی۔ وہ اسے ملنے کیلئے آیا اور شہر کے دروازے پر اس سے ملا اور اس سے کہا کہ:

''ایک اجنبی کے یروشلیم میں داخل ہونے اور مال فروخت کرنے سے پہلے اس کا سر منڈوانا اور منہ کالا کرنا ضروری ہوتا ہے کیا تم یہ کروانے کیلئے تیار ہو۔''

اس نے جواب دیا کہ ''کیوں نہیں، مجھے تو بڑے نفع کی توقع ہے اس لئے مجھے اس معمولی سی بات کیلئے ہچکچانا کیوں چاہیئے؟''

پس اجنبی نے اپنے سر کے بال منڈوائے اور اپنے منہ کو کالا کروایا۔ (اس سے سارا یروشلیم جان جاتا تھا کہ اس آدمی نے شہر کا تمسخر اڑایا ہے۔) اور پھر وہ بازار میں آیا اور اپنے مال کو بازار میں ایک جگہ فروخت کیلئے لگایا۔

خریدار اسکے سٹال کے پاس رکے اور اس سے پوچھا کہ:

''جوتوں کی کیا قیمت ہے؟''

اس نے جواب دیا کہ ''ایک جوتے کے جوڑے کی

قیمت دس اطالوی سکے ہیں لیکن میں اسے نوسکوں میں دوں گا لیکن آٹھ سکوں سے کم نہیں بیچوں گا۔''

بازار میں اس کے باعث بڑی ہنسی اور شور وغوغا ہوا اور اجنبی کو بازار سے نکال دیا گیا اور اس کا تمسخر اڑایا گیا اور اسکے پیچھے اس کے جوتے بھی پھینک دیئے گئے۔

یروشلیمی کو ڈھونڈ کر جس نے اسے دھوکہ دیا اس سے کہا کہ ''تم نے کیوں مجھ سے ایسا سلوک کیا؟ کیا میں نے اتھینا میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کیا؟''

یروشلیمی نے جواب دیا کہ ''یہ تیرے لئے ایک سبق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تو آئندہ کو ہمیں اور ہمارے شہر کو ٹھٹھوں میں نہ اڑائے گا۔''

6- نیولا اور کنواں

ایک نوجوان شخص اپنے سفر پر ایک ملک سے گزر رہا تھا۔ اس ملک میں اس کی ملاقات ایک نوجوان دوشیزہ سے ہوئی اور وہ باہم آپس میں منسلک ہو گئے۔ جب نوجوان آدمی اس کنواری دوشیزہ کے پاس سے جانے لگا تو انہوں نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا۔ انہوں نے علیحدہ ہونے کے وقت آپس میں عہد کیا کہ وہ اس وقت تک انتظار کریں گے جب تک وہ شادی کے بندھن میں بندھ نہ جائیں۔ تب نوجوان آدمی نے کہا کہ ''کون ہمارا گواہ ہوگا؟'' اچانک انہوں نے ایک نیولا گزرتا ہوا دیکھا اور وہ جنگل میں غائب ہو گیا اور اس نوجوان آدمی نے کہا کہ ''دیکھو، یہ نیولا اور یہ کنویں کا پانی جس کے پاس ہم کھڑے ہیں ہمارے گواہ ہونگے۔'' اور وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ سال ہا سال گزرتے گئے اور وہ کنواری دوشیزہ اپنے عہد پر قائم رہی لیکن نوجوان آدمی نے شادی کر لی۔ اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اور اپنے ماں باپ کی نظروں کے سامنے بڑھا۔ ایک دن جب وہ بچہ میدان میں کھیل رہا تھا تو تھک گیا اور اسی میدان میں لیٹ کر سو گیا۔ ایک نیولے نے اسے گردن پر کاٹا اور وہ مر گیا۔ اس کے ماں باپ نے بڑے غم کے ساتھ اسے قبر میں اتارا اور وہ اس وقت تک افسوس کرتے رہے جب تک ان کے ہاں دوسرا بیٹا پیدا نہ ہوا۔ جب وہ بچہ چلنے کے قابل ہوا تو ایک دن وہ گھر سے باہر اکیلا نکلا اور ایک کنویں کے اوپر چڑھا اور اپنا سایہ پانی میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور کنویں میں گر گیا۔ تب اس کے باپ کو اپنا کیا ہوا عہد اور اپنے گواہ نیولا اور کنواں یاد آئے۔ اس نے اپنی بیوی کو سارا قصہ سنایا اور وہ طلاق لینے کیلئے راضی ہو گئی۔ تب وہ اس کنواری دوشیزہ کے پاس گیا جس سے اس نے عہد کیا تھا اور اسے ابھی تک انتظار کرتے ہوئے پایا اور اس آدمی نے اسے بتایا کہ کیسے خدا نے مجھے میرے غلط کاموں کی سزا دی۔ اس کے بعد انہوں نے شادی کر لی اور اطمینان سے زندگی بسر کرنے لگے۔

7- قانونی وارث

ایک عقلمند اسرائیلی یروشلیم سے کچھ فاصلے پر رہتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو مقدس شہر میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کیلئے بھیجا۔ اپنے بیٹے کی غیر موجودگی کے دوران وہ بیمار ہو گیا اور یہ جانتے ہوئے کہ میرے مرنے کا وقت قریب ہے اس نے ایک وصیت تیار کی اور اپنی ساری جائیداد اپنے غلاموں میں سے ایک کے نام کر دی۔ اس نے یہ اس لئے کیا کہ اسکا بیٹا جائیداد کے لئے کسی ایک (جائیداد یا غلام) کو منتخب کرے جیسا اسے بھلا معلوم ہو۔

جلد ہی وہ مر گیا اور اس کا غلام اپنی قسمت پر نازاں تھا اس نے یروشلیم جانے میں جلدی کی تاکہ اپنے مالک کے بیٹے کو اس کے مرنے کی اطلاع دے اور اپنے بارے میں اس کی مرضی کو بھی جان سکے۔

نوجوان بیٹا اپنے باپ کی موت کی خبر اور اس کی وصیت سن کر بہت حیران اور غم زدہ ہوا۔ ماتم کا عرصہ گزر جانے کے بعد اس نے اپنی صورت حال پر سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا وہ اپنے استاد کے پاس گیا اور اسے ساری صورت حال بتائی اور اپنے باپ کی وصیت بھی پڑھ کر سنائی اور تلخی سے اپنی معقول امیدوں اور توقعات پر مایوسی کا اظہار کیا۔ اس نے یہ بالکل نہ سوچا کہ وہ اپنے باپ کی حکم عدولی کر رہا ہے اور بے انصافی سے اپنی شکایات بیان کر رہا ہے۔

اس کے استاد نے کہا کہ ''خاموش ہو جاؤ، تیرا باپ حکمت والا اور محبت کرنے والا شخص تھا۔ یہ وصیت اس کی عقلمندی اور دور اندیشی کو یادگاری کے طور پر پیش کرتی ہے کہ کیا اس کا بیٹا اپنے دنوں میں اپنی عقلمندی کو ثابت کرے گا''۔

نوجوان بیٹے نے کہا کہ ''مجھے ایک غلام کو اپنی جائیداد دینے میں اپنے باپ کی کوئی حکمت نظر نہیں آتی اور نہ ہی میرے ساتھ اس کی محبت کا اظہار نظر آتا ہے''۔

اس کے استاد نے کہا کہ ''سنو تیرے باپ نے اپنے اس عمل سے تیرے لئے اپنی جائیداد کو محفوظ کیا اس لئے اگر تو عقلمند ہے تو اپنی سمجھ سے کام لے تیرے باپ نے جب محسوس کیا کہ میرے مرنے کا وقت قریب ہے اور میرا بیٹا بہت دور ہے اور جب میں مر جاؤں گا تو وہ یہاں نہیں ہوگا تا کہ میری جائیداد کا وارث ہو اور میرے غلام میری جائیداد کو لوٹ لیں گے اور میرے بیٹے سے میری موت کی خبر کو چھپائے رکھیں گے اور مجھے میری ماتم کی یادگاری سے محروم کر دیں گے اس لئے تیرے باپ نے ان سب چیزوں کو بچانے کے لئے اپنی جائیداد کو اپنے غلام کے نام وصیت کی جسے وہ عقلمند سمجھتا تھا اور اسے اس پر یقین تھا جس نے تجھے خبر دینے میں جلدی کی اور سب معاملات کے انجام میں احتیاط سے کام لیا''۔

نوجوان نے بے صبری سے مداخلت کی اور کہا کہ ''اچھا، اچھا، لیکن مجھے اس کا کیا فائدہ ہے؟''

استاد نے جواب دیا کہ ''آہ، میں دیکھتا ہوں کہ حکمت نوجوان کے ساتھ نہیں رہتی! کیا تو نہیں جانتا کہ جو کچھ غلام کے پاس ہوتا ہے وہ اس کے مالک کا ہوتا ہے؟

کیا تیرے باپ نے تجھے اپنی ساری جائیداد میں سے ایک چیز کو منتخب کرنے کا حق نہیں دیا ہے؟ اپنے لئے غلام کو چن لے اور اسے لینے سے جو کچھ تیرے باپ کا ہے تیرا ہوگا اور یہی اس کی دانشمندانہ محبت کا مطلب تھا''۔

نوجوان بیٹے نے ویسا ہی کیا جیسے اس کے استاد نے اسے نصیحت کی اور بعد میں اس نے غلام کو آزاد کر دیا لیکن وہ ہمیشہ یہ کہتا رہا کہ:

''عمر کے ساتھ ساتھ عقل آتی ہے اور مزاج آشنائی وقت کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے''۔

8- دنیا میں کچھ بھی بے فائدہ نہیں ہے

ایک دفعہ اسرائیل کا بادشاہ داوٗد اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور وہ اپنے ذہن میں بہت سے خیالات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اس نے سوچا کہ ''اس دنیا میں مکڑی کا کیا فائدہ ہے؟ کیونکہ یہ تو دنیا کی گندگی اور مٹی میں اضافہ کرتی ہے اور جگہوں کو گھناونا بناتی اور بڑی جھنجھلاہٹ کا باعث بنتی ہے''۔

تب اس نے ایک پاگل آدمی کے متعلق سوچا کہ

''وہ کتنا بدقسمت شخص ہے! میں جانتا ہوں کہ خدا نے سب کچھ ایک خاص مقصد کیلئے پیدا کیا اور بنایا ہے تاہم یہ میرے ادراک سے پرے ہے کہ آدمی کیوں احمق یا پاگل پیدا ہوتے ہیں؟''

تب مچھر نے اس پر حملہ کیا اور بادشاہ نے سوچا کہ

''مچھر کا کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟ یہ ہمارے سکون کو برباد کرتا ہے اور اس کی موجودگی سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں ہے''۔

تاہم داؤد بادشاہ نے ان کیڑوں اور ان اشخاص کی زندگی کے بارے میں دریافت کیا جن کے باعث اس نے غم کیا تھا اور اس نے جانا کہ وہ اس کے اپنے ہی فائدے کے لئے استعمال ہوئے۔

جب داؤد شاؤل کے پاس سے بھاگ گیا تو جولیت کے بھائیوں نے فلسطین کی زمین میں اسے پکڑ لیا اور اسے جات کے بادشاہ کے سامنے لائے اور داؤد احمقانہ حرکتیں کرنے کی وجہ سے موت سے بچ گیا کیونکہ بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ ناممکن ہے کہ یہ آدمی داؤد بادشاہ ہوسکتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''وہ ان کے آگے دوسری چال چلا اور ان کے ہاتھ پکڑ کر اپنے کو دیوانہ سا بنا لیا اور پھاٹک کے کواڑوں پر لکیریں کھینچنے اور اپنے تھوک کو اپنی داڑھی پر بہانے لگا''۔(1-سیموئیل 13:21)

ایک دوسرے موقعہ پر داؤد ادولام کی غار میں چھپ گیا اور اس کے داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر مکڑی نے جال بن دیا اس کا پیچھا کرنے والے اس راستے سے گزرے اور غار میں داخل نہ ہوئے کیونکہ انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جال دیکھ کر اندازہ لگایا کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہوا اس لئے وہ اپنے راستے پر آگے بڑھ گئے۔

مچھر نے بھی داؤد کی خدمت کی جب وہ شاؤل کے نیزے سے بچنے کیلئے اس کے خیمے میں داخل ہوا جب وہ ابنیر کے نزدیک رکا تو سوئے ہوئے ابنیر نے حرکت کی اور اس کی ٹانگ داؤد کے جسم پر آ گئی اگر داؤد حرکت کرتا تو ابنیر جاگ اٹھتا اور وہ اسے مار دیتا اور اگر وہ صبح تک اسی حالت میں رہتا تو پھر بھی اس کی موت یقینی تھی اس لئے داؤد نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے کہ اچانک ایک مچھر نے ابنیر کی ٹانگ پر کاٹا اور ابنیر نے جلدی سے حرکت کی اور داؤد بچ گیا۔

اس لئے داؤد نے گایا کہ

''میری سب ہڈیاں کہینگی اے خداوند! تجھ سا کون ہے (مزامیر 10:35)''

9- ایمان کا اجر

اسرائیلیوں کو تین تہواروں پر یروشلیم آنے کا حکم دیا گیا تھا ایک موقعہ پر یوں ہوا کہ شہر میں پانی کی قلت ہوگئی وہاں ایک شخص رہتا تھا جسے لوگ پاکباز کہتے تھے وہ تین کنوؤں کا مالک تھا اس سے کنوؤں کا پانی استعمال کرنے کے لئے پوچھا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ اس کے کنوؤں کو مقررہ تاریخ تک دوبارہ پانی سے بھر دیں گے اور پانی نہ بھرنے کی صورت میں چاندی کے سکوں کی مقررہ رقم ادا کی جائے گی معاہدے کے مطابق وہ دن آ گیا لیکن وہاں بارش نہ ہوئی اور تینوں کنویں خشک تھے کنوؤں کے مالک نے صبح کے وقت وعدہ کی گئی رقم لینے کے لئے پیغام بھیجا اور گرین کا بیٹا نکدیمن جس نے اپنے لوگوں کی خاطر اس ذمہ داری کو لیا تھا اس نے جواب بھیجا کہ ''دن ابھی شروع ہوا ہے اور ابھی وقت ہے''۔

وہ ہیکل میں گیا اور دعا کی کہ خدا بارش بھیجے اور مجھے اس ساری صورت حال سے رہائی دے جس کا میں نے بیڑا اٹھایا ہے

اس کی دعا کا جواب دیا گیا بادل جمع ہوئے اور بارش ہونے لگی جیسے ہی وہ شکر گزاری کے ساتھ ہیکل سے باہر نکلا وہ اپنے قرض خواہ سے ملا جس نے اس سے کہا کہ :

''یہ واقعی سچ ہے کہ بارش نے میرے کنوؤں کو پانی سے بھر دیا ہے لیکن یہاں اندھیرا ہو چکا ہے اور دن گذر چکا ہے اس لئے اپنے معاہدے کے مطابق مجھے ابھی وعدہ کی گئی رقم ادا کر''۔

ایک دفعہ پھر نکدیمن نے دعا کی اور دیکھو بادل غائب ہوگئے اور ڈوبے ہوئے سورج کی چمکدار شعائیں اس جگہ پڑنے لگیں جہاں وہ آدمی کھڑا تھا اور یہ ثابت ہوگیا کہ دن کے سورج کی روشنی ابھی تک وہاں تھی کیونکہ سورج کی روشنی عارضی طور پر بادلوں کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔

10- ابتی نوس اور گارماہ

ابتی نوس کا ایک خاندان تھا جس کے افراد نے عبادت میں استعمال ہونے والے بخور تیار کرنے کا فن سیکھ لیا تھا انہوں نے اپنے فن کے علم کو دوسروں تک پہنچانے سے انکار کر دیا اور ہیکل کے نگرانوں نے اس خوف سے کہ یہ فن ان کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا انہیں عبادت سے دستبردار کر دیا اور مصر میں سکندریہ سے دوسرے لوگوں کو بخور تیار کرنے کیلئے لائے لیکن یہ لوگ تسلی بخش کام کرنے کیلئے نا قابل تھے اس لئے نگرانوں کو مجبوراً یہ کام ابتی نوس کے خاندان کو واپس دینا پڑا لیکن انہوں نے دوبارہ یہ کام کرنے سے انکار کر دیا مگر جب ان کے کام کی اجرت دوگنا دینے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے یہ کام کرنے کی رضامندی قبول کر لی جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ اپنا فن دوسروں کو سکھانے کے لئے کیوں مسلسل انکار کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ خوف زدہ ہیں کہ اگر کہیں وہ لوگ جو غیر مستحق ہیں اس کام کو سیکھ لیں گے تو بعد میں وہ اپنے علم کو بت پرستانہ عبادت کے لئے استعمال کریں گے اس خاندان کے افراد اپنے لئے خصوصاً کسی خوشبو کو بھی استعمال نہیں کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ خیال کریں کہ وہ خوشبو کے استعمال کے لئے بخور کی تیاری میں خوشبودار مسالے ڈالتے ہیں۔

بالکل اسی طرح گارماہ کا خاندان ہیکل کی عبادت میں نذر کی روٹیوں کی تیاری کیلئے علم میں اپنی اجارہ داری رکھتے تھے۔

ان دونوں صورتوں کے حوالے سے عذائی کے بیٹے نے کہا کہ ''تیرے نام سے وہ تجھے پکاریں گے اور تیرے شہر میں وہ تیرے رہنے کے باعث ٹھہریں گے اور تیرے ہی نام سے وہ تجھے دیں گے''۔ اس کا مطلب ہے کہ بھروسہ مند اشخاص کو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے کہ دوسرے ان کے پیشے چھین لیں گے۔ ''کیونکہ تیرے اپنے ہی نام سے وہ تجھے پکاریں گے'' جیسے ابتی نوس اور گارماہ کے خاندانوں کے ساتھ ہے ''اور تیرے ہی نام سے وہ تجھے دیں گے''، جس کا مطلب ہے کہ آدمی جو اپنے ہی لئے کماتا ہے اس سے وہ واپس نہیں لیا جا سکتا ہے۔

11- خدا پر توکل

لیوی کے بیٹے ربی یوخانن نے روزہ رکھا اور خداوند سے دعا کی کہ وہ ایلیاہ کو مجھ پر ظاہر ہونے کی اجازت دے جو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا تھا خدا نے اس کی دعا قبول کی اور ایک آدمی کے بھیس میں ایلیاہ اس کے سامنے ظاہر ہوا۔

ربی نے ایلیاہ سے درخواست کی کہ ''مجھے اپنے ساتھ دنیا کے سفر پر لے جا تا کہ تیرے کاموں کا مشاہدہ کروں اور حکمت و معرفت حاصل کروں''۔

ایلیاہ نے جواب دیا کہ ''نہیں، تو میرے کاموں کو نہیں

سمجھ سکے گا بلکہ میرے کام تیرے لئے مشکل کا باعث ہونگے کیونکہ وہ تیرے ادراک سے پرے ہیں''۔

لیکن ربیّ التماس کرتا رہا کہ :

''میں تجھ سے کوئی سوال نہ کروں گا اور نہ تیرے لئے مشکل کا باعث ہوں گا تو صرف مجھے اپنے ساتھ سفر پر لے جا''۔

ایلیاؔہ نے کہا کہ ''آؤ، لیکن تیری زبان چپ رہے کیونکہ تیرے پہلے سوال اور حیرت انگیز تاثر کے ساتھ ہم ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے''۔

پس دونوں مسافر اکٹھے دنیا کے سفر پر روانہ ہوئے۔ وہ ایک غریب آدمی کے گھر پہنچے جس کا واحد ذریعہ اور خزانہ صرف ایک گائے تھی جیسے ہی وہ ان کے نزدیک آئے تو اس غریب آدمی اور اس کی بیوی نے انہیں ملنے کے لئے جلدی کی اور انہیں اپنی کٹیا میں آنے کی درخواست کی اور انہوں نے اپنی لیاقت کے مطابق بہترین کھانا انہیں پیش کیا اور انہوں نے رات ان کی چھت کے نیچے بسر کی اور انہوں نے مہمان نواز میاں بیوی کی ہر توجہ کو حاصل کیا۔ ایلیاؔہ صبح سویرے اٹھا اور خدا سے دعا کی اور جب اس نے اپنی دعا ختم کی تو دیکھو وہ گائے جو اس غریب میاں بیوی کی واحد ملکیت تھی مرگئی۔ تب مسافروں نے اپنا سفر جاری رکھا۔

ربیّ یوخاننؔ بہت حیرت میں مبتلا تھا کیونکہ ''ہم نے نہ صرف ان کی مہمان نوازی اور فیضیانہ خدمت کے لئے کچھ ادا کرنے کو نظر انداز کیا بلکہ ہم نے ان کی گائے ماردی'' اور اس نے ایلیاؔہ سے کہا کہ ''تو نے کیوں اس اچھے آدمی کی گائے کو مار دیا؟ ... کون ...''

ایلیاؔہ نے مداخلت کی اور کہا کہ ''اطمینان رکھ، سن، دیکھ اور چپ رہ! اگر میں نے تیرے سوالوں کا جواب دیا تو ہم الگ ہو جائیں گے''۔

اور انہوں نے اکٹھے اپنے راستے پر سفر جاری رکھا۔

شام کے وقت وہ ایک بڑی اور شاندار حویلی میں پہنچے جو ایک مغرور اور دولت مند آدمی کی رہائش گاہ تھی انہیں بڑی سرد مہری سے حویلی میں داخل کیا گیا اور روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گلاس ان کے سامنے رکھا گیا لیکن گھر کے مالک نے نہ انہیں اپنے گھر میں خوش آمدید کہا اور نہ ہی ان سے بولا۔ صبح کے وقت ایلیاؔہ نے دیکھا کہ گھر کی ایک دیوار کو مرمت کرنے کی ضرورت ہے اور اس نے ایک مستری کو بلوایا اور خود ہی اسے دیوار مرمت کرنے کے پیسے دیئے اور کہا کہ وہ مہمان نوازی کی قیمت حاصل کر چکے ہیں۔

ربیّ یوخاننؔ دوبارہ حیرت سے بھر گیا لیکن اس نے کچھ نہ کہا اور وہ اپنے سفر پر آگے بڑھ گئے۔

جیسے ہی رات کا اندھیرا شروع ہوا وہ ایک شہر میں داخل ہوئے جس میں ایک بڑا اور شاندار عبادت خانہ بھی تھا اس وقت شام کی عبادت کا وقت تھا وہ بھی اندر داخل ہوئے اور اندر کی گئی قیمتی آرائش، مخمل کی گدیوں اور سنہری نقش و نگار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ عبادت ختم ہونے کے بعد ایلیاؔہ اٹھا اور بلند آواز میں پکارا کہ ''کون اس رات دو غریب آدمیوں کو کھانا کھلائے گا اور اپنے گھر میں ٹھہرائے گا؟'' کسی نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی کسی نے اجنبی مسافروں کے ساتھ عزت کا اظہار کیا۔ تاہم ایلیاؔہ صبح کے وقت دوبارہ عبادت خانہ میں داخل ہوا اور اس کے ممبران سے مصافحہ کیا اور کہا کہ ''میں امید کرتا ہوں کہ تم سب صدرِ مملکت بنو''۔

اگلی شام وہ دونوں ایک دوسرے شہر میں داخل ہوئے اور وہاں پر عبادتخانے کا محافظ ان سے ملنے کے لئے آیا اور اپنے

اجتماع کے ممبران کو دو اجنبیوں کی آمد کے متعلق بتایا اور اس جگہ کا بہترین ہوٹل ان کے لئے کھولا گیا اور ان سب نے ان کی طرف توجہ کی اور انہیں عزت بخشی۔

صبح کے وقت ان سے الگ ہوتے وقت ایلیاہ نے کہا کہ ''خداوند تم پر صرف ایک صدر مقرر کرے''۔

یوخانن مزید اپنے تجسس پر قابو نہ رکھ سکا اور ایلیاہ سے کہا کہ ''مجھے ان سب اعمال کا مطلب بتاؤ جن کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ وہ جو ہمارے ساتھ بڑی سرد مہری سے پیش آئے اور ان کے لئے تو نے اچھی خواہشوں کا اظہار کیا لیکن جو ہمارے ساتھ مہربانی سے پیش آئے تو نے انہیں کوئی مناسب بدلہ نہیں دیا اگرچہ ہم ضرور الگ ہو جائیں گے لیکن میں تجھ سے التماس کرتا ہوں کہ مجھے اپنے ان اعمال کا مطلب بتا دے''۔

ایلیاہ نے کہا کہ ''سن، اور خدا پر توکل کرنا سیکھ، ورنہ تو اس کی راہوں کو سمجھ نہ سکے گا، پہلے ہم غریب آدمی کے گھر میں داخل ہوئے جو ہمارے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا لیکن اس دن یہ فرمان جاری ہو چکا تھا کہ اس کی بیوی مرجائے گی۔ میں نے خداوند سے دعا کی کہ اس کی رہائی کے لئے گائے کی جان لے لی جائے، خدا نے میری دعا کو قبول کیا اور عورت اپنے شوہر کے ساتھ محفوظ رہی پھر ہم امیر آدمی کے گھر گئے جو ہمارے ساتھ بڑی سرد مہری سے پیش آیا میں نے اس کی دیوار کو مرمت کروایا۔ میں نے اس دیوار کی پرانی بنیاد کو کھودے بغیر اُسے یعنی نئی بنیاد کے بغیر اُسے مرمت کروایا۔ کیا اُسے یہ دیوار خود مرمت نہیں کروانی چاہیئے تھی اگر وہ اس کی بنیاد کو کھودتا تو اسے خزانہ ملتا جو وہاں پر دفن تھا لیکن اب وہ ہمیشہ کے لئے اسے کھو چکا ہے عبادت خانے کے وہ افراد جو ہمارے ساتھ مہمان نوازی سے پیش نہیں آئے تھے میں نے ان سے کہا کہ ''تم سب صدرِ مملکت بنو'' اور جہاں بہت سے حکمران ہوتے ہیں وہاں امن نہیں ہوتا لیکن دوسروں سے میں نے کہا کہ ''تم پر صرف ایک صدر مقرر ہو'' کیونکہ ایک لیڈر کے ساتھ کوئی غلط فہمی جنم نہیں لیتی ہے اب اگر تو شریر کو خوشحال دیکھتا ہے تو حسد نہ کر اور اگر تو راستباز کو غربت اور مصیبت میں دیکھتا ہے تو خدا کے انصاف پر شک نہ کر اور نہ غصہ کر کیونکہ خداوند راستباز ہے اس کے سب فیصلے راست ہیں اس کی آنکھیں سب بنی نوع انسان کو دیکھتی ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ''تو کیا کرتا ہے؟''

ان باتوں کے ساتھ ایلیاہ غائب ہو گیا اور یوخانن اکیلا رہ گیا۔

12- دلہا اور دلہن

ایک دفعہ ایک آدمی نے ایک خوبصورت کنواری دوشیزہ کے ساتھ عہد کیا اور وقت گزرتا گیا اور وہ کنواری عورت خوشی سے زندگی بسر کرتی رہی لیکن ایک دن اس آدمی نے اسے بلایا اور اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ کافی عرصہ تک وہ انتظار کرتی رہی لیکن وہ واپس نہ آیا اس کی دوستوں نے اس پر ترس کھایا اور اس کے رقیب نے اس کا مذاق اڑایا۔ مذاق کرتے ہوئے اس نے کہا کہ ''وہ تجھے چھوڑ چکا ہے اور اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گا''۔

وہ کنواری اپنے کمرے میں گئی اور پوشیدگی میں اُن خطوط کو پڑھا جو اس آدمی نے اسے لکھے تھے جس میں اس نے اس کے ساتھ ہمیشہ وفاداری سے رہنے کا وعدہ کیا تھا اس نے روتے ہوئے انہیں پڑھا اور اُن خطوط سے اس کے دل کو تسلی ہوئی اور اس نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور اس آدمی کے عہد پر شک نہ کیا۔

اس کے لئے خوشی کا دن آ پہنچا جب وہ آدمی واپس آ گیا جس سے وہ محبت کرتی تھی اور جب اس آدمی نے سنا کہ دوسروں نے تمہارے بارے میں شک کیا تو اس نے اس سے پوچھا کہ تو

کیسے وفاداری سے اپنے عہد پر قائم رہی تو اس نے اسے اس کے خطوط دکھائے اور اپنے ابدی توکل کو بیان کیا۔

جب اسرائیل سخت اذیت اور اسیری میں تھا تو قوموں نے ان کا مذاق اڑایا اس کی رہائی کی امیدوں کو ٹھٹھوں میں اڑایا گیا اس کے دانشمندوں نے اس پر قہقہے لگائے اور اس کے مقدس آدمیوں نے بھی مذاق کیا لیکن جب اسرائیل اپنے عبادت خانوں اور درس گاہوں میں گیا تو اس نے اپنے خدا کے خطوط کو پڑھا اور اس میں کئے گئے وعدوں کا یقین کیا۔

خدا اپنے وقت پر اسے رہائی دے گا اور جب وہ پوچھے گا کہ ''تم کیسے مذاق کرنے والی قوموں کے درمیان وفاداری سے رہے؟'' تو اسرائیل شریعت کی طرف اشارہ کر کے جواب دے گا کہ :

''اگر تیری شریعت میری مسرت کا باعث نہ ہوتی تو میں اپنے دکھ میں ہلاک ہو جاتا''۔ (مزامیر 92:119)

13- سچائی

جب خدا انسان کو پیدا کرنے کو تھا تو فرشتے اس کے سامنے جمع ہوئے اور ان میں سے کچھ نے اپنے ہونٹوں کو کھولا اور چلائے کہ ''اے خالق خداوند، کیا انسان زمین پر تیری تعریف کریں گے جیسے ہم آسمان میں تیرے جلال کے لئے گاتے ہیں!''

لیکن دوسروں نے کہا کہ :

''اے قادر مطلق بادشاہ، ہماری سن اور انسان کو پیدا نہ کر! کیونکہ آسمانوں کی جلالی مطابقت جو تو نے زمین پر بھیجنی ہے انسان کے ذریعے تباہ و برباد ہو جائے گی''۔

جب دلیلیں پیش کرنے والے لشکر پر خاموشی چھا گئی تب رحم کا فرشتہ فضل کے تخت کے سامنے ظاہر ہو کر گھٹنوں کے بل جھکا۔

اس نے بڑی شیریں آواز میں التجا کی کہ :

''اے باپ، تو انسان کو اپنی شبیہ پر پیدا کر! اور میں آسمانی ترس سے اس کے دل کو بھر دوں گا اور ہر زندہ چیز کے لئے اس کے دل میں ہمدردی ڈالوں گا اور کیا وہ اس سبب سے تیری تعریف نہ کریں گے''۔

تب رحم کا فرشتہ رک گیا اور امن کا فرشتہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ یوں بولا کہ :

''اے خداوند! اسے پیدا نہ کر! وہ تیرے امن کو برباد کر دے گا اور یقیناً اس کی آمد پر خون بہے گا۔ زمین پر پریشانی، دہشت اور جنگ کا بدنما داغ لگے گا اور تو زمین پر اپنے کاموں میں خوشگوار جگہ نہ پائے گا''۔

تب انصاف کا فرشتہ سخت لہجے میں بولا کہ :

''اے خدا، تو اس کی عدالت کرے گا اور وہ میری مرضی کے مطابق ہوگی''۔

پھر سچائی کا فرشتہ نزدیک آیا اور کہا کہ :

''اے سچائی کے خدا، رک جا! کیونکہ تو انسان کے ساتھ جھوٹ کو زمین پر بھیجے گا''۔

تب ہر طرف خاموشی چھا گئی اور گہری خاموشی میں الٰہی حکم آیا کہ :

''تو، اے سچائی اس کے ساتھ زمین پر جائے گی تا کہ آسمان کی شہریت قائم رہے اور آسمان اور زمین دونوں کے درمیان رابطے کو جوڑے رکھے!''۔

14- بتھار کی تباہی

بتھار میں یہ رسم تھی کہ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو اس کے والدین ایک صنوبر کا درخت لگاتے تھے تاکہ وہ اس شیر خوار بچے کے ساتھ بڑھے، ایک موقعہ پر یوں ہوا کہ بادشاہ کی بیٹی شہر سے گزر رہی تھی کہ اس کا رتھ ٹوٹ گیا اور اس کے محافظوں نے رتھ کی مرمت کرنے کیلئے صنوبر کے ایک درخت کو اکھاڑ لیا، جس آدمی نے یہ درخت لگایا تھا جب اس نے یہ دیکھا تو اس نے محافظوں پر حملہ کر دیا اور انہیں بری طرح زدوکوب کیا اس عمل سے بادشاہ سخت ناراض ہوا اور اس نے فوراً اسّی ہزار آدمیوں کی فوج شہر کے خلاف روانہ کی، فوج نے شہر کو فتح کر لیا اور آدمیوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کیا، دریا خون سے سرخ ہو گئے اور یہ کہا گیا کہ اس شہر کی زمین باشندوں کے مردہ جسموں کی وجہ سے بہت زرخیز تھی اور سات سال تک کسانوں کے لئے بڑی فائدہ مند رہی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وقت چار لاکھ اسرائیلی مارے گئے۔

15- یروشلیم کی تباہی

جب اسرائیلیوں کی بدکاری قادر مطلق کے حضور بہت بڑھ گئی اور انہوں نے ارمیاؔ کی آگاہی اور باتوں کو سننے سے انکار کر دیا تو نبی نے یروشلیم کو چھوڑ دیا اور بنیامینؔ کی زمین کو چلا گیا۔ جب وہ مقدس شہر میں تھا تو اس نے اس پر رحم کرنے کی دعا کی اور اس وقت شہر بچا رہا لیکن جب اس نے بنیامینؔ کی زمین میں عارضی قیام کیا تو نبوکدنضر نے اسرائیل کی زمین کو برباد کر دیا مقدس ہیکل کے قیمتی سامان اور زیورات کو لوٹا اور پھر ہیکل کو آگ لگا دی بنوزرداتؔ کے ذریعے نبوکدنضر (جبکہ وہ خود ربلاہ میں رہا) نے یروشلیم کو تباہ و برباد کیا۔

اس نے فوجی مہم کا حکم دینے سے پہلے اپنی عمر کی ضعیف الاعتقادی کے مطابق نشانات کے ذریعے تحقیق کرنے کی بڑی جدوجہد کی اور اس کے نتائج کا بھی پتہ لگایا۔ اس نے مغرب کی طرف نشانہ باندھ کر اپنی کمان سے ایک تیر چلایا اور وہ تیر یروشلیم کی طرف مڑ گیا۔ پھر اس نے دوبارہ مشرق کی طرف نشانہ باندھا اور پھر تیر یروشلیم کی طرف مڑ گیا۔ تب اس نے ایک دفعہ مزید نشانہ باندھا تاکہ جان سکے کہ دنیا میں کونسے شہر پر خطاکاری کا دھبہ لگ چکا ہے اور تیسری بار اس نے اپنے تیر کا نشانہ یروشلیم کی طرف باندھا۔

جب شہر فتح ہو گیا تو وہ ہیکل میں اپنے امراء اور سرداروں کے ساتھ گیا اور اسرائیل کے خدا کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہنے لگا کہ ''تو عظیم خدا ہے جس کے سامنے دنیا کانپتی ہے اور ہم یہاں تیرے شہر اور تیری ہیکل میں ہیں!''

اس نے دیواروں میں سے ایک پر تیر کے سرے کا نشان دیکھا جیسے کسی کو اس کے نزدیک مارا گیا یا قتل کیا گیا ہو اور اس نے پوچھا کہ ''کون یہاں قتل کیا گیا تھا؟''

لوگوں نے جواب دیا کہ ''سردار کاہن یہویدعؔ کا بیٹا ذکریاؔ، اس نے ہمیں ہماری خلاف ورزی پر مسلسل جھڑکا اور ہم اس کی باتوں سے اُکتا گئے اور اسے قتل کر دیا۔''

نبوکدنضر کے ساتھیوں نے یروشلیم کے کاہنوں، بوڑھوں اور جوانوں، عورتوں اور درس گاہوں میں جانے والے بچوں اور جھولے میں پڑے ہوئے بچوں کو قتل کیا۔ آخر کار دشمن ملحدوں کے لیڈروں کو بھی اس خون ریزی پر صدمہ ہوا جس نے سرِعام قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ تب اس نے ہیکل سے تمام سونے اور چاندی کے برتنوں کو نکال لیا اور انہیں اپنے بحری جہازوں کے ذریعے

بابل کو بھیجا اور اس کے بعد اس نے ہیکل کو آگ سے جلا دیا۔

سردار کاہن نے اپنے چوغے اور کاہنانہ لباس کو پھاڑا اور کہا کہ ''اب ہیکل تباہ ہو چکی ہے اور الہٰی عبادت کو کرنے کی ضرورت نہیں رہی ہے'' اس نے اپنے آپ کو شعلوں میں گرا لیا اور مر گیا۔ جب دوسرے کاہنوں نے یہ دیکھا جو ابھی تک زندہ تھے تو انہوں نے بھی اپنے بربط اور موسیقی کے سازوں کو لیا اور سردار کاہن کی طرح اپنے آپ کو شعلوں کے حوالے کر دیا۔ وہ لوگ جنہیں سپاہیوں نے قتل نہ کیا لوہے کی زنجیروں سے بندھے ہوئے اپنے دشمنوں کا ساز و سامان اٹھائے ہوئے اسیری میں لے جائے گئے۔ ارمیا نبی یروشلیم کو واپس آیا اور اپنے بدقسمت بھائیوں کے ہمراہ ہو لیا جو تقریباً ننگے سفر کر رہے تھے۔ جب وہ بیت کرو کی جگہ پر پہنچے تو ارمیا نے ان کیلئے اچھے کپڑے حاصل کئے اور اس نے نبوکدنصر اور کلدانی سے کہا کہ ''تم یہ نہ سوچو کہ تم اپنی طاقت سے خداوند کے چنے ہوئے لوگوں پر غالب آئے ہو کیونکہ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے اس مصیبت میں پڑے ہیں۔''

یوں لوگ سفر میں روتے چلاتے اور ماتم کرتے رہے جب تک وہ بابل کے دریا پر نہ پہنچے۔ تب نبوکدنصر نے ان سے کہا کہ ''تم لوگ میرے لئے گاؤ اور کھیلو۔ میرے لئے وہ گیت گاؤ جو تم یروشلیم میں اپنے عظیم خداوند کے سامنے حسب معمول گاتے تھے۔''

اس حکم کے جواب میں لاویوں نے اپنے بربطوں کو دریا کے کنارے بید کے درختوں پر لٹکا دیا جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''وہاں کے بید کے درختوں سے، ہم نے اپنی بربطیں لٹکا دیں'' (مزامیر 2:137) تب انہوں نے کہا کہ ''اگر ہم صرف خدا کی مرضی کو پورا کریں اور اپنے پورے دل سے اس کی تعریف میں گائیں تو ہم ضرور تیرے ہاتھوں سے آزاد ہونگے اور ہم کیسے تیرے سامنے اپنی دعائیں اور زبور گا سکتے ہیں جو کہ صرف واحد ابدی خدا کیلئے ہیں؟'' جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''ہم اجنبی ملک میں خداوند کا گیت کیونکر گائیں؟'' (مزامیر 4:137)

تب قیدیوں کے سرداروں نے کہا کہ ''ان لوگوں نے بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کیا ہے اس لئے یہ لوگ موت کے مستحق ہیں۔''

لیکن یہویدع کا بیٹا پیلاتیا آگے بڑھا اور نبوکدنصر سے یوں مخاطب ہوا کہ:

''دیکھو، اگر ایک ریوڑ چرواہے کے حوالے کیا جائے اور ایک بھیڑ یا ریوڑ میں سے ایک برّے کو چرا لے تو مجھے بتا کہ اس کھوئے ہوئے جانور کا ذمہ دار کون ہوگا؟''

نبوکدنصر نے جواب دیا کہ ''یقیناً چرواہا۔''

تب پیلاتیا نے کہا کہ ''میری باتوں پر غور کر، خدا نے اسرائیل کو تیرے ہاتھوں میں دے دیا ہے اور اب اگر تو انہیں قتل کرے گا تو تو خدا کے حضور اس کا ذمہ دار ہوگا۔''

بادشاہ نے قیدیوں سے زنجیروں کو اتارنے کا حکم دیا اور انہیں قتل نہ کیا گیا۔

16- یروشلیم کی دوسری تباہی

کمتزہ اور بار کمتزہ کے ذریعے یروشلیم تباہ ہوا اور یہ یوں واقعہ ہوا۔

ایک آدمی نے ضیافت کی جو کمتزہ کا دوست تھا لیکن وہ بار کمتزہ سے نفرت کرتا تھا۔ اس نے کمتزہ کو اپنی ضیافت میں

بلوانے کیلئے اس کے پاس ایک قاصد بھیجا لیکن اس کے قاصد نے غلطی کی اور اپنے مالک کے دشمن بارکمتزہ کو ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت دی۔

بارکمتزہ نے دعوت قبول کرلی اور مقررہ وقت پر اس کے گھر پہنچا لیکن جب میزبان نے اپنے دشمن کو اپنے گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ فوراً یہاں سے چلا جائے۔

بارکمتزہ نے کہا کہ ''نہیں، اب میں یہاں آیا ہوں اور مجھے واپس بھیج کر میری بے عزتی نہ کر۔ میں جو کچھ کھاؤں اور پیئوں گا میں اس کے پیسے تجھے ادا کروں گا۔''

میزبان نے کہا کہ ''مجھے تیرے پیسے نہیں چاہیئے اور نہ مجھے تیری موجودگی کی آرزو ہے اس لئے یہاں سے فوراً چلا جا۔''

اس نے کہا کہ ''میں تیری ضیافت کے تمام اخراجات ادا کروں گا لیکن مجھے اپنے مہمانوں کی نظروں میں ذلیل نہ کر۔''

لیکن میزبان اسے رخصت کرنے کا ارادہ کر چکا تھا اور بارکمتزہ غصے سے ضیافت والے کمرے سے چلا گیا۔

اس نے اپنے دل میں کہا کہ ''بہت سے ربیؔ وہاں پر موجود تھے اور ان میں سے کسی نے میری خاطر مداخلت نہ کی اس لئے وہ تیری اس بے عزتی پر خوش ہیں۔''

پس بارکمتزہ نے یہودیوں کی بے وفائی کا بادشاہ کے سامنے ذکر کیا اور کہا کہ ''یہودیوں نے تیرے خلاف بغاوت کی ہے۔''

بادشاہ نے پوچھا کہ ''میں یہ کیسے جان سکتا ہوں۔''

بارکمتزہ نے جواب دیا کہ ''ان کی ہیکل میں قربانی کیلئے جانور بھیج اور وہ اسے رد کر دیں گے۔''

تب بادشاہ نے ہیکل میں اس کیلئے ایک بہترین بچھڑا قربانی کیلئے بھیجا لیکن بارکمتزہ کی خفیہ سازش کی وجہ سے قاصد نے اس بچھڑے کو زخمی کر دیا اور بے شک (احبار 22:21) کے مطابق یہ قربانی کیلئے قابل قبول نہیں تھا۔

اس سبب سے قیصر کو یروشلیم فتح کرنے کیلئے بھیجا گیا اور اس نے دو سالوں تک شہر کا محاصرہ کئے رکھا۔ یروشلیم کے چار دولت مند شہریوں نے اس سے زیادہ عرصہ کیلئے باشندوں کیلئے خوراک جمع کر رکھی تھی لیکن لوگ رومیوں سے جنگ کرنے کے بارے میں فکرمند رہے کہ کہیں وہ ذخیرہ خانوں کو تباہ نہ کر دیں اور شہر میں سخت قحط پڑ جائے۔

ایک پاکباز خاتون بیتھسؔ کی بیٹی مریم نے اپنے نوکر کو گھریلو استعمال کیلئے کچھ آٹا خریدنے کیلئے بھیجا۔ نوکر کو معلوم ہوا کہ سارا آٹا فروخت ہو چکا ہے لیکن ابھی تک کچھ ان چھنا آٹا باقی تھا جسے وہ خریدنا چاہتا تھا تاہم پہلے اس نے گھر جانے میں جلدی کی تاکہ اپنی مالکہ کی مرضی کو جان لے لیکن جب وہ واپس آیا تو وہ بھی فروخت ہو چکا تھا اور کچھ خراب جو کا ان چھنا موٹا آٹا فروخت ہونے کیلئے باقی تھا۔ اسے بھی وہ مالکہ کی مرضی کے بغیر خریدنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے وہ دوبارہ واپس گھر آیا لیکن جب وہ واپس ذخیرہ خانہ میں آیا تو تمام جو کا ان چھنا موٹا آٹا بھی فروخت ہو چکا تھا۔ تب اس کی مالکہ خود آٹا خریدنے کیلئے گئی لیکن اسے کچھ بھی نہ ملا۔ شدید بھوک سے دکھ اٹھاتے ہوئے اس نے گلی میں لگے ہوئے انجیر کے درخت کی کھال اتاری اور اسے کھالیا جس سے وہ بیمار ہوگئی اور مرگئی۔ لیکن اپنی موت سے پہلے اس نے گلی میں اپنا سارا سونا اور چاندی یہ کہتے ہوئے پھینک دیا کہ ''اس دولت سے مجھے کیا فائدہ ہے جس سے میں اپنے لئے کھانا حاصل نہیں کر سکتی۔''

یوں حزقیاؔل کی باتیں پوری ہوئیں کہ ''ان کی چاندی سڑکوں پر پھینک دی جائے گی ...'' (حزقیال 19:7)

ذخیرہ خانوں کی تباہی کے بعد، ربیّ یوخاننؔ نے شہر میں گشت کرتے ہوئے عوام کو پانی میں بھوسے کو ابالتے اور غذا کے طور پر پیتے دیکھا تو وہ چلایا کہ ''آہ، اس بدنصیبی کا مجھے غم ہے! ہمارے لوگ اس طاقتور لشکر کے خلاف کیسے جدوجہد کر سکتے ہیں؟'' اس نے اپنے بھتیجے بن تیاؔخ سے جو شہر کے سرداروں میں سے ایک تھا یروشلیم چھوڑنے کی اجازت مانگی لیکن اس نے جواب دیا کہ ''یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ کوئی زندہ شخص شہر کو نہیں چھوڑ سکتا ہے'' اور یوخاننؔ نے التجا کی کہ ''تب مجھے ایک نعش کی طرح باہر لے جاؤ۔'' بن باتیاؔخ نے اس کی منظوری دے دی اور یوخاننؔ کو ایک صندوق میں لٹایا گیا اور ربیّ الیعازر، ربیّ یوشعؔ اور بن باتیاؔخ اسے اٹھا کر شہر کے دروازوں سے باہر لے گئے۔ صندوق کو ایک غار میں رکھ دیا گیا اور اس کے بعد وہ سب اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور یوخاننؔ صندوق سے باہر نکلا اور دشمن کے خیمے کی طرف گیا۔ اس نے سپہ سالار سے جبنہ میں ایک درس گاہ قائم کرنے کی اجازت حاصل کی جس میں ربون گملی ایؔل مدرسِ اعلیٰ تھے۔

طیطسؔ نے جلد ہی شہر کو فتح کر لیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور دوسروں کو اسیری میں بھیج دیا۔ وہ ہیکل میں پاک ترین مقام میں داخل ہوا اور اس پردے کو پھاڑ دیا جو پاک ترین مقام کو کم مقدس احاطوں سے الگ کرتا تھا اس نے مقدس برتنوں کو لے لیا اور انہیں رومؔ کو بھیج دیا۔

کمتزؔہ اور بارکمتزؔہ کی اس تاریخ سے ہم سیکھتے ہیں کہ ہمیں احتیاط کرنی چاہیئے اور اپنے ہمسایوں کے دل کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیئے کیونکہ بہت معمولی سی تذلیل سے بہت بڑے نتائج وجود میں آتے ہیں ہمارے ربیّوں نے کہا ہے کہ وہ جو اپنے ہمسائے کی بے عزتی کرتا اور اس کے چہرے کو سرخ کرتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو خون بہاتا ہے۔

17- حنّہؔ اور اس کے سات بیٹے

مقدس شہر کی تباہی کے افسوس ناک عرصہ کے دوران حنّہ اور اس کے سات بیٹے قید میں ڈال دیئے گئے۔

اپنی عمروں کے مطابق، وہ ظالم بادشاہ کے سامنے لائے گئے اور انہیں بادشاہ اور اس کے دیوتاؤں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔

بڑے بیٹے نے پکار کر کہا کہ ''ہمارے خدا نے منع کیا ہے کہ کسی شبیہ کے آگے نہ جھکنا اور ہمارے احکامات میں لکھا ہے کہ 'میں خداوند تیرا خدا ہوں' اور میں کسی دوسرے کے آگے نہیں جھکوں گا۔''

اسے فوراً پھانسی دینے کیلئے باہر لے جایا گیا اور یہی حکم حنّہؔ کے دوسرے بیٹے کو دیا گیا۔

دوسرے بیٹے نے جواب دیا کہ ''میری ماں تیرے اور تیرے دیوتاؤں کے سامنے نہیں جھکی اور میں بھی نہیں جھکوں گا۔''

ظالم بادشاہ نے کہا کہ ''تو کس لئے نہیں جھکے گا؟''

اس نے جواب دیا کہ ''اسفارِ خمسہؔ میں دوسرا حکم ہمیں بتاتا ہے کہ 'میں خداوند تیرا خدا خدائے غیور ہوں۔''

اسے فوراً اس کی بے باکی کی وجہ سے مار دیا گیا۔

تیسرے بیٹے نے کہا کہ میرا مذہب مجھے سکھاتا ہے کہ ''تو کسی دوسرے خدا کو سجدہ نہ کرنا'' (خروج 14:34) اور میں

تیرے اور تیرے معبودوں کے سامنے جھکنے کی بجائے اپنے بھائیوں کی طرح اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔

یہی حکم چوتھے بیٹے کو دیا گیا لیکن اس نے اپنے بھائیوں کی طرح وفاداری اور بہادری سے جواب دیا کہ ''جو کوئی صرف خداوند کے سوا کسی اور معبود کیلئے قربانی کرے وہ نیست و نابود کیا جائے۔'' (خروج 20:22) اور اسے بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔

پانچویں بیٹے نے پکار کر کہا کہ ''سن، اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔'' اور اسرائیل کے لشکروں کے اس نعرے کے ساتھ اس نے اپنی زندگی انکے حوالے کر دی۔

جب چھٹے بیٹے کو ظالم بادشاہ کے سامنے لایا گیا تو حقارت سے اس کے سامنے بیان دیا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ ''تم اتنے ضدی کیوں ہو؟''

اس نے کہا کہ ''یہ لکھا ہے کہ تو ان سے خوف نہ کھانا کیونکہ خداوند تیرا خدا جو تمہارے درمیان ہے عظیم اور مہیب خدا ہے'' اور اس کے اس اعلان پر اسے مار دیا گیا۔

تب ساتواں جوان بیٹا اس کے بھائیوں کے قاتل کے سامنے لایا گیا جس سے بادشاہ نے بڑی شفقت سے کہا کہ:

''میرے بیٹے، میرے دیوتاؤں کے آگے جھک۔''

اور بچے نے جواب دیا کہ:

''خدا نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے! ہمارا مقدس مذہب ہمیں سکھاتا ہے کہ 'پس آج کے دن جان لے اور اپنے دل میں خیال رکھ کہ خداوند ہی آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے خدا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں' (تثنیۂ شرع 39:4) ہم کسی دوسرے کیلئے اپنے خدا کو بدل نہیں سکتے اور نہ ہی وہ کسی دوسری قوم کیلئے ہمیں بدلے گا کیونکہ یہ لکھا ہے کہ 'تو نے آج کے دن خداوند کو چن لیا ہے...، (تثنیۂ شرع 17:26) اور یہ بھی لکھا ہے کہ 'اور آج کے دن خداوند نے بھی تجھ کو چن لیا ہے کہ تو اس کی خاص قوم ہوگا۔' (تثنیۂ شرع 18:26)

ابھی تک ظالم بادشاہ بڑی نرمی اور شفقت سے باتیں کررہا تھا اس نے کہا کہ ''تو ابھی جوان ہے اور تو نے زندگی میں بہت تھوڑی خوشی دیکھی ہے اس لئے تو اپنے بھائیوں کی پیروی نہ کر۔ ویسا ہی کر جیسی میری آرزو ہے اور تب تیرا مستقبل روشن اور تابناک ہوگا۔''

بچے نے کہا کہ ''خداوند ابد تک حکومت کرے گا تیری قوم اور تیری بادشاہت نیست و نابود ہو جائے گی تو آج یہاں ہے اور کل قبر میں ہوگا۔ آج تو سرفراز ہے اور کل کو تنہا ہوگا لیکن قادرِ مطلق کی بادشاہت ابد تک قائم رہتی ہے۔''

بادشاہ نے کہا کہ ''دیکھ، تیرے بھائی تیرے سامنے قتل کئے گئے ہیں اور اگر تو میرے حکم کو ماننے سے انکار کرے گا تو تیرا حال بھی تیرے بھائیوں جیسا ہوگا۔ دیکھ میں اپنی انگوٹھی زمین پر پھینکوں گا اور اگر تو اسے جھک کر پکڑے گا تو میں سمجھوں گا کہ تو میرے دیوتاؤں کی اطاعت کرے گا۔''

بچے نے دلیری سے کہا کہ ''تو سوچتا ہے کہ میں تیری دھمکی سے ڈرتا ہوں میں کیوں عظیم خدا، بادشاہوں کے بادشاہ سے زیادہ انسان سے ڈروں؟''

بادشاہ نے پوچھا کہ ''تیرا خدا کہاں ہے اور کیا ہے؟ کیا دنیا میں خدا ہے؟''

بچے نے جواب دیا کہ ''کیا دنیا خالق کے بغیر ہو سکتی ہے؟ تیرے دیوتاؤں کے منہ تو ہیں لیکن وہ بولتے نہیں ہیں۔ ہمارے خدا

کے بارے میں زبور نویس کہتا ہے کہ 'آسمان خداوند کے کہنے سے بنے ہیں۔' تیرے دیوتا آنکھیں تو رکھتے ہیں لیکن دیکھتے نہیں ہیں مگر 'ہمارے خداوند کی آنکھیں تمام روئے زمین پر پھرتی اور سیر کرتی ہیں' تیرے دیوتاؤں کے کان تو ہیں لیکن وہ سنتے نہیں مگر ہمارے خدا کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ 'خداوند سنتا ہے۔' تیرے دیوتا کے ناک تو ہیں لیکن وہ سونگھتے نہیں جبکہ ہمارا خدا 'راحت انگیز خوشبو لیتا ہے۔' تیرے دیوتاؤں کے ہاتھ تو ہیں لیکن وہ چھوتے نہیں جبکہ ہمارا خدا کہتا ہے کہ 'میرے ہاتھوں نے زمین کی بنیاد رکھی۔' تیرے دیوتاؤں کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ پاؤں تو رکھتے ہیں لیکن چلتے نہیں جبکہ زکریاؔ ہمیں ہمارے خدا کے بارے میں بتاتا ہے کہ 'اس کے پاؤں زیتون کے پہاڑ پر ٹھہریں گے۔''

تب ظالم بادشاہ نے کہا کہ ''اگر تیرا خدا یہ سب خوبیاں رکھتا ہے تو وہ کیوں میری طاقت سے تجھے نہیں چھڑاتا ہے؟''

بچے نے جواب دیا کہ:

''اس نے حننیاہؔ اور اس کے ساتھیوں کو نبوکدنضرؔ کی طاقت سے رہائی دی لیکن وہ راست باز آدمی تھے اور نبوکدنضرؔ بادشاہ معجزہ دیکھنے کا مستحق تھا لیکن مجھ پر افسوس کیونکہ میں رہائی کا مستحق نہیں ہوں اور نہ ہی تو خدا کی قدرت کو دیکھنے کا مستحق ہے!''

بادشاہ نے حکم دیا کہ ''بچے کو اس کے بھائیوں کی طرح قتل کردو۔''

تب لڑکوں کی ماں حنّہؔ بولی:

اس نے کہا کہ ''اے ظالم بادشاہ... مجھے میرا بچہ دو، مجھے اس کو اپنی بازوؤں میں لینے دے اس سے پہلے کہ تو اس معصوم بچے کی جان لے!''

اس نے بچے کے گرد اپنے بازو پھیلائے اور اسے مضبوطی سے اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اپنے ہونٹوں سے اسے چومنے لگی وہ چلائی کہ ''میرے بچے سے پہلے مجھے قتل کردے۔''

بادشاہ نے حقارت آمیز لہجے میں جواب دیا کہ ''نہیں، میں یہ نہیں کرسکتا کیونکہ تمہارے قوانین کے مطابق ایسا کرنا منع ہے اور یہ لکھا ہے کہ 'خواہ گائے ہو یا بھیڑ بکری تم اسے اور اس کے بچے دونوں کو ایک ہی دن ذبح نہ کرنا۔'' (احبار 22:28)

ماں نے جواب دیا کہ ''او، مجھ پر افسوس، کہ تو خاص قوانین کا احترام کرتا ہے!'' تب اپنے لڑکے کو اپنے سے الگ کرتے ہوئے اس نے کہا کہ ''میرے پیارے بیٹے جا، اور ابراہیمؔ کو کہنا کہ میری قربانی اس کی قربانی سے بڑھ کر ہے اس نے اسحاقؔ کو قربان کرنے کیلئے ایک قربان گاہ بنائی لیکن تیری ماں نے سات قربان گاہیں بنائیں اور ایک دن میں سات بیٹوں کو قربان کردیا وہ صرف آزمایا گیا لیکن تیری ماں نے عملی کام کیا۔''

اپنے آخری بیٹے کی موت کے بعد، حنّہؔ پاگل ہوگئی اور اس نے اپنے آپ کو اپنے گھر کی چھت سے گرا لیا اور جہاں وہ گری وہ وہیں مرگئی۔

اے حنّہؔ کے ساتوں بیٹوں، تم مبارک ہو، تمہارا حصہ مستقبل کی دنیا میں تمہارا انتظار کررہا ہے تم نے وفاداری سے اپنے خدا کی خدمت کی اور تمہاری ماں تمہارے ساتھ ابد تک ابدی دنیا میں خوشی سے رہے گی۔

حصّہ پنجم

شہری اور فوجداری قوانین... مُقدس عیدیں

1- شہری اور فوجداری قوانین کا خاکہ

''انصاف اور ساکھ آپس میں کب ملتے ہیں؟ جب مقابلہ کرنے والے گروہ پرامن طریقے سے آپس میں متفق ہوسکیں۔''

امن کو قائم کرنا قدیم یہودی قوانین کا سب سے اہم مقصد تھا لیکن شہری اور دفاعی قوانین میں امتیاز تھا۔ قدیم مقدمات میں پہلے دلیلیں پیش کی جاتی تھیں اور ان کی بنیاد پر فیصلے کئے جاتے تھے اس کے علاوہ حاکم فوج داری یا مخصوص قاضیوں کو مقابلہ کرنے والے گروہ انصاف کرنے کیلئے منتخب کرتے تھے اور قاضیوں کو غیر جانبدار رکھنے کیلئے ان کیلئے بہت سی حدیں مقرر کی گئی تھیں تاکہ وہ بالکل واضح اور درست انصاف کریں جو کہ درج ذیل ہیں:

''وہ جو بے انصافی سے ایک شخص کے مال کو دوسرے کے سپرد کرے گا وہ خود ہی اس کیلئے خدا کے آگے جواب دہ ہوگا۔''

''جب قاضی اپنی عدالت کی جگہ پر بیٹھے تو اسے ایسا محسوس کرنا چاہیئے جیسے کہ اس کے دل کی طرف تلوار مقرر کی گئی ہے۔''

''اس قاضی پر افسوس، جو ناراستی کو جانتے ہوئے بھی فیصلہ سنانے کیلئے اس کے گواہوں کیلئے جدوجہد کرے۔ خدا اس ناراستی کے فیصلے کیلئے اس سے بدلہ لے گا۔''

''جب دو گروہ تیرے سامنے کھڑے ہوں اور دونوں نے جرم کیا ہو لیکن جب وہ رہائی پائیں تو وہ دونوں بے گناہ ہونگے کیونکہ آگے حکم جاری ہو چکا ہے۔''

قاضی کو ایک گروہ کی موجودگی میں ہر بات سننے کی اجازت نہیں تھی بلکہ وہ سب گروہوں اور امیر کے خلاف غریب کی ہمدردی میں یا غریب کے خلاف امیر کے حق میں فیصلہ نہیں کرتا تھا۔

مقدمے میں گواہوں کی تقریباً بڑی باریک بینی سے جانچ پڑتال کی جاتی تھی اور اگر ان کا مقدمے میں کوئی شخصی مفاد ہوتا تو انہیں نااہل قرار دے دیا جاتا تھا اور اگر کوئی مستغیث اپنے واجب الادا سے زیادہ حاصل کرنے کی امید رکھتا تھا تو اس کا مقدمہ خارج کر دیا جاتا تھا۔

شہری مقدمات کو حل کرنے کیلئے تین قاضیوں پر مشتمل عدالت تشکیل دی گئی تھی جبکہ دفاعی مقدمات کیلئے تیئس قاضیوں پر مشتمل عدالت تشکیل دی گئی تھی۔ پہلے پہل اکثریت میں سے ایک کی گواہی پر سزا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن بعد میں اکثریت میں سے دو کی گواہیاں سزا کا حکم سنانے کیلئے مطلوب ہوتی تھیں۔

دفاعی مقدمات میں گواہوں کو عدالت میں یوں نصیحت کی جاتی تھی کہ:

''شاید تم افواہ سن کر بولنے کا ارادہ رکھتے ہو یا کسی دوسرے گواہ کے گواہ بنے ہو یا کسی قابل اعتبار شخص سے سن کر گواہی دینا چاہتے ہو لیکن شاید تم اس سے آگاہ نہیں ہو کہ ہم تم سے

بڑی گہری چھان بین کرنے کی کوشش کریں گے۔ تم یہ جان لو کہ وہ آزمائشیں جو انسان کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں وہ ایک پیمانے میں لٹکتی ہیں لیکن وہ دنیاوی چیزوں سے تعلق رکھنے والی آزمائشوں کی طرح نہیں ہیں۔

لیکن اس طرح کی آزمائشوں میں بے انصافی سے نہ صرف ایک شخص کو سزا ملتی ہے بلکہ اس کے خاندان کو نسل در نسل آخر تک سزا ملتی ہے جو کہ جھوٹے گواہ کی جان پر مضبوطی سے لپٹی رہے گی۔ آدم کو تنہا پیدا کیا گیا تھا اور وہ جو ایک زندگی کو تباہ کرتا ہے وہ اس کیلئے ایسے جواب دہ ہوگا جیسے کہ وہ ساری دنیا کو تباہ کر چکا ہے اس لئے اچھی طرح اپنی باتوں کا جائزہ لے لیکن دوسری طرف یہ نہ کہنا کہ ''میں ان سب باتوں کے ساتھ کیا کروں؟'' الہامی کتب کی باتوں کو یاد رکھ کہ ''اگر کسی گواہ نے دیکھا ہے یا جانا ہے وہ اس کی گواہی نہ دے وہ اپنا گناہ خود برداشت کرے گا'' اور مزید یہ یاد رکھ کہ ''شریروں کی بربادی میں خوشی ہے''۔

سزا کے حکم بڑی ہمدردی، نرم مزاجی، پختگی، اصل حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے، بلند احساس اور تمام کامل انصاف کے مجموعہ قانون کے مطابق رحم سے سنائے جاتے تھے۔

اگر ایک مجرم بہت سے جرائم کا مرتکب ہوتا تو ان سب جرائم کیلئے ایک ہی سزا کا حکم دیا جاتا جو اس کے تمام جرائم کو ڈھانپ لیتا تھا۔ کسی سزا کے ساتھ جرمانے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا اور کئی مقدمات میں کوڑے مارنے کی تعداد محدود تھی لیکن انتہائی سخت مقدمات میں کوڑے مارنے کی تعداد انتالیس ہوتی تھی۔

دارالحکومت کے مقدمات میں قاضیوں کا سارا دن روزہ رکھنا ضروری ہوتا تھا جن دنوں میں انہوں نے سزا کا حکم سنانا ہوتا تھا اور سزا کے حکم کی تکمیل ہونے سے پہلے مقدمہ عدالت عالیہ میں دوبارہ غور کرنے کیلئے درج کرایا جاسکتا تھا۔

پھانسی دینے کی جگہ عدالت سے کافی فاصلے پر واقع تھی اور اپنے راستے پر قیدی کئی بار رکتا تھا اور ان باتوں کو سوچتا جو اس نے قاضیوں کو بتائی نہیں ہوتی تھیں جو کہ اس کے حق میں قاضیوں کے فیصلے کو بدل سکتی تھیں۔ اسے یہ حق حاصل تھا کہ وہ جتنی بار چاہے عدالت کی طرف واپس آسکتا اور نئی درخواستوں کی اپیلیں درج کرواسکتا تھا اور شاہی نقیب اس کے آگے بلند آواز میں اعلان کرتا تھا کہ ''یہ شخص پھانسی دینے کیلئے لے جایا جارہا ہے... یہ اس کا جرم ہے... یہ اس کے خلاف گواہیاں ہیں... اگر کوئی اس کے حق میں کچھ جانتا ہے تو آگے آئے اور اس کے بارے میں بتائے۔''

مجرم کو پھانسی دینے سے پہلے اسے گناہوں کا اقرار کرنے کی تاکید کی جاتی تھی۔ بڑے اہلکار اسے کہتے کہ ''اپنے گناہوں کا اقرار کر کیونکہ جو کوئی اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے وہ مستقبل کی دنیا میں شریک ہوگا۔'' اگر مجرم گناہوں کا اقرار نہ کرتا تو اسے یہ بات دہرانے کی درخواست کی جاتی تھی کہ ''میری موت میرے سب گناہوں کے چھٹکارے کا باعث ہو۔'' تاہم دارالحکومت کی سزا جو غیر معمولی واقعات کے رونما ہونے پر دی جاتی تھی اسے عملی طور پر منسوخ کر دیا جاتا تھا۔ حقیقت میں بہت سے قاضی سرِعام ان کے منسوخ ہونے کا اعلان کرتے تھے اور وہ عدالت جو سات سالوں میں ایک پھانسی کی سزا کا اعلان کرتی تھی اسے ''قاتلوں کی عدالت'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

2- عیدِ فصح

عیدِ فطیر یا ''فصح'' نیسان (اپریل) کی چودھویں تاریخ کی شام کو شروع ہوتی ہے جو ہمیشہ کیلئے ہمارے آباؤ اجداد کی یادگاری میں مصر سے رہائی کی یاد میں مقرر کی گئی ہے اس عید کے

دوران ہمیں ہر خمیری چیز استعمال کرنے کی سختی سے ممانعت ہے۔

موسیٰ نے خداوند کے نام میں اسرائیلیوں سے کہا کہ

''باہر نکلو اور اپنے لئے ایک ایک برّہ لو۔''

اس الٰہی اصول پر عمل کرنے سے وہ خدا کی ہمدردی کے مستحق ہوئے اور اس نے انہیں رہائی بخشی کیونکہ جب اس نے کلام کیا تو اس وقت وہ اچھے اور قابلِ ستائش کاموں سے بے بہرہ تھے۔

''باہر نکلو اور اپنے لئے ایک ایک برہ لو۔''

اپنے آپ کو پتھر اور دھات کے بچھڑوں اور بروں کے بتوں سے دور کرو جن کی تم مصریوں کے ساتھ مل کر پرستش کرتے رہے ہو اور انہی جانوروں میں سے ایک کو جن کا تم نے گناہ کیا ہے اپنے آپ کو اپنے خدا کے احکامات کو پورا کرنے کیلئے تیار کرو۔

نیسان مہینے کے سیارے کا نشان ایک برّہ ہے اس لئے کہ مصریوں نے یہ نہ سوچا کہ وہ برّے کی طاقت کے ذریعے سے اسیری کے جوئے کو اتار پھینک چکے ہیں خدا نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ برّہ لیں اور اسے کھائیں۔

انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ برّے کو سالم بھونیں اور اس کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے پس مصری اس سے سمجھ گئے کہ واقعی انہوں نے برّے کو صرف کیا ہے۔

خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ''بنی اسرائیل کو کہنا کہ وہ مصریوں سے سونے اور چاندی کے برتن مانگ لیں۔'' بعدازاں یہ نہیں کہا گیا کہ ''وہ ان کی خدمت کریں گے اور وہ انہیں دکھ دیں گے۔'' یہ پیشن گوئی پوری ہوئی لیکن ''وہ بڑے مال واسباب کے ساتھ نکل جائیں گے۔'' یہ بات پوری نہ ہوئی۔

جب موسیٰ نے اسرائیلیوں کو بتایا کہ وہ مصر سے بڑے مال واسباب کے ساتھ نکل جائیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ ''کیا ہم خالی ہاتھوں سے بھی یہاں سے جاسکیں گے؟'' اس قیدی کی طرح جو قید خانہ میں ہے۔

قید خانہ کے داروغہ نے قیدی سے کہا کہ ''کل میں تجھے قید سے نکال دوں گا اور تجھے بہت سارے پیسے بھی دوں گا۔''

قیدی نے جواب دیا کہ ''تو مجھے آج ہی جانے دے اور مجھے کچھ بھی نہ دے۔''

فصح کے ساتویں دن بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے۔

ایک دفعہ ایک آدمی سڑک کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور اس کا بیٹا راستے پر اس سے آگے تھا ایک ڈاکو اس راستے پر آیا اور اس آدمی نے اپنے بیٹے کو اپنے پیچھے چھپا لیا۔ تب دیکھو، ایک بھیڑیا بچے کے پیچھے آیا اور اس کے باپ نے اسے اوپر اٹھایا اور اپنے بازوؤں میں اسے لے لیا۔

جب بنی اسرائیل نے سورج کی تپش سے دکھ اٹھایا تو خدا نے ان کے اوپر ''بادل کا سایہ'' کیا۔ جب وہ بھوکے تھے تو اس نے ان کیلئے آسمان سے من برسایا اور جب وہ پیاسے تھے تو ''اس نے چٹان سے پانی جاری کیا۔''

3- پینتیکوست یا ہفتوں کی عید

ہفتوں کی عید یا ''پینتیکوست'' تیسرے مہینے سیوان (جون) کی چھٹی تاریخ کو منائی جاتی ہے یہ ہفتوں کی عید کہلاتی ہے کیونکہ اس عید اور عید فطر یا فصح کے دوسرے دن کے درمیان انچاس دن یا سات ہفتے گزرتے ہیں۔ جب (ہیکل کی موجودگی

کے دوران) سبز جو کے پولے پیش کئے جاتے تھے اور اس عید پر جب گندم کی فصل کے پہلے آٹے کی بنائی ہوئی دو روٹیاں پیش کی جاتی تھیں تو یہ سب ''خداوند کے سامنے'' لائے جاتے تھے۔ یہ کوہ سیناؔ پر دیئے گئے احکامات کی یادگاری کے طور پر بھی ہے۔

بائبل مُقدس کیوں خاص طور پر کسی دوسرے موقع پر اس بات کا ذکر نہیں کرتی اور براہ راست نہیں کہتی ہے کہ ''تیسرے مہینے کی چھٹی تاریخ کو شریعت دی گئی تھی؟''

کیونکہ قدیم وقتوں میں آدمیوں کو ''عقلمند'' کہا جاتا تھا جو اپنا ایمان اور بھروسہ سیاروں پر رکھتے تھے انہوں نے ان سیاروں کو سات میں تقسیم کیا ہوا تھا اور ہفتے کے ہر دن کیلئے ایک سیارہ مقرر تھا۔ کچھ قوموں نے سورج کو اپنا سب سے بڑا دیوتا منتخب کیا ہوا تھا اور کئی دوسری قوموں نے چاند کو اسی طرح مختلف قوموں نے اپنے دیوتا منتخب کئے ہوئے تھے اور ان سے دعا کرتے اور ان کی پرستش کرتے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ سیارے نظامِ قدرت کے قانون کے مطابق حرکت کرتے اور تبدیل ہوتے ہیں جنہیں قادرِ مطلق خدا نے قائم کیا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق کائنات کے نظام میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ ان قوموں کی جہالت میں بہت سے اسرائیلی داخل ہو چکے تھے اس لئے جیسے انہوں نے سیاروں کو سات میں تقسیم کیا ہوا تھا خدا نے دوسری کئی چیزوں کو بنایا جن کا انحصار اس عدد پر تھا یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وہ سب کچھ اس نے بنایا ہے جیسے اس نے سیاروں کو بنایا۔

ہفتے کے ساتویں دن کو اس نے سبت ٹھہرایا اور ساتویں سال کو اس نے آرام کا سال ٹھہرایا۔ سات مرتبہ سات سالوں کے بعد یا سات سبت سالوں کے بعد کے سال کو جوبلی یا رہائی کا سال مقرر کیا۔ اس نے سات دن عیدِ فسح اور سات ہی دن عیدِ خیام منانے کیلئے مقرر کئے۔ سات دن تک یریحوؔ کے چوگرد گشت کیا گیا اور سات کاہنوں نے سات نرسنگے پھونکے اور یریحوؔ کی دیواروں کے گرد ساتویں دن سات بار گھومے۔

اس لئے سات ہفتوں کے بعد فصل پکنے کے دوران، اسرائیلؔ مقدس مجمع کرتے تا کہ خدا کی تعریف و تمجید کریں جو انہیں سب خطروں سے بچاتا ہے اور سب کچھ تبدیل کر سکتا ہے لیکن خود لاتبدیل ہے۔

پہلے دن اسرائیلیوں نے غلامی اور اوہام پرستی سے رہائی پائی اور پچاسویں دن اپنی زندگی کی راہنمائی کیلئے انہیں شریعت دی گئی اس لئے انہیں ان دنوں کو عدد دینے اور انہیں یاد رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک روایت ہے کہ اسماعیلؔ کے بچوں کو شریعت قبول کرنے کیلئے کہا گیا تو انہوں نے پوچھا کہ ''یہ کس پر مشتمل ہے؟'' انہیں جواب دیا گیا کہ تم اسے چوری نہیں کر سکو گے'' اس پر انہوں نے کہا کہ تب ہم اسے کیسے قبول کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا کو یوں برکت دی گئی تھی کہ ''تیرا ہاتھ ہر آدمی کے خلاف ہوگا۔''

عیسوؔ کے بچوں کو شریعت قبول کرنے کیلئے کہا گیا تو انہوں نے بھی پوچھا کہ ''یہ کس پر مشتمل ہے؟'' اور انہیں جواب دیا گیا کہ ''تم اسے نہیں مار سکو گے'' اس پر انہوں نے کہا کہ تب ہم اسے قبول نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے باپ عیسوؔ نے ہمیں یوں برکت دی کہ 'تیری اوقات بسر تیری تلوار سے ہو۔''

جب اسرائیلؔ کو شریعت قبول کرنے کیلئے کہا گیا تو لوگوں نے جواب دیا کہ ''ہم اسے مانیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔''

4- نیا سال یا یادگار دن

ساتویں مہینے یعنی تشری (اکتوبر) کی پہلی تاریخ

دنیا کی تخلیق کی یادگار منانے کا دن ہے تب لوگوں میں اعلان کرنے کیلئے ایک چھوٹا نرسنگا قرنا پھونکا جاتا تھا کہ نئے سال کا آغاز ہو چکا ہے اور یہ نرسنگا اس لئے بھی پھونکا جاتا تھا کہ لوگ اپنے طرزِ عمل کا سختی سے جائزہ لیں اور اس میں جہاں تلافی کرنے کی ضرورت ہے وہاں تلافی کی جائے۔

اگر کسی شخص کو احساس نہ ہو یہ جانتے ہوئے کہ اسے عدالت کے سامنے فیصلے کیلئے حاضر ہونا چاہیئے تو وہ خود ہی اپنے آپ کو تیار کرلے اور نہ ہی وہ شہری یا دفاعی مقدمے میں مشورے کا طالب ہو تو وہ اور کتنا زیادہ کرے گا کیا اس پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے حاضر رہنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرے جس کے سامنے سب چیزوں کا انکشاف ہونا ہے۔ اس کے مقدمے میں کوئی صلاح کار اس کی مدد نہیں کرسکتا ہے۔ توبہ، عبادت اور خیرات یہی وہ دلیلیں ہیں جو اس کے حق میں عدالت میں وکالت کرسکیں گی۔ اس لئے ہر شخص کو عدالت کے دن سے پہلے اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ الول (ستمبر) کے مہینے میں ہر شخص کو خود ہی اپنے شعور کو بیدار کرنا چاہیئے کیونکہ ایک دہشت ناک عدالت سب انسانوں کا انتظار کررہی ہے۔

یہ وہ وقت تھا جب اسرائیلیوں نے ڈھالے ہوئے بچھڑے کی پرستش کی اور خداوند نے انہیں معاف کردیا۔ موسیٰؑ کے پہلی لوحوں کو توڑنے کے بعد، خدا نے اسے دوسری لوحوں کیلئے پہاڑ پر بلوایا۔ دانشمند یوں بیان کرتے ہیں کہ "خداوند نے الول کے مہینے میں موسیٰؑ کو کہا کہ 'میرے پاس پہاڑ پر اوپر آجا، اور موسیٰؑ اوپر گیا اور چالیس دنوں کے آخر پر دوسری لوحیں حاصل کیں۔" اس وقت سے عبادت خانوں میں (چھوٹا نرسنگا قرنائی) کو رسم کے طور پر پھونکا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو آگاہی ہو کہ عدالت کا دن نیا سال تیزی سے آرہا ہے اور اس کے ساتھ کفارے کا دن بھی آرہا ہے اس لئے ہر روز صبح و شام دو دفعہ رضا جویانہ دعائیں دوسری تاریخ سے لے کر کفارے کے دن سے پہلے تک کی جاتی تھیں یہ عرصہ ان چالیس دنوں پر محیط ہے جو موسیٰؑ نے کوہ سینا پر گزارا۔ جب خدا نے اسرائیل سے مصالحت کی اور ان کے ڈھالے ہوئے بچھڑے کی پرستش کے گناہ کو معاف کیا۔

ربی الیعازر نے کہا کہ "ابراہیمؑ اور یعقوبؑ تشری مہینے میں پیدا ہوئے اور اسی مہینے میں انہوں نے وفات پائی۔ تشری کی پہلی تاریخ کو دنیا کی تخلیق ہوئی اور عیدِ فصح کے دنوں میں اسحاقؑ پیدا ہوا۔ تشری (نئے سال) کی پہلی تاریخ کو تین بانجھ عورتوں سارہ، راخلؑ اور حنہؑ سے ملاقات کی گئی۔ تشری کی پہلی تاریخ کو مصر میں ہمارے باپ دادا نے اپنی محنت مزدوری کو ترک کیا۔ تشری کی پہلی تاریخ کو آدمؑ پیدا ہوا اور اس کی ہستی کے وجود میں آنے سے لے کر ہم اپنے سالوں کو شمار کرتے ہیں اور وہ تخلیق کا چھٹا دن ہے اسی دن اس نے منع کیے گئے درخت کا پھل کھایا۔ اس لئے یہی وقت توبہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے کیونکہ خداوند نے آدمؑ سے کہا کہ 'یہ مستقبل کی نسلوں میں نشان کیلئے ہوگا۔ تیری نسلوں کی ان دنوں میں عدالت ہوگی اور یہی دن ان کیلئے معافی کے دن مقرر ہونگے۔"

سال میں چار مرتبہ خداوند حکموں کا اعلان کرتا ہے

اول: تشری کی پہلی تاریخ یعنی نئے سال پر، تمام بنی نوع انسان کی عدالت آنے والے سال کیلئے مقرر کردی جاتی ہے۔

دوئم: عیدِ فصح کے پہلے دن پر، فصلوں کی کمی یا بھرپوری کا تعین کیا جاتا ہے۔

سوئم: عید پینتیکوست پر، خداوند درختوں کے پھلوں کو برکت دیتا ہے یا انہیں حکم دیتا ہے جو کثرت سے پھل پیدا نہیں کرتے۔

چوتھا: عیدخیام پر، خداوند تعین کرتا ہے کہ بارش زمین پر اس کے مقررہ موسموں میں ہوئی ہے یا نہیں۔

نئے سال کے دن پر آدمی کی عدالت کی جاتی ہے اور کفارے کے دن پر آخری حکم دیا جاتا ہے۔

ربیّ ناتن نے کہا کہ آدمی کی ہر وقت عدالت کی جاتی ہے۔

ربیّ اکیبا نے اس طرح سکھایا "شریعت کیوں عیدفسح پر جَو کے پولے لانے کا حکم دیتی ہے؟ کیونکہ عیدفسح فصل کے موسموں پر ہوتی ہے خداوند کہتا ہے کہ 'عیدفسح پر میرے لئے جَو کے پولے لاؤ تاکہ میں تیرے اناج کو برکت دوں جو تیرے کھیت میں ہے۔'"

"بائبل مُقدس یہ کیوں کہتی ہے کہ 'عید پینتیکوست پر نئی گندم کی دو روٹیاں لاؤ؟' کیونکہ پینتیکوست کے وقت پھل پک چکا ہوتا ہے اور خدا کہتا ہے کہ 'میرے لئے نئی گندم کی دو روٹیاں لاؤ تاکہ میں تیرے پھل کو برکت دوں جو درختوں پر ہے۔'"

"عیدخیام پر ہیکل میں ہمیں پانی کا ہدیہ لانے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ کیونکہ اس وقت بارش کا موسم ہوتا ہے اور خداوند کہتا ہے کہ 'میرے لئے پانی کا ہدیہ لاؤ تاکہ میں اس سال کی بارش کو برکت دوں۔'"

وہ مینڈھے کے سینگ سے چھوٹا نرسنگا (قرنائی) کیوں بناتے ہیں؟ تاکہ خداوند اس مینڈھے کی قربانی کو یاد کرے جو اسحاؔق کی جگہ پر قربان ہوا اور اس کے آباؤاجداد پر مہربانی سے نگاہ کرے جیسا کہ اسفارِ خمسہ میں مرقوم ہے کہ "اور جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام کو مانتے ہیں ان پر میں ہزار پشت تک رحم کرتا ہوں۔" (خروج 20:6)

نئے سال کے دن پر وہ اس مقصد کیلئے عبادتخانوں میں اسحاؔق کی قربانی کے موقع پر اس کے باندھے جانے کی تحریر کو پڑھتے ہیں جبکہ خدا اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور انہیں توبہ کیلئے وقت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی بدی کی راہوں میں ہلاک نہ ہو جائیں اس لئے نوحہ کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ "آؤ ہم اپنی راہوں کو پرکھیں اور آزمائیں اور خداوند کی طرف رجوع کریں" (مرثیہ 3:40)

سال کے دوران آدمی اپنے گناہوں کے باعث سخت دلی کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے قرنائی کی آواز سے اسے تیزی سے گزرتے ہوئے وقت کا احساس دلانے کیلئے اس کے شعور کو بیدار کیا جاتا ہے اور یہ اسے کہتا ہے کہ "اپنی نیند سے جاگ کیونکہ تیری عدالت کا وقت آپہنچا ہے۔" ابدی خدا اپنے بچوں کی ہلاکت نہیں چاہتا ہے بلکہ انہیں توبہ کیلئے بیدار کرتا اور ان کیلئے اچھا ارادہ رکھتا ہے۔

عدالت کیلئے لوگوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی راست باز، شریر اور اچھا نہ برا (غیر جانبدار) راست باز کو خداوند خوشگوار زندگی کا انعام دیتا ہے اور شریر کو مجرم ٹھہراتا ہے اور غیر جانبدار کو وہ مہلت دیتا ہے۔ نئے سال کے دن سے لے کر کفارے کے دن تک وہ اپنی عدالت کو معرضِ التوا میں رکھتا ہے اگر وہ سچے دل سے توبہ کریں تو وہ خوشی کی زندگی میں راست بازوں کے گروپ میں شامل کئے جاتے ہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کا شمار شریروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

بائبل مُقدس میں قرنائی کی تین آوازیں نکالنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صاف آواز (تے کیاہ)، خوف زدہ یا خطرے کی آواز (تے روآہ)، اور تیسری دوبارہ صاف آواز (تے کیآہ)۔

پہلی آواز اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آدمی پہلے توبہ کرنے کیلئے بیدار ہو۔ وہ اپنے دل کو اچھی طرح جانچے۔ اپنی بری راہوں کو ترک کرے اور اپنی سوچوں کو پاک کرے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور وہ خداوند کی طرف پھرے۔''

خطرے کی آواز افسوس کی علامت ہے جس سے جو پشیمان آدمی اپنی بداخلاقی کو محسوس کرتا ہے اور سنجیدگی سے اپنی صلاح کیلئے مصمم ارادہ کرتا ہے۔

آخری آواز دوبارہ صاف آواز ہے جو پشیمان دل کو بغاوت سے دور رکھنے کیلئے مصمم ارادے کی علامت ہے۔

بائبل مُقدس ہمیں یہ کہتی ہے کہ:

''پر کلمہ تیرے بہت نزدیک ہے تیرے منہ میں ہے اور تیرے دل میں ہے تا کہ تو اس پر عمل کرے'' (تثنیہ شرع 14:30) یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ توبہ ان کیلئے نزدیک ہے جو خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کتاب اس ایمان میں ہمیں متعصب بنائے گی۔ غیر قوموں کے درمیان گناہ گار کیلئے مشکل کفارے کے حکم دیئے گئے ہیں کہ وہ کئی دن تک روزے رکھے یا ننگے پاؤں سخت ناہموار راستوں پر سفر کرے یا کھلی ہوا میں سوئے لیکن ہمیں نہ تو بحر کے آخری کنارے تک سفر کرنے اور نہ پہاڑوں کی چوٹیوں کو عبور کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارا پاک کلام ہمیں کہتا ہے کہ ''یہ آسمان میں نہیں ہے اور نہ یہ سمندر سے پرے ہے بلکہ کلام تیرے نزدیک ہے۔''

ہم تین طرح سے توبہ کر سکتے ہیں:

اول: اپنے دیانتدار دل اور منہ کے اقرار سے۔

دوئم: اپنے احساسات اور کیئے گئے گناہوں کیلئے افسوس کے ساتھ۔

سوئم: مستقبل میں اچھے کاموں کے ذریعے۔

ربی سادیاہ نے بیان کیا کہ خدا نے ہمیں دس وجوہات کی بنا پر نئے سال کے دن پر قرنا کی آواز نکالنے کا حکم دیا۔

اول: کیونکہ یہ دن دنیا کی تخلیق کا شروع ہے جب خدا نے دنیا پر حکومت کرنا شروع کی اور جیسے کہ یہ رسم ہے کہ بادشاہ کی تاج پوشی پر نرسنگوں کی آواز نکالی جاتی ہے اس لئے ہمیں بھی اسی طرح قرنائی کی آواز کے ذریعے اعلان کرنا چاہیئے کہ خالق ہمارا بادشاہ ہے جیسا کہ داؤد نے کہا کہ ''قرنا کی آواز اور نرسنگوں کے ساتھ خداوند کے سامنے حاضر ہو۔''

دوئم: نئے سال کے پہلے دس دن کفارے کے دن ہیں۔ قرنائی کی آواز اعلان کے طور پر ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ ہم سب خدا کی طرف رجوع لائیں اور توبہ کریں اگر لوگ آگاہ کرنے کے باوجود توبہ نہ کریں تو عدالت میں وہ کوئی عذر پیش نہیں کر سکتے ہیں اور جس طرح زمینی بادشاہ لازماً اپنے حکموں کی اشاعت کرتے اور اعلان کرواتے ہیں اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ''ہم نے انہیں نہیں سنا ہے۔''

سوئم: یہ آواز ہمیں کوہ سینا پر دی گئی شریعت کی یاد دلاتی ہے جیسا کہ یہ کہا گیا ہے کہ ''...اور قرنائی کی آواز بہت بلند ہوئی...'' (خروج 16:19) ہمیں قرنائی کی آواز یہ بھی یاد دلاتی ہے کہ ہمیں الٰہی احکام کی ادائیگی کیلئے نئے سرے سے تیار ہونا چاہیئے جیسے ہمارے آباؤ اجداد نے کیا جب انہوں نے کہا کہ ''وہ سب جو خداوند نے کہا ہے ہم انہیں مانیں گے اور ان پر عمل کریں گے۔''

چہارم: یہ آواز ہمیں نبیوں کی یاد دلاتی ہے جن کا موازنہ

نگہبانوں کے ساتھ کیا گیا تھا جو نرسنگے سے خطرے کی آواز نکالتے تھے جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں کہ ''تب اگر کوئی تری ہی کی آواز سنے اور ہوشیار نہ ہو۔ پھر تلوار آئے اور اس کو قتل کرے تو اس کا خون اسی کے سر پر ہوگا'' (حزقیال 4:33)

پنجم: یہ ہمیں ہیکل کی تباہی و بربادی اور ہمارے دشمنوں کی جنگ میں چلانے کی خطرناک آواز کی یاد دلاتی ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''... کیونکہ اے میری جان! تو نے نرسنگے کی آواز اور لڑائی کی للکار سن لی ہے۔'' (ارمیا 19:4) اس لئے جب ہم قرنا کی آواز کو سنتے ہیں تو ہمیں ہیکل کی دوبارہ تعمیر کیلئے خدا سے التجا کرنی چاہئے۔

ششم: یہ آواز ہمیں اسحاق کے باندھے جانے کی یاد دلاتی ہے جس نے قادر مطلق خدا کو جلال دینے کیلئے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو قربانی کیلئے پیش کیا۔

ہفتم: جب ہم قرنائی کے خطرے کی آواز کو سنتے ہیں تو ہمیں کائنات کے خدا کے سامنے کانپتے ہوئے اپنے آپ کو حلیم کرنا چاہیئے کیونکہ یہ سازوں کی فطرت ہے کہ وہ خطرے کی سنسنی خیز آواز پیدا کریں جیسا کہ عاموس نبی مشاہدہ کرتا ہے کہ ''اگر شہر میں نرسنگا پھونکا جائے تو کیا لوگ ڈر نہ جائینگے؟...'' (عاموس 6:3)

ہشتم: یہ قرنائی کی آواز ہمیں عدالت کے عظیم اور ہولناک دن کی یاد دلاتی ہے جس میں نرسنگے کی آواز بلند ہوگی جیسا کہ یہ لکھا ہے ''خداوند کا روز عظیم قریب ہے وہ قریب ہے اور شتابی سے آتا ہے... نرسنگے اور للکار کا دن'' (صفن یاہ 1:14-16)

نہم: یہ آواز ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم اس وقت کیلئے دعا کریں جب اسرائیل کے جلاوطن اکٹھے جمع ہونگے جیسا کہ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ''اور اس روز بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا اور جو اسور میں گمراہ تھے اور جو مصر کی زمین میں جلاوطن کئے گئے وہ آئیں گے...'' (اشعیا 13:27)

دہم: یہ آواز ہمیں مردوں کے جی اٹھنے اور اس پر ہمارے مضبوط ایمان کو یاد دلاتی ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اے دنیا کے تمام باشندو! اور اے زمین پر بسنے والو! جس وقت پہاڑوں پر جھنڈا اونچا کیا جائیگا تو تم دیکھو گے اور جب نرسنگا پھونکا جائے گا تو تم سنو گے'' (اشعیا 3:18)

اس لئے ہمیں ان موقعوں پر اپنے دلوں کو تیار کرنا چاہیئے اور بائبل مُقدس کے الٰہی حکموں پر عمل کرنا چاہیئے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''پس احتیاط کر کے ان سب قوانین اور احکام پر عمل کرو جو میں آج کے دن تمہارے سامنے رکھتا ہوں'' (تثنیہ شرع 32:11)

5- یومِ کفارہ

وہ سب جو اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے ہیں کانپتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہوں کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان کے سب کاموں کو جانتا ہے اور انہیں نیکی یا بدی کیلئے شمار کرتا ہے۔ خدا ہر وقت سچی توبہ کو قبول کرنے کیلئے تیار رہتا ہے اور توبہ کے درج ذیل سات درجے ہیں۔

اول: راست باز آدمی جو اپنی بداخلاقی سے توبہ کرتا ہے جلد ہی وہ اپنے گناہوں سے واقف ہو جاتا ہے یہ سب سے بہترین اور کامل درجہ ہے۔

دوئم: وہ آدمی جو کچھ عرصہ اپنی زندگی کو گناہ میں بسر کرتا ہے وہ اپنی جوانی کے دنوں میں اپنی بری راہوں کو ترک کرے اور اپنی بری روش پر غالب آئے جیسا کہ سلیمان کہتا ہے کہ ''اپنی جوانی

کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر... ' (جامع 1:12) جبکہ اپنے عالمِ شباب میں اپنی بری راہوں کو چھوڑ دے۔"

سوئم: وہ جو کچھ وجوہ کی بناء پر گناہ کرنے کے ارادے سے باز رہتا ہے اور اپنی اس بدی سے سچی توبہ کرتا ہے اس کے بارے میں زبُور نویس کہتا ہے کہ "مبارک ہے وہ آدمی جو خداوند سے ڈرتا ہے۔" کیا صرف آدمی، عورت نہیں؟ ہاں، سب انسان، لفظ آدمی مضبوطی کو ظاہر کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے بلکہ وہ جو اپنی جوانی میں توبہ کرتے ہیں۔

چہارم: ایسا شخص جس پر اس کا گناہ ظاہر کیا جاتا اور اسے جھڑکا جاتا ہے تب وہ توبہ کرتا ہے جیسے نینؔوہ کے باشندوں کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے انہوں نے اس وقت تک توبہ نہ کی جب تک یونؔس نے ان کے درمیان منادی نہ کی کہ "... چالیس دن کے بعد نینؔوہ برباد کیا جائے گا۔" (یونس 4:3) نینؔوہ کے آدمی خدا کے رحم پر یقین رکھتے تھے اور ان کے خلاف خدا کے کلام کا اعلان کیا گیا اور انہوں نے توبہ کرلی۔ "اور خدا نے ان کے کاموں کو دیکھا کہ وہ اپنی بری روش سے باز آئے ہیں تو وہ اس عذاب سے جو اس نے ان پر نازل کرنے کو کہا تھا باز آیا اور اسے نازل نہ کیا۔" اس لئے ربیؔ کہتے ہیں کہ "ہمارے بھائی نہ تو ٹاٹ اوڑھنے اور نہ ہی روزہ رکھنے سے گناہوں کی معافی حاصل کریں گے بلکہ دل سے توبہ کرنے اور اچھے کاموں سے گناہوں کی معافی حاصل کریں گے کیونکہ نینؔوہ کے آدمیوں سے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ 'خدا نے ان کے ٹاٹ اوڑھنے اور روزہ رکھنے کو دیکھا' بلکہ، خدا نے ان کے کام کو دیکھا کہ وہ اپنی بُری روش سے باز آئے۔"

پنجم: کچھ لوگ اس وقت توبہ کرتے ہیں جب ان پر مشکلات آتی ہیں یہ انسانی فطرت سے کتنا بڑھ کر ہے! یفتاؔح کی مثال کے مطابق "... کیا تم نے مجھ سے عداوت نہیں کی... سو اب تم اپنی مصیبت میں میرے پاس کیوں آئے ہو؟" (قضات 7:11) لیکن ہمارے خدا کا لامحدود رحم اس طرح کی توبہ کو قبول کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ "اور جب تجھ پر مصیبت پڑے اور یہ سب باتیں آخری دنوں میں تجھ پر آئیں تو تو خداوند اپنے خدا کی طرف رجوع کریگا اور اس کی آواز سنے گا" (تثنیہ شرع 30:4) اس بناء پر ہمارے باپ دادا کی یہ مثل ہے کہ "توبہ اور اچھے کام سزا کے خلاف ایک سپر کی صورت میں ہیں۔"

ششم: یہ عمر رسیدہ لوگوں کی توبہ ہے۔ جب آدمی بوڑھا اور ضعیف ہو جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ کرتا ہے تو وہ اپنا کفارہ حاصل کرے گا۔ جیسا کہ زبُور نویس کہتا ہے کہ "تو انسان کو توبہ کی طرف مائل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے انسان کے بچو! رجوع لاؤ۔" اس کا مطلب ہے کہ انسان کسی وقت یا کسی عمر میں بھی رجوع لاسکتا ہے۔

ربیؔ کہتے ہیں کہ: "اگرچہ آدمی اپنی جوانی میں راست باز ہو، مگر وہ اپنے بڑھاپے میں خدا کی مرضی کیخلاف بغاوت کرے تو وہ اپنی پچھلی سب اچھائیاں کھو بیٹھے گا۔ جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ "جو صادق اپنی صداقت سے برگشتہ ہو کر گناہ کرتا اور مرتا ہے وہ اپنے کئے ہوئے گناہ کے سبب سے مرتا ہے" (حزقیال 26:18) لیکن وہ آدمی جو اپنے بچپن سے ہی شریر ہے اور اپنے بڑھاپے میں افسوس کرتا اور سچی توبہ کرتا ہے تو وہ مزید 'شریر' نہ کہلائے گا تاہم یہ رحیم توبہ نہیں ہے جو اتنی دیر سے کی جائے۔"

ہفتم: یہ توبہ کا آخری درجہ ہے وہ جو اپنے خالق کیخلاف اپنی زندگی کے سارے ایاّم میں بغاوت کرتا ہے تو وہ اس وقت بھی خدا کی طرف پھر سکتا ہے جب وہ بالکل قریب المرگ ہو۔

ربیؔ کہتے ہیں کہ "اگر ایک شخص بیمار ہے اور اس کی موت

کی گھڑی آ پہنچی ہے تو وہ جو اس کے بستر کے قریب ہیں اسے کہیں کہ اپنے خالق کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کر لے۔''

وہ جو قریب المرگ ہیں انہیں اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہیئے۔ بیمار آدمی اس آدمی کی مانند ہے جو انصاف کی عدالت کے سامنے ہے بعد میں اس کی وکالت صرف اس کی پہلی سچی توبہ اور اچھے کام ہی کریں گے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''اگر کوئی فرشتہ یعنی ہزاروں میں سے ایک اس کا شفیع ہو تو وہ انسان کو فرض ادائی کی ہدایت کرے گا اور اس پر رحم کرے گا اور کہے گا۔ اس کو گڑھے میں نیچے جانے سے بچالے۔ مجھے فدیہ مل گیا ہے'' (ایوب 33:23-24)

یوں ہمارے پاس توبہ کے سات مختلف درجے ہیں اور وہ جوان سب کو نظر انداز کرتا ہے آنے والی دنیا میں دکھ اٹھائے گا۔ اس لئے اپنے فرائض کو پورا کرا اور توبہ کر، جب تک کہ تو راست راہ پر چلنے کے قابل ہے جیسا کہ ربیؔ کہتے ہیں کہ ''اپنی ڈیوڑھی میں توبہ کرتا کہ تو بادشاہ کے حضور شان وشوکت سے داخل ہو سکے۔''

حزقیاؔل نبی نے اعلان کیا کہ ''پس توبہ کرو، اپنی بدروش سے باز آ کر رجوع کرو اے اسرائیل کے گھرانے تم کس واسطے مرو گے'' (حزقیال 33:11) اس آگاہی کا کیا مطلب ہے؟ کہ تم توبہ کے بغیر مرو گے

توبہ کی ایک تمثیل کے ذریعے وضاحت کی گئی ہے۔

ایک دفعہ ایک بڑا بحری جہاز کئی دنوں سے سمندر پر سفر کر رہا تھا۔ اپنی منزل پر پہنچنے سے پہلے تند وتیز ہوا چلنے کی وجہ سے وہ اپنے راستے سے بھٹک گیا اور آخر کار وہ ایک خوبصورت جزیرے پر صحیح سلامت پہنچ گیا اور جہاز کے لنگر ڈالے گئے۔ اس جزیرے پر وافر مقدار میں خوبصورت پھول اور شیریں پھلوں کے درخت اُگے ہوئے تھے۔ لمبے درخت خوشگوار ماحول اور ٹھنڈا سایہ فراہم کر رہے تھے جو کہ جہاز کے مسافروں کو بہت دلکش لگا اور وہ جزیرے پر اترنے کی خواہش کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے آپ کو پانچ گروپوں میں تقسیم کرلیا۔

پہلے گروپ نے جہاز کو نہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا کیونکہ انہوں نے کہا کہ ''تیز ہوا چلنے سے لنگر کھل سکتے ہیں اور جہاز ہمیں پیچھے چھوڑ کر روانہ ہو سکتا ہے اس لئے ہم عارضی طور پر خوشی کیلئے اس جزیرے پر اتر کر اپنی اصل منزل پر پہنچنے کیلئے اس خطرے کو مول نہیں لے سکتے ہیں۔'' دوسرا گروپ مختصر وقت کیلئے جزیرے کے ساحل پر گیا۔ وہ پھولوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہوئے اور درختوں کے پھل کھائے اور تازہ دم ہو کر خوشی سے جہاز میں واپس آئے اور بغیر کسی نقصان کے انہیں اپنی جگہیں مل گئیں جیسے انہوں نے انہیں چھوڑا تھا لیکن اس کی بجائے جزیرے میں تفریح کے باعث انہیں جسمانی طور پر فائدہ ہوا۔ تیسرا گروپ بھی جزیرے پر گیا لیکن وہ کافی دیر تک وہاں ٹھہرے رہے اور اچانک تیز ہوا چلنے لگی اور وہ جلدی سے جہاز پر اس وقت واپس پہنچے جب ملاح لنگر اٹھا چکے تھے اور جلدی میں افراتفری کی وجہ سے بہت سے اپنی جگہیں کھو بیٹھے اور پہلے کی طرح سکون میں نہیں تھے، جب جہاز متوازن کیفیت میں تھا۔ چوتھا گروپ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا تھا اور وہ تیسرے گروپ سے بھی زیادہ دیر تک جزیرے میں ٹھہرا رہا اور گہرے طور پر اس کی مسرتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا اور جہاز کی گھنٹی کی آواز کی پرواہ نہ کی۔ انہوں نے کہا کہ ''جہاز پر بادبان ابھی لگائے گئے ہیں اور ہم چند منٹوں کیلئے مزید لطف اندوز ہو سکتے ہیں'' جہاز کی گھنٹی دوبارہ بجائی گئی اور ابھی تک وہ کاہلی سے یہ سوچتے رہے کہ ''کپتان ہمارے بغیر جہاز نہیں چلائے گا۔'' پس وہ جزیرے کے ساحل پر ٹھہرے رہے جب تک انہوں نے جہاز کو حرکت کرتے ہوئے نہ دیکھ لیا تب وہ جہاز کے پیچھے تیرنے لگے

اور اس کے اوپر گھٹنوں کے بل چڑھنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے اور وہ جہاز میں سفر کے دوران تندرست نہ ہوئے لیکن پانچویں گروپ پر افسوس! کیونکہ انہوں نے اتنا زیادہ کھایا اور پیا کہ انہوں نے گھنٹی کی آواز بھی نہ سنی اور جہاز اپنے سفر پر روانہ ہو گیا اور وہ سب پیچھے رہ گئے تب چھپے ہوئے جنگلی جانوروں نے ان کا شکار کیا اور وہ جو اس برائی سے بچ گئے پُرخوری کے زہر سے ہلاک ہو گئے۔

''جہاز'' ہمارے اچھے کام ہیں جو ہمیں ہماری منزل آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ ''جزیرہ'' دنیا کی مسرتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ پہلے گروپ کے مسافروں نے جزیرے پر نظر کرنے اور اس کی چیزوں سے لطف اندوز ہونے سے انکار کیا لیکن دوسرا گروپ اپنے فرائض کو نظر انداز کئے بغیر اپنی زندگیوں میں مسرتوں سے لطف اندوز ہوا۔ ان مسرتوں کی اجازت نہیں ہے تاہم یہ انسان کے حواسہ خمسہ کو مضبوط رکھنے کیلئے فائدہ مند ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ انسان واپس پھر سکتا ہے جیسے تیسرا گروپ واپس ہوا اور اس نے تھوڑا دکھ سہا بلکہ چوتھے گروپ کی طرح بھی جو بچ گیا لیکن بری طرح زخمی ہوا اور مکمل طور پر تندرست نہ ہو سکا لیکن ہم پانچویں گروپ کی طرح خطرے میں ہیں کیونکہ ہم اپنی زندگی جھوٹی شان وشوکت میں گزار رہے ہیں اور اپنے مستقبل کو بھولے ہوئے ہیں اور ان چیزوں کے زہر میں چھپ کر ہلاک ہو رہے ہیں جو ہمارے لئے کشش رکھتی ہیں۔

کون افسوس کرتا ہے؟ اور کون غم کرتا ہے؟

وہ جو اپنے وارثوں کیلئے بہت زیادہ دولت چھوڑتا ہے اور اپنے ساتھ قبر میں گناہوں کا بوجھ لے کر جاتا ہے اور وہ بھی جو راستی کے بغیر دولت حاصل کرتا ہے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ ''... جو راستی کے بغیر دولت کو جمع کرتا ہے وہ اسے نصف عمر میں چھوڑے گا...'' (ارمیا 11:17) ابدیت کے دروازے میں داخل ہونے کیلئے آدمی کی روح کے ساتھ اس کا سونا اور چاندی نہیں جا سکتے صرف اس کا خدا پر توکل اور اچھے کام براہ راست اس کی روح کے ساتھ ہونگے۔

اگرچہ خدا رحیم ہے اور اپنے خلاف آدمی کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اس لئے وہ جو اپنے ہمسائے سے برا سلوک کرتا ہے اسے ہمسائے کی معافی کو حاصل کر لینا چاہیئے اس سے پہلے کہ وہ خداوند سے رحم کا دعویٰ کرے۔ ربیّ الیعآزر نے کہا کہ ''تمہیں ایسے ہی کرنا چاہیئے'' تاکہ ''... تم اپنے سارے گناہوں سے خداوند کے آگے پاک ہو جاؤ'' (احبار 30:16) کفارے کے دن اپنے خالق کے خلاف آدمی کے گناہوں کیلئے معافی کو حاصل کرنا ہے لیکن اپنے ساتھیوں کے خلاف کئے گئے گناہوں کیلئے نہیں جب تک ہر کی گئی برائی معاف نہ ہو جائے۔

اگر ایک آدمی اپنے ساتھی کے گناہ کو معاف کرتا ہے تو اسے بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے اس کے علاوہ وہ کیا کر سکتا ہے کہ کفارے کے دن پر ابدی خدا کے خلاف اپنے گناہوں کے لئے معافی مانگے؟ یہ اس دن پر آدمی کیلئے رسم ہے کہ وہ اپنے آپ کو جسمانی اور روحانی طور پر صاف کرے اور صاف سفید کپڑے پہنے جو کہ اشعیاؔ کی باتوں کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ''اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے۔''

ایک دفعہ یوں واقعہ ہوا کہ ایک شہر کے صدرِ بلدیہ نے اپنے نوکر کو بازار میں کچھ مچھلی خریدنے کو بھیجا۔ جب وہ بازار میں پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ ایک مچھلی کے سوا تمام مچھلیاں فروخت ہو چکی ہیں اور یہ مچھلی بھی ایک یہودی درزی خرید رہا تھا۔ صدرِ بلدیہ کے نوکر نے کہا کہ ''میں اس کیلئے سونے کا ایک سکّہ دوں گا۔'' اور درزی نے کہا کہ ''میں اس کیلئے سونے کے دو سکّے دوں گا'' تب بلدیہ صدر کے نوکر نے مچھلی کیلئے تین سونے کے سکّے ادا کرنے کیلئے اپنی

مرضی کی وضاحت کی لیکن درزی مچھلی خود خریدنے پر بضد تھا اور اس نے کہا کہ میں اسے ضرور خریدوں گا چاہے مجھے اس کیلئے سونے کے دس سکے ادا کرنے پڑیں۔ تب صدر بلدیہ نے اس درزی کو بلوا بھیجا اور جب وہ اس کے سامنے آیا تو اس نے پوچھا کہ:

''تیرا پیشہ کیا ہے؟''

آدمی نے جواب دیا کہ ''جناب، میں ایک درزی ہوں۔''

''تب تو نے کیسے مچھلی خریدنے کیلئے اتنی بڑی رقم ادا کرنے کی پیشکش کی اور تو نے کیوں میرے نوکر کے ذریعے پیش کی گئی رقم سے زیادہ رقم کی پیش کش کر کے میرے عہدے کی توہین کی۔''

درزی نے کہا کہ ''میں نے کل روزہ رکھنا ہے اور میں آج مچھلی کھانا چاہتا ہوں تا کہ مچھلی کھانے سے طاقت پاؤں۔ اس لئے میں اسے سونے کے دس سکوں سے بھی کھونا نہیں چاہوں گا۔''

صدرِ بلدیہ نے پوچھا کہ ''کیا کل کا دن کئی دوسرے دنوں سے زیادہ اہم ہے؟''

درزی نے کہا کہ ''کیا تو کئی دوسرے آدمیوں سے زیادہ اہم ہے؟''

اس نے کہا کہ ''ہاں، کیونکہ بادشاہ نے مجھے اس عہدے پر مقرر کیا ہے۔''

درزی نے جواب دیا کہ ''اسی طرح بادشاہوں کے بادشاہ نے اس دن کو دوسرے سب دنوں سے زیادہ پاک ٹھہرایا ہے کیونکہ اس دن ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے گا۔''

صدر بلدیہ نے جواب دیا کہ ''اگر یہ معاملہ اس طرح ہے تو تو درست ہے'' اور اسرائیلی اطمینان سے چلا گیا۔

اگر ایک شخص خدا کی فرمانبرداری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ ٹھہر نہیں سکتی ہے۔ اس دن پر خدا نے اپنے بچوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن انہیں خدا کی فرمانبرداری کرنے کے لئے اس دن سے پہلے کھانے کے ذریعے اپنے جسموں کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ یہ ایک شخص پر لازم ہے کہ اس عظیم دن کیلئے اپنے آپ کو جسمانی اور روحانی طور پر پاک کرے۔ اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی لمحہ پر بھی توبہ اور اچھے کاموں کے ساتھ پاک حضوری میں داخل ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ایک شخص کے تین دوست تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وہ بڑی محبت رکھتا تھا اور دوسرے دوست کے ساتھ وہ اتنی گہری محبت نہ رکھتا تھا لیکن تیسرے دوست کے ساتھ وہ بالکل غیر جانبدار تھا۔

اس ملک کے بادشاہ نے اس شخص کو بلوانے کیلئے ایک سردار کو اس کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ اسے فوراً میرے تخت کے سامنے لایا جائے۔ وہ شخص اس بلاوے پر بہت خوف زدہ تھا اس نے سوچا کہ شاید بادشاہ کے خلاف کسی نے بدی کی ہے یا شاید اس کی حکومت پر الزام لگایا گیا ہے جس کا قصوروار مجھے ٹھہرایا گیا ہے اور وہ بادشاہ کے سامنے اپنے بغیر کسی ساتھی کے ساتھ حاضر ہونے سے ڈر رہا تھا اس نے اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ کیا۔ پہلے وہ اپنے اس دوست کے پاس گیا جس سے وہ بڑی محبت کرتا تھا لیکن اس نے پہلی دفعہ ہی جانے سے صاف انکار کر دیا اور اپنے انکار کی کوئی وجہ بیان نہ کی اور نہ ہی

اپنے دوستانہ سلوک میں کمی پیدا ہونے کی معذرت کی۔ پس وہ شخص اپنے دوسرے دوست کے پاس گیا جس نے اس سے کہا کہ :

''میں محل کے دروازے تک تیرے ساتھ جاؤں گا لیکن میں تیرے ساتھ بادشاہ کے سامنے حاضر نہ ہوں گا۔''

وہ شخص مایوسی کی حالت میں اپنے تیسرے دوست کے پاس گیا جسے وہ رد کر چکا تھا لیکن اس نے جواب دیا کہ :

''خوف نہ کر، میں تیرے ساتھ جاؤں گا اور میں تیرے دفاع کیلئے بولوں گا میں تجھے اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تو اپنی مصیبت سے رہائی نہ پائے''۔

''پہلا دوست'' آدمی کی دولت ہے جسے وہ مرتے وقت اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ ''دوسرا دوست'' اس کے رشتے داروں کی نشاندہی کرتا ہے جو اس کے جنازے کے پیچھے جاتے ہیں اور اسے زمین میں دفنا کر چھوڑ جاتے ہیں۔ ''تیسرا دوست'' وہ جو اس کے ساتھ بادشاہ کی حضوری میں داخل ہوا۔ آدمی کی زندگی کے اچھے کام ہیں جو اس سے کبھی بے وفائی نہیں کرتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے اس کے مقدمے کی وکالت کرتے ہیں جو نہ شخص کے احترام کو قبول کرتا ہے اور نہ ہی رشوت لیتا ہے۔

ربّی الیعاؔزر نے سکھایا کہ :

''اس عظیم اور اشکبار دن پر سَامال فرشتہ نے اسرائیؔل پر کوئی گناہوں کے بدنما دھبوں کو نہ پایا اور قادرِ مطلق خدا سے یوں مخاطب ہوا کہ :

''اے کائنات کے خداوند، اس دن زمین پر ایک پاک اور بے گناہ قوم موجود ہے اس کفارے کے دن پر اسرائیؔل بالکل فرشتوں کی مانند ہے جس طرح آسمان میں امن موجود ہے پس اسی طرح اب ان لوگوں میں امن ہے اور تیرے پاک نام سے دعا کرر ہے ہیں۔''

''خدا اپنے فرشتے کی اس گواہی کو سنتا ہے اور اپنے سب لوگوں کے گناہوں کو معاف کرتا ہے''۔

اگر چہ خدا ہمارے گناہوں کو معاف کرتا ہے لیکن ہمیں دوبارہ پھر گناہ نہیں کرنے چاہیئے کیونکہ اگر کوئی کہے کہ ''میں گناہ کروں گا اور پھر توبہ نہ کروں گا'' تو اس کے لئے معافی اور توبہ نہیں ہو سکتی ہے۔

6- سکُوت یا عیدِ خیام

عیدِ خیام ساتویں مہینے تشری (اکتوبر) کی پندرہویں تاریخ کو شروع ہوتی ہے اور اس عید کے دوران اسرائیلیوں کو سات دن خیموں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے یہ منصوبہ اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ خیموں کے متعلق ان کی یادداشت تازہ رہے جنہیں ان کے باپ دادا نے بیابان میں چالیس سال اپنے سفر کے دوران بنائے تھے۔ اس عید کی علامت کھجور کے درخت کی شاخیں ہیں جنہیں آس، بید مجنوں اور چکوترے کی ڈالیوں کے ساتھ باندھا جاتا تھا۔

اس عید پر ہمیں خوشی منانے اور مسرور رہنے کے حکم دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ خدا کی خواہش نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ دکھ میں رہیں جیسے اس کے مقدس دن یعنی کفارے کے دن پر۔ اپنے دلوں کو حلیم کرنے اور اپنے خالق کی طرف پھرنے کے بعد ہمیں اپنے خاندانوں اور ہمسایوں کے ساتھ خوشی میں منسلک ہونا چاہیئے تاکہ ہم اس مقدس دن کو اپنی خوشی کا موقع پکار سکیں۔

خداوند نے کہا کہ ''تمہارے لئے اس موقع پر ایسا نہیں ہے کہ تم کفارے کے دن کی طرح روزہ رکھو بلکہ کھاؤ، پیو اور خوش ہو اور امن کی قربانیاں گذرانو۔'' بائبل مُقدس کہتی ہے کہ ''خدا کے آگے سات دن تک خوشی منانا''۔ اس لئے ہمیں اپنی ساری خوشی میں خدا کے لئے اپنے سنجیدہ خیالات کو وقف کرنا چاہیئے۔

قادرِ مطلق خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی مستقل رہائشوں کو چھوڑیں اور سات دن تک خیموں میں رہیں یہ الٰہی اصول ہمیں سکھاتا ہے کہ آدمی کو بناوٹی ساخت کی چیزوں پر توکل نہیں کرنا چاہیئے جنہیں اس نے خود بنوایا اور قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کیا ہے اور نہ اسے اپنا بھروسہ بنی نوع انسان پر اور نہ ہی اپنی زمین کے حکمران پر کرنا چاہیئے بلکہ صرف قادرِ مطلق خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے جس نے کہا ہے کہ ''کائنات میرے وسیلہ سے وجود میں آئی ہے''۔ اور وہی اکیلا اس پر اختیار رکھتا اور حکومت کرتا ہے وہ اکیلا کبھی تبدیلی نہ لائے گا یا وہ اپنے آپ سے یہ کہتا ہے جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے'' (عدد 19:33) اور وہ اکیلا ہمارے تحفظ کو ثابت کر سکتا ہے۔

عیدِ خیام موسم خزاں میں کھلیہانوں کا مال ذخیرہ خانوں میں جمع کرنے کے بعد ہوتی ہے جیسا کہ بائبل مُقدس بیان کرتی ہے کہ ''جب تو اپنے کھلیان اور کولھو کا مال جمع کر چکے تو سات دن تک عیدِ خیام کرنا'' (تثنیۂ شرع 13:16)

اس وقت جب آدمی اپنے اردگرد کے کھلیہانوں پر نظر دوڑاتا ہے تو شاید اس کے دل میں مغروری جنم لے اور وہ محسوس کرے کہ میرے گھر میں بہت مال کی کثرت ہے اور اپنے گھر کو قیمتی ساز و سامان سے آراستہ کرے اس لئے اس موسم میں اس عید کے موقع پر گھروں کو چھوڑ دینے اور خیموں میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کے خیالات براہ راست خدا کی طرف ہو سکیں اور بارش سے غیر محفوظ رہیں تاکہ یاد رکھیں کہ قادرِ مطلق خدا وافر مقدار میں فصلوں کو حاصل کرنے کیلئے مقررہ وقت پر بارش برساتا ہے اور اس حقیقت سے بھی آگاہ رہیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا کی مہربانی کے باعث ہے اور ان کی اپنی قابلیت یا طاقت کی وجہ سے نہیں۔

خیموں میں رہنا اس بات کی یاددہانی کے لئے بھی ہے کہ مصر کو چھوڑنے کے بعد اسرائیل چالیس سال تک خیموں میں رہے جو عارضی طور پر ان کو موسم گرما کی تپش، موسم سرما کی سردی، ہوا اور طوفان سے محفوظ رکھتے تھے خدا ان کی تمام نسلوں کے ساتھ رہا اور وہ سب آفتوں سے محفوظ رہتے تھے۔

کچھ ربّیوں کے خیال کے مطابق درحقیقت اسرائیلی بیابان میں خیموں میں نہیں رہے بلکہ سات بادلوں کے ذریعے گھرے ہوئے تھے چار بادل ان کی چاروں اطراف میں تھے، پانچواں بادل انہیں سورج کی گرم شعاعوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا، چھٹا بادل انہیں رات کو روشنی فراہم کرنے کیلئے آگ کے ستون کی طرح تھا (تاکہ رات کو دن کی طرح واضح طور پر دیکھ سکیں) اور ساتواں بادل انہیں سفر میں آگے بڑھانے کیلئے اور ان کی راستے میں رہنمائی کرنے کیلئے تھا۔

بنی اسرائیل نیسان (اپریل) کے مہینے میں مصر سے روانہ ہوئے اور فوراً ان خیموں کو حاصل کیا جنہیں وہ چالیس سال تک استعمال کرتے رہے۔ یوں وہ سارا سال خیموں میں رہتے تھے اور اس وجہ سے وہ اس عید کو آسانی سے موسم بہار کی طرح موسمِ خزاں میں اور موسم گرما کی طرح موسمِ سرما میں منا سکتے تھے۔ تب خدا نے اس عید کے لئے موسمِ خزاں کو کیوں چنا اور موسم بہار یا موسمِ سرما یا موسمِ گرما کو کیوں نہیں چنا؟ کیونکہ اگر ہم موسم گرما میں خیموں میں رہتے تو یہ سوال پیدا ہوتا کہ کیا ہم خدا کے حکم کی تعمیل

کرتے ہیں یا اپنی تسکین کیلئے خیموں میں رہتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ اس موسم کے دوران ہوا دار کھلی فضا کے طالب ہوتے ہیں لیکن موسم خزاں میں جب درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں تو ٹھنڈی ہوا چلتی اور اوس پڑتی ہے اور یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ ہم موسم سرما کے لئے اپنی گھروں کا انتظام کریں لیکن ہم عارضی طور پر ان خیموں میں رہتے ہیں اور ایسا کرنے سے ہم اپنی خواہش کو عیاں کرتے ہیں جیسے ہمارے خالق نے ہمیں حکم دیا ہے۔

عیدِ خیام فصلوں کے انبار لگانے کی بھی عید ہے۔ ہمیں خدا کی مہربانی، غذائیت، بخشش، مال و دولت اور ساری برکت کے لئے جو وہ ہمیں دیتا ہے شکر ادا کرنا چاہیئے اور طویل راتوں میں ہمیں دھیان کرنا اور اس کی بائبل مُقدس کا مطالعہ کرنا اور واقعی "خداوند کے لئے عید" منانی چاہیئے نہ کہ اپنی شخصی تسکین کے لئے۔

چار قسم کے درخت جو عالمِ نباتات سے تعلق رکھتے ہیں انہیں اس عید پر استعمال کیا جاتا ہے جو ہمیں قدرت کے چار عناصر کی یاد دلاتے ہیں قادرِ مطلق کے اختیار کے تحت کام کرتے ہیں جس کے بغیر کوئی چیز وجود میں نہیں آسکتی۔ اس لئے بائبل مُقدس ہمیں اس "خداوند کی عید" پر شکر ادا کرنے اور اس کے سامنے ان چار قسم کے درختوں کی چیزیں لانے کو کہتی ہے جو ہر ایک عنصر کی نشاندہی کرتے ہیں۔

"تم اپنے لئے خوشنما درختوں (چکوترے) کے پھل لینا" (احبار 40:23) اس کا رنگ گہرا پیلا ہوتا ہے جو آگ کی نشاندہی کرتا ہے۔ دوسری قسم کھجور کے درخت کی ڈالیاں ہیں۔ کھجور کا درخت اونچا اور ہوا میں سیدھا بڑھتا ہے اور اس کا پھل ذائقے میں لذیذ اور میٹھا ہے یہ دوسرے عنصر ہوا کی نشاندہی کرتا ہے۔ تیسری قسم آس کے درخت کی شاخیں ہیں جو درختوں میں تنہا ہوتا ہے اور زمین کے قریب بڑھتا ہے اس کی فطرت زمین کی طرح ٹھنڈی اور خشک ہوتی ہے اور یہ تیسرے عنصر زمین کی نشاندہی کرتا ہے۔ چوتھی قسم ندیوں کے بید مجنوں کی ہے جو پانی کے بالکل قریب بڑھتا ہے اور اس کی شاخیں ندی میں ڈوبی ہوتی ہیں اور یوں یہ آخری عنصر پانی کی نشاندہی کرتا ہے۔

بائبل مُقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں چاروں عناصر میں سے ہر ایک کے لئے خاص طور پر شکر ادا کرنا چاہیئے کیونکہ ہم سب خدا کے مرہون منت ہیں۔

ہم چکوترے کے درخت کے پھل کو بائیں ہاتھ میں اور دوسرے تینوں درختوں کی شاخوں کو دائیں ہاتھ میں پکڑتے ہیں یہ ہم اس لئے کرتے ہیں کیونکہ چکوترا خود ہی ان سب عناصر پر مشتمل ہے جس کی دوسرے درخت نشاندہی کرتے ہیں اس کی باہر کی جلد پیلی ہے جو آگ کو پیش کرتی ہے اس کی اندر کی جلد سفید اور نم دار ہے جو ہوا کو پیش کرتی ہے اس کا گودا پانی کی طرح ہے جو پانی کو پیش کرتا ہے اور اس کے بیج خشک ہیں جو زمین کو پیش کرتے ہیں اسے بائیں ہاتھ میں اٹھایا جاتا ہے جبکہ باقی تین درختوں کی چیزوں کو دائیں ہاتھ میں اٹھایا جاتا ہے کیونکہ دایاں ہاتھ مضبوط ہوتا ہے۔

یہ چاروں نشاندہیاں انسانی جسم کے چار اصولوں کو پیش کرتی ہیں۔ چکوترا کسی حد تک دل کی طرح ہے جس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے اور اس کے ساتھ ہمیں اپنے ساتھیوں کی خدمت کرنی چاہیئے۔ کھجور کا درخت ریڑھ کی ہڈی کو پیش کرتا ہے جو کہ انسانی ساخت کی بنیاد ہے اور اس کے اگلے حصے پر دل ہوتا ہے اور یہ نشاندہی کرتا ہے کہ ہمیں اپنے سارے بدن کے ساتھ خدا کی خدمت کرنی چاہیئے۔ آس کی ڈالیاں انسانی آنکھ کو پیش کرتی ہیں جن کے ذریعے آدمی اپنے ساتھیوں کے کاموں کو پہچانتا ہے اور

شریعت کے علم کو حاصل کرتا ہے۔ بید مجنوں کے پتے ہونٹوں کو پیش کرتے ہیں جس کے ذریعے آدمی ابدی خدا کی خدمت اور شکر گزاری کرتا ہے بائبل مُقدس میں آس کے درخت کا ذکر بید مجنوں سے پہلے کیا گیا ہے کیونکہ ہم کسی چیز کو دیکھنے اور جاننے کے قابل ہیں اس سے پہلے کہ اپنے ہونٹوں سے ان کا نام پکاریں آدمی بائبل مُقدس کو دیکھنے کے قابل ہے اس سے پہلے کہ وہ اس کا مطالعہ کرے۔ اس لئے ہمیں انسانی بدن کے ان چاروں حصوں کے ساتھ اپنے خالق کی تعریف کرنی چاہیئے جیسا کہ داؤد نے کہا کہ ''میری سب ہڈیاں کہیں گی کہ اے خداوند تیری مانند کون ہے'' (مزامیر 10:35)

عظیم میمونی دیس اپنے کام کی وجہ سے ''مورہ بنوخیم'' (حیرت کی طرف رہنمائی) کہلاتا ہے اس نے وضاحت کی کہ خدا نے اس عید کے دوران اسرائیلیوں کو ان چار درختوں کی چیزوں کو لینے کا حکم دیا تا کہ انہیں یاد دلائے کہ وہ بیابان میں سے باہر نکلے تھے جو دکھ سہنے کی سرزمین تھی جہاں نہ پھل اگتے نہ وہاں لوگ ہوتے نہ وہاں پانی ہوتا اور نہ وہاں دودھ اور شہد بہتا تھا اس وجہ سے خدا نے اس زمین کے قیمتی پھلوں کو ہمیں اپنے ہاتھوں میں اٹھائے تعریف و تمجید کرنے کا حکم دیا جو ہمارے لئے معجزات کرتا، ہمیں زمین کی پیداوار سے کھلاتا اور ہمارا بوجھ اٹھاتا ہے۔

چاروں درختوں کی چیزیں ذائقے، ظاہری وضع قطع اور خوشبو میں مختلف ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے آدمیوں کے بیٹے اپنے طرزِ عمل اور عادتوں میں مختلف ہیں۔

چکوترا ایک قیمتی پھل ہے یہ کھانے کے لئے اچھا ہے اور بہت خوشگوار خوشبو رکھتا ہے اس کا موازنہ ذہین آدمی سے کیا گیا ہے جو خدا اور آدمی کے لئے اپنے طرزِ عمل میں راستباز ہے پھل کی خوشبو اس کے اچھے کام ہیں۔ اس کے اجزا اس کا علم ہے جسے وہ دوسروں کو کھلا سکتا ہے یہ چاروں درختوں کی چیزوں میں کامل ہے اس لئے اس کا ذکر ہمیشہ پہلے ہوتا ہے اور صرف ایک ہی ہاتھ سے اٹھایا جاتا ہے

کھجور کی ڈالیاں پھل پیدا کرتی ہیں لیکن ان کی کوئی خوشبو نہیں ہے اس کا موازنہ ان لوگوں سے کیا جاتا ہے جو عالم ہیں لیکن اچھے کاموں کے بغیر ہیں جو شریعت تو جانتے ہیں لیکن اپنے اختیارات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

آس کا موازنہ ان لوگوں سے کیا جاتا ہے جو فطرتی طور پر اچھے ہیں جو خدا اور آدمی کے لئے راست کام کرتے ہیں لیکن غیر تعلیم یافتہ ہیں۔

ندیوں کی بید مجنوں جو نہ پھل پیدا کرتا ہے اور نہ اس کی کوئی خوشبو ہے اس لئے اس کا موازنہ ان لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے جو نہ علم رکھتے ہیں اور نہ اچھے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ سب اکٹھے ہو جائیں اور قادرِ مطلق خدا کے حضور مناجات پیش کریں تو یقیناً وہ ان کی مناجات کا جواب دے گا اور اس وجہ سے موسیٰ نے اسرائیلیوں سے کہا کہ ''تم اپنے لئے انہیں لینا'' اس کا مطلب ہے تم اپنے ہی فائدے کے لئے انہیں لینا اور ان نشاندہیوں کے ساتھ عید کے سات دنوں کے دوران خداوند کی تعریف و تمجید کرنا اور اس طرح اعلان کرنا کہ ''ہوشعنا'' (اے خدا، اب ہمیں بچا) اور ''اے خداوند ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ تیرا رحم ہمیشہ کے لئے ہے!''

ربّیوں نے کہا ہے کہ وہ جو یروشلیم میں عید خیام میں حصہ نہیں لیتا ہے وہ اپنی زندگی میں حقیقی خوشی کے ذائقے سے محروم رہتا ہے، عید کا پہلا دن بڑی سنجیدگی سے گزارا جاتا ہے اور درمیان کے دنوں میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے اور مختلف طریقوں سے لوگ

خوشی سے تفریح کرتے ہیں۔

یروشلیم کی ہیکل میں ایک علیٰحدہ گیلری بنائی گئی تھی جو صرف عورتوں کے لئے مخصوص تھی اوراس کے نیچے آدمی بیٹھتے تھے جیسا کہ یہ ابھی تک عبادتخانے کی رسم ہے اوراس سارے حصے کو دوبارہ مرمت کیا گیا تھا۔نوجوان کاہن بڑے چلچراغ کے لیمپوں کو تیل سے بھرتے اوران سب کو روشن کرتے تھے، جن کو روشن کیا جاتا تو روشنی اتنی زیادہ ہوتی تھی کہ اس کا انعکاس شہر کی گلیوں کو بھی روشن کر دیتا تھا۔حمد وستائش کے گیت دیندار آدمی گاتے تھے اور لاوی بربطوں، کارنٹوں، ترموں، بانسریوں اور دوسرے سازوں کے ساتھ ہم آہنگی سے خداوند کی تعریف کرتے تھے وہ عورتوں کی گیلری سے لے کر فرش تک پندرہ فٹ چوڑے قدم پر کھڑے ہوتے تھے اور وہ پندرہ زبور گاتے تھے جیسے ہی وہ اوپر کو چڑھتے تھے وہ گیتوں کو ترتیب کے ساتھ شروع کرتے تھے اوران کے ساتھ ایک بڑی کوائر گاتی تھی۔

ربی ہلل ان مواقعوں پر عموماً خطاب کیا کرتے تھے۔وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ''اگر خدا کی حضوری یہاں پرسکونت کرتی ہے تب تم میں سے ہر ایک اپنی روحوں کے ساتھ یہاں ہے لیکن اگر خدا تمہاری نافرمانی سے تم میں سے دور ہو جائے تب کون یہاں پر موجود ہوگا؟ کیونکہ خداوند نے کہا ہے کہ ''اگر تم میرے گھر میں آؤ گے تب میں تمہارے گھر میں آؤں گا لیکن اگر تم میری سکونت گاہ پر آنے سے انکار کرو گے تو میں بھی تمہارے گھروں میں آنے سے انکار کروں گا''۔جیسا کہ یہ لکھا ہے کہ ''جہاں کہیں بھی میرے نام کا ذکر کیا جائے گا میں تیرے پاس آؤں گا اور میں تجھے برکت دونگا''۔

تب کچھ لوگوں نے جواب دیا کہ:

''ہماری جوانی کے دن مبارک ہیں کیونکہ وہ ہمارے بڑھاپے کے دنوں کی طرح نہیں ہیں''۔ یہ آدمی ترس کے لائق تھے۔

دوسروں نے جواب دیا کہ:

''ہمارا بڑھاپا مبارک ہے کیونکہ اس میں ہم اپنی جوانی کے گناہوں کا کفارہ دیتے ہیں'' یہ لوگ پشیمان ہیں۔

پھر دونوں گروہوں کے لوگوں نے کہا کہ:

''مبارک ہے وہ جو گناہ سے آزاد ہے لیکن تم جو گناہ کر چکے ہو اس کے لئے توبہ کرو اور خدا کی طرف پھرو اور تم بخش دیئے جاؤ گے''۔

تمام رات تہوار جاری رہتا تھا کیونکہ جب مذہبی رسومات اختتام کو پہنچتیں تو لوگ معصومیت کو ختم کر کے لطف اندوز ہوتے تھے۔

یہ عید ''پانی نکالنے کی عید'' بھی کہلاتی ہے کیونکہ ہیکل کی موجودگی کے دوران سوختنی قربانی کے لئے سال کے دوران مے پیش کی جاتی تھی۔لیکن عیدِ خیام پر وہ دو ہدیے یعنی مے اور پانی پیش کرتے تھے۔ دوسری طرف وہ عیدِ خیام کے اجتماع کے دوسرے دن پر ایک خاص تہوار مناتے تھے اور اسے ''نکالنے کی عید'' کہہ کر پکارتے تھے۔اس کی بنیاد نبی کی اس بات پر تھی کہ:

''تم خوشی کے ساتھ نجات کے چشموں سے پانی حاصل کرو گے''

7- عیدِ تجدید (حنُوکا)

یہ عید نویں مہینے یعنی کسلیو (دسمبر) مہینے کے دوران آٹھ دن کے لئے منائی جاتی تھی اور اس کے بعد ہیکل کی تجدید کی یادگار منائی جاتی تھی جسے انطاکس اپیفانس نے بے حرمت کیا تھا اور اس کی فوجوں کو بہادر ہاشموئی مکابین نے شکست دی تھی۔

قادر مطلق خدا نے اپنے بچوں کے لئے ان کی ضرورت کے وقت اکثر بڑے بڑے معجزات کیئے اور دنیا کی قوموں پر اپنے برتر اختیار کو ظاہر کیا اس لئے آدمی کو بے دینی میں نہیں بڑھنا چاہیئے بلکہ خوشی سے قدرت کے انتظام کو سمجھنا چاہیئے۔ خدا جس نے کچھ نہیں سے دنیا کو تخلیق کیا قدرت کے انتظام کو تبدیل کر سکتا ہے جسے اس نے قائم کیا ہے جب ہاشموئی خدا کی مدد سے کامیاب ہوا اور اس کے لوگوں کو ایک عظیم فتح ملی اور ملک میں امن اور ہم آہنگی بحال ہوئی تو انہوں نے سب سے پہلے ہیکل کو صاف کیا اور اسے مخصوص کیا جس کی بے حرمتی کی گئی تھی اور ربّیوں کی تعلیم کی فرمانبرداری میں کسلیو مہینے کی پچیسویں تاریخ کو انہوں نے اس موقع پر چراغ دانوں کو روشن کر کے ''عید تجدید'' کا افتتاح کیا۔

پہلی رات انہوں نے ایک چراغ روشن کیا اور اگلی رات پھر ایک اور اسی طرح ہر کامیاب رات کو مسلسل چراغ روشن کرتے رہے انہوں نے اس عید کو شکر گزاری کے گیتوں اور ہیلیلو یاہ گا کر بھی منایا۔

عدد کی کتاب میں اس عید کا پتہ چلتا ہے جب ہارونؔ نے ہر قبیلے کے سردار کے ہدیے اور ان کی بڑی سخاوت کو دیکھا تو وہ بہت مایوس ہوا کیونکہ وہ اور اس کا قبیلہ ان کیساتھ شامل ہونے کے ناقابل تھا لیکن اسے تسلی دینے کے لئے یہ باتیں کہی گئیں کہ ''ہارونؔ تیری خوبی ان سب سے بڑی ہے کیونکہ تو مقدس چراغدانوں کو روشن کرتا اور لگاتا ہے''۔

یہ باتیں کب کہی گئیں تھیں؟

جب اس نے عدد 6:23 کے مطابق بنی اسرائیل کو دعا دینے کا عہدہ دیا، اسی طرح اس کا ذکر (الہامی مگر غیر قانونی) مکابین کی کتاب میں آیا ہے۔

خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ ''ہارونؔ... سے یہ کہہ کہ: تیری آنے والی نسل میں دوسری تجدید ہوگی اور تیری نسلیں چراغدانوں کو روشن کریں گی اور عبادت کروائیں گی۔ اس عید پر معجزات اور نشانات ان کے ساتھ رونما ہونگے۔ اپنے قبیلے کے سرداروں کی عظمت پر خوف نہ کر۔ ہیکل کی موجودگی کے دوران تو قربانی چڑھائے گا لیکن چراغدانوں کو روشن کرنا ہمیشہ کے لئے ہوگا اور لوگوں کو دعا دینا بھی ہمیشہ کے لئے ہوگا جس کا عہدہ میں تجھے دے چکا ہوں۔ ہیکل کی تباہی و بربادی سے قربانیاں موقوف ہو جائیں گی لیکن حش مونیزؔ کی تجدید پر چراغدانوں کو روشن کرنا کبھی ختم نہ ہوگا''۔

ربّیوں نے چراغدانوں کو روشن کرنے کے ذریعے اس عید کو منانے کا حکم دیا تاکہ آنے والی نسلیں خدا کے معجزے کو جان سکیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم عبادتخانوں کی طرح اپنے گھروں میں بھی چراغدان روشن کریں۔

اگرچہ خداوند نے اسرائیلؔ کی نافرمانی پر انہیں دکھ دیا لیکن وہ ابھی تک رحم کرتا اور مکمل تباہی کی اجازت نہیں دیتا ہے اور اس عید پر ربیؔ دوبارہ اس آیت کو لاگو کرتے ہیں:

''اس پر بھی جب وہ اپنے دشمنوں کے ملک میں ہونگے تو میں ان کو ایسا ترک نہیں کرونگا اور نہ مجھے ان سے ایسی نفرت

ہوگی کہ میں ان کو بالکل فنا کردوں اور میرا جو عہد ان کے ساتھ ہے اسے توڑ دوں کیونکہ میں خداوند انکا خدا ہوں۔" (احبار 44:26)

اور ربیّ یوں اس کی وضاحت کرتے ہیں:

"میں انکو ایسا ترک نہیں کرونگا"۔ کلدینّس کے دور میں، میں نے انہیں رہائی دلانے کے لئے دانیاؔل اور اس کے ساتھیوں کو مقرر کیا۔

"اور نہ مجھے ان سے ایسی نفرت ہوگی" اسیریوں کے دور میں، میں نے ان کی خدمت کرنے کے لئے انہیں متتیاؔہ، اس کے بیٹے اور ان کے ساتھیوں کو دیا۔

"کہ میں ان کو فنا کردوں"۔ ہاماؔن کے دور میں، میں نے انہیں بچانے کے لئے مرؔدکی اور اِستیؔر کو بھیجا۔

"اور میرا جو عہد ان کے ساتھ ہے اسے توڑ دوں"۔ رومیوں کے دور میں، میں نے ربیّ یہوداؔہ اور اس کے ساتھیوں کو ان کی نجات کے لئے مقرر کیا۔

"کیونکہ میں خداوند انکا خدا ہوں"۔ مستقبل میں کوئی قوم ان پر حکومت نہ کرے گی اور ابراؔہیم کی نسلیں اپنی آزادانہ مملکت میں بحال ہونگی"۔

حنوکاہ کے ذریعے عیدِ تجدید کی یادگار بمطابق یہودی سال 3632 (129 بی۔سی۔ای) میں منائی جاتی رہی۔

8- عیدِ فُوریم

یہ عید بارھویں مہینے یعنی ادار (مارچ) مہینے کی چودھویں تاریخ کو خدا کی مدد سے اِستیؔر اور مردکاؔئی کے ذریعے ہاماؔن کے پرفریب منصوبے سے عبرانیوں کی رہائی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔

اگرچہ خدا اسرائیلیوں کو سزا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں لیکن وہ انہیں آزماتا بھی ہے تاکہ ان کو اجر دینے میں اضافہ کرے۔

مثال کے طور پر، ایک باپ جو اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اپنے طرزِ عمل کو بہتر کرے تو اسے ضرور اس کے برے کاموں کی سزا دیتا ہے لیکن یہ سزا محبت کے ذریعے اسے آمادہ کرنے کے لئے ہے تاکہ وہ سرفرازی پائے۔

ایک دفعہ ایک مرتد نے ربیّ سفرؔہ سے کہا کہ:

یہ لکھا ہے کہ "میں زمین کی سب قوموں سے زیادہ تمہیں پیار کرتا ہوں اسلئے تمہیں تمہاری بدکرداری کی سزا دوں گا" یہ کیسا انصاف ہے؟ اگر ایک شخص کے پاس ایک جنگلی گھوڑا ہو اور کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اپنے پیارے کو اس پر سوار کرے تاکہ وہ گرے اور زخمی ہو جائے؟

ربیّ سفرؔہ نے جواب دیا کہ:

"فرض کرو کہ ایک آدمی سے دو شخص پیسے ادھار لیتے ہیں ان میں سے ایک اس کا دوست ہے اور دوسرا دشمن ہے وہ اپنے دوست کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اسے قسطوں میں پیسے دے تاکہ قرض آسانی سے ادا ہو سکے لیکن وہ اپنے دشمن سے پوری رقم وصول کرے۔ جس آیت کا تو نے حوالہ دیا ہے وہ اسی معاملے سے تعلق رکھتی ہے۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اس لئے کیا میں تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا دوں گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے گناہوں کی آہستہ آہستہ سزا دوں گا تاکہ تم اپنے گناہوں

سے سبکدوش ہوسکو اور آنے والی دنیا میں خوشی سے داخل ہو"۔

اڑتالیس نبیوں کا صبح و شام یہودیوں کو الٰہی اصولوں سے آگاہ کرنا اور تعلیم دینے سے بڑھ کر بادشاہ کا ہامان کو اپنی مہر انگوٹھی دینا یہودیوں پر زیادہ اثر پذیر تھا۔ انہوں نے ٹاٹ اوڑھے اور آنسوؤں اور روزوں سے سچی توبہ کی اور خدا نے ان پر ترس کھایا اور ہامان کو تباہ کر دیا۔

اگرچہ عیدِ فوریم پر استیر (نوشتہ جات) کی کتاب پڑھنا توریت کا الٰہی اصول نہیں ہے اور یہ ہم پر اور ہماری نسلوں پر بندھن نہیں ہے اس لئے یہ دن دعوت کرنے، خوشی کرنے کے لئے، اور غریبوں کو تحائف دینے کے لئے مقرر ہے تاکہ وہ بھی خوشی کر سکیں جیسا کہ ہامان کے فرمان میں امیر و غریب کے درمیان فرق نہ تھا اور سب نے ایک ہی طرح ہلاک ہونا تھا اور یہ مناسب ہے کہ سب آپس میں برابر ایک دوسرے کے لئے خوشی کا باعث بنیں اس لئے تمام نسلوں کو اس دن پر فراخ دلی سے غریبوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔